الله
رسول
محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

سوم



تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

الله
رسول
محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

3

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

اہم اعلان

☆ https://sunnahschool.blogspot.com/ پر دی گئی تمام کتب عام قاری کے مطالعے کے لئے ہیں

تجارتی مقاصد کے لئے ان کا استعمال ممنوع ہے۔ شکریہ

☆ میں آپ تمام کے لئے دعا گو ہوں کے اس پر فتن دور میں اللہ پاک نے آپ کو دینی علم کی رغبت عطا فرمائی۔

☆ مزید آپ سے مدنی التجا ہے کہ وہ لوگ جو عالم دین نہیں اور احادیث مبارکہ کا بھی ذوق رکھتے ہیں ان میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں کسی حدیث کی صحت کیسی ہے، اس میں کوئی ایسا راوی تو نہیں جس کی کسی معاملے میں روا ایت قبول نہیں کی جاتی، اگر صرف کسی مخصوص موضوع پر قبول کی جاتی ہے تو وہ کونسا موضوع ہے۔ مزید یہ کہ فلاں حدیثِ مبارکہ کا شانِ نزول کیا ہے، کس کے بارے اور کس حکم میں منقول ہوئی پھر آج تک اس موضوع پر اس حدیث مبارکہ پر ہی عمل ہے یا اس کے بعد اس موضوع پر کوئی اور حکم آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے دیا گیا ہے، جیسا کہ رفع یدین اور اس جیسے دیگر بہت سے مسائل پر ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔

چونکہ اس بات کی تفصیل سے عام لوگ واقف نہیں ہوتے لہذا اگر کسی حدیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد آپ کسی مسئلے میں کسی ذہنی خلش کا شکار ہوں تو علمائے اہل سنت کی شائع کردہ کتبِ احادیث مبارکہ کی شرح کا مطالعہ کیجیے تاکہ آپ کو متعلقہ حدیثِ مبارکہ کا پسِ منظر، شانِ نزول، اس کے راویوں کے بارے میں کہ کون قابل قبول ہے یا نہیں اور اس ضمن میں کوئی مزید حکم بھی آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے تو کیا ہے درست طور پر معلوم ہو سکے۔ طالب دعا

انتہائی ضروری ہدایات

بہت سے لوگ جو کتب احادیث کو دوسری کتابوں میں درج کی گئی احادیثِ مبارکہ کا حوالہ چیک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس لئے کتاب لکھنے والے سے بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ کتاب کے جلد نمبر یا صفحہ نمبر کے لحاظ سے حدیث کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس صفحہ نمبر یا اس جلد میں بھی بعد اوقات وہ حدیث مبارکہ نہیں ملتی۔ لہذا یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں تو فلاں حدیث موجود ہی نہیں لہذا حوالہ دینے والے نے جھوٹ لکھا ہے۔ لیکن اس میں بعد مصنف بھی غلطی کرتے ہیں اور تلاش کرنے والے اکثر حضرات تو شکار ہی اس غلطی کا ہوتے ہیں۔ وہ کیسے ؟؟؟

دوستو مختلف کتب چھاپنے والی کمپنیاں مختلف ترجمہ کرنے والے علمائے کرام کے علیحدہ علیحدہ ترجمے شائع کرتی ہیں۔ مگر ان میں کسی کا فونٹ سائز چھوٹا تو کسی میں بڑا، پھر صفحے کے سائز اور لائنوں کی تعداد، نیز یہ کہ عربی متن اور اردو ترجمہ میں سے دونوں یا صرف ترجمہ کتاب میں دیا جاتا ہے جس وجہ سے حوالے کے صفحہ نمبر اور احادیث مبارکہ کی تعداد کے باعث جلد نمبر میں بھی فرق آجاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی حدیث کو کس طرح چیک کیا جائے

کتاب پڑھنے والوں کے لئے ضروری ہدایات:

1. آپ نے کسی کتاب میں حدیث دیکھی، کسی بھی مقصد کے لئے آپ متعلقہ حدیث مبارکہ کو اس کتاب میں تلاش کرتے ہیں، اس صفحہ نمبر یا حدیث نمبر کے لحاظ سے تو آپ کو کتاب گئے صفحہ نمبر یا حدیث نمبر پر متعلقہ

حدیث مبارکہ مل جاتی ہے تو اچھی بات ہے، مگر بعض اوقات متعلقہ صفحہ نمبر یا حدیث نمبر پر آپ کو حدیث نہیں ملتی مگر اکثر اس کتاب میں موجود ضرور ہوتی ہے، تو اس کے لئے نیچے ہدایات دی گئی ہیں۔

2. پہلے کتاب کا نام تلاش کیجیے، پھر متعلقہ ابواب کس کتاب میں ہیں، پھر باب کا نمبر اور نام، پھر حدیث نمبر، پھر صفحہ اور جلد نمبر اگر دیا گیا ہو اور پھر کتاب کی ناشر کمپنی یا ادارے کا نام
مثلاً (صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔۔۔، رقم الحدیث: 1، 101/1، فرید بک سٹال، لاہور)
3. جگہ کی کمی کے باعث کچھ مصنف ناشر کا نام کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع کی صورت میں دے دیتے ہیں۔
4. کچھ کتابوں میں حوالہ مضمون کے ساتھ نہیں دیا جاتا، صرف حوالہ نمبر دے کر کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع سے پہلے حوالہ نمبر کی گنتی کے لحاظ سے مکمل حوالہ درج کر دیا جاتا ہے۔
5. مثلاً میں یہاں حوالہ نمبر دے رہا ہوں (203)
6. اب ان ہدایات کے آخر میں مکمل حوالہ نوٹ کروں گا، اسی طرح نمبرز کی ترتیب سے کچھ کتب میں حوالہ دیا جاتا ہے۔
7. ایسی صورت میں بعض اوقات ماخذ و مراجع بھی حوالے کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے، اور علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔
8. ایک اور بات یاد رہے، مثلاً ناشر نمبر 1 کی چھپی ہوئی صحیح بخاری میں پہلی جلد میں 1300 احادیث ہیں مگر دوسری جلد میں اکثر ناشر حدیث نمبر 1301 سے شروع کرتے ہیں مگر کچھ ناشر مثلاً ناشر نمبر 2 دوسری جلد میں شروع تو اگلی حدیث سے ہی کرتے ہیں مگر دوسری جلد نمبر پھر حدیث نمبر 1 سے ہی جلد کا آغاز کرتے ہیں، اب اگر ناشر نمبر 1 دوسری جلد 3310 احادیث پر ختم کر کے تیسری جلد 3111 پر شروع کر رہا ہے، مگر ناشر

نمبر 2 دوسری جلد شاید 3310 پر ختم کرے یا 2700 یا 3100 یا جتنی وہ چاہے احادیث پر ختم کرے مگر شروع حدیث نمبر ایک سے کیا ہے تو 1400 یا 1800 ہی اس میں حدیث نمبر اس میں ہو گا اس لئے اوپر دی گئی ہدایت کی مکمل پیروی کیجیے تا کہ کوئی بھی حدیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

9. اگر کسی کتاب میں حدیث لکھ کر مجموعۃ الحدیث کا صرف نام دیا گیا ہے، مثلاً سنن ابن ماجہ، تو آپ حدیث مبارکہ کا مضمون دیکھیے، پھر سوچیے کہ سنن ابن ماجہ میں کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الصلوۃ یا کسی کتاب سے اس کا تعلق ہو سکتا ہے، پھر اگر متعلقہ باب کا تعین بھی ہو سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اسی کتاب میں احادیث مبارکہ کے مضامین کا مطالعہ کر کے تلاش کیجیے۔

مصنف اور مترجم حضرات سے عاجزانہ التجا:

1. مصنف حضرات کو چاہیئے کہ کسی بھی کتاب میں احادیث مبارکہ کے جتنے بھی حوالہ جات درج کئے جائیں۔ایک کتاب سے متعلق تمام حوالہ جات ایک ہی کمپنی کی چھپی ہوئی کتاب سے نقل کیے جائیں۔ چاہے عربی سے، اردو سے یا عربی اردو سے لئے جائیں۔
2. جو بھی حدیث مبارکہ کسی کتاب میں درج کی جائے، اس کا مکمل حوالہ دیا جائے۔

جیسے مجموعہ حدیث کا نام، متعلقہ باب کس کتاب میں ہے، باب نمبر اور باب کا نام، پھر حدیث نمبر، مزید بہتر ہے کہ بعد میں صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی دیا جائے

مثلاً نیت پر مشتمل صحیح بخاری کی پہلی حدیث مبارکہ کا حوالہ درج کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الوحی ، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔۔، رقم الحدیث:1، 1/101، فرید بک سٹال، لاہور)

3. کتاب کے آخر میں فہرست بنائی جائے کہ کس کس کمپنی کی شائع کی گئی کس کس کتاب سے حوالہ لیا گیا ہے۔

4. کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع ضرور دیے جائیں اور ان میں ناشر کی ترتیب کے ساتھ سنہ اشاعت بھی ضرور دی جائے، بعض اوقات ایک ہی ناشر کی دو بار چھپنی ہوئی کتاب میں بھی فونٹ سائز، فونٹ کی تبدیلی یا کسی دوسری وجہ سے صفحہ نمبر وغیرہ بدل جاتا ہے۔ شکریہ

اب آپ مطالعہ کیجیے، آپ خوش نصیب ہیں کہ برائی و بے حیائی کے اس دور میں بھی اللہ پاک نے آپ کو دینی کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ پاک آپ کو کتب اسلامیہ سے صرف ہدایت عطا فرمائے اور آپ کا اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور بغیر کسی عذاب کو برداشت کیے سیدھا جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔

آمین

طالب دعا

---

203. (صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ـــــ، رقم الحدیث: 1، 1/101، فرید بک سٹال، لاہور)

204. ـــــــ(مکمل حوالہ)ـــــــ

205. ـــــــ(مکمل حوالہ)ـــــــ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ــــــ جامع ترمذی شریف 3

مترجم ــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ــــــ ملک محمد یونس

کمپوزنگ ــــــ ورڈز میکر

باہتمام ــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ــــــ مارچ 2011ء

سرورق ــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر
0345-4653373

طباعت ــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ــــــ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

اصطلاحاتِ حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم وفنون ایجاد کیے گئے ہیں۔
عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت، احوال، فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں ''علم اصول حدیث'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی زبان کو سیکھنے کے دو طریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرائمر کا علم، علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد وضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

ابتدائی دو صدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا، کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سُن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کر دیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابلِ غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دی تھیں اس لیے صحیح اور غلط، مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصولِ حدیث کا فن ایجاد کیا۔

''اصول حدیث'' کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(i) سند (ii) متن (iii) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط، مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کرسکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول وفعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(i) متواتر (ii) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(i) مشہور (ii) عزیز (iii) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگاتار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں "متواتر" ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(i) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(ii) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(iii) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

نوٹ: یہاں محدثین نے ایک اصول بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ ان سب راویوں نے کوئی ایسی بات نقل کی ہو جو کسی ایسی چیز سے متعلق ہو جس کا تعلق عالم محسوسات کے ساتھ ہو کوئی عقلی یا نظریاتی بات اس بارے میں دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس طرح ہر مکتبہ فکر کے بہت سے افراد کوئی ایسا نظریہ نقل کر دیتے ہیں جو بنیادی طور پر غلط ہوتا ہے۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذاتِ خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔

محدثین نے خبر متواتر کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) لفظی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ تواتر کے ساتھ منقول ہوں۔

(ii) معنوی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ مختلف ہوں لیکن معنی ایک ہوں۔

معنوی متواتر کی درج ذیل قسمیں ہیں:

(i) مختلف روایات کا تعلق ایک ہی بات سے ہو لیکن اس بارے میں الفاظ کمی وبیشی وغیرہ کے ہمراہ منقول ہوں۔

(ii) مختلف واقعات کے بارے میں الفاظ کی کمی وبیشی کے ہمراہ مختلف روایات منقول ہوں لیکن ان سب سے ثابت ہونے والا بنیادی نکتہ مشترک ہو جیسے نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا صدور وغیرہ

خبر واحد کے مقابلے میں متواتر احادیث کی تعداد بہت کم ہے تاہم محدثین نے متواتر روایات کو مجموعے کی شکل میں مرتب کیا ہے۔ ان میں درج ذیل دو کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

(i) الازھار المتناثرہ از امام جلال الدین سیوطی

(ii) نظم المتناثر از امام محمد بن جعفر الکتانی

غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

(1) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ''مستفیض'' کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ''مشہور'' کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

نوٹ: یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ لفظ ''مشہور'' بعض اوقات اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم کی بجائے عرفی معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ احادیث ہوتی ہیں جو عرف عام میں شہرت رکھتی ہوں۔

(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ طبقوں میں کم از کم دو راوی ہوں۔

بعض اہلِ علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود ہوں۔

(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔

بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ''غریب'' کی بجائے ''فرد'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

محدثین نے حدیث غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔

(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔

محدثین نے ''غریب'' حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔

(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو بلکہ وہ پہلا راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

مقبول و مردود

(iii) خبر واحد خواہ وہ مشہور ہو یا غریب اسے ایک اور حوالے سے بھی تقسیم کیا گیا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) مقبول (ii) مردود

خبر مقبول کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) صحیح اور حسن (ii) معمول بہ اور غیر معمول بہ

صحیح کی دو ذیلی قسمیں ہیں:

(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ

اسی طرح حسن کی بھی دو قسمیں ہیں:

(i) حسن لذاتہ (ii) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام کی تعریفات درج ذیل ہیں:

"صحیح" کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو وہ تمام راوی عادل ہوں' ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ و علت نہ ہو۔

گویا اس تعریف میں پانچ بنیادی چیزوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شرط کا تعلق حدیث کے متن کے ساتھ ہے جبکہ بقیہ چار شرطیں حدیث کی سند کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن میں سے دو کا تعلق راوی کی شخصیت سے ہے اور ایک شرط راویوں کے ایک دوسرے سے تعلق پر مشتمل ہے جبکہ پانچویں شرط یعنی علت سند اور متن دونوں سے متعلق ہوسکتی ہے۔

"صحیح" کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔

علم اصول فقہ کے ماہرین صحیح حدیث کو شرعی احکام کا بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں جس کی مخالفت کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی' اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ "صحیح" محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث "صحیح" نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث "غلط" ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت "حسن لذاتہ" ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی "حسن لذاتہ" حدیث کو "صحیح لغیرہ" کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

"حسن" کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

"جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں' سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شذوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو "حسن لذاتہ" کہا جائے گا۔"

حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت "صحیح لذاتہ" جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ "صحیح لذاتہ" جتنی مستند ہے' یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔

سابقہ سطور میں ہم اِس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ قابلِ عمل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر مقبول کی دو بنیادی قسمیں

ہیں:

(I) معمول بہ (II) غیر معمول بہ

معمول بہ حدیث کی دو قسمیں ہیں:

(I) محکم (II) ناسخ

غیر معمول بہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

(I) منسوخ (II) مختلف

محکم کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی حدیث موجود نہ ہو۔

ناسخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے کسی دوسری حدیث کا کوئی حکم منسوخ یعنی کالعدم قرار دیا جائے۔

مختلف کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی دوسری حدیث موجود ہو اور ان دونوں احادیث کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو۔

منسوخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کا حکم کسی اور حدیث کی وجہ سے کالعدم قرار پائے۔

یہ اصول ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ کسی بھی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا اس حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث تو موجود نہیں ہے؟ اگر کسی حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث موجود ہو تو پھر سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ان دونوں روایات میں سے کوئی ایک منسوخ تو نہیں ہے؟ اگر دونوں میں سے کسی ایک حدیث کا منسوخ ہونا واضح ہو جائے تو ناسخ کے مطابق عمل کیا جائے گا' لیکن اگر دونوں میں سے کسی ایک روایت کا منسوخ ہونا' کسی دلیل کے ذریعے ثابت نہ ہو سکے تو پھر بعض ذیلی اصول ہیں جن میں سے کسی ایک کی وجہ سے کسی ایک روایت کو دوسری پر ترجیح حاصل ہوگی۔

یہ قانون پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ احناف صحیح بخاری کی جن احادیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ احناف کے نزدیک ایسی روایات یا تو منسوخ ہوتی ہیں یا کسی اور اصول یا ضابطے کی وجہ سے قابلِ عمل نہیں ہوتی ہیں اگر آپ ایسی روایات کے بارے میں احناف کے مؤقف سے آگاہ ہونا چاہیں تو امام ابوجعفر طحاوی کی تصنیف ''مشکل الآثار'' اور ''شرح معانی الآثار'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

خبر مردود: علم حدیث کے طالب علم کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ علمِ حدیث کی کتابوں میں بہت سی روایات نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہیں لیکن یہ تمام روایات قابلِ قبول نہیں ہیں جو روایات ناقابلِ قبول ہوں' محدثین انہیں ''خبر مردود'' کہتے ہیں یعنی جسے مسترد کر دیا جائے۔ کسی حدیث کو مسترد کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ محدثین نے ان میں سے بعض وجوہات کی موجودگی کے حوالے سے مخصوص اصطلاحات مقرر کی ہیں جبکہ بعض صورتوں کی نشاندہی کے لیے مخصوص اصطلاح مقرر کرنے کی بجائے انہیں ''ضعیف'' کی عمومی اصطلاح میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی

نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے' گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ''موضوع'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب و ترہیب کے لئے' فضائل کے اظہار کے لیے' وعظ و نصیحت کے لیے' ضعیف روایات کو نقل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(I) سند میں انقطاع آ جانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(II) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

کسی حدیث کی سند میں انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ سند کے دوران کہیں بھی کسی ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر نہ ہو یعنی نبی اکرم ﷺ سے لے کر حدیث تحریر کرنے والے محدث تک جن راویوں کے نام بطور حوالہ ذکر کرنے ہوں' ان میں سے کسی ایک کا ذکر موجود نہ ہو۔ اصول حدیث کے ماہرین نے اس انقطاع کی دو بنیادی قسمیں بیان کی ہیں۔

(I) سقوطِ ظاہری: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جسے علم حدیث سے متوسط درجے کی واقفیت رکھنے والا شخص بھی پہچان لے۔

(II) سقوطِ خفی: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جس سے علم حدیث کے چوٹی کے ماہرین آگاہ ہو سکیں۔

سقوطِ ظاہری کی چار ممکنہ صورتیں ہیں:

(I) معلق (II) مرسل (III) معضل (IV) منقطع

سقوطِ خفی کی دو قسمیں ہیں:

(I) مدلس (II) مرسل خفی

ان چھ اقسام کی تعریفات اور ان کے احکام درج ذیل ہیں:

معلق کی تعریف: معلق ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں سے کسی ایک' ایک سے زائد یا پھر جملہ راویوں کا نام حذف کر دیا جائے۔ مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات تراجم ابواب میں یہ بات ذکر کر دیتے ہیں کہ اس بارے میں فلاں صحابی سے یہ حدیث منقول ہے اور اس کا کوئی حوالہ بیان نہیں کرتے۔

معلق کا حکم: کسی بھی حدیث کی سند میں سے کسی بھی ایک راوی کا نام حذف کر دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح حدیث کی استنادی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے۔

صحیحین کی معلقات: اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی کتابوں میں بعض معلق احادیث نقل کی ہیں تاہم ان کتابوں کے شارحین نے ان معلقات کے دیگر حوالہ جات کی نشاندہی کر دی ہے اور بالفرض اگر کسی ایسی معلق روایت کا مزید کوئی حوالہ نہ مل سکے تو امام بخاری اور امام مسلم کا اسے نقل کر دینا ہی ایک مستند حوالہ ہے۔

مرسل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے علاوہ تمام راویوں کے اسماء مذکور ہوں یعنی کوئی تابعی حدیث نقل کرتے وقت صحابی کا حوالہ دیئے بغیر براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دے۔

مرسل کا حکم: مرسل کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک کیونکہ حدیث

مرسل بھی حدیث منقطع کی ایک قسم ہے اس لیے دیگر منقطع روایات کی طرح یہ بھی غیر مستند قرار دی جائے گی۔

بعض دیگر اہلِ علم جن میں امام ابوحنیفہ امام مالک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل شامل ہیں' نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ عام طور پر کوئی تابعی جب کسی روایت کو براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ محذوف شدہ راوی کوئی صحابی ہوں گے اور تمام صحابہ کے عادل اور مستند ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے اس لیے اگر کسی صحابی کا نام موجود نہ بھی ہو تو بھی وہ روایت مستند قرار پائے گی۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے مرسل حدیث کو قبول کرنے کے لیے درج ذیل شرائط پیش کی ہیں:

(i) جس تابعی نے براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' وہ اکابر تابعین میں سے ہو کیونکہ اصاغر تابعین میں اس بات کا احتمال موجود رہے گا کہ انہوں نے کسی اور تابعی سے یہ حدیث سُنی ہو۔

(ii) اس کے شیوخ واساتذہ مستند اور قابلِ اعتماد ہوں۔

(iii) علم حدیث کے ماہرین اس کی مخالفت نہ کریں۔

حدیث مرسل کی قبولیت کے لیے درج ذیل شرائط میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔

(i) وہ مرسل حدیث کسی اور حوالے سے مسند حدیث کے طور پر منقول ہو۔

(ii) وہی مرسل روایت' کسی اور سند کے ہمراہ' کسی اور حوالے سے منقول ہو۔

(iii) وہ مرسل حدیث کسی صحابی کے قول سے موافقت رکھتی ہو۔

(iv) اکثر اہلِ علم کا فتویٰ اس مرسل حدیث کے مضمون کے مطابق ہو۔

<u>مرسل صحابی:</u> بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی صحابی' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ وہ صحابی خود اس موقع پر موجود نہیں ہوں گے جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ اس صحابی نے اس روایت کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا مگر پھر اس کا حوالہ دیئے بغیر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دیا جیسے آغازِ وحی کے واقعہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے الفاظ کے بارے میں امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے آغاز میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس موقع پر موجود نہیں تھیں اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے ان روایات کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا۔

<u>مرسل صحابی کا حکم:</u> محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ صحابی کی مرسل حدیث مستند شمار ہوگی کیونکہ تمام صحابہ مستند ہیں۔

<u>معضل کی تعریف:</u> اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی موجود نہ ہوں۔

<u>معضل کا حکم:</u> معضل حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے کم مستند ہوتی ہے۔

<u>منقطع کی تعریف:</u> اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ اس میں کہیں بھی کسی بھی قسم کا انقطاع موجود ہو۔

عام طور پر جب کوئی تبع تابعی اپنے استاد تابعی کا نام لیے بغیر براہِ راست صحابی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دے تو ایسی حدیث کو منقطع کہا جاتا ہے۔

<u>منقطع کا حکم:</u> یہ کیونکہ حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا حکم حدیث ضعیف کی مانند ہوگا۔

ترتیب

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

آداب کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

امثال کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

دعاؤں کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

مناقب کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

كِتَابُ الْاِيْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب 1: (نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں

2531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ اعتراف کرلیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

2531۔ حديث ابي هريرة رواه مسلم (۲۳۳/۱ ۔ نووی) كتاب: الايمان، باب: الامر بقتال الناس: حديث (۲۱/۳۵) و ابوداؤد (۵۰/۲) كتاب: الجهاد باب: على ما يقاتل المشركون، حديث (۲٦٤٠)، و النسائي (۷۹/۷) كتاب: تحريم الدم، و ابن ماجه (۱۲۹۵/۲) كتاب الفتن: باب: الكف عمن قال: لا اله الا الله (۳۹۲۷)، واحمد (۳۷۷/۲)۔

متن حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ خَطَاٌ وَّقَدْ خُوْلِفَ عِمْرَانُ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَعْمَرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو کچھ عرب کافر ہو گئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور جو شخص یہ اعتراف کرلے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو وہ اپنے مال کو اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کرلے گا' اور اس کا حق باقی رہے گا' اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گا"۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا' کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایسی رسی دینے سے بھی انکار کریں جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ ان کی رائے ٹھیک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعیب بن ابوحمزہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسے نقل کیا ہے۔

عمران القطان نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے

2532- رواه النسائي (٧٧/٧) كتاب : تحريم الدم، واحمد (١١/١)، (٤٢٣/٢، ٥٢٨).

سے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث خطا ہے' کیونکہ عمران نامی راوی کے معمر سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

باب 2: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور نماز ادا نہ کریں

2533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور وہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہ کریں' اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں نہیں اور ہماری طرح نماز نہ پڑھیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو ہمارے لئے ان کے خون اور ان کے اموال قابلِ احترام ہوجائیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا' اور انہیں ہر وہ حق حاصل ہوگا' جو مسلمانوں کو حاصل ہے اور ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمانوں پر لازم ہے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2533- اخرجه احمد (۱۹۹/۳، ۲۲٤) و البخاری (۵۹۲/۱) كتاب الصلاة، باب: فضل استقبال القبلة، حديث (۳۹۲). و ابوداؤد (۵۱،۵۰/۲) كتاب الجهاد، باب: علی ما يقاتل المشركون: حديث (۲٦٤۱)، رقم (۲٦٤۲) و النسائی (۷٦/۷) كتاب تحريم الدم، (۱۰۹/۸) كتاب: الايمان و شرائعه، باب: علی ما يقاتل الناس.

یحییٰ بن ایوب نے اسے حمید کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَسُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس بارے میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ حدیث ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

سعیر بن خمس نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وَصْفِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ

باب 3: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایمان اور اسلام کا ذکر کرنا

2535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

2534- اخرجه الحميدى (٣٠٨/٢) الحديث رقم (٧٠٣).

2535- اخرجه مسلم (١٧٧/١ - نووى) كتاب الايمان، باب: بيان الايمان و الاسلام و الاحسان، حديث: (٨/١) و النسائى فى السنن الكبرى (٥٢٨/٦) كتاب الايمان و شرائعة، باب: نعت الاسلام، حديث (١١٧٢١).

الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِىْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِىْ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِىْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰٓئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّىْ مِنْهُمْ بَرِىْءٌ وَّاَنَّهُمْ مِنِّىْ بُرَآءُ وَالَّذِىْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِىْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ اَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

◆◆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں معبد جہنی نے کلام کیا (یعنی اس کا انکار کیا)۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمان روانہ ہوئے۔ ہم لوگ مدینہ منورہ آئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہم ان سے ایسی باتوں کے بارے میں دریافت کریں گے جو اس قوم نے (تقدیر کے منکرین نے) نئے نظریات پیش کئے ہیں' تو ہماری ملاقات حضرت عبداللہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت مسجد سے باہر آرہے تھے۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرا ساتھی مجھے بات شروع کرنے کا موقعہ دے گا تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہر کام خود سے ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو' تو انہیں یہ

بتا دو کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور ان لوگوں کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام کی عبداللہ قسم اٹھاتا ہے اگر ان میں سے کوئی ایک شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو بھی اس کی طرف سے وہ اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ بری یا بھلی تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے گفتگو شروع کی اور یہ بات بیان کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان نہیں نظر آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے دریافت کیا: احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر مرتبہ میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتا رہا: آپ نے ٹھیک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ یہ خود ہی آپ سے سوال کر رہا ہے اور خود بھی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے اس بارے میں سوال کیا گیا وہ اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کی: اس کی نشانیاں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن غریب لوگوں بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارات تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے تین دن کے بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ وہ جبریل علیہ السلام تھا وہ تمہارے پاس اس لئے آیا تھا کہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ جس کا مفہوم یہی ہے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ تاہم زیادہ مستند روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِضَافَۃِ الْفَرَائِضِ اِلَی الْاِیْمَانِ

باب 4: فرائض کی نسبت ایمان کی طرف کرنا

2536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَیْهِ مَنْ وَّرَآئَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ جَمْرَۃَ الضُّبَعِیُّ اسْمُهٗ نَصْرُ ابْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ اَیْضًا وَّزَادَ فِیْهِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ شَهَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ سَمِعْتُ قُتَیْبَۃَ بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ هٰٓؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَۃِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُتَیْبَۃُ كُنَّا نَرْضٰی اَنْ نَّرْجِعَ مِنْ عِنْدِ عَبَّادٍ كُلَّ یَوْمٍ بِحَدِیْثَیْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِیْ صُفْرَۃَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ربیعہ قبیلہ کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ان چیزوں کا حکم دیں جنہیں ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مالِ غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے ابوجمرہ کے حوالے سے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد

2536۔ اخرجه النسائی، کتاب الایمان : باب: اداء الخمس من الایمان حدیث (٥٣) و مسلم ، کتاب الایمان : باب : الامر بالایمان باللّٰه حدیث (٢٣، ٢٤، ٢٥) و ابوداؤد (٣٦٩٢)، و النسائی (٤٩٥/٨) کتاب الایمان: باب: اداء الخمس حدیث (٥٠٤٦) من طریق ابی جمرة عن ابن عباس

ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ان چار معزز فقہاء کی مانند اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی

قتیبہ بیان کرتے ہیں: ہم اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ ہم روزانہ عباد کے پاس سے اٹھ کر آتے ہوئے دو حدیثیں ساتھ لے کر آئیں (یعنی ان کا علم حاصل کریں) عباس بن عباد نامی صاحب مہلب بن ابوصفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ

باب 5: ایمان کا کامل ہونا، اس کا زیادہ ہونا اور کم ہونا

2537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَّلَا نَعْرِفُ لِاَبِي قِلَابَةَ سَمَاعًا مِّنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْاَلْبَابِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے کامل مؤمن وہ ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہلِ خانہ پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق ابوقلابہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ابوقلابہ نے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی رشتہ دار تھے اور وہ اس کے علاوہ دیگر احادیث ہیں۔

ابوقلابہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی نے ابوقلابہ کا ذکر کیا' تو یہ بات بیان کی۔ اللہ کی قسم وہ سمجھدار فقہاء میں سے تھے۔

2538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2537- اخرجه احمد (٦/٤٧، ٩٩) والنسائي في (الكبرى) (٥/٣٦٤) كتاب اعشرة النساء: باب: لطف الرجل اهله حديث (٩١٥٤)

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِىْ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِى الْاَلْبَابِ وَذَوِى الرَّاْىِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِهَا وَعَقْلِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّىْ

في الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے واضح نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے۔ یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی کوئی ناقص مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھ دار عقل مند مردوں پر تم سے زیادہ غالب آجاتی ہو۔ ایک خاتون نے عرض کی: ان کے عقل اور دین میں کمی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیض ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی عورت چند دن تک نماز ادا نہیں کرسکتی۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2538- رواه ابويعلى (٤٦٢/١١) برقم (٦٥٨٥)، و ذكره الحافظ في (المطالب العالية) برقم (٤٥٧٤)، و تقدم تخريجه من حديث ابن مسعود رقم (٦٣٥).

2539- رواه البخاري (٦٧/١) كتاب الايمان: باب: امور الايمان حديث (٩). و مسلم (٢٧٧/١ - نووي) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من رضى الله ربا حديث (٣٥/٥٨)، و ابوداؤد (٦٣٠/٢ - ٦٣١) كتاب السنة، باب: في رد الارجاء (٤٦٧٦) و النسائي (١١٠/٨) كتاب الايمان و شرائعه، باب: ذكر شعب الايمان، و ابن ماجه (٢٢/١) المقدمة، باب: في الايمان، حديث (٥٧) و اخرجه احمد (٣٧٩/٢، ٤١٤، ٤٤٢، ٤٤٥).

متن حدیث: اَلْاِیْمَانُ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ بَابًا

اسنادِ دیگر: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اوران میں سے سب سے کم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اورسب سے بلند اس بات کا اعتراف کرنا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے **64** دروازے ہیں۔

یہ روایت قتیبہ نے بکر بن مضر کے حوالے سے عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب **6**: حیاء ایمان کا حصہ ہے

2540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ زہری رحمۃ اللہ علیہ' سالم کے حوالے سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

2540۔ اخرجه مالك في (الموطا) (۹۰۵/۲) كتاب احسن الخلق: باب: ما جاء في الحياء والبخاري (۵۳۸/۱۰) كتاب الادب: باب: الحياء (۶۱۱۸) و مسلم (۲۷۸/۱) كتاب الايمان، باب: بيان عدد و شعب الايمان حديث (۳۶/۵۹) و ابوداؤد (۱۶۷/۲) كتاب الادب، باب: في الحياء حديث (۴۷۹۵) و النسائي (۱۲۱/۸) كتاب الايمان و شرائعه، باب: الحياء و ابن ماجه (۲۲/۱) المقدمة باب: في الايمان حديث (۵۸)

احمد بن منیع نامی راوی نے اپنی نقل کردہ روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

باب 7: نماز کی حرمت

2541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتّٰى بَلَغَ (يَعْمَلُوْنَ) ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک تھا۔ ایک دن میں آپ کے قریب ہوا ہم اکٹھے جا رہے تھے میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے عمل کے بارے میں مجھے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: یہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تم نماز قائم کرو، تم زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور نصف رات کے وقت آدمی کا (نفل) نماز ادا کرنا۔

2541۔ اخرجه احمد (۲۳۱/۵) و عبد بن حميد (۱۱۲)، و ابن ماجه (۱۳۱۴/۲)، كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة (۳۹۷۳) و النسائي في (الكبرى) كما في (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۳۱۱)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں''۔

یہ آیت آپ نے لفظ ''یعملون'' تک تلاوت کی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کی بنیاد اس کے ستون اس کے کوہان کی چوٹی کے بارے میں بتاؤں؟ (یعنی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں بتاؤں؟) میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: اس تمام حکم کی بنیاد اسلام ہے۔ نماز اس کا ستون ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی (یعنی ریڑھ کی ہڈی) جہاد ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی بنیاد کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ!

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا! میں نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! کیا ہمارا اس بات پر بھی مواخذہ ہوگا' جو ہم بات کریں گے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو اپنی زبان کی کمائی کی وجہ سے منہ کے بل (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ باقاعدگی سے مسجد حاضر ہوتا ہے' تو اس کے حق میں ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرے گا' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

باب 8: نماز ترک کرنا

2543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ

2542۔ اخرجه احمد (۶۸/۳، ۷۶) و ابن ماجه (۲۶۳/۱) کتاب المساجد، باب: لزوم المساجد و انتظار الصلاة حدیث (۸۰۲) و الدارمی (۲۷۸/۱) کتاب الصلاة، باب: المحافظة علی الصلوات و ابن خزیمة (۳۷۹/۱) رقم (۱۵۰۲) ویاتی عند المصنف برقم (۳۰۹۳)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ اَوِ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفر اور ایمان کے درمیان بنیادی فرق نماز کو ترک کرنا ہے۔

◆◆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور شرک کے درمیان (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

2544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

2545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

2543۔ اخرجه احمد (۳۷۰/۳) ومسلم (۳۴۷/۱)، نووی کتاب: الایمان، باب: بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ (۸۲/۱۳۴)، و عبد بن حمید کما فی (المنتخب) رقم (۱۰۲۲)۔

2544۔ اخرجه احمد (۳۸۹/۳)، و مسلم (۳۴۷/۱) کتاب: الایمان، باب: بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ (۸۲/۱۳۵)۔ و ابوداؤد (۶۳۱/۲) کتاب السنة، باب: فی رد الارجاء (۴۶۷۸) و النسائی (۲۳۲/۱) (بالهامش) کتاب الصلاۃ، باب: الحکم فی تاریک الصلاۃ و ابن ماجة (۳۴۲/۱) کتب اقامة الصلاۃ، باب: ما جاء فیمن ترک الصلاۃ حدیث (۱۰۷۸)۔

2545۔ اخرجه احمد (۳۴۶/۵، ۳۵۵)، و ابن ماجه (۳۴۲/۱) کتاب اقامة الصلاۃ، باب: ما جاء فیمن ترک الصلاۃ حدیث (۱۰۷۹)، و لنسائی (۲۳۱/۱ ۔ ۲۳۲) کتاب الصلاۃ، باب: الحکم فی تارک الصلاۃ۔

مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيْقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوبریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عہد ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے تو جو شخص اس کو ترک کردے گا اس نے کفر کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ

آثارِ صحابہ: قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا مُصْعَبٍ الْمَدَنِيَّ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ الْاِيْمَانُ قَوْلٌ يُّسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ اور کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (یعنی وہ نماز ترک کرنے کو کفر اختیار کرنے کی طرح شدید گناہ سمجھتے تھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب مدنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہے ایمان صرف قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے (اور تصدیقِ قلبی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) تو اس شخص کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

2547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2546۔ اخرجه الحاکم (۷/۱) کما فی (الترغیب) (۴۳۳/۱)، حدیث (۷۹۸)۔

2547۔ اخرجه احمد (۲۰۸/۱)، و مسلم (۲۷۶/۱ ۔ نووی) کتاب: الایمان، باب: الدلیل علی ان من رضی باللہ ربا، حدیث (۳۴/۵۶)۔

◆◆ عامر بن سعد، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے راضی رہا اور اسلام کے دین ہونے سے راضی رہا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی رہا (یعنی ان پر ایمان رکھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین خوبیاں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کے ذائقے کو پالے گا: جس شخص کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور آدمی کسی شخص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور آدمی کفر کی طرف دوبارہ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اسے اس (کفر) سے بچا چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

قتادہ نے اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب 9: زناء کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا

2549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلٰكِنَّ

2548۔ اخرجه احمد (۱۰۳/۳) و البخاری (۷۷/۱) کتاب الایمان : باب: حلاوة الایمان حدیث (۱۶) ورواه فی (۳۳۰/۱۲) کتاب الاکراه، باب: من اختار الضرب و القتل و الهوان علی الکفر، حدیث (۶۹٤۱)، و مسلم (۲۸۸/۱ ۔ نووی) کتاب الایمان، باب: بیان خصال من اتصف بهن و جد حلاوة الایمان، حدیث (٤۳/٦۷)۔

2549۔ رواه احمد (۳۷٦/۲، ٤۷۹) و البخاری (۱۱٦/۱۲) کتاب الحدود، باب: اثم الزنا حدیث (٦۸۱۰) و مسلم (۳۱۹/۱ ۔ نووی) کتاب الایمان: باب: بیان نقصان الایمان بالمعاصی حدیث (۱۰٤، ۱۰۵/۵۷) و ابوداؤد (٦۳۳/۲) کتاب السنة، باب: الدلیل علی زیدة الایمان و نقصانه، حدیث (٤٦۸۹)۔

اَلتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیث دیگر: اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ عَادَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا خَرَجَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَی الْاِسْلَامِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَاُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ فَهُوَ کَفَّارَةُ ذَنْبِهٖ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ

رَوٰی ذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَیْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مؤمن نہیں رہتا البتہ توبہ کی گنجائش رہتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن ابواوفی سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ زنا کرتا ہے' تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس کے سر پر ایک سائے کی مانند ہو جاتا ہے' جب آدمی اس عمل سے الگ ہوتا ہے' تو ایمان دوبارہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔''

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے اس ایمان کے نکلنے سے مراد یہ لی ہے: آدمی ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آ جاتا ہے۔

دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے زنا کرنے اور چوری کرنے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوا اور اس پر حد قائم ہو جائے' تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوگی اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر لے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو قیامت کے دن اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا۔

یہ بات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ وَاسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتَهٗ فِى الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّىَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ اِلٰى شَىْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا كَفَّرَ اَحَدًا بِالزِّنَا اَوِ السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں اس کی سزا دے دی جائے' تو اللہ تعالیٰ اس حوالے سے' سب سے زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ وہ دوبارہ آخرت میں اس بندے کو اس کی سزا دے اور جو شخص کسی قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے' اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر لے' اور اس سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں سب سے زیادہ کریم ہے کہ وہ دوبارہ اس بارے میں سزا دے جسے وہ معاف کر چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں' ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے زنا کرنے یا چوری کی وجہ سے' یا شراب پینے کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَنَّ الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

باب 10: (فرمانِ نبوی ہے) ''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''

2551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ

2550۔ اخرجه احمد (۱/۹۹، ۱۵۹) وابن ماجه (۲/۸۶۸) كتاب الحدود، باب: الحد كفارة حديث (۲٦۰٤) و عبد بن حميد كما فى (المنتخب) (۸۷) بمعناه

2551۔ اخرجه احمد (۲/۳۷۹)۔

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ سے دریافت کیا گیا: کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے سوال کیا گیا کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر ''صحیح غریب حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا

باب 11: (فرمان نبوی ہے) اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا

2553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ

2552۔ اخرجه البخاری (۱/۷۰ ۔ ۷۱) كتاب الايمان: باب: اى الاسلام افضل حديث (۱۱)، و مسلم (۱/۲۸۵ ۔ نووی) كتاب الايمان: باب: بيان تفاضل الاسلام حديث (٤٢/٦٦)، و النسائی (۸/۱۰٦أ ۔ ۱۰۷) كتاب الايمان، باب: اى الاسلام افضل وقد تقدم عند المصنف برقم (۲۰۰٤).

2553۔ خرجه ابن ماجه (۲/۱۳۲۰) كتاب الفتن: باب: بدا الاسلام غريباً، حديث (۳۹۸۸)، والدارمی (۲/۳۱۱ ۔ ۳۱۲) كتاب الرقاق: باب: ان الاسلام بدا غريبا و عبد الله ابن الامام احمد فی (زوائده على المسند) (۱/۳۹۸)، و رواه ابويعلى فی (مسنده) (۸/۳۸۸) برقم (٤۹۷٥).

الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُہٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِیُّ تَفَرَّدَ بِہٖ حَفْصٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا تھا تو غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ حفص نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

2554 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ حَدَّثَنِیْ کَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ ابْنِ زَیْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَّیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دین (اسلام) حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جس طرح جنگلی بکرا پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتا ہے۔ نیز دین (اسلام) کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا' تو ان غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے' جو اس چیز کی اصلاح کریں گے جس بارے میں لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں خرابی کی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2554۔ عزاہ السیوطی فی (جمع الجوامع) (۵۴۸۲) للطبرانی من روایة کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ، و لم یخرجہ من اصحاب الکتب الستة الا الترمذی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب 12: منافق کی علامات

2555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاسْمُهٗ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی نشانیاں تین ہیں جب وہ بولے گا' تو جھوٹ بولے گا' جب وعدہ کرے گا' تو اس کی خلاف ورزی کرے گا' جب اسے امین مقرر کیا جائے گا' تو خیانت کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور علاء کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جیسا کہ سابقہ روایت میں گزر چکا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابوسہیل نامی راوی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابوعامر صحی خولانی ہے۔

2556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2555۔ اخرجه مسلم (۳۲۳/۱ - نووی) کتاب: الایمان، باب: بیان خصال الایمان، حدیث (۵۹/۱۰۹)۔

2556۔ اخرجه احمد (۱۸۹/۲، ۱۹۸)، و البخاری (۱۱۱/۱) کتاب الایمان، باب: علامۃ المنافق (۳۴)، و فی (۱۲۸/۵) کتاب المظالم، باب: اذا خاصم فجر حدیث (۲۴۵۹)، و فی (۳۲۲/۶) کتاب الجزیۃ، باب: اثم من عاهد ثم غدر حدیث رقم (۳۱۷۸)، و مسلم (۳۲۲/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان خصال المنافق حدیث رقم (۵۸/۱۰۶) و ابوداؤد (۶۳۳/۲) کتاب السنۃ، باب: الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانه حدیث (۴۶۸۸) و النسائی (۱۱۶/۸) کتاب الایمان و شرائعه، باب: علامۃ المنافق ورواہ عبد بن حمید کما فی (منتخب المسند) رقم (۳۲۲)۔

متن حدیث: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَاِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا اَنَّهُ قَالَ النِّفَاقُ نِفَاقَانِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَنِفَاقُ التَّكْذِيبِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ چار خامیاں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا' اور اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی ایک خامی ہو' تو اس میں منافقت کی خصوصیت ہوگی' یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے' وہ شخص کہ جب کوئی بات کرے' تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے، جب لڑائی کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے، جب کوئی عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس سے مراد عملی نفاق ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب والا نفاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہوا کرتا تھا۔

اس بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: نفاق دو طرح کا ہوتا ہے' وہ نفاق جس کا تعلق عمل سے ہو اور وہ نفاق جس کا تعلق تکذیب سے ہو۔

2557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِي النُّعْمَانِ عَنْ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي اَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیح راوی: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَلَا يُعْرَفُ اَبُو النُّعْمَانِ وَلَا اَبُو وَقَّاصٍ وَهُمَا مَجْهُولَانِ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی کوئی وعدہ کرے' اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اسے پورا کرے گا' اور پھر وہ اسے پورا نہ کر سکے' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2557۔ اخرجه ابوداؤد (٧١٧/٢) كتاب الادب، باب: في العدة حديث (٤٩٩٥).

اس کی سند قوی نہیں ہے علی بن عبدالاعلیٰ نامی راوی ثقہ ہیں ابونعمان اور ابووقاص نامی راوی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ دونوں مجہول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ

باب 13: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

2558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَّسِبَابُهُ فُسُوْقٌ وَّفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ، اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

2559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قِتَالُهُ كُفْرٌ لَيْسَ بِهِ كُفْرًا مِثْلَ الْاِرْتِدَادِ

حدیثِ دیگر: وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ مُتَعَمِّدًا فَاَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ كُفْرًا لَوَجَبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2558۔ اخرجه احمد (۱/۴۱۷، ۴۶۰) والنسائی (۱۲۲/۷) كتاب تحريم الدم، باب قتال المسلم۔

2559۔ اخرجه احمد (۱/۳۸۵، ۴۳۳، ۴۳۹، ۴۵۴) و البخاری (۱/۱۳۵) كتاب الايمان، باب: خوف المومن من ان يحبط عمله حديث (۴۸) و من (۴۷۹/۱۰) كتاب الادب، باب: ما ينهى عن السباب و اللعن، حديث (۶۰۴۴) و مسلم (۱/۳۳۰ - نووی) كتاب الايمان، باب: بيان قول النبی صلی الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق و قتاله كفر، حديث (۱۱۶/۶۴) و النسائی (۱۲۲/۷) كتاب تحريم الدم، باب: قتال المسلم، و ابن ماجه (۲۷/۱) المقدمة، باب: فی الايمان حديث (۶۹) و فی (۱۲۹۹/۲) كتاب الفتن، باب: سباب المسلم فسوق و قتاله كفر (۳۹۳۹)۔

وَطَاوُسٍ وَعَطَاءٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ وَفُسُوْقٌ دُوْنَ فُسُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے او اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا اس طرح کفر ہو جس طرح مرتد ہونا ہوتا ہے۔

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا جائے تو مقتول کے پسماندگان کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں (تو قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر قتل کرنا کفر ہوتا تو قاتل کو سزائے موت دینا لازم ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' طاؤس' عطاء اور دیگر اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: کفر کے مختلف مراتب ہیں۔ اور فسق کے بھی مختلف مراتب ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رَمَى اَخَاهُ بِكُفْرٍ

باب 14: جو شخص اپنے بھائی کی تکفیر کرے (اس کا حکم)

2560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس بارے میں اس پر کوئی نذر لازم نہیں ہوتی اور مؤمن شخص پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مؤمن کو کافر قرار دے تو وہ اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دے گا جس کے ذریعے اس نے خودکشی کی تھی۔

2560۔ اخرجه احمد (٤/٣٣، ٣٤) و البخاری (٢٦٨/٣) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في قاتل النفس حديث (١٣٦٣) و مسلم (٣٩٦/١ - نووی) كتاب الايمان : باب: بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه حديث (١١٠/١٧٦) و النسائی (٦/٧-٥) كتاب الايمان و النذور، باب: الحلف بما سوى الاسلام و ابن ماجه (٦٧٨/١) كتاب الكفارات، باب: من حلف بملة غير الاسلام (٢٠٩٨) و الدارمی (١٩١/٢ - ١٩٢) كتاب الديات، باب: التشديد على من قتل نفسه و قد تقدم عند المصنف برقم (١٥٢٧، ١٥٤٣)۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَاءَ يَعْنِىْ اَقَرَّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے وہ کفران دونوں میں سے کسی ایک میں پختہ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حدیث کے لفظ بَاءَ کا مطلب "پختہ ہونا" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب 15: جو شخص ایسے عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

2562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِىْ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُّ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

توضیحِ راوی: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ كَانَ ثِقَةً

2561- اخرجه البخاري (١٠/٥٣١ ٩٠) كتاب الادب: باب: (من كفر اخاه بغير تاويل فهو كما قال) رقم (٦١٠٤)، و مسلم (١/٢٧٨ - الابي): كتاب الايمان: باب: بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر رقم (١١١/٦٠)، و احمد (٢/٢٣ - ٦٠ - ١١٣).

2562- اخرجه احمد (٥/٣١٨)، و مسلم (١/٢٥١ - نووى) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من مات على التوحيد، حديث (٤٧/٢٩)، و النسائي من (٦/٢٧٧ - الكبرى) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول عند الموت حديث (١٠٩٦٧/٣٦) ورواه عبد بن حميد كما في (منتخب المسند) رقم (١٨٦).

مَاْمُوْنًا فِی الْحَدِیْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالصُّنَابِحِیُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَیْلَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ھٰذَا فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْیِ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَوَجْهُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَهْلَ التَّوْحِیْدِ سَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَاِنْ عُذِّبُوْا بِالنَّارِ بِذُنُوْبِهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا یُخَلَّدُوْنَ فِی النَّارِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِیْدِ وَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَغَیْرِ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِیْنَ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ (رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ) قَالُوْا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِیْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

◆◆ صنابحی' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا تو انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم کیوں رو رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا' اور اگر مجھے شفیع بنایا گیا' تو میں تمہاری شفاعت کروں گا' اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی' جس میں تمہارے لئے بھلائی موجود تھی' وہ میں نے تم لوگوں کے سامنے بیان کر دی۔ سوائے ایک حدیث کے' وہ میں آج تمہارے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ اس وقت میں قریب المرگ ہو چکا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کر دے گا"۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابن ابی عمر' ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان علم حدیث میں ثقہ اور مامون ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

صنابحی نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ ہے (اور ان کی کنیت) ابوعبداللہ ہے۔

زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو شخص اس بات کا اعتراف کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تو انہوں نے بتایا: یہ ابتدائے

اسلام میں تھا جب فرائض کا حکم نازل نہیں ہوا تھا امر اور نہی نازل نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کی صورت یہ ہے: اہلِ توحید جنت میں ضرور داخل ہوں گے اگرچہ انہیں ان کے گناہوں کے بدلے میں جہنم میں عذاب دیا جائے گا' کیونکہ وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

''اہلِ توحید میں سے کچھ لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہی بات سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور دیگر تابعین کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' جو اس آیت کی تفسیر کے بارے میں ہے۔

''کافر لوگ یہ آرزو کریں گے' کاش وہ مسلمان ہوتے''

ان علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب اہلِ توحید کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا' تو کفار یہ آرزو کریں گے کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

2563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِي عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی موجودگی میں میری امت کے ایک شخص کو الگ کرے گا' اور اس کے سامنے اس کے **99** دفتر (نامہ اعمال کے) کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہو پھر وہ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے مقرر کردہ محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ وہ جواب دے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی

2563- اخرجه احمد (۲/۲۱۳، ۲۲۱) و ابن ماجه (۲/۱۴۲۷) كتاب الزهد، باب: ما يرجي من رحمة الله يوم القيامة، حديث (۴۳۰۰) و اخرجه عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (۳۳۹).

عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے اور آج تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں یہ تحریر ہوگا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اس کا وزن ہونے لگا ہے) تم بھی میزان کے پاس رہو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان دفتروں کے مقابلے میں کاغذ کے اس ایک ٹکڑے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے اوپر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ اس ایک کاغذ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' تو وہ تمام دفتر ہلکے ہو جائیں گے' اور کاغذ کا وہ ٹکڑا بھاری ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام جتنی وزنی چیز اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ اس کا مفہوم یہی ہے۔

2564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَّالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی **71** فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی بھی اسی کی مانند (اتنے ہی فرقوں میں تقسیم ہوئے) اور میری امت **73** فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2564۔ اخرجه احمد (۳۳۲/۲) و ابوداؤد (۶۰۸/۲) كتاب السنة، باب: شرح السنة، حديث (۴۵۹۶)، و رواه ابويعلى فى (مسنده) (۳۱۷/۱۰) برقم (۵۹۱۰)۔

2565۔ تفردبه المصنف كما فى (التحفة) رقم (۸۸۶۴) ذكره المتقى فى (الكنز) (۲۱۱/۱)، حديث (۱۰۶۰) و عزاه للحاكم و ابن عساكر عن عبد الله بن عمرو۔

متن حدیث: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آئے گا' جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے' یہاں تک کہ اگران میں سے کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ طور پر زنا کیا تھا' تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا' جو ایسا کرے گا' اور بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک گروہ کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ یارسول اللہ! (جو جنت میں جائیں گے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس راستے پر چلیں گے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' اور مفسر ہے۔

اس طرح کی روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں (یعنی جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جنت میں جانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟)

2566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے تاریکی میں مخلوق کو پیدا کیا' پھران پر اپنا نور ڈالا تو جنہیں وہ نور نصیب ہوگیا' وہ ہدایت حاصل کر گئے اور جنہیں نصیب نہیں ہوا۔ وہ گمراہ ہوگئے۔ اسی لئے میں یہ کہتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2566۔ اخرجه احمد (۲/۱۷۶، ۱۹۷)۔

2567۔ اخرجه احمد (۵/۲۲۸، ۲۲۹) و البخاري (۶/۶۹) كتاب الجهاد و السير، باب: اسم الفرس و الحمار (۲۸۵۶) و مسلم (۱/۲۰۲) كتاب الايمان: باب: الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة حديث (۴۹/۳۰)۔

متن حدیث: اَتَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَتَدْرِىْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو؟ کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ان بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ ان بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے' جب وہ ایسا کرلیں؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَّالْاَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِىْ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی' جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2568- اخرجه احمد (۱۵۲/۵، ۱٦۱، ۱٦٦) و فی (۷٤/۸، ۱۱۷) و البخاری (۳۵۳/٦) کتاب بدء الخلق، باب: ذکر الملائکة (۳۲۲۲) و مسلم (۸۱/٤ - ۸۲ - نووی) کتاب الزکاة، باب: الترغیب فی الصدقة (۹٤/۳۲) و البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۸۰۳).

کِتَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علم کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

باب 1: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے، تو اسے دین کے بارے میں سوجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے

2569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب 2: علم حاصل کرنے کی فضیلت

2570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

2569۔ اخرجه احمد (۳۰۶/۱)، و الدارمی (۷٤/۱) المقدمة، باب: الاقتداء بالعلماء۔

2570۔ اخرجه احمد (۲۵۲/۲، ٤۰۷) و ابوداؤد (۳٤۲/۲) كتاب العلم، باب: الحث على طلب العلم (۳٦٤۳) و الدرامی (۹۹/۱) المقدمة، باب: فی فضل العلم والعالم و رواه ابن ماكه ايضا اطول من ذلك فی (۸۲/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و الحث على طلب العلم حديث (۲۲۵)، و ابن حبان فی (صحيحه) (۲۸٤/۱) رقم (۸٤).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آجاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے مگر "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ

توضیح راوی: اَبُوْ دَاوُدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيْرَ شَيْءٍ وَّلَا لِاَبِيْهِ وَاسْمُ اَبِيْ دَاوُدَ نُفَيْعٌ الْاَعْمٰى تَكَلَّمَ فِيْهِ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص علم حاصل کرے تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے "ضعیف" ہے۔

ابوداؤد نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے حوالے سے بہت زیادہ روایات منقول نہیں ہیں۔

ابوداؤد نامی راوی کے نام نفیع اعمیٰ ہے۔ قتادہ اور دیگر اہلِ علم نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2571۔ لم يخرجه من اصحاب الكتب السنة الا الترمذي كما في (تحفة الاشراف) رقم (۸۳۰) ذكره المنذري في (الترغيب) (۱/۱۳۹)، حديث (۱۴۸) و قال: حسن الشاهده عند ابن ماجه.

2572۔ اخرجه الدارمي (۱/۱۳۹) المقدمة، باب: من كره الشهرة و المعرفة.

بَابُ مَا جَآءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب 3- علم کو چھپانے (کی مذمت) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے' جسے وہ جانتا ہو' اور وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

باب 4: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہو' اس کے بارے میں تلقین کرنا

2574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرَضِيْنَ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ حَتّٰى مَاتَ وَاَبُوْ هَارُوْنَ اسْمُهٗ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ

◆◆ ابو ہارون بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے

2573- اخرجه احمد (٢/٢٦٣، ٢٩٦، ٣٠٥، ٣٤٤، ٣٥٣، ٤٩٥، ٤٩٩، ٥٠٨) و ابوداؤد (٢/٢٤٥) كتاب العلم، باب: كراهية منع العلم (٣٦٥٨) و ابن ماجه (١/٩٦) المقدمة، باب: من سئل عن علم فكتمه (٢٦١).

2574- اخرجه ابن ماجه (١/٩١) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم (٢٤٩) ورواه (١/٩٠) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم حديث (٢٤٧).

فرمایا: ان لوگوں کو خوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے تلقین کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ تمہارے پیروکار ہوں گے' کچھ لوگ زمین کے دور دراز علاقوں سے تمہارے پاس آئیں گے وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا چاہتے ہوں گے' جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں: سعید بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے ابوہارون عبدی نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عوف نامی راوی ہارون عبدی سے روایات نقل کرتے ہیں: یہاں تک کے ان کا انتقال ہوگیا۔

ابو ہارون نامی راوی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

2575 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِى هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَاْتِيكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى هَارُوْنَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق کی سمت سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے وہ علم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے' جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے' تو فرمایا کرتے تھے: ان لوگوں کو خوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی تھی۔

ہم اس روایت کو صرف ابوہارون عبدی نامی راوی کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى ذَهَابِ الْعِلْمِ

باب 5: علم کا رخصت ہو جانا

2576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2576۔ اخرجه احمد (۱۶۲/۲، ۱۹۰، ۲۰۳) و البخاری (۲۳۴/۱) كتاب العلم، باب: كيف يقبض العلم حديث (۱۰۰)، و مسلم (۴۷۶/۸ ۔ نووی) كتاب العلم، باب: رفع العلم و قبضه حديث (۲۶،۷۳/۱۳)، و النسائی فی (الكبری) (۴۵۶/۳) كتاب العلم، باب: كيف يرفع العلم (۷ ۔ ۱/۵۹) و ابن ماجه (۲۰/۱) المقدمة، باب: اجتناب الرای حديث (۵۲) و الدارمی (۷۷/۱) المقدمة، باب: ذهاب العلم۔

وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے الگ کر دے، بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے علم کو قبض کرے گا' یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا' تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے سوال کئے جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے۔ وہ خود گمراہ ہوں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور زیاد بن لبید سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے' عمرو کے حوالے سے نقل کیا اس کے علاوہ عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعٰوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَكَلَّمَ فِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوُ هٰذَا

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

2577- اخرجه الدارمي (۸۷/۱) باب: من قال العلم الخشية و تقوى الله.

"یہ وہ گھڑیاں ہیں، جن میں علم کو لوگوں سے کھینچا جا رہا ہے یہاں تک کے لوگ اس کی کسی بھی چیز پر قادر نہیں رہیں گے تو حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم میں سے علم کو کیسے کھینچا جا رہا ہے جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم! ہم اسے پڑھتے رہیں گے اپنی عورتوں اور بچوں کو پڑھاتے رہیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زیاد! تمہاری ماں تم پر روئے میں تو تمہیں مدینہ منورہ کے سمجھدار لوگوں میں ایک سمجھتا تھا یہ تورات اور انجیل عیسائیوں کے پاس ہے لیکن اس کا انہیں کیا فائدہ ہوا؟

جبیر بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: آپ کو معلوم ہے: آپ کے بھائی ابودرداء نے کیا حدیث بیان کی ہے؟ پھر میں نے انہیں وہ حدیث سنائی جو ابودرداء نے بیان کی تھی تو حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کے سب سے پہلا علم کون سا لوگوں سے اٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع و خضوع ہے عنقریب تم جامع مسجد میں جاؤ گے لیکن تمہیں وہاں ایک بھی شخص ایسا نظر نہیں آئے گا جس میں خشوع و خضوع ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

معاویہ بن صالح نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمارے علم کے مطابق یحییٰ بن سعید کے علاوہ اور کسی نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا ہے۔

معاویہ بن صالح کے حوالے سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب 6: جو شخص علم کے ذریعے دنیا کا طلبگار ہو

2578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2578۔ لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير المصنف كما في (التحفة) للمزي رقم (١١١٤٠) ذكره المنذري في (الترغيب) (١٠٤/١) حديث (١٧٨) وقال: (ضعيف ورواه ابن ابي الدنيا في (الصمت) (١٤١) و الحاكم شاهداً (٨٥/١) و البيهقي في (شعب الايمان) (١٧٧٢) عن كعب رضي الله عنه.

توضیح راوی: وَاِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا جہلا کے ساتھ بحث کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں لیکن اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا گیا ہے۔

2579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا) کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرے یا وہ اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کا ارادہ کرے تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ اس روایت کے ایوب سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيْغِ السَّمَاعِ

باب 7: "سنی ہوئی (حدیث)" کی تبلیغ کرنے کی ترغیب

2580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَّلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهٗ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ

2579۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۹۵) المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم (۲۵۸)۔

2580۔ اخرجه احمد (۵/۱۸۳)، وابو داؤد (۳۴۶/۲) كتاب العلم، باب: فضل نشر العلم (۳۶۶۰) و ابن ماكه (۱۳۷۵/۲) كتاب الزهد، باب: الهم بالدنيا حديث (۴۱۰۵) والدارمي (۷۵/۱) المقدمة: باب: الاقتداء بالعلماء و عزاه المزى فى (تحفة الاشراف) رقم (۳۶۹۴) للنسائى فى (الكبرى)۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ عین دوپہر کے وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے باہر نکلے' تو ہم نے سوچا یہ اس وقت کسی ضروری کام سے آئے ہوں گے' جو مروان نے ان سے دریافت کرنا ہوگا' ہم اٹھے اور ہم نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی حدیث سنے' پھر اس کو یاد رکھے یہاں تک کہ دوسرے تک اس کو پہنچا دے کیونکہ بعض اوقات فقیہ (یعنی علم) رکھنے والا شخص اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ فقیہہ (یعنی عالم) ہوتا ہے' اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا بذات خود فقیہہ نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

2581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی چیز سنے اور اسے اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنا تھا بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہ راست سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے اسے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

2581- رواه احمد (۴۳۶/۱)، و ابن ماجه (۸۵/۱) المقدمة، باب: من بلغ علماً حديث (۲۳۲) و الحميدی (۴۷/۱) برقم (۸۸).

2582 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سنے اسے محفوظ رکھے اور یاد رکھے پھر اس کی تبلیغ کردے۔ بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہِ راست سننے والے سے زیادہ سمجھدار (عالم یا فقیہ) ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ کا شکار نہیں ہوتا خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنا مسلمان حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ ان کی دعوت (یعنی دعا) دوسرے سب (غیر موجود) لوگوں تک محیط ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا عظیم گناہ ہونا

2583 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

2584 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ فِي النَّارِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ

2583- اخرجه احمد (۱/ ۴۰۲، ۴۰۵، ۴۵۴) و لم یعزه المزی فی (التحفة) رقم (۹۲۱۲) لا حد الستة غیر الترمذی

2584- اخرجه احمد (۱/ ۸۳، ۱۲۳، ۱۵۰) و البخاری (۱/ ۲۴) کتاب العلم، باب: اثم من کذب علی النبی صلی الله علیه وسلم حدیث (۱۰۶)، و مسلم (۱/ ۱۰۰ - نووی) المقدمة، باب: تغلیظ الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، حدیث (۱/ ۱)، و النسائی فی (الکبری) (۳/ ۴۵۷) کتاب العلم، باب: من تعلم العلم لغیر الله حدیث (۱/ ۵۹۱۱)، و ابن ماجه (۱/ ۱۳) المقدمة، باب: التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، حدیث (۳۱).

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَاَوْسٍ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ وَكِيْعٌ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت مقنع رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور بن معتمر کوفہ میں رہنے والوں میں سب سے زیادہ مستند راوی ہے وکیع بیان کرتے ہیں: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔

2585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے) حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں جان بوجھ کر' (جھوٹی بات منسوب کرے) تو وہ جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2585۔ اخرجه احمد (۳/۲۲۳)، و ابن ماجه (۱/۱۳) المقدمة، باب: التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (۳۲)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رَوٰى حَدِيثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ

باب 9: جو شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے

2586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِیْ شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِيثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِينَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوٰى الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَصَحُّ

قولِ امام دارمی: قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِيثًا وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِينَ

قُلْتُ لَهٗ مَنْ رَوٰى حَدِيثًا وَّهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ اِسْنَادَهٗ خَطَاٌ اَيُخَافُ اَنْ يَّكُونَ قَدْ دَخَلَ فِیْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اِذَا رَوٰى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا فَاَسْنَدَهٗ بَعْضُهُمْ اَوْ قَلَبَ اِسْنَادَهٗ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ اِذَا رَوٰى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَّلَا يُعْرَفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهٖ فَاَخَافُ اَنْ يَّكُونَ قَدْ دَخَلَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی بات نقل کرتے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے' تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ایک شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ کے حوالے سے' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اعمش اور ابن لیلیٰ کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ گویا عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت محدثین کے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

2586۔ اخرجه احمد (۲۵۰/۴، ۲۵۲، ۲۵۵) ومسلم (۹۵/۱ ۔ نووی)، المقدمة باب: وجوب الرواية عن الثقات و ترك الكذابين، و ابن ماجه (۱۵/۱) المقدمة، باب: من حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديثا و هو يرى انه كذب حديث (۴۱)۔

میں نے امام ابومحمد عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) سے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

''جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ایک ہوگا''

میں نے ان سے کہا: جو شخص کوئی حدیث نقل کرتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے: اس کی سند میں غلطی ہے تو کیا اس کے بارے میں یہ اندیشہ ہوسکتا ہے: وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم میں داخل ہوگا؟ یا جب کچھ لوگ کسی مسند حدیث کو نقل کر دیتے ہیں تو بعض راوی اس کی سند بیان کر دیتے ہیں یا اس کی سند کو تبدیل کر دیتے ہیں تو کیا وہ بھی اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہوں گے؟ تو امام دارمی نے فرمایا: نہیں! اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ روایت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کے طور پر معلوم نہ ہو لیکن پھر بھی اسے بیان کر دے تو مجھے یہ اندیشہ ہے: وہ اس حدیث کے مفہوم میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 10: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے متعلق کیا کہنے کی ممانعت ہے؟

2587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ وَّغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِّمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى الْاِنْفِرَادِ بَيَّنَ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ وَاِذَا جَمَعَهُمَا رَوٰى هٰكَذَا

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهٗ اَسْلَمُ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (دیگر راویوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں تم سے کسی کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہو اس کے پاس کوئی ایسا حکم آیا ہو جو ہم نے دیا ہو یا جس سے ہم نے منع کیا ہو اور وہ یہ کہے: مجھے نہیں معلوم! ہمیں یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ملا ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2587۔ اخرجه احمد (٦/٨) و ابوداؤد (٢/ ٦١٠) كتاب السنة، باب: في لزوم السنة حديث (٤٦٠٥) و ابن ماجه (١/ ٦ - ٧) المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه، حديث (١٣)، و الحميدي (١/ ٢٥٢) حديث رقم (٥٥١).

بعض راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سالم بن نضر نے اسے عبداللہ بن رافع کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن عیینہ جب اس حدیث کو انفرادی طور پر نقل کرتے تھے تو یہ بیان کر دیتے تھے: محمد بن منکدر کی روایت سالم ابونضر کی روایت سے الگ ہے لیکن جب وہ ان دونوں کو اکٹھا کرتے تھے تو اسی طرح نقل کر دیتے تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نامی راوی نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام "اسلم" ہے۔

2588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خبردار عنقریب کسی شخص تک ہمارے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے گی اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہوگی اور ہو یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہے) ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی ہم اس کو حلال سمجھیں گے اور جو چیز ہمیں اس میں حرام ملے گی ہم اسے حرام قرار دیں گے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) جسے اللہ کا رسول حرام قرار دے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب 11: علم کو تحریر کرنے کا مکروہ ہونا

2589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا

2588۔ اخرجه احمد (۱۳۲/۴)، و ابن ماجه (۶/۱) المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه، حديث (۱۲)، و الدارمي (۱۴۴/۱) المقدمة باب: السنة قاضيه على كتاب الله وزاد في اوله (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، حرم اشياء حتى ذكر الحمر الانسية۔)۔

2589۔ اخرجه الدارمي (۱۱۹/۱) المقدمة، باب: من لم ير كتابة الحديث.

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث) کوتحریر کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت نہیں دی۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے جو زید بن اسلم سے نقل کی گئی ہیں۔

ہمام نامی راوی نے اسے زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْهِ

باب 12: اس بارے میں اجازت کا بیان

2590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِىْ وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ لِلْخَطِّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنتا تھا جو اسے اچھی لگتی تھیں' مگر وہ اسے یاد نہیں رکھ سکتا تھا اس نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا ہوں' جو مجھے اچھی لگتی ہے' مگر میں اسے یاد نہیں رکھ سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کر کے تحریر کرنے کی (ہدایت کی)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' خلیل بن مرہ نامی راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

2590- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير الترمذى ذكره المتقى الهندى فى (الكنز) (۲۴۵/۱۰)، حديث (۲۹۳۰۵) وعزاه للترمذى عن ابى هريرة.

2591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا پورا واقعہ بیان کیا ہے) تو ابوشاہ نامی صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے لئے تحریر کرنے کا حکم دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ احکام) ابوشاہ کو لکھ کر دیدو۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شیبان نامی راوی نے اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

آثارِ صحابہ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت نہیں کرتا' صرف عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ایسے ہیں' کیونکہ وہ تحریر کیا کرتے تھے اور میں تحریر نہیں کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جن کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

2591۔ اخرجه احمد (٢/٢٣٨) و البخاري (١/٢٤٨) كتاب العلم، باب: كتابة العلم، حديث (١١٢) و في (٥/١٠٤) كتاب اللقطة، باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة (٢٤٣٤) و رواه في (١٢/٢١٣) كتاب الديات، باب: من قتل له قتيل حديث (٦٨٨٠) و مسلم (٢/٩٨٨) كتاب الحج، باب: تحريم مكة حديث رقم (١٣٥٥) و ابوداؤد (١/٦١٦) كتاب المناسك، باب: تحريك مكة حديث (٢٠١٧) و النسائي (٨/٣٨) كتاب القسامة، باب: هل يوخذ من قاتل العمد الدية.

2592۔ اخرجه احمد (٢/٢٤٨) و البخاري (١/٢٤٩) كتاب العلم، باب: كتابة العلم حديث (١١٣) و عزاه المزي في (التحفة) (١٠/١٤٨٠٠) للنسائي في (الكبرى) ويأتي عن المصنف في المناقب رقم (٣٨٤١).

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ

باب 13: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرنا

2593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے آگے پہنچا دو! خواہ وہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرلیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرے تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

باب 14: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی مانند ہوتا ہے

2594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَتَحَمَّلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

2593ـ اخرجه احمد (۱۵۹/۲، ۲۰۲) و البخاری (۵۷۲/۶) كتاب الانبياء، باب: ما ذكر عن بنی اسرائيل (۲۴۶۱) و الدارمی (۱۳۶/۱) المقدمة، باب: البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2594ـ لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير الترمذی و رواه ابويعلى (۲۷۵/۷) رقم (۴۲۹۶) و ذكره المنذری فی (الترغيب) (۱۶۲/۱) حديث (۱۹۶) وقال: حديث بشواهده، و رواه البزار فی (الكشف) (۱۹۵۱) و فيه زيادة بن ابی حسان و هو متروك.

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ وَبُرَیْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے دینے کے لئے کوئی جانور نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رہنمائی کسی دوسرے شخص کی طرف کی' تو اس دوسرے شخص نے اسے جانور دیدیا' تو وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ وَّاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ اسْمُهٗ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ وَلَمْ یَشُكَّ فِیْهِ

◆◆ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگا' اس نے عرض کی: میرا جانور مر گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ! وہ شخص اس شخص کے پاس آیا' تو اس شخص نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے' اسے اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔ (یہاں پر راوی کو ایک لفظ فاعل یا عامل کے بارے میں شک ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2595۔ رواہ احمد (۱۲۰/۴، ۲۷۲/۵، ۲۷۳، ۲۷۴) و مسلم (۴۵/۷۔ نووی) کتاب الامارة، باب: فضل الصدقة فی سبیل اللّٰه (۱۸۹۳) و ابوداؤد (۷۵۵/۲) کتاب الادب، باب: فی الدال علی الخیر کفاعله (۵۱۲۹) و البخاری فی (الادب المفرد) (۲۴۲)۔

ابوعمرو شعبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔
حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔
ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔
تاہم اس میں روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک نہیں ہے۔

2596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرْدَةَ اَيْضًا هُوَ ابْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ كُوْفِيٌّ ثِقَةٌ فِي الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم سفارش کرو! تمہیں اجر ملے گا' اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو چاہے فیصلہ سنا دیتا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
برید کی کنیت ابو بردہ ہے۔ یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور علمِ حدیث میں ثقہ ہیں۔ شعبہ' سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ

اختلافِ روایت: وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ سَنَّ الْقَتْلَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر

2596۔ اخرجه احمد (٤/٠٠٤، ٩٠٤، ٣١٤) و ابوداؤد (٧٥٥/٢) كتاب الادب، باب: في الشفاعة حديث (٥١٣١)۔

2597۔ اخرجه احمد (٣٨٣/١، ٤٣٠، ٤٣٣)، رواه البخاري. ومسلم (١١٢/٦) كتاب القسامة، باب: بيان اثم من سن القتل حديث (١٦٧٧) و ابن ماجه (٨٧٣/٢) كتاب الديات، باب: التغليظ في قتل مسلم ظلماً (٢٦١٦) و النسائي (٨١/٧۔ ٨٢) كتاب تحريم الدم۔

قتل کیا جائے تو آدم کا بیٹا اس کے خون میں حصہ دار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اس نے ہی سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا۔

عبدالرزاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قتل کا طریقہ نکالا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ دَعَا اِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ اَوْ اِلَى ضَلَالَةٍ

باب 15: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے یا گمراہی کی طرف دعوت دے

2598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے ان لوگوں کے اجر جتنا ثواب ملے گا' جو اس کی پیروی کریں گے' اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا گناہ ملے گا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ اَجْرُهُ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ

2598ـ اخرجه مسلم (۲۰۶۰/٤) كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئةحديث (۲٦۷٤/۱٦)، و ابوداؤد (٦۱۲/۲) كتاب السنة، باب: لزوم السنة حديث (٤٦۰۹).

2599ـ اخرجه احمد (۳۵۷/٤، ۳۵۸، ۳۵۹) و مسلم (۱۱۱/٤ ـ نووى) كتاب الزكاة، باب: الحث على الصدقة (۱۷/۷۰ ـ ۱) و النسائى (۷۵/۵) كتاب الزكاة: باب: التحريض على الصدقة، و ابن ماجه (۷٤/۱) المقدمة، باب: من سن سنة حسنة او سيئة (۳ ـ ۲).

رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

◄► عبدالملک بن عمیر حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بھلائی کے طریقے کا آغاز کرے اور اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا اور بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص برے طریقے کا آغاز کرے اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اپنا گناہ ہوگا اور ان تمام لوگوں کے گناہ جتنا گناہ ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت منذر بن جریر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

یہی روایت عبیداللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدَعِ

باب 16: سنت کو اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

2600 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ

متنِ حدیث: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَّاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا

2600۔ رواه احمد (۱۲۶/۴) و ابوداؤد (۶۱۱/۲) كتاب السنة، باب: فى لزوم السنة (۴۶۰۷) و ابن ماجه (۱۶/۱) المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين (۴۳) و الدارمی (۴۴/۱) المقدمة، باب: اتباع السنة.

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَالْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنٰى اَبَا نَجِيحٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ہمیں بلیغ وعظ کیا' اس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اگر چہ وہ کوئی حبشی غلام ہو' کیونکہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا' وہ بہت جلد بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا' اورتم لوگ نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا' کیونکہ وہ گمراہی ہوں گے' تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پالے' تو وہ میری سنت اور ہدایت یافتہ' ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑے اور اس کو مضبوطی سے تھام لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ثور بن یزید نے اس روایت کو خالد بن معدان' عبدالرحمٰن بن عمرو' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابونجیح ہے۔

یہی روایت حجر بن حجر سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اسی کی مانند کی گئی ہے۔

2601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَمْ يَا بِلَالُ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَّا تُرْضِى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ مَصِّيْصِيٌّ شَامِيٌّ وَّكَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ

◆◆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال

2601- اخرجه ابن ماجه (۷۶/۱) المقدمة، باب: من احيا سنة قد اميتت حديث، (۲۰۹)، (۲۱۰)، و عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (۲۸۹).

بن حارث سے فرمایا: یہ بات جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں کیا بات جان لوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے' جب وہ ختم ہو چکی ہو' تو اس شخص کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کسی بدعت کا آغاز کرے' جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا' جو اس پر عمل کریں گے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

محمد بن عیینہ نامی راوی مصیصی شامی ہیں۔

کثیر بن عبداللہ نامی راوی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی ہیں۔

2602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَّاَبُوهُ ثِقَةٌ وَّعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ اِلَّا اَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَّكَانَ رَفَّاعًا وَّلَا نَعْرِفُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ رِوَايَةً اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَدْ رَوٰى عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَمْ يُعْرَفْ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَا غَيْرُهُ وَمَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِينَ

◆◆ سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم ایسا کر سکتے ہو' تو ایسا ضرور کرو صبح کے وقت یا شام کے وقت (یعنی کسی بھی وقت) تمہارے دل میں کسی کے لئے دھوکہ نہ ہو' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے' اور جو شخص میری

2602- لم يخرجه من اصحاب الستة غير الترمذي ذكره المنذري في (الترغيب) (۵۲۷/۳) حديث (۴۲۵۹) وقال: ضعيف و رواه الترمذي (۲۶۷۸) وفيه زيد بن علي ابن جدعان وهو ضعيف

سنت کو زندہ رکھے گا' اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی' وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

محمد بن عبداللہ نامی راوی ثقہ ہیں اور ان کے والد بھی ثقہ ہیں' جبکہ علی بن زید ''صدوق'' ہیں' تاہم وہ بعض اوقات کسی ایسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں جس کو دیگر راویوں نے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہوتا ہے۔

میں نے محمد بن بشار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوالولید ارشاد فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: علی بن زید نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' یہ صاحب بہت زیادہ ''مرفوع'' روایت نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں' جو طویل نقل ہے۔

عباد منقری نے اس روایت کو علی بن زید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں سعید میتب کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گفتگو کی' تو انہیں سعید بن میتب کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے کا علم نہیں تھا، بلکہ اس کے علاوہ کسی اور سے بھی نقل کرنے کا علم نہیں تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال **93**ء ہجری میں ہوا' جبکہ سعید بن میتب کا انتقال دو سال بعد **95** ہجری میں ہوا۔

بَابُ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **17**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے منع کیا ہو اس سے باز آ جانا

2603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اتْرُكُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّىْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز میں تمہارے لئے ترک کر دوں (یعنی بیان نہ کروں) اس بارے میں مجھے چھوڑ دو' اور جب میں تم سے کوئی بات بیان کر دوں' تو اسے مجھ سے حاصل کر لو' کیونکہ تم سے

2603- اخرجه احمد (۲/۳۵۵، ۴۹۵) و مسلم (۸/۱۲۰ - نووی) كتاب الفضائل، باب: توقيره صلى الله عليه وسلم و ترك اكثار سواله حديث (۱۳۱). و ابن ماجه (۱/۳) المقدمة، باب: اتباع السنة حديث (۱).

پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب 18: مدینہ منورہ کے عالم کا تذکرہ

2604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً

متنِ حدیث: يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا سُئِلَ مَنْ عَالِمُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْعُمَرِيُّ هُوَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وَّلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) عنقریب لوگ علم کی تلاش میں (زیادہ) سفر کرکے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے، لیکن انہیں کوئی ایک شخص بھی مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

ابن عیینہ کی ایک روایت کے مطابق وہ یہ فرماتے ہیں: یہاں مدینہ منورہ کے عالم سے مراد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اسحٰق بن موسیٰ یہ کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس سے مراد (مشہور بزرگ) عمری ہیں، جو (عابد و زاہد ہے)۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ تھا۔

میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عمری" نامی بزرگ عبدالعزیز بن عبداللہ ہیں، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہیں۔

2604- اخرجه احمد (۲۹۹/۲) و النسائی فی (الکبرٰی) کما فی (تحفة الإشراف) (۴۴۵/۹) رقم (۱۲۸۷۷)، و الحمیدی (۴۸۵/۲) رقم (۱۱۴۷).

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

باب 19: علم کی عبادت پر فضیلت

2605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے یعنی ولید بن مسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي فَقَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ خِدَاشٍ

2605- اخرجه ابن ماجه (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء، حديث (۲۲۲).

2606- اخرجه احمد (۱۹۶/۵) و ابوداؤد (۳٤۱/۲): كتاب العلم، باب: الحث على طلب العلم (۳٦٤۱) و ابن ماجه (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و الحث على طلب العلم (۲۲۳) و الدارمي (۹۸/۱) المقدمة، باب: في فضل العلم و العالم.

قولِ امام بخاری: وَرَاٰیُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ هٰذَا اَصَحُّ

قیس بن کثیر بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ سے ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت دمشق میں تھے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' اے میرے بھائی! تم کیوں آئے ہو؟ اس نے عرض کی: ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے: آپ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا گیا: کیا تم کسی دوسرے کام سے بھی آئے ہو اس نے عرض کی: نہیں! حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم تجارت کی غرض سے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! میں یہاں صرف اس حدیث کی غرض سے آیا ہوں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس پر وہ علم کے حصول کے لئے جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اسے جنت کے راستے پر چلائے گا' اور بے شک فرشتے علم کے طلبگار سے راضی ہو کر' اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر ہوتی ہے' بے شک علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے' وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کرلے۔ اس نے ایک بہت بڑا حصہ حاصل کرلیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہم اس روایت کو صرف عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔ اسی روایت کو محمود بن خداش کے حوالے سے' بھی نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے' تاہم محمود بن خداش سے منقول ہے۔ روایت زیادہ مستند ہے۔

2607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِيَنِىْ اَوَّلَهُ اٰخِرُهُ فَحَدِّثْنِىْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَّهُوَ عِنْدِىْ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِىْ ابْنُ اَشْوَعَ يَزِيْدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ اَشْوَعَ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ

◆◆ حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یزید بن سلمہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی باتیں سنتا ہوں' مجھے اندیشہ ہے: میں ان کا ابتدائی یا آخری حصہ بھلا نہ دوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا کلمہ بتائیں' جو جامع ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے علم کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس حدیث کی سند بھی متصل نہیں ہے' میرے خیال میں یہ "مرسل" روایت ہے' کیونکہ میرے نزدیک ابن اشوع نامی

2607- اخرجه عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (٤٣٦) و لم يخرجه من الستة غير الترمذي.

راوی نے حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

ابن اشوع نامی راوی کا نام سعید بن اشوع ہے۔

2608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَّرْوِيْ عَنْهُ غَيْرَ اَبِيْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ هُوَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو خصوصیات منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی' اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو عوف بن مالک سے منقول ہونے کے طور پر' صرف اسی شیخ یعنی خلف بن ایوب عامری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں اور میرے علم کے مطابق ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی اور نے اسے نقل نہیں کیا ہے اب یہ مجھے معلوم نہیں: وہ کیسے ہیں؟

2609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُوْلُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا' جن میں سے

2608۔ لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة غير المصنف، ذكره المتقي الهندي في (الكنز) (١٥٢/١٠)، حديث (٢٨٧٧٧) و عزاه للترمذي عن أبي هريرة.

2609۔ انفرد به المصنف دون بقية الستة، ذكره الهيثمي في (المجمع) (١٢٩/١) و قال رواه الطبراني في (الكبير) و فيه القاسم ابوعبد الرحمن و ثقه البخاري و ضعفه احمد

ایک عبادت گزار تھا' دوسرا عالم تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو مجھے تم میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان میں رہنے والے اور زمینوں میں رہنے والی (تمام مخلوق)' یہاں تک کہ بل میں رہنے والی چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ایسا عالم جو (اپنے علم) پر عمل بھی کرتا ہو' اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہو' اسے آسمانوں میں بڑا آدمی (کہہ کر) بلایا جاتا ہے۔

2610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن بھلائی کی باتیں سن کر (یعنی کے علم حاصل کرکے) کبھی سیر نہیں ہوتا' یہاں تک کہ اس کا انجام جنت ہے یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ الْمَخْزُوْمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے' وہ جہاں اسے پاتا ہے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں' ابراہیم بن فضل مخزومی نامی راوی اپنے حافظے کے حوالے سے' علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے جاتے ہیں۔

2610۔ انفردبه المصنف دون بقية الستة، ذكره المتقي الهندي في (الكنز) (١٤٦/١٠)، حديث (٨٢١) و عزاه للترمذي عن ابي سعيد و اخرجه ابن حبان في (صحيحه) (٩٠٣)۔

2611۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٩٥/٢) كتاب الزهد: باب: الحكمة، حديث (٤١٦٩)۔

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْآدَابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب 1: سلام کو پھیلانا

2612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے، جب تک کامل مؤمن نہ ہو جاؤ۔ تم اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو گے، جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہاری ایسی بات کی رہنمائی کروں؟ جب تم اسے کر لو گے، تو تمہاری آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ!

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2612- اخرجه احمد (۳۹۱/۲، ٤٤۲، ٤۷۷، ٤۹٥، ٥۱۲) و مسلم (۳۱۱/۱- نووی) کتاب الایمان، باب: بیان انه لا یدخل الجنة الا المومنون، حدیث: (٥٤/۹۳)، و ابوداؤد (۷۷۱/۲) کتاب الادب، ابواب السلام حدیث (٥۱۹۳) و ابن ماجه (۲٦/۱) المقدمة، باب: فی الایمان، حدیث (٦۸) و فی (۱۲۱۷/۲) کتاب الادب باب: افشاء السلام (۳٦۹۲)۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

باب 2: سلام کی فضیلت کا بیان

2613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: السلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں مل گئیں' پھر دوسرا شخص آیا: وہ بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی' پھر ایک شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الْاِسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

باب 3: تین مرتبہ اجازت مانگنا

2614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ قَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ قَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ

2613- اخرجه احمد (۴/۴۳۹)، و رواه ايضاً في (۴/۴۴۰) عن ابي رجاء مرسلاً، واخرجه موصولاً ابوداؤد (۲/۷۷۱) كتاب الادب، باب: كيف السلام، حديث (۵۱۹۵) و الدارمي (۲/۲۷۷ - ۲۷۸) كتاب الاستئذان، باب: في فضل التسليم ورده

2614- اخرجه احمد (۳/۱۹، ۴/۴۱۲، ۴۱۸) و مسلم (۷/۳۸۵ - نووی) كتاب الآداب، باب: الاستئذان (۲۱۵۳/۳۵) و ابن ماجه (۲/۱۲۲۱) كتاب الأدب: باب: الاستئذان حديث (۳۷۰۶) و الدارمي (۲/۲۷۴) كتاب الاستئذان، باب: الاستئذان ثلاث.

السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ اَوْ بِبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ فَمَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا

في الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّالْجُرَيْرِيُّ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَّقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُهٗ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی اور بولے: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایک ہی مرتبہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا) پھر ابوحضرت موسیٰ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خود سے کہا) دومرتبہ ہوگیا (لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: اسلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیسری مرتبہ ہے (یعنی انہوں نے اجازت پھر بھی نہیں دی جائے) پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا؟ دربان نے جواب دیا: وہ واپس چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لے کر آؤ! جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ نے یہ کیا' کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: سنت کے مطابق کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت کے مطابق' اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو اس پر آپ ثبوت یا دلیل لے کر آئیں یا پھر میں آپ کو سزادوں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے' ہم انصاری دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: اے انصار کے گروہ! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے؟ کہ اجازت تین مرتبہ لی جاسکتی ہے' اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے' ورنہ واپس چلے جاؤ! تو حاضرین ان کے ساتھ مذاق کرنے لگے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا میں نے کہا: آپ کو اس بارے میں جو سزا ملے گی میں اس میں آپ کا شریک ہوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ (یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیدہ ام طارق رضی اللہ عنہا جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیز ہیں' سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے' اور کنیت ابومسعود ہے۔

اسی روایت کو ان کے علاوہ دیگر راویوں نے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

2615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اسْمُهٗ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى حَيْثُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِذَا اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لَهٗ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی تین مرتبہ اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک حنفی ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا انکار اس وقت کیا تھا' جب انہوں نے اس روایت کو نقل کیا تھا اور کہا تھا: اجازت لینے کا حکم تین مرتبہ ہے' اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی تھی' تو اجازت مل گئی تھی' تاہم انہیں اس روایت کا علم نہیں تھا جسے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: ''اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ''۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب 4: سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

2616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَعَلَيْكَ قَالَ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَصَحُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے میں تشریف فرما تھے' اس نے نماز ادا کی' پھر وہ آیا اس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی ہو! واپس جاؤ! نماز ادا کرو! کیونکہ تم نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' سعید مقبری کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعلیك" فرمایا۔

یحییٰ بن سعید سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

باب 5: سلام پہنچانا

2617 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں: تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو! اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں

2617- اخرجه احمد (٦/٥٥، ٨٨، ١١٢، ١١٧) و البخاری (١١/٤٠) كتاب الاستئذان، باب: اذا قال: فلان يقرئك السلام، حديث (٦٢٥٣) ومسلم (٨/٢٢٣ - نووی) كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة حديث رقم (٩٠/٢٤٤٧)، و ابوداؤد (٢/٧٨٠) كتاب الادب، باب: في الرجل يقول: فلان يقرئك السلام، حديث (٥٢٣٢)، و ابن ماجه (٢/١٢١٨) كتاب الادب، باب: رد السلام حديث (٣٦٩٦).

ہوں۔

اس بارے میں بنونمیر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' حدیث کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب 6: اس شخص کی فضیلت جو سلام میں پہل کرے

2618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ ابْنَهٗ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ يَرْوِيْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوفروہ رہاوی نامی راوی ''مقارب الحدیث'' ہیں۔ ان کے صاحبزادے محمد بن یزید نے ان سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ بِالسَّلَامِ

باب 7: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

2619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

اختلافِ روایت: وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرلے تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے نقل کیا ہے۔ اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب 8: بچوں کو سلام کرنا

2620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ سیار بیان کرتے ہیں: میں ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر ثابت نے بتایا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے ثابت کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2620۔ رواہ احمد (۱۳۱/۳، ۱۶۹، ۱۸۳) و البخاری (۳٤/۱۱) کتاب الاستئذان، باب: التسلیم علی الصبیان حدیث رقم (٦۲٤۷)، و مسلم (٤۰۳/۷ ۔ نووی) کتاب السلام، باب: استحباب السلام علی الصبیان (۲۱٦۸) و ابوداؤد (۷۷۳/۲) کتاب الادب، باب: فی السلام علی الصبیان حدیث (٥۲۰۲).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَآءِ

باب 9: خواتین کو سلام کرنا

2621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ اَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَّعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيْثِ وَقَوّٰى اَمْرَهٗ وَقَالَ اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْمَصَاحِفِيُّ بَلْخِيٌّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ النَّضْرُ نَزَكُوْهُ اَيْ طَعَنُوْا فِيْهِ وَاِنَّمَا طَعَنُوْا فِيْهِ لِاَنَّهٗ وَلِيَ اَمْرَ السُّلْطَانِ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے اس وقت کچھ خواتین وہاں بیٹھی ہوئی تھیں' تو آپ نے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

عبدالحمید نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات بتائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں عبدالحمید نامی راوی کی روایت کے اعتبار سے (ہاتھ کے اشارے کے ذریعے سلام کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: شہر نامی راوی ''حسن الحدیث'' ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''قوی'' قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ان کے بارے میں ابن عون نے کچھ کلام کیا ہے' پھر انہوں نے ہلال بن ابوزینب کے حوالے سے' شہر کے حوالے سے' روایت نقل کی۔

ابوداؤد مصاحفی بلخی' نضر بن شمیل کے حوالے سے ابن عون کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ محدثین نے شہر کو متروک قرار دیا ہے۔

ابوداؤد مصاحفی کہتے ہیں: نضر نے یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے اور ان پر طعن کیا ہے۔

محدثین نے ان پر تنقید اس لیے کی ہے کیونکہ وہ سرکار کے اہلکار بن گئے تھے۔

2621- اخرجه ابوداؤد (۳۵۲/٤) كتاب الادب: باب: السلام على النساء حديث (٥٢٠٤) و ابن ماجه (١٢٢٠/٢) كتاب الادب: باب: السلام على الصبيان و النساء حديث (٣٧٠١).

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب 10: گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

2622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر جاؤ، تو سلام کرو یوں تمہارے اوپر بھی برکت ہوگی اور تمہارے گھر والوں پر بھی برکت ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب 11: بات چیت (شروع کرنے) سے پہلے سلام کیا جائے گا

2623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ بَغْدَادِيٌّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سلام (بات شروع) کرنے سے پہلے ہوگا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی بھی شخص کو کھانے کی طرف اس وقت تک نہ بلائے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: عنبسہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی علم حدیث میں "ضعیف" ہیں اور ناقابلِ اعتبار ہیں' جبکہ محمد بن زاذان نامی "منکر الحدیث" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب 12: ذمی کوسلام کرنا مکروہ ہے

2624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو جب تم ان میں سے کسی سے راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی جانب جانے پر مجبور کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: السام علیک (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعلیکم (تمہیں بھی آئے) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی وعلیکم (تمہیں بھی آئے) کہہ دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2625- اخرجه احمد (٦/٣٧، ٨٥، ١٩٩) و في (٨/١٤، ٧٠، ١٠٤، ٩/٢٠) والبخاری (١٢/٢٩٣) كتاب استتابة المرتدين، باب: اذا عرض الذمي او غيره بسب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٦٩٢٦)، و مسلم (٧/٣٩٩ - نووی) كتاب السلام، باب: النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام حديث (١٠/٢١٦٥)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ

باب 13: جس محفل میں مسلمان اور دیگر (مذاہب کے) لوگ موجود ہوں' انہیں سلام کرنا

2626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ وَّفِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے' جس میں مسلمان اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

باب 14: سوار شخص کا پیدل کو سلام کرنا

2627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ وَّفَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَّجَابِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَقَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

ابن مثنی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''چھوٹا بڑے کو سلام کرے''۔

اس بارے میں حضرت ابوعبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2627- اخرجه احمد (۲/ ۵۱۰) عزاه المزی فی (تحفة الاشراف) (۹/ ۳۱۸) رقم (۱۲۲۵۱) للمصنف هنا فی الاستئذان فقط.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

2628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهٗ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل کھڑے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حسن صحیح" ہے۔

ابوعلی جنبی نامی راوی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَعِنْدَ الْقُعُوْدِ

باب 15: (محفل سے) اٹھتے وقت اور بیٹھتے وقت سلام کرنا

2630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2628۔ اخرجه احمد (۳۱٤/۲) و البخاری (۱٦/۱۱) کتاب الاستئذان، باب: تسلیم القلیل علی الکثیر حدیث (٦۲۳۱) و ابوداؤد (۷۷۲/۲)، کتاب الادب، باب: من اولی بالسلام حدیث (۵۱۹۸)۔

2629۔ اخرجه احمد (۱۹/٦، ۲۰) و الدارمی (۲۷٦/۲) کتاب الاستئذان، باب: فی تسلیم الراکب علی الماشی و البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۹۹٦، ۹۹۸ - ۹۹۹) و عزاه المزی فی (التحفة) رقم (۱۱۰۳٤) للنسائی فی (عمل الیوم و اللیلة)۔

متن حدیث: اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو وہ سلام کرے اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے تو بیٹھ جائے پھر جب وہ کھڑا ہو تو پھر سلام کرے پہلے والا سلام دوسرے والے کے مقابلے میں زیادہ حقدار نہیں ہے۔ (یعنی دونوں مرتبہ ایسا کرنا چاہیے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ابن عجلان کے حوالے سے سعید مقبری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب 16: گھر کے عین سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا

2631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَّا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَّا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پردہ ہٹا کر گھر کے اندر نگاہ ڈالے اس سے پہلے کے اسے اجازت دی گئی ہو تو اس شخص نے پوشیدہ چیز کو دیکھ لیا اور اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا' جو اس کے

2630- اخرجه احمد (۲/۲۳۰، ۲۸۷، ۴۳۹) و ابوداؤد (۲/۷۷۴) كتاب الادب، باب: فى السلام اذا قام من المجلس حديث (۵۲۰۸)، و البخارى فى (الادب المفرد) حديث رقم (۱۰۰۷) و النسائى فى (الكبرى) (۶/۱۰۰) كتاب (عمل اليوم و الليلة) باب: ما يقول اذا قام حديث رقم (۱۰۲۰۰، ۱۰۲۰۱، ۱۰۲۰۲).

2631- اخرجه احمد (۵/۱۵۳، ۱۸۱) و لم يخرجه من الستة الا الترمذى كما فى (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۹۶۰).

لئے درست نہیں ہے' اگر اس وقت' جب وہ گھر کے اندر دیکھ رہا ہو' کوئی شخص اس کے سامنے آئے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے' تو میں اس کو کوئی بدلہ نہ دلواتا' لیکن اگر کوئی شخص کسی دروازے کے پاس سے گزرے' جس پر کوئی پردہ بھی نہ ہو' وہ بند بھی نہ ہو' پھر وہ اندر دیکھ لے' تو اس شخص کا کوئی قصور نہیں ہے' قصور گھر والوں کا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ سے منقول جانتے ہیں ابوعبدالرحمٰن حبلی نامی راوی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَاب مَنِ اطَّلَعَ فِیْ دَارِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ

باب 17: کسی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنا

2632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود تھے ایک شخص نے اندر جھانکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اس کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2633 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ یَحُکُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ مبارک کے سوراخ میں سے اندر جھانکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک کنگھی موجود تھی' جس کے ذریعے آپ سر کو کھجا رہے تھے۔ نبی

2632- اخرجه احمد (۱۰۸/۳، ۱۲۵، ۱۷۸) والبخاری (۲۲۵/۱۲) کتاب الدیات، باب: ن اخذ حقه او اقتص (۶۸۸۹) و فی (الادب المفرد) رقم (۱۰۷۲)۔

2633- اخرجه احمد (۳۳۰/۵، ۳۳۴) و البخاری (۳۷۹/۱۰) کتاب اللباس، باب: الامتشاط حدیث (۵۹۲۴) ورواه فی (۲۶/۱۱) کتاب الاستیئذان، باب الاستئذان من اجل البصر، حدیث (۶۲۴۱)، و مسلم (۳۹۰/۷) کتاب الادب، باب: تحریم النظر فی بیت غیره (۲۱۵۶) و النسائی (۶۰/۸ - ۶۱) کتاب القسامة، باب: فی العقول و الدارمی (۱۹۷/۲ - ۱۹۸) کتاب الدیات، باب: من اطلع فی دار قوم بغیر اذنهم۔

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم اس طرح دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ کے اندر چبھو دیتا' اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تا کہ (گھر والوں) پر نظر نہ پڑے۔

اب باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْاِسْتِئْذَانِ

باب 18: اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا

2634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَّلِبَاً وَّضَغَابِيسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ

وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ عمرو بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ بوہلی اور ککڑی کے ٹکڑوں کے ہمراہ انہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا' نبی اکرم ﷺ اس وقت بالائی حصے میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے اجازت نہیں لی اور میں نے سلام بھی نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو! اور یہ کہو: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے اس سلام قبول کرنے کے بعد کا واقعہ۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: امیہ بن صفوان نے یہ حدیث مجھے سنائی تھی' تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا' میں نے اس حدیث کو کلدہ سے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو ابن جریج سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2634۔ اخرجه احمد (٣/٤١٤) و ابوداؤد (٢/٧٦٥ - ٧٦٦) كتاب الادب، باب: كيف الاستئذان حديث (٥١٧٦) و البخاري في (الادب المفرد) رقم (١٠٨١) و النسائي في (الكبرى) (٨٧/٦) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: كيف يستأذن حديث (١٠١٤٧).

اسے ابوعاصم نے بھی ابن جریج کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرض کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی وہ قرض جو میرے والد کے ذمے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں! (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا (کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام کیوں نہیں بتایا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهٗ لَيْلًا

باب 19: آدمی کا (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جانا مکروہ ہے

2636 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا (کہ وہ طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جائیں۔

2635- اخرجه احمد (۲۹۸/۳، ۳۲۰، ۳۶۳)، و البخاری (۳۷/۱۱) كتاب الاستئذان ، باب: اذا قال: من ذا؟ فقال: انا، حديث (۶۲۵۰)، و مسلم (۳۸۹/۷) كتاب الادب: باب: كراهة قول المستاذن، انا (۲۱۵۵) و ابوداؤد (۷۶۹/۲) كتاب الادب، باب: الرجل يستاذن بالدق (۵۱۸۷) و ابن ماجه (۱۱۲۲/۲) كتاب الادب: باب: الاستئذان، حديث (۳۷۰۹) و رواه النسائي في (الكبرى) (۹۰/۶) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: الكراهية في ان يقول: انا حديث (۱۰۱۶۰).

2636- رواه احمد (۲۹۹/۳، ۳۰۸، ۳۵۸، ۳۹۱، ۳۹۹) و الحميدي رقم (۱۲۹۷).

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا: (سفر سے واپسی پر) وہ رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے باوجود دو آدمی رات کے وقت چلے گئے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب 20: خط کو خاک آلود کرنا

2637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَحَمْزَةُ هُوَ عِنْدِىْ ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيْبِىُّ هُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص خط لکھے تو اسے مٹی میں ملا دے (یعنی اس پر کچھ مٹی چھڑک دے) کیونکہ یہ ضرورت کو زیادہ بہتر طور پر پورا کرتا ہے (یعنی سیاہی پختہ ہو جاتی ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''منکر'' ہے ابوزبیر سے منقول ہونے کے حوالے سے ہم اس کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حمزہ نامی راوی کا نام حمزہ بن عمرو نصیبی ہے اور یہ علم حدیث میں ''ضعیف'' ہیں۔

2638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ

2637۔ رواہ ابن ماجه (۲/ ۱۲٤۰) كتاب الادب ، باب تتريب الكتاب، حديث (۳۷۷٤) قال: حدثنا ابوبكر بن ابن شيبة ثنا يزيد بن هارون، انبانا بقية ، انبانا ابواحمد الدمشقي عن ابى الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (تربوا صحفكم انجح لها ان التراب مبارك) وقد عزاه المزى فى (التحفة) لابن ماجه والترمذى رقم (۲٦۹۹، ۳۰۰۱)۔

توضیح راوی: وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ زَاذَانَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کے سامنے لکھنے والا شخص بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس فرمایا: قلم کو اپنے کان پر رکھوا کیونکہ اس سے مضمون زیادہ بہتر سمجھ میں آتا ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

عنبسہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن زاذان نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

باب 21: سریانی زبان سکھانا

2639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِّنْ كِتَابِ يَهُوْدَ قَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَاْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں آپ کی خاطر یہودیوں کی کتاب کے کچھ کلمات (یعنی ان کی زبان) سیکھ لوں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہودیوں کے بارے میں اطمینان نہیں تھا کہ وہ مجھے ٹھیک سکھا رہے ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف مہینہ گزرنے کے بعد میں ان کی زبان سیکھ چکا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس زبان کو سیکھ لیا' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو کوئی تحریر بھجواتے تھے' تو میں لکھ کر ان کی طرف بھیجتا تھا اور جب یہودی کوئی بات لکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجتے' تو میں آپ کے سامنے تحریر پڑھ کر سناتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت سند ایک سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

2639۔ رواہ احمد (۵/۱۸٦) و ابوداؤد (۲/۳٤۲) کتاب العلم، باب: روایة حدیث اهل الکتاب (۳٦٤۵)۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں سریانی زبان سیکھ لوں۔

بَابُ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 22: مشرکین کے ساتھ خط و کتابت کرنا

2640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِىْ صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ' قیصر' نجاشی اور ہر حکمران کو خطوط بھجوائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی تھی' یہ وہ نجاشی نہیں ہے' جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ

باب 23: مشرکین کی طرف کس طرح خط لکھا جائے

2641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ہرقل نے

2640۔ اخرجه مسلم (۱۳۹۷/۳) كتاب الجهاد، باب: كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الله حديث (۱۷۷٤) و ابن حبان فى (صحيحه) رقم (٦٥٥٣)۔

2641۔ اخرجه احمد (۲٦۲/۱، ۲٦۳) و البخارى (٤۲/۱) كتاب بدء الوحى حديث رقم (۷) و اطرافه فى (۵۱، ۲٦۸۱، ۲۸۰٤، ۲۹٤۱، ۲۹۷۸، ۳۱۷٤، ٤۵۵۳، ۵۹۸۰، ٦۲٦۰، ۷۱۹٦، ۷۵٤۱) و مسلم (۱۳۹۳/۳) كتاب الجهاد، باب: كتاب النبى صلى الله عليه وسلم الى هرقل حديث رقم (۱۷۷۳) و ابوداؤد (۷۵٦/۲) كتاب الادب، باب: كيف يكتب الى الذمى حديث رقم (۵۱۳٦) و النسائى فى (الكبرىٰ) كما فى (تحفة الاشراف) رقم (٤۸۵۰)۔

انہیں قریش کے کچھ دیگر افراد کے ہمراہ بلوایا' یہ لوگ اس وقت شام میں تجارت کی غرض سے موجود تھے' یہ لوگ اس کے پاس آئے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وہ فرماتے ہیں: پھر ہرقل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اسے پڑھا گیا (تو اس کی عبارت اس طرح تھی)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو رحمٰن اور رحیم ہے' یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے خاص رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے' ہر وہ شخص سلامت رہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ (امابعد)''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا نام صخر بن حرب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

باب 24: خط پر مہر لگانا

2642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی (حکمرانوں) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو یہ بتایا گیا: عجمی (حکمران) لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں' جس پر مہر لگی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب كَيْفَ السَّلَامُ

باب 25: سلام کرنے کا طریقہ

2643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ

2642۔ اخرجه البخاری (۳۳۷/۱۰) کتاب اللباس، باب: اتخاذ الخاتم لیختم به الشیء حدیث (۵۸۷۵) و مسلم (۳۱۹/۷ ۔ نووی) کتاب: اللباس، باب فی اتخاذ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و مسلم خاتماً حدیث (۲۰۹۲/۵۷) و ابوداؤد (۴۸۸/۲) کتاب الخاتم، باب: ما جاء فی ز الخاتم (۴۲۱۴) و النسائی (۱۸۴/۸) کتاب الزینة، باب: صفة خاتم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و فی (۱۹۳/۸) کتاب الزینة، باب: صفة خاتم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و نقشه و رواه احمد (۱۶۸/۳، ۱۸۰، ۲۲۳، ۲۷۵)۔

متن حدیث: اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِنَا اَهْلَهُ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا فَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے دو ساتھی آ رہے تھے۔ ہماری سماعت اور بصارت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھی' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے سامنے آنا شروع کیا' لیکن کسی نے ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اپنے گھر چلے گئے' وہاں تین بکریاں موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا دودھ دوہ لو! ہم نے انکار دودھ دوہنا شروع کیا ہر شخص نے اپنے حصے کا دودھ پی لیا' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ رکھ دیا رات کے وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا' اس طرح کہ سویا ہوا شخص جاگ نہ جائے' اور جاگتا ہوا شخص اسے سن لے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (جائے نماز کے پاس) تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشروب کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ

باب 26: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے

2644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ يَعْنِي السَّلَامَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

2643- اخرجه احمد (۲/٦، ۳، ٤) و مسلم (۲٦۰/۷ - نووی) كتاب الاشربة، باب: اكرام الضيف و فضل ايثاره حديث (۲۰۵۵)، و ابويعلى فى (مسنده) (۸٦/۳) رقم (۱۵۱۷)۔

پیشاب کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت براء رضی اللہ عنہ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

باب 27: آغاز میں ''علیک السلام'' کہنا مکروہ ہے

2645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ

متنِ حدیث: طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ غِفَارٍ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ

◆◆ ابوتمیمہ اپنی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا' میں آپ تک نہیں پہنچ سکا میں بیٹھ گیا کچھ کچھ لوگ آئے' جن میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے' میں آپ کو پہچانتا نہیں تھا نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان صلح کروا رہے تھے' جب آپ فارغ ہوئے' تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ تو مجھے پتا چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں' جب میں نے یہ دیکھا تو کہا علیک سلام یارسول اللہ علیک سلام یارسول اللہ ﷺ علیک سلام یارسول اللہ ﷺ (آپ ﷺ کو سلام یارسول اللہ ﷺ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیک سلام' مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ ﷺ میری

2645۔ انفردبه الترمذی ، و اخرجه احمد (۴۸۲/۳) الجملة الاولى منه و النسائی فی (الکبری) (۸۸/۶) عمل الیوم و اللیلة، باب کیف سلام حدیث (۱۰۱۵۰).

طرف متوجہ ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو سلام کرے' تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا: وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ (یعنی تین مرتبہ جواب) دیا۔

ابوغفار نامی راوی نے اس روایت کو حضرت ابوتمیمہ ہجیمی کے حوالے سے' حضرت ابوجری جابر بن سلیم ہجیمی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

2646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِي غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدِ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوتمیمہ ہجیمی حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے علیک السلام کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام نہ کہو!، بلکہ السلام علیکم کہو!

اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَّاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سلام کرتے تھے' تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے' اور جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرا دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2646۔ اخرجه احمد (٥/٦٣) و ابوداؤد ( )٢/٤٥٢) كتاب اللباس، باب في الهدب حديث (٤٠٧٥) و رواه في (٢/٤٥٤): باب: ما جاء في اسبال الازار، حديث (٤٠٨٤) و في (٢/٧٧٤) كتاب الادب: باب: كراهية ان يقول: عليك السلام حديث رقم (٥٢٠٩) و رواه النسائي في (الكبرى)(٦/٨٧ - ٨٨) بكتاب: عمل اليوم و الليلة، باب: كيف السلام حديث (١٠١٤٩، ١٠١٥٠)۔

2647۔ اخرجه احمد (٣/٢١٣، ٢٢١) و البخاري (١/٢٢٧) كتاب العلم، باب: من اعاد الحديث ثلاثاً ليفهم (٩٤) و سياتي عند المصنف رقم (٣٦٤٠)۔

بَاب اجْلِسْ حَيْثُ انْتَهٰى بِكَ الْمَجْلِسُ

باب 28: محفل کے آخری حصے میں بیٹھنے کا حکم

2648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاسْمُهُ يَزِيْدُ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

◆◆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' تین لوگ آئے ان میں سے دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھ آئے اور ایک واپس چلا گیا' جب وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو ان میں سے ایک نے حلقے میں تھوڑی گنجائش دیکھی تو وہ وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا شخص سب لوگوں سے پیچھے بیٹھا تیسرا شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بات سے) فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: کیا میں ان تین آدمیوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دی' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے حیاء کی' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کی' جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے منہ موڑ لیا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

ابومرہ' ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کا نام یزید ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ عقیل بن ابوطالب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2648۔ اخرجه مالك فی (الموطا) (۹۶۰/۲) كتاب السلام ، باب: جامع السلام و احمد (۲۱۹/۵) و البخاری (۱۸۸/۱) كتبا العلم ، باب: من قعد حيث ينتهی به المجلس (٦٦) فی (٦٦٩/١) كتاب الصلاة ، باب: الحلق و الجلوس فی المسجد حديث (٤٧٢) و مسلم (٤١٣/٧) كتاب السلام، باب: من اتی مجلسا فوجد فرجة حديث (٢١٧٦)۔

2649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو ہر شخص وہاں بیٹھتا تھا' جہاں جگہ مل جاتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

زہیر بن معاویہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے' بھی نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَالِسِ عَلَى الطَّرِيْقِ

باب 29: راستے میں بیٹھنے کا حکم

2650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابواسحق' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: حالانکہ انہوں نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے ایسا ضرور کرنا ہے' تو سلام کا جواب دو' مظلوم کی مدد کرو' اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب 30: مصافحہ کرنے کا بیان

2649۔ اخرجه احمد (۹۱/۵، ۱۰۷) و ابوداؤد (۶۷۳/۲) كتاب الادب، باب: في التحلق حديث (۴۸۲۵) و البخاري في (الادب المفرد) رقم (۱۱۴۱) و النسائي في (الكبرى) (۴۵۳/۳) كتاب العلم، باب: الجلوس حيث ينتهي به المجلس، حديث (۵۸۹۹)۔

2650۔ اخرجه احمد (۲۸۲/۴، ۲۹۱، ۳۰۱) و الدارمي (۲۸۲/۲) كتاب الاستئذان، باب في النهي عن الجلوس في الطرقات۔

2651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْبَرَاءِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیحِ راوی: وَالْاَجْلَحُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِیِّ الْكِنْدِیُّ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان مل کر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور ابواسحٰق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

اجلح نامی راوی اجلح بن عبداللہ بن حجیہ بن عدی کندی ہیں۔

2652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: وہ اس کو ساتھ لگا کر اس کا بوسہ لے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ جی ہاں!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2653 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2651- اخرجه احمد (۲۸۹/۴، ۳۰۳) و ابوداؤد (۷۷۵/۲) كتاب الادب، باب: فی المصافحة حديث (۵۲۱۲) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) كتاب الادب، باب: المصافحة حديث (۳۷۰۳).

2652- اخرجه احمد (۱۹۸/۳) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) كتاب الادب، باب: المصافحة حديث (۳۷۰۲)

653- اخرجه البخاری (۵۷/۱۱) كتاب الاستئذان، باب المصافحة حديث (۶۲۶۳).

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان مصافحہ کرنے کا رواج تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2654 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوْظًا وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِيْ حَدِيْثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ کو تھامنا (یعنی مصافحہ کرنا) سلام کی تکمیل کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سلیم کی' سفیان سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے "محفوظ" شمار نہیں کیا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں سفیان نے منصور کے حوالے سے' خیثمہ کے حوالے سے' اس شخص سے یہ حدیث نقل کی ہے' جس نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے وقت گفتگو صرف نمازی کرسکتا ہے' یا مسافر کرسکتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت منصور کے حوالے سے' ابواسحٰق کے حوالے' عبدالرحمٰن بن یزید یا کسی اور شخص کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے۔

2655 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2655۔ اخرجه احمد (۲۵۹/۵).

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ اَوْ قَالَ عَلٰى يَدِهِ فَيَسْاَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اِسْنَادٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ وَّعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفٌ وَّالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّالْقَاسِمُ شَامِيٌّ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار کی عیادت میں یہ بات بھی شامل ہے: آدمی اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہی الفاظ ہیں) اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے دریافت کرے: وہ کیسا ہے؟ اور سلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زجر نامی راوی ثقہ ہیں جب کہ علی بن یزید نامی راوی ضعیف ہیں۔ قاسم نامی راوی قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے یہ صاحب ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں۔

قاسم نامی راوی شام کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب 31: معانقہ کرنا اور بوسہ دینا

2656 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَّجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' زید' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ

اوڑھے بغیر ان کی طرف بڑھے' آپ اپنے تہبند کو کھینچ رہے تھے' اللہ کی قسم! اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو (اوپری جسم پر) اوڑھے بغیر کسی سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے' اور ہم اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے طور پر' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب 32: ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

2657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ يَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰى ذِیْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ فِیْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِیٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم میرے پاس ان نبی کے پاس چلو اس کے ساتھی نے کہا: تم نبی نہ کہو' کیونکہ اگر انہوں نے تمہیں' نبی کہتے ہوئے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی' پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ سے نو واضح نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' اس شخص کو قتل نہ کرو' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق (کے ساتھ قتل کیا جا سکتا ہے) اور تم بے قصور شخص پر (جھوٹا الزام لگا کر) حاکم کے پاس نہ لے کر جاؤ' تاکہ وہ اسے قتل کر دے' تم جادو نہ کرو' سود نہ کھاؤ' پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ' میدان جنگ سے فرار اختیار نہ کرو' بطور خاص تم لوگ اے یہودیو! تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا اور بولے: ہم یہ گواہی دیتے ہیں: آپ نبی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: پھر کیا وجہ ہے تم

2657۔ اخرجه احمد (۲۳۹/۴، ۲۴۰) و رواه ابن ماجه (۱۲۲۱/۲) كتاب الادب، باب: الرجل يقبل يد الرجل (۳۷۰۵) عن صفوان بن عسال ان قوما من اليهود قبلوا يد النبی صلی الله عليه وسلم و رجليه، و النسائی فی (الكبری) كما فی (تحفة الاشراف) رقم (۴۹۵۱).

لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی' ہمیشہ ان کی اولاد میں سے نبی ہوں' ہمیں یہ اندیشہ ہے: اگر ہم نے آپ کی پیروی کی' تو یہودی ہمیں مروا دیں گے۔

اس بارے میں حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَرْحَبًا

باب 33: مرحبا (خوش آمدید) کہنا

2658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ تَقُوْلُ

متنِ حدیث: ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ قَالَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر ہوئی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان رکھا تھا' سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون خاتون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں اُم ہانی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی کو خوش آمدید۔

انہوں نے اس حدیث میں پورا واقعہ بیان کیا ہے
یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

2658۔ اخرجه احمد (٦/٣٤٢، ٣٤٣، ٤٢٥) و البخاری (٤٦٢/١) کتاب الغسل، باب: التستر فی الغسل عند الناس، حدیث (٢٨٠)، و فی الصلاۃ، باب: الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً به حدیث (٣٥٧) و فی کتاب الجزیة، باب: امان النساء و جوارهن حدیث (٣١٧١) و مسلم (٢٦٣/٢ ـ نووی) کتاب الحیض: باب: تستر المغتسل بثوب و نحوه حدیث (٧٠/٣٣٦) و النسائی (١٢٦/١) کتاب الطهارة، باب: ذکر الاستتار عند الاغتسال و الدارمی (٣٣٨/١ ـ ٣٣٩) کتاب الصلاۃ، باب: صلاۃ الضحی۔
2659۔ لم یخرجه من الستة سوی الترمذی کما فی (التحفة) (٣٤٤/٧) رقم (١٠٠١٧)۔

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ جُحَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِی الْحَدِيْثِ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مُّصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَّقُوْلُ مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِی الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُّوْسٰى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ

◆◆ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کے لئے) حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید۔

اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں اور جب موسیٰ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان کے حوالے سے' اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ سند زیادہ مستند ہے۔

میں نے محمد بن بشار کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' موسیٰ بن مسعود حدیث میں ''ضعیف'' ہیں۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: پہلے میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی روایات نوٹ کیں تھیں' مگر پھر میں نے انہیں ترک کر دیا۔

كِتَابُ الْاَدَبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

باب1: چھینکنے والے کو جواب دینا

2660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے جب وہ اس کی دعوت کرے تو قبول کرے جب وہ چھینکے تو اس کا جواب دے وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

2660۔ اخرجه احمد (۱/۸۸، ۸۹) و ابن ماجه (۱/۴۶۱) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المرض حديث (۱۴۳۳)، و الدارمي (۲/۲۷۵ - ۲۷۶) كتاب الاستئذان، باب: في حق المسلم على المسلم.

بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ہیں: ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں' جب وہ بیمار ہو جائے' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو اس کے جنازے میں شرکت کرے' جب وہ اس کی دعوت کرے' تو اس کو قبول کرے' جب وہ اس سے ملاقات کرے' تو اسے سلام کرے' جب وہ چھینکے تو اس کو چھینک کا جواب دے' جب وہ موجود نہ ہو یا موجود بھی ہو' تو اس کے لئے خیر خواہی کرے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ

باب 2: جب کوئی چھینکے تو کیا کہے؟

2662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلَى الْجَارُوْدِ عَنْ نَافِعٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ

◆◆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینکا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جملہ میں بھی کہتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے' ہم (چھینکنے پر) یہ کہیں:

2661۔ رواه النسائي (٥٣/٤) كتاب الجنائز، باب: النهي عن سب الاموات.

2662۔ تفرد به الترمذي من اصحاب الكتاب الستة، وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٦٠/٨) و عزاه للترمذي بعضه و للبزار، و قال: فيه اسباط بن عزرة و لم اعرفه، و بقية رجاله ثقات.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (ہر حال میں' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

باب 3: چھینکنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟

2663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي اَيُّوبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینکا کرتے تھے' ان کی یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں يرحمك الله (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) کہیں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال درست کرے)۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

2663۔ اخرجه احمد (٤/٠٠٤، ٤١١) و ابوداؤد (٢/٧٢٧) كتاب الادب، باب: كيف يشمت الذمي؟ حديث (٥٠٣٨) و البخاري في الادب المفرد رقم (٩٤٠) و النسائي في (الكبرى) (٦/٦٧) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول لاهل الكتاب اذا تعاطسوا، حديث (١٠٠٦١)۔

2664۔ اخرجه احمد (٦/٧) و ابوداؤد (٢/٧٢٦) كتاب الادب، باب: ما جاء في تشميت العاطس حديث (٥٠٣١)، (٥٠٣٢) و النسائي في الكبرى (٦/٦٥ ـ ٦٦) كتاب: عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول العاطس اذا شمت، حديث (١٠٠٥٣ ـ ١٠٠٥٥)۔

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اخْتَلَفُوْا فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّقَدْ اَدْخَلُوْا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّسَالِمٍ رَجُلًا

◆◆ حضرت سالم بن عبید بیان کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں شریک تھے حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے السلام علیکم کہا: انہوں نے جواب دیا: علیک وعلی امک (یعنی تمہیں بھی سلام ہو اور تمہاری ماں کو بھی اس آدمی کو بڑی الجھن محسوس ہوئی' تو ان صاحب نے کہا: میں نے تو وہی بات کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی انہوں نے السلام علیکم کہا: تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا: عليك وعلى امك (تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی) جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمد لله رب العالمين کہے اور جب تم نے اسے جواب دینا ہو تو يرحمك الله کہے' پھر پہلا شخص یہ کہے يغفر الله لي ولكم (یعنی اللہ میری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی مغفرت کرے)

اس حدیث کی روایت میں منصور کے حوالے سے' راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور فرد کا تذکرہ کیا ہے۔

2665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّلْيَقُلِ الَّذِىْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى يَضْطَرِبُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِىُّ الْمَرْوَزِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد لله على كل حال کہے اور جس شخص نے اسے جواب دینا ہو وہ يرحمك الله کہے تو پہلا شخص یہ کہے يهديكم الله ويصلح بالكم (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)

2665- اخرجه احمد (۴۱۹/۵، ۴۲۲) و الدارمی (۲۸۳/۲) كتاب الاستئذان، اذا عطس الرجل ما يقول والنسائي فى (الكبرى) (۶۱/۶) كتاب اعمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول اذا عطس، حديث (۱۰۰۴۱).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

شعبہ اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں۔

یہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کی سند میں ''اضطراب'' کیا ہے بعض اوقات وہ اسے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

باب4: چھینکنے پر الحمد پڑھنے والے کو جواب دینا واجب ہے

2666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دو آدمیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک آئی' آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' تو جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ان صاحب کو جواب دیا اور مجھے چھینک کا جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے حمد بیان نہیں کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(اس بارے میں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب5: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟

2666ـ اخرجه البخاری (۱۰/۶۱۵): كتاب الادب: باب الحمد و العطس، حديث (۶۲۲۱)، و مسلم (۲۲۹۲/۴) كتاب الزهد و الرقائق: باب: تشميت العاطس و كراهة التثاؤب، حديث (۲۹۹۱/۵۳) و ابوداؤد (۷۲۸/۲): كتاب الادب: باب: فيمن يعطس و لا يحمد الله، حديث (۵۰۳۹) و النسائي في (الكبرى) (۶۴/۶) كتاب عمل اليوم و الليلة باب: ما يقول اذا عطس، حديث (۱۱/۱۰۰۵۰)، و ابن ماجه (۱۲۲۳/۲): كتاب الادب: باب تشميت العاطس، حديث (۱۷۱۳۰) و الدارمي (۲۸۳/۲): كتاب الاستيذان باب: اذا لم يحمد الله لا يشمته، و احمد (۱۰۰/۳، ۱۷۶، ۱۷۶)، و الحميدي (۵۰۸/۲) حديث (۱۲۰۸).

2667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

◆◆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آئی میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' ان صاحب کو دوسری مرتبہ چھینک آئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان صاحب کو زکام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایاس بن سلمہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں زکام ہے۔

یہ روایت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

شعبہ نے اسے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے' اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے یحییٰ بن سعید نے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2667۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (٢٧٥) حديث رقم (٩٤٢)، ومسلم (٢٢٩٢/٤): كتاب الزهد و الرقائق: باب: تشميت العاطس و اكراهة التثاوب ، حديث (٥٥/٢٢٩٣)، و ابوداؤد (٧٢٧/٢): كتاب الادب: باب: كم مرة يشمت العاطس حديث (٥٠٣٧)، والنسائی (الكبرى) (٦٤/٦): كتاب عمل اليوم و الليلة ، باب: كم مرة يشمت؟ حديث (١٠٠٥١)، و ابن ماجه (١٢٢٣/٢): كتاب الادب: باب: تشميت العاطس حديث (٣٧١٤)، و الدارمی (٢٨٤/٢): كتاب الاستيذان: باب: كم يشمت العاطس و احمد (٤٦/٤، ٥٠)۔

2668۔ و ذكره المتقی الهندی فی (الكنز) (١٦١/٩) حديث رقم (٢٥٥٢٧) و عزاه للترمذی عن رجل۔

متن حدیث: يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ

◆◆ عمر بن اسحٰق اپنی والدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو! اگر اسے اور چھینک آئے تو اگر تم چاہو تو اسے جواب دو اور اگر چاہو تو نہ دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

باب 6: چھینکتے وقت آواز کو پست رکھنا اور چہرے کو ڈھانپ لینا

2669 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنے ہاتھ کے ذریعے یا کپڑے کے ذریعے اپنے چہرۂ مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب 7: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے

2670 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2669۔ اخرجه ابوداؤد (۷۲۵/۲): كتاب الادب: باب: في العطاس حديث (۵۰۲۹) و احمد (۴۳۹/۲)، و الحميدي (۴۸۹/۲) حديث (۱۱۵۷).

2670۔ اخرجه النسائي في في (الكبرى) (۶۲/۶) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول اذا عطس حديث رقم (۱۰۰۴۵/۶، ۱۰۰۴۲/۳)، و ابن ماجه (۳۱۰/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها باب: ما يكره من الصلاة حديث (۹۶۸)، و ابن ماجه خزيمة (۶۱/۲) حديث (۹۲۱، ۹۶۲).

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے' اور جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' تو جب کسی شخص کو جماہی آئے' تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے' کیونکہ جب وہ آہ کہتا ہے' تو شیطان اس کے منہ کے اندر ہنستا ہے' اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے' اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب آدمی آہ' آہ کہتا ہے یعنی جب جماہی لیتا ہے' تو شیطان اس کی اس حرکت پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلَنَّ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ

توضیحِ راوی: وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ اَحْفَظُ لِحَدِيْثِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَاَثْبَتُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَوٰى بَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے جماہی کو ناپسند کرتا ہے جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمدللہ کہے وہ ہر سننے والے پر یہ لازم ہے: وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے جہاں تک جماہی کا تعلق ہے' تو جب کسی شخص کو جماہی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ہا' ہا نہ کرے۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہ روایت ابن عجلان سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی ذئب سعید مقبری سے زیادہ بڑے حافظ حدیث ہیں اور ابن عجلان سے زیادہ مستند ہیں۔

میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کے حوالے سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے' محمد بن عجلان فرماتے ہیں' سعید مقبری سے منقول روایات میں سے بعض کو انہوں نے براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور بعض روایات کو سعید نے ایک صاحب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تو یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں ہیں' تو میں انہیں سعید کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

باب 8: نماز کے دوران چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

2672 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قُلْتُ لَهٗ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لَا اَدْرِیْ وَذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ اسْمُهٗ دِيْنَارٌ

◆◆ عدی بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نماز کے دوران چھینک' اونگھ' حیض' قے آنا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''غریب'' ہے ہم اسے شریک کی ابویقظان کے حوالے سے' روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد اور دادا کے حوالے سے' روایت کے بارے میں دریافت کیا: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: عدی کے دادا کا کیا نام تھا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

یحییٰ بن معین کے حوالے سے' یہ بات ذکر کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: ان کے دادا کا نام دینار تھا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ

باب 9: یہ بات مکروہ ہے: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس جگہ پر بیٹھا جائے

2673 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2672۔ اخرجه ابن ماجه (۳۱۰/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما يكره من الصلاة، حديث (۹۶۹)۔

2673۔ اخرجه البخاری (۶۴/۱۱): كتاب الاستئذان، باب: لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه، حديث (۶۲۶۹)، و مسلم (۱۷۱۴/۴): كتاب السلام باب: تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق اليه، حديث (۲۱۷۷/۲۷)، و الدارمی (۲۸۸/۲): كتاب الاستئذان: باب: لا يقيمن احدكم اخاه من مجلسه، احمد (۱۶/۲) (۴۶۵۹)، (عبد بن حميد) ص (۲۴۶) حديث (۷۶۴)، (الحميدی) (۲۹۳/۲) حديث (۶۶۴)، (ابن خزيمة) (۱۶۰/۳): كتاب الجمعة، باب: الزجر عن اقامة الرجل اخاه، حديث (۱۸۲۰، ۱۸۲۲)۔

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ فَلَا يَجْلِسُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں پر خود نہ بیٹھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اپنی جگہ خالی کرتا' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب 10: جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے اور پھر واپس آ جائے' تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

2675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اپنی جگہ کا سب سے زیادہ حقدار ہے' اگر وہ کسی کام سے جائے اور پھر واپس آئے' تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2674۔ اخرجه مسلم (١٧١٤/٤): كتاب السلام: باب: تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذى سبق اليه حديث (٢١٧٧/٢٩)، و احمد (٨٩/٢) (٥٦٢٥).

2675۔ اخرجه احمد (٤٢٢/٣).

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

باب 11: دو آدمیوں کے درمیان' ان سے اجازت لئے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے

2676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے دو آدمیوں کو علیحدہ کر دے البتہ ان کی اجازت کے ساتھ (ان کے درمیان بیٹھ سکتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عامر احول نے بھی اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب 12: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا مکروہ ہے

2677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ.

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَأَبُو مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ

◆◆ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہی الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے' جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

2676۔ اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص (۳۳۰)۔ حديث (۱۱٤٦) و ابوداؤد (۲/۶۷۸): كتاب الادب: باب: في الرجل يجلس بين الرجلين بغير اذنهما، حديث (٤٨٤٥)، و احمد (۲/۲۱۳) (۶۹۹۹)۔

2677۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۶۷٤): كتاب الادب: باب: الجلوس وسط الحلقة، حديث (٤٨٢٦)، واحمد (٥/٣٨٤، ٣٩٨، ٤٠١)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب 13: آدمی کا کسی دوسرے کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے

2678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کے نزدیک کوئی بھی شخصیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھی۔ لیکن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے' تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

◄► ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیٹھے رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے (تعظیم کے طور پر) بت کی شکل میں کھڑے ہوں' وہ شخص جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2678۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۲۷۸)، حدیث (۹۵٤)، واحمد (۱۳۲/۳، ۱۳٤، ۱۵۱، ۲۵۰)۔

2679۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۲۸۸)، حدیث (۹۸٦)، و ابوداؤد (۷۷۹/۲): کتاب الأدب: باب: من قیام الرجل للرجل، حدیث (۵۲۲۹)، و احمد (۹۱/٤، ۹۳، ۱۰۰) و عبد بن حمید ص (۱۵٦) حدیث (٤۱۳)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
اسی روایت کو ہناد نے اسامہ کے حوالے سے' حبیب بن شہید کے حوالے سے' ابومجلز کے حوالے سے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ

باب 14: ناخن تراشنا

2680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں' زیر ناف بال صاف کرنا' ختنہ کروانا' مونچھیں کتروانا' بغل کے بال صاف کرنا اور ناخن تراشنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَّنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

2680۔ اخجه البخاری (۳٤۷/۱۰): کتاب اللباس: باب: قص الشارب، حدیث (٥۸۸۹)، و فی (الادب المفرد) ص (۳۷۲، ۳۷۳) حدیث (۱۲۹٥)، و مسلم (٦۰/۲ ۔ الابی): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲٥۷/٤۹)، و ابوداؤد (٤۸۳/۲): کتاب الترجل: باب: فی اخذ الشارب، حدیث (٤۱۹۸)، و النسائی (۱٤/۱): کتاب الطهارة: باب: (ذکره الفطرة الختان، تقلیم الاظفار نتف الابط)، حدیث (۹، ۱۰، ۱۱)، و ابن ماجه (۱۰۷/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: الفطرة، حدیث (۲۹۲)، و احمد (۲۲۹/۲، ۲۳۹، ۲۸۳) وی (٤۱۰/۲، ٤۸۹)، و الحمیدی (٤۱۸/۲)، حدیث (۹۳٦)۔

2681۔ اخرجه مسلم (٦۷/۲): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲٦۱/٥٦) و ابوداؤد (٦۱/۲): کتاب الطهارة: باب: السواك من الفطرة، حدیث (٥۳) والنسائی (۱۲۸/۸) کتاب الزینة: باب: من السنة الفطرة، حدیث (٥۰٤۰) و ابن ماجه (۱۰۷/۱) کتاب الطهارة و سننها: باب: الفطرة حدیث (۲۹۳)، و ابن خزیمة (٤۷/۱): کتاب الوضوء: باب: تسمیة الاستنجاء بالماء فطرة، و احمد (۱۳۷/٦)۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

1-مونچھیں چھوٹی کروانا۔

2-داڑھی بڑی رکھنا۔

3-مسواک کرنا۔

4-ناک میں پانی ڈالنا۔

5-ناخن تراشنا۔

6-بغل کے بال صاف کرنا۔

7-زیر ناف بال صاف کرنا۔

8-پانی سے استنجا کرنا۔

9-انگلیوں کی پشت کو دھونا' زکریا نامی راوی بیان کرتے ہیں: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں' لیکن وہ کلی کرنا ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انتقاص الماء کا مطلب ہے پانی کے ذریعے استنجا کرنا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ فِي التَّوْقِيتِ فِي تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب 15: ناخن تراشنے اور مونچھیں چھوٹی کروانے کی مدت

2683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيْقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے ناخن تراشنے مونچھیں چھوٹی کروانے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس روز مقرر کی تھی۔

2683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

2682۔ اخرجه مسلم (۲/۶٤، ٦٥) کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۵۸/٥١)، و ابوداؤد (۲/٤۸۳): کتاب الترجل: باب: فی اخذ الشارب حدیث (٤۲۰۰)، و النسائی فی (الکبری) (۱/٦٦) کتاب الطهارة: باب: الفطرة قص الشارب حدیث (۱٥)، والنسائی فی (الصغری) (۱/۱٥) کتاب الطهارة: باب: التوقیت فی ذلك، حدیث (۱٤)، وابن ماجه (۱/۱۰۸): کتاب الطهارة و سننها حدیث (۲۹٥)، و احمد (۲/۱۲۲، ۲۰۳، ۲٥٥)۔

متن حدیث:وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ لَا يُتْرَكُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

حکم حدیث:قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ

توضیح راوی:وَصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی کروانے ناخن تراشنے زیر ناف بال صاف کرنے بغل کے بال صاف کرنے کے لئے ہمارے لئے مدت متعین کی تھی کہ ہم چالیس دنوں سے زیادہ اسے ترک نہ کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

باب 16: مونچھیں چھوٹی کروانا

2684 سند حدیث:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث:كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں چھوٹی کروایا کرتے تھے۔(حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ لفظ "یقص" استعمال ہوا ہے یا لفظ "یاخذ" استعمال ہوا ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2685 سند حدیث:حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب:وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

2684۔ اخرجه احمد (۱/ ۳۰۱)۔

2685۔ اخرجه النسائي في (الكبرى) (۱/ ٦٦): كتاب الطهارة: باب: قص الشارب، حديث (١٤)، و في (الصغرى) (۱/ ۱۵) كتاب الطهارة باب: قص الشارب، حديث (١٣)، احمد (٤/ ٣٦٦، ٣٦٨) بن حميد ص (١١٤) حديث (٢٦٤)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

◄► حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرواتا' اُس کا ہم سے تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب 17: داڑھی تراشنا

2686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِّحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ لَا اَعْرِفُ لَهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ لَهٗ اَصْلٌ اَوْ قَالَ يَنْفَرِدُ بِهٖ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْ لِّحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ وَرَاَيْتُهٗ حَسَنَ الرَّاْيِ فِيْ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَّكَانَ يَقُوْلُ الْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ

حدیثِ دیگر: قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ

قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيْعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوڑائی اور لمبائی کی سمت میں داڑھی تراشا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2686۔ انفرد به الترمذی، انظر (التحفة) (٣٠٣/٦)، حديث (٨٦٦٢) ذكره صاحب (المشكاة) (٢٢٣/٨ - مرقاة) برقم (٤٤٣٩) وعزاه للترمذی، وصاحب (كنز العمال) (١٢٦/٧) برقم (١٨٣١٨) وعزاه للترمذی۔

میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمر بن ہارون "مقارب الحدیث" ہے۔ میرے علم کے مطابق اُس سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ (وہ حدیث یہ ہے) نبی اکرم ﷺ چوڑائی اور لمبائی کی سمت میں اپنی داڑھی تراشا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

باب 18: داڑھی بڑھانا

2687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی بڑھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2688 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَّعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مونچھیں چھوٹی رکھنے کا اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوبکر بن نافع نامی راوی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، یہ ثقہ ہیں۔ اسی طرح عمر بن نافع بھی ثقہ ہیں، جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام عبداللہ بن نافع کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2687۔ اخرجه البخاري (۳۶۳/۱۰): كتاب اللباس: باب: اعفاء اللحى حديث (۵۸۹۳)، و مسلم (۶۶/۲ - الابى): كتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حديث (۲۵۹/۵۲)، و ابوداؤد (۴۸۳/۲) كتاب الترجل: باب: في اخذ الشارب، حديث (۴۱۹۹)، و النسائي (الكبرى) (۶۶/۱) كتاب الطهارة: باب: الامر با حفاء الشوارب و اعفاء اللحى حديث (۴/۱۳) و النسائي (الصغرى) (۱۶/۱): كتاب الطهارة: باب: احفاء الشارب و اعفاء اللحى (۱۲۵) حديث (۱۵)، مالك (۹۴۱/۲): كتاب الشعر: باب: السنة في الشعر، حديث (۱)، احمد (۱۶/۲، ۱۵۶/۲)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی مُسْتَلْقِیًا

باب 19: چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کا حکم

2689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِیُّ

◆◆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْکَرَاهِیَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب 20: اس عمل کا مکروہ ہونا

2690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَلْقٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَلَا یَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

اسنادِ دیگر: هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ وَلَا یُعْرَفُ خِدَاشٌ هٰذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوٰی لَهٗ سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ غَیْرَ حَدِیْثٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی کمر کے بل چت لیٹا ہوا ہو تو وہ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔

2689۔ اخرجه البخاری (۶۷۱/۱): کتاب الصلاة: باب: الاستلقاء فی المسجد ومد الرجل، حدیث (۴۷۵)، و مسلم (۱۶۶۲/۳): کتاب اللباس و الزینة: باب: فی اباحة الاستلقاء و وضع احدی الرجلین علی الاخری، حدیث (۲۱۰۰/۷۵)، و ابوداؤد (۶۸۳/۲): کتاب الادب: باب: فی الرجل یضع احدی رجلیه علی الاخری، حدیث (۴۸۶۶)، و النسائی (الکبری) (۲۶۴/۱): کتاب المساجد: باب: الاستلقاء فی المسجد حدیث (۸۰۰)، و النسائی (الصغری) (۵۰/۲): کتاب المساجد: باب: الاستلقاء فی المسجد حدیث (۷۲۱)، و الدارمی (۲۸۲/۲): کتاب الاستئذان باب: و ضع احدی الرجلین علی الاخری، و احمد (۳۸/۴، ۴۰)، و الحمیدی (۲۰۱/۱)، حدیث (۴۱۴)، و ابن حمید ص (۱۸۴) حدیث (۵۱۷)، و مالك (۱۷۲/۱): کتاب قصر الصلاة فی السفر: باب: جامع الصلاة حدیث (۸۷)۔

کئی راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

اس کے راوی خداش کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟ سلیمان تیمی نے اس راوی کے حوالہ سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

2691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء (کے طور پر) اور احتباء (کے طور پر) ایک ہی کپڑا لپیٹنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی جب کمر کے بل چت لیٹا ہوا ہو' اُس وقت ایک پاؤں' دوسرے پاؤں پر رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

باب 21: پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹنا مکروہ ہے

2692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُّضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ لَّا يُحِبُّهَا اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: وَفِى الْبَاب عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ يَّعِيْشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

توضیح راوی: وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيْحُ طِهْفَةُ وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الصَّحِيْحُ طِخْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ يَعِيْشُ هُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

2691۔ اخرجه مسلم (۱٦٦۱/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: من منع الاستلقاء على الظهر و وضع احدى الرجلين على الاخرى، حديث (۲۰۹۹/۷۲)، و ابوداؤد (٤٦۷/۲) حديث (٤۱۳۷)، (٤٥۳/۲)، حديث (٤۰۸۱)، (٦۸۳/۲)، حديث (٤۸٦٥)۔ و النسائى (۲۱۰/۸): كتاب الزينة: باب: النهى عن الاحتباء فى ثوب واحد مفضياً، حديث (٥۳٤۲)، و احمد (۳۲٥/۳، ۳٤٤، ۳٤۹، ۳٥۷، ٦۲، ٦۷)۔

2692۔ اخرجه احمد (۲۸۷/۲، ۳۰٤)۔

اس بارے میں حضرت طہفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالہ سے یعیش بن طہفہ کے حوالہ سے اُن کے والد کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ان کا نام طخفہ ہے تاہم درست لفظ طہفہ ہے۔

بعض حفاظ نے یہ کہا ہے: صحیح لفظ طخفہ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ لفظ طغفہ ہے۔

یعیش نامی راوی صحابی رسول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب 22: ستر کی حفاظت کرنا

2693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ وَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيَا مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَجَدُّ بَهْزٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے اپنے ستر کی حفاظت کرو! تو انہوں نے عرض کی: بعض اوقات آدمی صرف کسی مرد کے ساتھ ہی ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ کوئی بھی شخص اسے نہ دیکھ سکے۔ میں نے عرض کی: بعض اوقات بندہ تنہائی میں ہوتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔

جریری نامی راوی نے حکیم بن معاویہ کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے۔ یہ صاحب ''بہز'' کے والد ہیں۔

2693 اخرجه البخاري (۴۰۸/۱): كتاب الغسل: باب: من اغتسل عريانا وحده في الخلوة و من تستر فالتستر افضل (تعليقاً) و عزاه المزي في (التحفة) الى نسائي (الكبرى) (التحفة) (۴۲۸/۸) حديث (۱۱۳۸۰) و ابوداؤد (۴۳۷/۲): كتاب الحمام: باب: ما جاء من التعري، حديث (۴۰۱۷)، و ابن ماجه (۶۱۸/۱): كتاب النكاح: باب: التستر عند الجماع، واحمد (۳/۵، ۴).

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

باب 23: تکیے کے ساتھ ٹیک لگانا

2694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اختلافِ روایت: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى يَسَارِهٖ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بائیں جانب تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے سماک کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے۔

ان راویوں نے اس روایت میں "بائیں جانب" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

2695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2694۔ اخرجه ابوداود (۴۶۹/۲): كتاب اللباس: باب: من الفرش حديث (۴۱۴۳)، و احمد (۱۰۲/۵)۔

2695۔ اخرجه مسلم (۶۰۹/۲ - الابی) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من أحق با لامامة، حديث (۶۷۳/۲۹۰)، و ابوداؤد (۲۱۴/۱، ۲۱۵): كتاب الصلاة باب: من احق بالامامة حديث (۵۸۲)، و النسائي (۷۶/۲) كتاب الامامة: باب: من احق بالامامة، حديث (۷۸۰)، و ابن ماجه (۳۱۳/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: من احق بالامامة، حديث (۹۸۰)، و احمد (۱۱۸/۴، ۱۲۱، ۲۷۲)، و ابن خزيمة (۴/۳)، حديث (۱۵۰۷، ۱۵۱۶)، و الحميدي (۲۱۷/۱)، حديث (۴۵۷)۔

متن حدیث: لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کو اس کی حاکمیت میں مقتدی نہ بنایا جائے اور کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

باب 24: آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے

2697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ

متن حدیث: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ اس کا گدھا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! سوار ہوجائیے! وہ پیچھے ہٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو البتہ اگر یہ حق تم مجھے دیدو (تو تمہاری مرضی ہے) اس نے عرض کی: یہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوگئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس سند کے حوالے سے حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب 25: قالین استعمال کرنے کی اجازت

2698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2697۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۳۳): کتاب الجهاد: باب: رب الدابة احق بصدرها، حديث (۲۵۷۲)، و احمد (۵/۳۵۳)۔

متن حدیث: هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِيْ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس قالین ہے۔ میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آسکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں قالین مل جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب فتوحات نصیب ہوئیں) تو میں نے اپنی بیوی سے کہا قالین نہ لگاؤ! تو اس نے جواب دیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: عنقریب تم لوگوں کو قالین ملیں گے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

باب 26: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا

2699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: لَقَدْ قُدْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو چلا کر لے جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس پر سوار تھے یہاں تک کہ میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر لے آیا۔ ان میں سے ایک (صاحبزادے) آپ کے آگے تھے اور دوسرے آپ کے پیچھے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2698- اخرجه البخاري (١٣٢/٩): كتاب النكاح: باب: الانماط و نحوها للنساء، حديث (٥١٦١)، و البخاري ايضاً (٧٢٧/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة- حديث (٣٦٣١)، و مسلم (١٦٥٠/٣) كتاب اللباس و الزينة: باب: جواز اتخاذ الانماط حديث (٣٩، ٤٠، ٢٠٨٣)، و ابوداؤد (٤٦٩/٢): كتاب اللباس: باب: في الفرش، حديث (٤١٤٥، والنسائي (١٣٦/٦): كتاب النكاح: باب: الانماط، حديث (٣٣٨٦)، و احمد (٢٩٤/٣، ٣٠١) و الحميدي (٥١٤/٢، ٥١٥) حديث (١٢٢٧)- مطولا عن بن المنكدر عن جابر به.

2699- اخرجه مسلم (١٨٨٣/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث (٢٤٢٣/٦٠) عن اياس بن سلمة عن ابيه به.

بَابُ مَا جَآءَ فِی نَظْرَةِ الْمُفَاجَاةِ

باب 27: اچانک نظر پڑنے کا حکم

2700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَائَةِ فَاَمَرَنِی اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِی

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو اسْمُهُ هَرِمٌ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوزرعہ نامی راوی کا نام ''ہرم'' ہے۔

2701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِی رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَفَعَهُ

متنِ حدیث: قَالَ يَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تم ایک مرتبہ (اچانک) نگاہ پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر نہ ڈالو' کیونکہ پہلی مرتبہ قابلِ معافی ہے' لیکن دوسری مرتبہ کا حق تمہیں نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب 28: عورتوں کا مردوں سے حجاب میں رہنا (یعنی مردوں کو نہ دیکھنا)

2702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ

2700۔ اخرجه مسلم (۱۶۹۹/۳): كتاب الادب: باب: نظر الفجاة، حديث (۲۱۵۹/٤۰)، و ابوداؤد (٦٥۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيما يؤمر به من غض البصر، حديث (۲۱٤۸)، و الدارمي (۲۷۸/۲): كتاب الاستئذان: باب: في نظر الفجاة، واحمد (۳٥۸/٤، ۳٦۱)۔

2701۔ اخرجه ابوداؤد (٦٥۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيما يؤمر به من غض البصر، حديث (۲۱٤۹)، و احمد (۳٥۱/٥، ۳٥۳، ۳۷٥)۔

متن حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ وہ آپ کے ہاں تشریف لائے' یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتے اور ہمیں پہچان ہی نہیں سکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیاتم دونوں بھی نابینا ہو، کیاتم دونوں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَزْوَاجِ

باب 29: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی عورت کے ہاں جانے کی ممانعت

2703 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متن حدیث: اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهٗ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَاْذِنُهٗ عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَاَذِنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ سَاَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَّدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں جانے کی ان سے اجازت لے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب انہوں نے اپنا کام ختم کرلیا تو اس غلام نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے۔

2702- اخرجه ابوداؤد (٤٦٢/٢): كتاب اللباس: باب: في قوله تعالىٰ (و قل للمومنت يغضضن من ابصرهن) (النور: ٣١)، حديث (٤١١٢)، و احمد (٢٩٦/٦٠)، و النسائي في (الكبرى) كما جاء في (التحفة) (٣٥/١٣) حديث (١٨٢٢) من (التحفة).

(راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: ہم کسی عورت کے شوہر کی اجازت کے بغیر اس سے ملیں۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْذِیرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب 30: عورتوں کے فتنے سے بچنے کی تلقین

2704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ غَیْرُ الْمُعْتَمِرِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں اپنے بعد لوگوں میں جو آزمائشیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' وہ ان میں مردوں کے لئے' خواتین سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو کئی ثقہ راویوں نے سلیمان تیمی کے حوالے سے، ابوعثمان کے حوالے سے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2704۔ اخرجه البخاری (۹/۱٤۱): کتاب النکاح: باب: ما یتقی من شوم المراة و قوله تعالیٰ: (ان من ازوجکم و اولدکم عدوا لکم) (التغابن: ۱٤)، حدیث (۵۰۹٦)، و مسلم (۲۰۹۷/٤): کتاب الذکر و الدعاء و التوبه والاستغفار کتاب الرقاق: باب: اکثر اهل الجنة الفقراء و اکثر اهل النار النساء و بیان الفتنة بالنساء، حدیث (۹۷/ ۲۷٤۰)، و ابن ماجه (۱۳۲۵/۲): کتاب الفتن: باب: فتنة النساء، حدیث (۳۹۹۸)، و احمد (۲۰۰/۵، ۲۱۰) و الحمیدی (۲٤۹/۱، ۲۵۰)، حدیث ۵٤٦۔

ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اسے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت نہیں کیا۔صرف معتمر نے اس طرح نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

باب 31: بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت

2705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

◆◆ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کے گچھے بنانے (یعنی وگ استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

باب 32: نقلی بال لگانے والی' نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی' گدوانے والی خواتین کا حکم

2706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2705- اخرجه البخاري (۳۸٦/۱۰): كتاب اللباس: باب: وصل الشعر، حديث (۵۹۳۲)، و مسلم (۱٦۷۹/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم فعل الواصلة والمستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حديث (۲۱۲۷/۱۲۲)، و ابوداؤد (٤۷٦/۲): كتاب الترجل: باب: في صلة الشعر، حديث (٤۱٦۷)، و النسائي (۱٤٤/۸): كتاب الزينة: باب: وصل الشعر بالخرق، حديث (۵۰۹۲)، (۵۰۹۳)، و احمد (۹۵/٤، ۹۷)، و مالك (۹٤۷/۲): كتاب الشعر: باب: السنة في الشعر، حديث (۲)، و الحميدي (۲۷۳/۲)، حديث (٦۰۰).

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِیَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنْ مَنْصُوْرٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی (ابروؤں کے) بال اکھیڑنے والی، حسن کی طلب گار، اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور دیگر ائمہ نے اسے منصور کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

2707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ

قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ يَحْيٰى قَوْلَ نَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

نافع کہتے ہیں: لفظ ''وشم'' کا تعلق مسوڑھوں سے ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2706۔ اخرجه البخاری (۱۰/۳۸٤)، کتاب اللباس: باب: المتفلجات للحسن، حدیث (۵۹۳۱)، و اطرافه من رقم (۵۹۳۹)، مسلم (۳/۱٦۷۸)، کتاب اللباس و الزینة: باب: تحریم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حدیث (۲۱۲۵/۱۲۰)، و ابوداؤد (٤۷٦/۲): کتاب الترجل: باب: من صلة الشعر، حدیث (٤۱٦۹)، و النسائی (۱۸۸/۸): کتاب الزینة: باب: لعن المتنمصات و المتفلجات، حدیث (۵۲۵۳)، و ابن ماجه (٦٤۰/۱): کتاب النکاح: باب: الواصلة و الواشمة، حدیث (۱۹۸۹)، و احمد (٤۳۳/۱)، (٤۱۲۹)، (٤۱۳۰)، (٤٤۳/۱)، (٤۲۳۰)، و الدارمی (۲۷۹/۲): کتاب الاستئذان: باب: الواصلة والمستوصلة، و الحمیدی (۵۳/۱)، حدیث (۹۷)۔

ایک اور سند سے منقول ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔
تاہم اس کی سند میں محدثین نے نافع کا وضاحتی بیان نقل نہیں کیا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

باب 33: مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین

2708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ وَّاَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2708۔ اخرجه البخاری (۳٤٦/۱۰): کتاب اللباس: باب: اخراج المتشبهین بالنساء من البیوت، حدیث (٥٨٨٦)، (١٦٥/١٢): کتاب الحدود: باب: نفی اهل الباصی و المخنثین، حدیث (٦٨٣٤)، و ابوداؤد (٤٥٨/٢) کتاب اللباس: باب: لباس النساء، حدیث (٤٩٣٠)، و ابن ماجه (٦١٤/١): کتاب النکاح: باب: من المخنثین، حدیث (١٩٠٤)، و الدارمی (٢٨٠/٢، ٢٨١) کتاب الاستئذان باب: لعن المخنثین و المترجلات، حدیث (١٩٠٤) و احمد (٢٢٥/١)، (٢٣٧/١)، (٢١٢٣)، (٣٣٩/١، ٣١٥١)، (٢٥١/١، ٢٢٦٣)، (٣٣٠/١)، (٢٥٤/١)، (٢٢٩١)، (٣٦٥/١)، (٣٤٥٨).

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب 34: عورت کا خوشبو لگا کر (گھر سے) باہر نکلنا حرام ہے

2710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَّالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور جو عورت خوشبو لگا کر (مردوں کی) محفل کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ہے اور ویسی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی وہ زنا کرنے والی عورت کی طرح ہے)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب 35: مردوں اور عورتوں کی (الگ الگ مخصوص) خوشبو

2711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی

2710۔ اخرجه ابوداؤد (۴۷۸/۲): كتاب الترجل : باب : ما جاء في المراة تتطيب للخروج، حديث (۴۱۷۳)، و النسائي (۱۵۳/۸): كتاب الزينة: باب: ما يكره للنساء من الطيب حديث (۵۱۲۶)، و الدارمي (۲۷۹/۲): كتاب الاستئذان: باب: في النهي عن الطيب اذا خرجت، و ابن حميد ص (۱۹۶)، حديث (۵۵۷)، و ابن خزيمة (۹۱/۳)، حديث (۱۶۸۱)۔

2711۔ اخرجه النسائي (۱۵۱/۸): كتاب الزينة: باب: الفصل بين طيب الرجال و طيب النساء، حديث (۵۱۱۷)، من طريق ابي نضرة، عن رجل، عن ابي هريرة، و حديث (۵۱۱۸)، من طريق ابي نضرة، عن الطفاوي، عن ابي هريرة۔

خوشبو ظاہر ہو۔اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جو اسی مفہوم کی حامل ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

طفاوی نامی راوی کو صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

اسماعیل بن ابراہیم سے نقل کردہ روایت زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

2712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ وَنَهٰى عَنْ مِّيثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ ریشمی چادر استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

باب 36: خوشبو (کا تحفہ) واپس کرنا مکروہ ہے

2713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَنَسٌ لَّا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

2712- اخرجه ابوداؤد (٤٤٦/٢): كتاب اللباس: باب: من كرهه، حديث (٤٠٤٨) و احمد (٤٤٢/٤).

2713- اخرجه البخاري (٢٤٧/٥): كتاب الهبة: باب: ما لا يرد من الهدية، حديث (٢٥٨٢)، و البخاري (٣٨٣/١٠): كتاب اللباس: باب: من لم يرد الطيب، حديث (٥٩٢٩)، و النسائي (١٨٩/٨): كتاب الزينة: باب: الطيب، حديث (٥٢٥٨)، و احمد (١١٨/٣، ١٣٣، ٢٦١).

بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھی خوشبو کا (تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثٌ لَّا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ الدُّهْنُ يَعْنِىْ بِهِ الطِّيبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ وَّهُوَ مَدَنِىٌّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزوں (کو تحفے کے طور پر پیش کیا جائے تو) انہیں واپس نہیں کیا جا سکتا۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عبداللہ بن مسلم نامی راوی عبداللہ بن مسلم بن جندب ہیں اور یہ مدنی ہیں۔

2715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَصْرِىٌّ وَّعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَانٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا اُعْطِىَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ حَنَانًا اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

◆◆ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو (تحفے کے طور پر) خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ یہ جنت سے نکلی ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حنان نامی راوی سے صرف یہی روایت منقول ہے۔

ابوعثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ اقدس پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت نہیں کی اور آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

2714۔ انفردبه الترمذی کما جاء فی (تحفة الاشراف) (۴۸/۶)، حدیث (۷۴۵۳)، اخرجه البغوی فی (شرح السنة) (۲۰۶/۶)، حدیث (۳۰۶۶)، والترمذی فی (الشمائل) (۱۷۹)، حدیث (۲۱۹)۔

2715۔ اخرجه ابوداؤد فی (کتاب المراسیل) ص (۴۳۲)، حدیث (۵۰۱) باب: ما جاء فی الریحان۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

باب 37: مرد کا مرد کے ساتھ ٗیا عورت کا عورت کے ساتھ ٗ مباشرت کرنا حرام ہے

2716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت کسی دوسری عورت کے اس طرح ساتھ نہ ہو کہ پھر وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی خوبیاں بیان کرنے تو یوں ہو ٗ جیسے وہ مرد اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِى الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب 38: ستر کی حفاظت کرنا

2716- اخرجه البخاری (۹/ ۲۵۰): كتاب النكاح: باب: لا تباشر المراة المراة فتنعتها لزوجها، حديث (۵۲۴۰)، (۵۲۴۱)، و ابوداؤد (۱/ ۶۵۲): كتاب النكاح: باب: فيما يومربه من غض البصر، حديث (۲۱۵۰)، و احمد (۱/ ۳۸۰)، و في (۱/ ۳۸۷) و في (۱/ ۴۳۸)، (۱/ ۴۴۰)، (۱/ ۴۴۰)، (۱/ ۴۶۲)، و (۱/ ۴۶۴)، (۱/ ۴۴۳)، (۱/ ۴۶۰).

2717- اخرجه مسلم (۲/ ۱۸۵ - الابی): كتاب الحيض: باب: تحريم النظر الى العورات، حديث (۷۴/ ۳۳۸)، و ابوداؤد (۲/ ۴۳۷): كتاب الحمام باب: ما جاء في التعرى، حديث (۴۰۱۸)، و ابن ماجه (۱/ ۲۱۷): كتاب الطهارة و سننها باب: النهي ان يرى عورة اخيه، حديث (۶۶۱)، و ابن خزيمة (۱/ ۴۰)، حديث (۷۲)، و احمد (۳/ ۶۳).

2718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِىْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِىْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَاهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ستر کو اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کچھ لوگ ایک ساتھ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو کوئی بھی شخص اسے (یعنی تمہاری ستر کو) نہ دیکھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جب کوئی شخص تنہا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب 39: ران، ستر کا حصہ ہے

2719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِىِّ عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران، ستر میں داخل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ میرے خیال میں اس کی سند متصل نہیں ہے۔

2720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ قَالَ

2719۔ اخرجه ابوداؤد (۴۳۶/۲): كتاب الحمام: باب: النهى عن التعرى، حديث (۴۰۱۴)، و الدارمى (۲۸۱/۲): كتاب الاستيذان: باب: فى ان الفخذ عورة و الحميدى (۳۷۸/۲، ۳۷۹) حديث (۷۵۷)، (۸۵۷)، و احمد (۴۷۹/۳، ۴۷۸).

2720۔ اخرجه احمد (۲۷۵/۱).

اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جَرْهَدٍ عَنْ اَبِیْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

ابن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ اس وقت انہوں نے اپنی ران سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنی ران کو ڈھانپ لو! کیونکہ یہ ستر کا حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

2721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

عبداللہ بن جرید اسلمی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ران ستر کا حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

2722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ

توضیح راوی: وَلِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَحْشٍ صُحْبَةٌ وَّلِابْنِهٖ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ران، ستر میں شامل ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن جحش اور ان کے صاحب زادے محمد بن عبداللہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّظَافَةِ

باب 40: پاکیزگی کا بیان

2723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْیَاسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ

2723- انفردبه الترمذی كما جاء به فی (تحفة الاشراف) (۳/۳۰۰)، حدیث (۳۸۹۴)، ذكره صاحب (المشكاة) (۸/۲۶۲ - مرقاة) برقم (۴۴۸۷) وعزاه للترمذی

متن حدیث: إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ

اختلافِ روایت: قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ ابْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَخَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ ابْنُ إِيَاسٍ

◆◆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے وہ نظیف ہے اور نضافت کو پسند کرتا ہے وہ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے وہ جواد (سخی) ہے اور جود (سخاوت) کو پسند کرتا ہے تو تم صفائی اختیار کرو۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے۔ اپنی عمارتوں کو صاف رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ مہاجر بن مسمار سے کیا' تو انہوں نے یہ بات بتائی' عامر بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا ''اور تم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

خالد بن الیاس نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب 41: صحبت کرتے وقت پردہ کرنا

2724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَأَبُو مُحَيَّاةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو' کیونکہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہوتے ہیں' جو تم سے صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب کوئی شخص قضائے حاجت کرتا ہے' یا جب کوئی

2724- انفرد بہ الترمذی کما جاء فی (تحفۃ الاشراف) (٦/٢٠٥)، حدیث (٨٣١٨) ذکرہ البغوی فی (شرح السنۃ) (٢١/٥) و قال: یروی عن ابن عمر یا سناد غریب و عزاہ للترمذی، وصاحب (المشکاۃ) (٦/٢٨٤ - مرقاۃ) برقم (٣١١٥) و عزاہ للترمذی۔

شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو تم ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت افزائی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
ابومحیاۃ نامی راوی کا نام یحییٰ بن یعلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب 42: حمام میں داخل ہونا

2725 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ صَدُوْقٌ وَّرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَّا يُفْرَحُ بِحَدِيْثِهٖ كَانَ لَيْثٌ يَّرْفَعُ اَشْيَاءَ لَا يَرْفَعُهَا غَيْرُهٗ فَلِذٰلِكَ ضَعَّفُوْهُ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف طاؤس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: لیث بن ابوسلیم نامی راوی "صدوق" ہیں، لیکن بعض اوقات انہیں کسی چیز کے بارے میں وہم ہو جاتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ان کی لیث سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

لیث بعض اوقات ایسی روایات کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں، جنہیں دیگر راویوں نے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہوتا۔اسی وجہ سے محدثین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

2725- اخرجه النسائي (١٩٨/١): كتاب الغسل و التيمم: باب: الرخصة في دخول الحمام، و الدارمي (١١٢/٢): كتاب الاشربة باب: النهي عن القعود على مائدة يدار عليها الخمر، و احمد (٣٣٩/٣)، و ابن خزيمة (١٢٤/١)، حديث (٢٤٩).

2726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِمِ

ابوعزرہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ اقدس پایا ہے وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

پہلے نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور خواتین کو حمام میں جانے سے منع کیا تھا' پھر آپ نے مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث' ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

2727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ نِسَاءً مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ابوملیح ہذلی فرماتے ہیں: حمص کی خواتین (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) شام کی کچھ خواتین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم وہی خواتین ہو کہ تمہاری عورتیں حمام میں جاتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارے گی' تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان موجود پردے کو فاش کردے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2726۔ اخرجه ابوداؤد (٤٣٥/٢): كتاب الحمام: باب: الحمام، حديث (٤٠٠٩)، و ابن ماجه (١٢٣٤/٢): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حديث (٣٧٤٩)، و احمد (١٣٢/٦، ١٣٩).

2727۔ اخرجه ابوداؤد (٤٣٥/٢) كتاب الحمام: باب الحمام، حديث (٤٠١٠)، و ابن ماجه (١٢٣٤/٢): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حديث (٣٧٥٠) و الدارمي (٢٨١/٢): كتاب الاستئذان: باب: النهي عن دخول المراة الحمام، و احمد (١٧٣/٦، ١٩٨)، (٤١/٦).

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَّلَا كَلْبٌ

باب 43: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر یا کتا موجود ہو

2728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2729 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَهُ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ عَلٰى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ صُورَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا قَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابوطلحہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویریں ہوں (یہاں پر حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے: لفظ تماثیل استعمال ہوا ہے' یا صورت استعمال ہوا ہے؟) اسحاق نامی راوی کو یہ شک ہے: اس میں سے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2728۔ اخرجه البخاری (۳۰۹/۶): كتاب بدء الخلق، باب: اذا قال احدكم (آمين)۔، حديث (۳۲۲۵)، (۴۱۴/۶) كتاب ابدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم۔، حديث (۳۳۲۲)، (۳۶۷/۷) كتاب المغازي: باب: (۱۲) حديث (۴۰۰۲)، (۳۹۴/۱۰): كتاب اللباس: باب: التصاوير حديث (۵۹۴۹)، و مسلم (۱۶۶۵/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ فيه صورة غير ممتهنة۔ حديث (۸۳، ۲۱۰۶/۸۴)، و النسائي (۲۱۲/۸): كتاب الزينة: باب: التصاوير، حديث (۵۳۴۷، ۵۳۴۸)، و ابن جه (۱۲۰۳/۲): كتاب اللباس: باب: الصور في البيت، حديث (۲۶۴۹)، و الحميدي (۲۰۶/۱) حديث (۴۳۱)۔

2729۔ اخرجه مالك (۹۶۵/۲، ۹۶۶): كتاب الإستئذان: باب: ما جاء في الصورة و التماثيل، حديث (۶)، و احمد (۹۰/۳)۔

2730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ يُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي طَلْحَةَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آنا چاہتا تھا' لیکن میں آپ کے گھر میں اس لئے داخل نہیں ہوا کیونکہ اس میں کچھ مردوں کی تصویریں موجود تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پردے پر یہ تصویریں بنی ہوئی تھیں اور اس گھر میں کتا بھی موجود تھا (حضرت جبریل نے عرض کی) آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیں کہ ان کا سر کاٹ دیا جائے۔ اس طرح یہ درخت کی شکل میں ہو جائیں گی اور پردے کے بارے میں یہ حکم دیں کہ اسے کاٹ کر اس کے تکیے بنا لئے جائیں' جنہیں نیچے رکھا جائے اور انہیں روندا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا وہ کتے کا پلا تھا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّيِّ

باب 44: مرد کیلئے ''کسم'' سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا اور ''قسی'' استعمال کرنا حرام ہے

2731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

متنِ حدیث: قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ

2730۔ اخرجہ ابوداؤد (۲/ ۴۷۲): کتاب اللباس: باب: الصور، حدیث (۴۱۵۸)، و النسائی (۸/ ۲۱۶): کتاب الزینۃ: باب: ذکر اشد الناس عذاباً حدیث (۵۳۶۵)، و احمد (۲/ ۳۰۵، ۳۰۸، ۴۷۸، ۳۹۰)۔

2731۔ اخرجہ ابوداؤد (۲/ ۴۵۰، ۴۵۱): کتاب اللباس: باب: فی الحمرۃ حدیث (۴۰۶۹)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ كَرِهُوا لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُّعَصْفَرًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننا مکروہ ہے۔ انہوں نے یہ رائے اختیار کی ہے: جب سرخ رنگ میں مٹیالا یا اس کے علاوہ کوئی اور رنگ شامل کر کے اسے رنگا جائے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسم نہ ہو۔

2732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ

قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُّتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پر بیٹھنے اور ''جعہ'' سے منع کیا ہے۔

ابواحوص نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ ایک شراب ہے' ''جو'' مصر میں جو کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِى وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ

2732- اخرجه ابوداؤد (٤٤٧/٢): كتاب اللباس: باب: من كرهه، حديث (٤٠٥١)، و النسائى (١٦٥/٨): كتاب الزينة: باب: خاتم الذهب، حديث (٥١٦٥)، و ابن ماجه (١٢٠٥/٢): كتاب اللباس: باب: المياثر الحمر، حديث (٣٦٥٤)، و احمد (٩٣/١، ٧٢٢)، (١٠٤/١، ٨١٦)، (١٢٧/١، ١٠٤٩)، (١٣٧/١، ١١٥٩) وعبد الله بن احمد (١٣٢/١، ١١٠٢)، (١٣٣/١، ١١١٣).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ اَشْعَثُ بْنُ اَبِى الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع کیا ہے۔ آپ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کروانے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے' جبکہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، سونے کا چھلا پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، حریر، دیباج، استبرق اور قسی (ریشم کی مختلف قسموں کو) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اشعث بن سلیم نامی راوی اشعث بن ابوشعثاء ہیں۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب 45: سفید کپڑا پہننا

2734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِى شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو! کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب 46: مردوں کے لئے سرخ رنگ پہننے کی اجازت

2735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

2734- اخرجه ابن ماجه (۱۱۸۱/۲): كتاب اللباس: باب: البياض من الثياب، حديث (۳۵۶۷)، و احمد (۱۳/۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹).

2735- اخرجه الدارمی (۳۰/۱) كتاب، باب: فی حسن النبی صلی الله عليه وسلم.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ چاندنی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو کبھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تھا۔ آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا اور اس وقت آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے، ہم اسے صرف اشعث نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2736 وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَأٰى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ حلّہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے۔

میں نے اس بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے؟ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں روایات کو مستند قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

باب 47: سبز کپڑا پہننا

2737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِيَادٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ يُقَالُ اسْمُهٗ حَبِيْبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهٗ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' اس وقت آپ نے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہم اسے صرف عبیداللہ بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ایک قول کے مطابق ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب 48: سیاہ لباس پہننا

2738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے سیاہ رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب 49: زرد کپڑا پہننا

2739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

2737- اخرجه ابوداؤد (۲/ ٤٥٠): كتاب اللباس: باب: في الخضرة، حديث (٤٠٦٥)، و النسائي (۳/ ۱۸۵): كتاب صلاة العيدين: باب: الزينة للخطبة للعيدين، حديث (۱۵۷۳) و اطرافه في (۸/ ۵۳): كتاب القسامة، باب: هل يوخذ احد بجريرة غيره، (۸/ ۱٤٠): كتاب الزينة: باب: الخضاب بالحناء الكتم، حديث (٥٠٨٣)، (۸/ ۲٠٤): كتاب الزينة: باب: لبس الخضر من الثياب، حديث (٥٣١٩)، والدارمي (۲/ ۱۹۹) كتاب الديات: باب: لا يواخذ احد بجناية غيره، واحمد (۲/ ۲۲٦)، (٤/ ۱٦۳)، و عبد الله بن احمد (۲/ ۲۲٦)، (۲/ ۲۲۷)، (۲/ ۲۲۸)، و الحميدي (۲/ ۳۸۲) حديث (۸٦٦) لابي داؤد ثلاثه مواضع اكرى دهي (۲/ ٤٨٥) كتب الترجل: باب: في الخضاب، حديث (٤٢٠٦)، (٤٢٠٧)، (۲/ ٥٧٥): كتاب الديات: باب: لا يوخذ احد بجريرة اخيه ابيه، حديث (٤٤٩٥).

2738- اخرجه مسلم (٤/ ۱۸۸۳): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٦۱/ ۲٤۲٤)، و ابوداؤد (۲/ ٤٤۲): كتاب اللباس: باب: في لبس الصرف و الشعر، حديث (٤٠۳۲)، واحمد (٦/ ۱٦۲).

حَسَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ اَبِيهِمَا اُمُّ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَّقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَّقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبُ نَخْلَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ

◆◆ سیّدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔(اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں) ایک شخص آیا اس وقت سورج چڑھ چکا تھا۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ (سیّدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پرانے اور بغیر سلے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے، جو زعفران کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، اور ان کا رنگ ہلکا پڑ چکا تھا اور آپ کے پاس کھجور کی ایک شاخ بھی تھی۔

سیّدہ قیلہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی نقل کردہ حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب 50: مرد کے لئے زعفران اور خلوق استعمال کرنا حرام ہے۔

2740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ

2739۔ اخرجه ابوداؤد (۱۹۳/۲): كتاب الخراج و الفي والامارة: باب: في اقطاع الارضين (۳۰۷۰).

2740۔ اخرجه البخاري (۳۱۷/۱۰): كتاب اللباس: باب: النهي عن التزعفر للرجال، حديث (۵۸۴۶)، و مسلم (۱۶۶۲/۳): كتاب اللباس و الزينة: باب: نهي الرجل عن التزعفر (۲۱۰۱/۷۷) و ابوداؤد (۴۷۹/۲): كتاب الترجل باب: من الخلوق للرجال، حديث (۴۱۷۹)، و النسائي (۱۴۱/۵): كتاب مناسك الحج: باب: الزعفران للمحرم، حديث (۲۷۰۶) و النسائي (۱۸۹/۸): كتاب الزينة: باب: الزعفران، حديث (۵۲۵۶)، و احمد (۱۰۱/۳، ۱۸۷).

قول امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِىْ اَنْ يَّتَطَيَّبَ بِهٖ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی (رنگ کا کپڑا) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ نے یہ روایت اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد کے لئے زعفران استعمال کرنے کے حرام ہونے کا مطلب یہ ہے: مرد خوشبو کے طور پر زعفران لگائے۔

2741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيْمًا فَسَمَاعُهٗ صَحِيْحٌ وَّسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيْحٌ اِلَّا حَدِيْثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يُقَالُ اِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِىْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ قَدْ سَاءَ حِفْظُهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَفْصٍ هُوَ اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عُمَرَ

◆◆ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے خلوق (نامی خوشبو) لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! اسے دھولو اور پھر دوبارہ نہ لگانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس کی سند کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے اسے عطاء بن ساء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے پہلے زمانے میں عطاء بن سائب سے احادیث نقل کی تھیں ان کا سماع صحیح ہوگا اور شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے سماع صحیح ہے۔ ماسوائے دو احادیث کے جو عطاء بن

2741- اخرجه النسائي (١٥٢/٨): كتاب الزينة: باب: التزعفر و الخلوق، حديث (٥١٢١)، (٥١٢٢)، و احمد (١٧١/٤، ١٧٣)، و الحميدي (٣٦٢/٢)، حديث (٨٢٢).

سائب کے حوالے سے' زاذان سے منقول ہیں۔
شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں روایات کو آخری عمر میں سنا تھا۔
ایک قول کے مطابق عطاء بن سائب کی آخر میں یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔
اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
ابوحفص نامی راوی ابوحفص بن عمرو ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيبَاجِ

باب 51: حریر اور دیباج (مردوں کے لئے) پہننا حرام ہے

2742 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ وَّقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَيُكْنٰى اَبَا عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔
اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔
اس کا تذکرہ ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعمرو نامی راوی سے منقول ہے۔
سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں ان کا نام عبداللہ ہے' اور ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔
عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے ان کے حوالے سے' احادیث نقل کی ہیں۔

2743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

2742- اخرجه مسلم (۱۶۴۱/۳): كتاب اللباس والزينة: باب: تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء وخاتم الذهب و الحرير على الرجل، حديث (۲۰۶۹/۱۰)، و احمد (۲۶/۱) ولم يذكره بلفظه الا احمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ

◆◆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں تو آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ حضرت مسور بیان کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے فرمایا: اندر جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا موجود تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہارے لئے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو خوش ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابن ابی ملیکہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

باب 52: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے

2744 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی دی ہوئی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔

اس بارے میں ابواحوص نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

2743۔ اخرجه البخاری (۲٦٣/٥): كتاب الهبة: باب: كيف يقبض العبد المتاع، حديث (۲۰۹۹)، (۲۸۰/۱۰): كتاب اللباس: باب: القباء و فروج حرير و هو القباء و يقال هو الذی له شق من خلفه، حديث (٥٨٠٠)، و مسلم (۷۳۱/۲): كتاب الزكاة: باب: اعطاء من سال بفحش و غلظة، حديث (۱۰۵۸/۱۲۹)، و ابوداؤد (٤٤١/٢): كتاب اللباس : باب: ما جاء فی الاقبية، حديث (٤٠٢٨)، و النسائی (۲۰٥/۸) كتاب الزينة: باب: لبس الاقبية، حديث (٥٣٢٤)، و احمد (۳۲۸/٤)۔

2744۔ اخرجه النسائی (۷۹/٥): كتاب الزكاة: باب: الاختيال فی الصدقة، حديث (٥٥٩)، و ابن ماجه (۱۱۹۲/۲): كتاب اللباس : باب: البس ما شئت، ما اخطاك سرف او مخيلة، حديث (۳٦۰٥)، و احمد (۱۸۱/۲)، (۱۸۲/۲)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

باب 53: سیاہ موزا پہننا

2745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ دَلْهَمٍ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزوں کا ایک جوڑا بھیجا تھا' جو سیاہ رنگ کا تھا اور اس پر کوئی نقش نہیں بنا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پہنا' پھر آپ نے وضو کیا اور ان پر مسح کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔
ہم اس روایت کو صرف دلہم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
محمد بن ربیعہ نے بھی اس روایت کو دلہم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب 54: سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

2746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مسلمان کا نور ہے۔

2745- اخرجه ابوداؤد (۸۷/۱): كتاب الطهارة: باب: المسح على الخفين، حديث (۱۵۵)، و ابن ماجه (۱۸۲/۱): كتاب الطهارة و سننها: باب: ما جاء في المسح على الخفين، حديث (۵٤۹)، (۱۱۹٦/۲): كتاب اللباس: باب: الخفاف السود، حديث (۳٦۲۰) و احمد (۳۵۲/۵).

2746- اخرجه ابوداؤد (٤۸٤/۲): كتاب الترجل: باب: في نتف الشيب، حديث (٤۲۰۲)، و النسائي (۱۳٦/۸): كتاب الزينة: باب: النهي عن نتف الشيب، حديث (۵۰٦۸)، و ابن ماجه (۱۲۲٦/۲): كتاب الادب: باب: نتف الشيب، حديث (۳۷۲۱)، و احمد (۱۷۹/۲)، (۲۰٦/۲)، (۲۰۷/۲)، (۲۱۰/۲)، (۲۱۲/۲).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

عبدالرحمٰن بن حارث اور دیگر راویوں نے اسے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب 55: (فرمان نبوی ہے) جس شخص سے مشورہ لیا جائے' وہ امانت دار ہوتا ہے

2747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ

توضیحِ راوی: وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَّهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّىْ لَاُحَدِّثُ الْحَدِيْثَ فَمَا اَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

اس حدیث کو کئی راویوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیبان ایک کتاب کے مصنف ہیں اور علم حدیث میں مستند ہیں۔ ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔

عبدالجبار نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عبدالملک بن عمیر نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں جو بھی حدیث بیان کرتا ہوں' اس میں کسی ایک لفظ کی بھی کمی نہیں کرتا۔ (یعنی لفظ بہ لفظ بیان کرتا ہوں)

2748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے' وہ امانت

2747- اخرجه ابوداؤد (۷۵۵/۲): كتاب الادب: باب: في المشورة، حديث (۵۱۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۳۳/۲): كتاب الادب المستشار موتمن، حديث (۳۷۴۵).

2748- انفردبه الترمذي كما في (التحفة)(۶۶۱۳)، حديث (۱۸۲۹۹)، وذكره المتقي الهندي في (الكنز) (۴۰۹/۳)، حديث (...) وعزاه للترمذي عن ام سلمة.

ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّؤْمِ

باب 56: نحوست کا بیان

2749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَبَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ لِاَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِيْنِیِّ وَالْحُمَيْدِیَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَذَكَرَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ لَمْ يَرْوِ لَنَا الزُّهْرِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسٍ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْمَرْاَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ عورت، رہائش گاہ اور جانور۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2749۔ اخرجه البخاری (۹/۰ ٤)، کتاب النکاح: باب: ما يتقی من شوم المراة و قوله تعالیٰ: (ان من ازوجكم و اولدكم عدوالكم) (التغابن: ١٤)، حديث (٥٠٩٣)، البخاری (٢٢٣/١٠): کتاب الطب: باب: الطيرة، حديث (٥٧٥٣)، و مسلم ١٧٤٦/٤، ١٧٤٧): کتاب السلام: باب: الطيرة و الفال و ما يكون فيه من الشوم، حديث (٢٢٢٥/١١٥)، و ابوداؤد (٤١٢/٢): كتاب الطب: باب: من الطيرة، حديث (٣٩٢٢)، و النسائی (٢٢٠/٦): كتاب الخيل: باب: شوم الخيل، حديث (٣٥٦٩)، و ابن ماجه (٦٤٢/١) كتاب النكاح: باب: ما يكون فيه اليمن والشوم، حديث (١٩٩٥)، و احمد (٨/٢، ٣٦/٢، ١٢٦/٢، ١٥٢/٢)، و مالك (٩٧٢/٢): كتاب الاستئذان: باب: ما يتقی من الشوم، حديث (٢٢)، و الحميدی (٢٨٠/٢)، حديث (٦٢١)۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن ابی عمر نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے' جو سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم اور حمزہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

سعید کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: علی بن مدینی اور حمیدی نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سالم اور حمزہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' اسے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کسی چیز میں نحوست ہوگی' تو عورت میں ہوگی' یا جانور میں ہوگی' یا رہائش گاہ میں ہوگی۔

2750 وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' نحوست کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ البتہ کبھی گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں برکت ہوتی ہے۔

یہ بات علی بن حجر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے' جو اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، معاویہ بن حکیم کے حوالے سے' ان کے چچا حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ

باب 57: دو آدمی، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں

2751 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ح وحَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وقَالَ سُفْيَانُ فِىْ حَدِيْثِهٖ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُؤْذِى الْمُؤْمِنَ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ اَذَى الْمُؤْمِنِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین افراد موجود ہو تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں۔

سفیان نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کر دے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں کیونکہ یہ بات مؤمن کو اذیت دیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ مؤمن کو اذیت دیئے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْعِدَةِ

باب 58: (کچھ دینے کا) وعدہ کرنا

2752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ

2751۔ اخرجه البخاری (۸۵/۱۱): کتاب الاستئذان: باب: اذا کانوا اکثر من ثلاثه فلا باس بالمساواة والمناجاة، حدیث (۶۲۹۰)، و مسلم (۱۷۱۸/۴) کتاب السلام: باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاه حدیث (۲۱۸۴/۳۸)، و ابوداؤد (۶۷۹/۲): کتاب الادب: باب فی التناجی، حدیث (۴۸۵۱)، و ابن ماجه (۱۲۴۱/۲): کتاب الادب: باب: لا یتناجی اثنان دون الثالث، حدیث (۳۷۷۵)، و الدارمی (۲۸۲/۲) کتاب الاسیئذان: باب: لا یتناجی اثنان دون صاحبهما، و احمد (۳۷۵/۱، ۴۲۵، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۵) و الحمیدی (۶۱/۱) حدیث (۱۰۹)، کذلك اخرجه البخاری فی (الآدب المفرد) ص (۳۴۱)، حدیث (۱۱۷۴)۔

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِءْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادٍ لَّهُ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَلَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ کا رنگ سفید تھا اور بالوں میں بھی کچھ سفیدی آ چکی تھی۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ جوان اونٹنیاں دینے کا حکم دیا' پھر ہم انہیں وصول کرنے کے لئے گئے' تو اس وقت آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ ہمیں کوئی چیز نہیں دے سکے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین ہوئے' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا تھا وہ آگے آئے' تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا: تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

مروان بن معاویہ نے یہ روایت اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اسی کی مانند ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

ان راویوں نے اس روایت میں مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کئے۔

2753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

2752۔ اخرجه البخاری (٦٥١/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی الله عليه وسلم ، حديث (٣٥٤٣، ٣٥٤٤)، و مسلم (١٨٢٢/٤): كتاب الفضائل: باب: شيبة صلى الله عليه وسلم. حديث (٢٣٤٣/١٠٧)، و النسائی فی (الكبری) (٤٩/٥): كتاب المناقب: باب: فضائل الحسن والحسين، و احمد (٣٠٧/٤)، و الحميدی (٣٩٤/٢)، حديث (٨٩٠).

توضیح راوی: وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ

◆◆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

کئی راویوں نے اسماعیل بن خالد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب سوائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

باب 59: "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں" کہنا

2754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

2755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ

متنِ حدیث: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا (یعنی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن ان سے یہ فرمایا: تم تیراندازی جاری رکھو۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں) آپ نے ان سے فرمایا: اے بہادر جوان! تم تیراندازی جاری رکھو۔

اس بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2754۔ اخرجه النسائي في (الكبرى) (٥٧/٦): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: التفدية، حديث (١٠٠٢٢/٥).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

2756 وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کئی راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن اپنے والدین کو میرے لیے جمع کیا تھا آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم تیر اندازی جاری رکھو!

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ يَا بُنَىَّ

باب 60: ''اے میرے بیٹے'' کہنا

2757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ شَيْخٌ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهٗ يَا بُنَىَّ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَّهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ بَصْرِىٌّ وَّقَدْ رَوٰى

2756۔ اخرجه البخاری (۴۱۵/۷): كتاب المغازی: باب: اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا، حديث (۴۰۵۶)، و كذا اخرجه (۱۰۴/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سعد بن ابی وقاص، حديث (۳۷۲۵)، و مسلم (۱۸۷۶/۴): كتاب فضائل الصحابة، باب: فضل سعد بن ابی وقاص، حديث (۲۴۱۲/۴۲)، و النسائی فی (الكبری) (۵۷/۶): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: التفدية، حديث (۷/۱۰۰۲۴)، و ابن ماجه (۴۷/۱)، المقدمة: فضل سعد بن ابی وقاص، حديث (۱۳۰)، واحمد (۱۷۴/۱، ۱۸۰)۔

2757۔ اخرجه مسلم (۱۶۹۳/۳): كتاب الادب: باب: جواز قوله لغير ابنه يا بنی و استحبابه للملاطفة، حديث (۲۱۵۱/۳۱)، و ابوداؤد (۷۰۹/۲): كتاب الادب: باب: فی الرجل يقول لا بن غيره يا بنی، حديث (۴۹۶۴)، و احمد (۲۸۵/۳)۔

عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے''

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابوعثمان نامی راوی بزرگ اور ثقہ ہیں۔ یہ جعد بن عثمان ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں۔ یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

یونس بن عمیر، شعبہ اور دیگر آئمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب 61: (نومولود) بچے کا نام جلدی رکھنا

2758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے، اس کے بال مونڈنے اور اس کا عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب 62: کون سے نام پسندیدہ ہیں؟

2759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2758۔ تفردبه الترمذی كما جاء فی (التحفة) (۳۳٤/٦)، حديث (۸۷۹۰) وذكره السيوطی فی (الدر المنثور) (٦۰۷/۳) و عزاه لابی داؤد و احمد و ابن مارديه و ابونعيم فی (الحلية) من طريق ام سلمة.

2759۔ اخرجه مسلم (۱٦۸۲/۳): كتاب الادب: باب: النهی عن التكنی بابی القاسم و بيان ما يستحب من الاسماء حديث (۲۱۳۲/۲) و ابوداؤد (۷۰٥/۲): كتاب الادب: باب: فی تغيير الاسماء، حديث (٤۹٤۹)، و ابن ماجه (۱۲۲۹/۲): كتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء، حديث (۳۸۲۸)، و الدارمی (۱۹٤/۲): كتاب الاستيذان: باب: ما يستحب من الاسماء، و احمد (۲٤/۲، ۱۲۸) عن نافع عن ابن عمر به.

متن حدیث: اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اوراس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّ اَحَبَّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب 63: کون سے نام ناپسندیدہ ہیں

2761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى رَافِعٌ وَّبَرَكَةُ وَيَسَارٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ

وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ رافع، برکہ اور یسار نام رکھا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

2761۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۲۹/۲) كتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء، حديث (۳۷۲۹)۔

ابواحمد نے اسے سفیان کے حوالے سے، ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابواحمد نامی راوی ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

لوگوں کے نزدیک یہ بات مشہور ہے: یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ہے۔

2762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحٌ وَّلَا اَفْلَحُ وَلَا يَسَارٌ وَّلَا نَجِيحٌ يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے بچے کا نام رباح، یسار، افلح اور نجیح نہ رکھو' کیونکہ جب اس کے بارے میں پوچھا جائے گا' کیا وہ ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ

قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ وَاَخْنَعُ يَعْنِي وَاَقْبَحُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا' جس کو دنیا میں "ملک الاملاک" کہا جائے گا۔

لفظ "اخنع" کا مطلب سب سے زیادہ قبیح (برا) ہونا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس کا مطلب شہنشاہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2762- اخرجه مسلم (١٦٨٥/٣): كتاب الادب: باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة و بنافع و نحوه حديث (٢١٣٧/١٢) و ابوداؤد (٧٠٨/٢): كتاب الادب: باب في تغيير الاسم القبيح، حديث (٤٩٥٨) و ابن ماجه (١٢٢٩/٢) كتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء، حديث (٣٧٣٠) و الدارمي (٢٩٤/٢): كتاب الاستئذان: باب: ما يكره من الاسماء، و احمد (٧/٥، ١٢، ١٠، ٢١)۔

2763- اخرجه البخاري (٦٠٤/١٠): كتاب الادب: باب: ابغض الاسماء الى الله، حديث (٦٢٠٥، ٦٢٠٦)، و مسلم (١٦٨٨/٣): كتاب الاداب: باب: تحريم التسمي بملك الاملاك، و بملك الملوك (٢١٤٣/٢٠) و ابوداؤد (٧٠٨/٢) كتاب الادب: باب: في تغيير الاسم القبيح، حديث (٤٩٦١)، و احمد (٢٤٤/٢)، و الحميدي (٤٧٨/٢)، حديث (١١٢٧)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَغْيِيرِ الْاَسْمَاءِ

باب 64: نام تبدیل کر دینا

2764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَاِنَّمَا اَسْنَدَهُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُمَرَ مُرْسَلًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ وَّعَائِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُسْلِمٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ وَّشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس کی سند یہ بیان کی ہے: یہ عبیداللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے عبیداللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حکم بن سعید رضی اللہ عنہ، حضرت مسلم رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے حوالے سے اور خیثمہ بن عبدالرحمٰن کی ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

2765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

2764۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) حدیث رقم (۸۲۸)، و مسلم (۱۶۸۶/۳): کتاب الآداب: باب: استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن و تغییر اسم برة الی زینب و جویریة، و نحوها، حدیث (۲۱۳۹/۱۴) و ابوداؤد (۷۰۶/۲): کتاب الادب: باب: من تغییر الاسم القبیح، حدیث (۴۹۵۲)، وابن ماجه (۱۲۳۰/۲): کتاب الادب: باب: تغییر الاسماء، حدیث (۳۷۳۳)، و الدارمی (۲۹۴/۲): کتاب الاستئذان باب: فی تغییر الاسماء، و احمد (۱۸/۲)۔

2765۔ انفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۸۷/۱۲)، حدیث (۱۷۱۲۷) ذکره المتقی فی (الکنز) (۱۵۷/۷) حدیث (۱۸۵۰۸) و عزاه للترمذی عن عائشة۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

ابوبکر بن نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن علی نامی راوی بعض اوقات اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل''، حدیث کے طور پر بھی نقل کرتے ہیں: اور اس کی سند میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 65: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء کا بیان

2766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ حُذَیْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا' اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا' اور میں عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْجَمْعِ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ

باب 66: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرنا حرام ہے

2767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمِّیَ مُحَمَّدًا اَبَا

2766- اخرجه البخاری (۵۰۹/۸): کتاب التفسیر: باب: یاتی من بعدی اسمه احمد، حدیث (۴۸۹۶)، و مسلم (۱۸۲۸/۴): کتاب الفضائل: باب: فی اسمائه صلی اللہ علیه وسلم، حدیث (۲۳۵۴/۱۲۴)، و احمد (۸۰/۴، ۸۴) و الحمیدی (۲۵۳/۱)، حدیث (۵۵۵).

الْقَاسِمِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرے اور وہ "ابوالقاسم محمد" نام رکھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے اکٹھا کر لے۔

جبکہ بعض حضرات نے ایسا کیا بھی ہے۔

2768 متن حدیث: رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوْقِ يُنَادِيْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

قولِ امام ترمذی: وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّكْنٰى اَبَا الْقَاسِمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے بازار میں ایک شخص کو بلند آواز میں "ابوالقاسم" کہتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو نہیں بلایا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا مکروہ ہے۔

2769 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا سَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِيْ

2767۔ اخرجه البخاری من (الادب المفرد) حديث رقم (۸۵۳)، و احمد (۴۳۳/۲)۔

2769۔ اخرجه ابوداؤد (۷۱۰/۲): كتاب الادب: باب: من راى ان لا يجمع بينهما، حديث (۴۹۶۶)، و احمد (۳۱۳/۳) عن ابى الزبير عن جابر به۔

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میرے نام جیسا (اپنے بچوں کا) نام رکھو تو میری کنیت جیسی کنیت اختیار نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ وَّهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ اُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَّاُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّي

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

محمد بن حنفیہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی بیٹا ہو تو میں اس کا نام "محمد" رکھ سکتا ہوں۔ اور آپ کی کنیت استعمال کر سکتا ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: یہ اجازت میرے لیے تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

باب 67: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں

2771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: اِنَّمَا رَفَعَهُ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ عَنِ ابْنِ اَبِي غَنِيَّةَ وَرَوٰى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِي غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

2770- اخرجه ابوداؤد (۲/۷۱۰): كتاب الادب: باب: في الرخصة في الجمع بينهما، حديث (۴۹۶۷).

2771- تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (۷/۲۵) حديث (۹۲۱۳) ذكره المتقي الهندي في (الكنز) (۲/۶۰۲)، حديث (۴۸۵۲)، و عزاه للطبراني.

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ابوسعید نے اس حدیث کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو ابن ابی غنیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی غنیہ کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، کثیر بن عبداللہ کی ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے' نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

2772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

باب 68: شعر موزوں کرنا (یا سنانا)

2773 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِى الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِى الزِّنَادِ

2772۔ اخرجه ابوداؤد (۷۲۱/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء فى الشعر، حديث (۵۰۱۱)، و ابن ماجه (۱۲۳۶/۲): كتاب الادب: باب: الشعر، حديث (۳۷۵۶)، واحمد (۲۶۹/۱، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۲۷، ۳۳۲) وكذا اتى فى (الادب المفرد) للبخارى رقم (۸۸۰).

2773۔ اخرجه ابوداؤد (۷۲۲/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء فى الشعر، حديث (۵۰۱۵)، و احمد (۷۲/۶).

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے۔ وہ اس پر کھڑے ہو جاتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخریہ اشعار پیش کیا کرتے تھے۔

(راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' (کفار کے) اعتراضات کے جوابات دیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس کے ذریعے' حسان کی تائید کرتا رہتا ہے' جب تک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے فخریہ کلام کہتا ہے' یا اعتراضات کے جوابات دیتا ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہ وہ روایت ہے' جو ابن ابی زناد کے حوالے سے' منقول ہے۔

2774 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ

قولِ امام ترمذی: وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَاِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمرہ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چل رہے تھے' اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''اے کفار کی اولاد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو خالی کر دو آج کے دن ان کی تشریف آوری پر ہم تمہیں اس طرح

2774۔ اخرجه النسائي (٢٠٢/٥): كتاب مناسك الحج: باب: انشاد الشعر في الحرم، حديث (٢٨٧٣)، و النسائي (٢١١/٥): كتاب مناسك الحج: باب: استقبال الحج، حديث (٢٨٩٣)، و ابن خزيمة (١٩٩/٤)، حديث (٢٦٨٠)، و ابن حميد ص (٣٧٥) حديث (١٢٥٧).

ماریں گے کہ جو مار دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں اس طرح کے شعر سنا رہے ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! اسے رہنے دو یہ ان (کفار) کے لئے تیروں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عبدالرزاق نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث میں یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چل رہے تھے۔

بعض محدثین کے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے' اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا تھا۔

2775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِیْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَیَتَمَثَّلُ وَیَقُوْلُ وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثال کے طور پر کوئی شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا کرتے تھے۔

''وہ تمہارے پاس ان چیزوں کی اطلاع لے کر آئے گا جس کی تم نے تیاری نہیں کی''

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ

2775۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۸۷۵)، و النسائی (۲٤۸/٦): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: مايقول اذا استراث الخبر، حديث (۳/۱۰۸۳۵)، واحمد (۱۳۸/٦، ۲۲۲)۔

2776۔ اخرجه البخاری (۱۸۲/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: ايام الجاهلية، حديث (۳۸٤۱)، (۵۵۳/۱۰): كتاب الادب: باب: ما يجوز من الشعر و الرجز و الحداء وما يكره منه، حديث (٦۱٤۷)، (۳۲۸/۱۱): كتاب الرقاق: باب: الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله و النار مثل ذلك، حديث (٦٤۸۹)، و مسلم (۱۷٦۸/٤): كتاب الشعر: باب: (-)، حديث (۲۲۵٦/۲)، و ابن ماجه (۱۲۳٦/۲): كتاب الادب: باب: الشعر، حديث (۳۷۵۷)، و احمد (۳۹۱/۲، ۲٤۸، ٤٤٤، ٤۸۰، ٤۷۰)، و الحميدی (٤۵٤/۲)، حديث (۱۰۵۳)۔

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی عرب شاعر نے جو کلمات کہے ہیں ان میں سب سے بہترین شعر لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

''جان لو! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شے فانی ہے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اسے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں۔ آپ کے اصحاب شعر سنایا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے تھے۔ بعض اوقات آپ ان کے ساتھ مسکرا دیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہیر نے بھی اسے سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

باب 69: (فرمان نبوی ہے) آدمی کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ شعر سے بھر جائے

2778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسٰى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّيْ يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ

2777۔ اخرجه مسلم (٦٠٧/٢ ۔ الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل الجلوس فی مصلاة بعد الصبح و فضل المساجد، حديث (٦٧٠/٢٨٦)؛ و ابوداؤد (٤١٣/١) كتاب الصلاة: باب صلاة الضحى، حديث (١٢٩٤)، (٦٧٩/٢) كتاب الادب: باب: فی الرجل يجلس متربعاً، حديث (٤٨٥٠)، و النسائی (٨٠/٣): كتاب السهو: باب: تعود الامام فی مصلاه بعد التسليم، حديث (١٣٥٧، ١٣٥٨)، و احمد (٨٦/٥، ٨٨، ٩٠، ١٠٠، ١٠١، ١٠٥، ١٠٧) و ابن حزيمة (٣٧٢/١)، حديث (٧٥٧)۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا یَّرِیَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا

فی الباب: وَّفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا جو اس کو کھا رہی ہو۔ اس کے لئے اس چیز سے بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

محمد بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا اس شخص کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْفَصَاحَةِ وَالْبَیَانِ

باب **70**: فصاحت اور بیان

2780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ بِشْرِ ابْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2778۔ اخرجه البخاری (۱۰/۵٦٤): کتاب الادب: باب: ما یکره ان یکون الغالب علی الانسا الشعر حتی یصده عن ذکر اللّٰه و العلم و القرآن، حدیث (٦١٥٥)، و مسلم (١٧٦٩/٤): کتاب الشعر: باب(ـــ) حدیث (٢٢٥٧/٧)، و ابوداؤد: (٧٢١/٢): کتاب الادب: باب: ما جاء فی الشعر، حدیث (٥٠٠٩)، و ابن ماجه (١٢٣٦/٢): کتاب الادب: باب: ما کره من الشعر، حدیث (٣٧٥٩)، و احمد (٢٨٨/٢، ٣٥٥، ٣٩١، ٤٧٨، ٤٨٠)۔

2779۔ اخرجه مسلم (١٧٦٩/٤): کتاب الشعر: باب: (ـ) حدیث (٢٢٥٨/٨)، و ابن ماجه (١٢٣٧/٢): کتاب الادب: باب: ما کره فی الشعر حدیث (٣٧٦٠)، و احمد (١٧٥/١، ١٧٧، ١٨١)۔

2780۔ اخرجه ابوداؤد (٧٢٠/٢): کتاب الادب: باب: ما جاء فی المتشدق فی الکلام حدیث (٥٠٠٥)، واحمد (١٦٥/٢، ١٨٧)۔

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے' جو اپنی زبان کے ذریعے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے' جیسے گائے چارے کو لپیٹتی ہے (یعنی بے معنی اور لایعنی گفتگو کرتا ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: آدمی ایسی چھت پر سوئے جس کے آس پاس دیوار نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالجبار بن عمر نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

2781- تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۳٦۹/۲)، حدیث (۳۰۵۳) ذکره المنذری فی (الترغیب) (٦۳۵/۳)، حدیث (٤۵۱۱) وعزاه للترمذی عن جابر۔

2782- اخرجه البخاری (۱۹۵/۱): کتاب العلم: باب: ما کان النبی صلی الله علیه وسلم یتخولهم بالموعظة و العلم کی لا ینفروا، حدیث (٦۸)، (۱۹۷/۱): کتاب العلم باب من جعل لا هل العلم ایاما معلومة، حدیث (۷۰)، (۲۳۱/۱۱): کتاب الدعوات: باب: الموعظة ساعة بعد ساعة، حدیث (٦٤۱۱)، و مسلم (۲۱۷۲/٤) کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: الاقتصاد فی الموعظة، حدیث (۲۸۲۱/۸۲)، و احمد (٤۲۵/۱، ٤٤۰)، و الحمیدی (٦۰/۱)، حدیث (۱۰۷)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (دنوں میں) وقفے وقفے کے ساتھ وعظ کیا کرتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

2783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَآئِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَىُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوصالح بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا' تو ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے باقاعدگی سے کیا جائے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا

2783- اخرجه احمد (٦/٣٢، ٢٨٩).

جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو کچھ چیزوں کا منہ بند کر دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو، چراغ کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات کوئی چوہا بتی کو گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور پورے گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم سبزے کی فراوانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی کے موقع پر سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر پورا کرنے کی کوشش کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ' چونکہ یہ رات کے وقت جانوروں اور حشرات الارض کے گزرنے کی جگہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

2784- اخرجه البخارى (۹۱/۱۰): كتاب الاشربة: باب: تغطية الاناء: حديث (۵۶۲۳، ۵۶۲۴)، (۸۸/۱۲): كتاب الاستئذان: باب: لا تترك النار فى البيت عند النوم، حديث (۶۲۹۵)، (۸۹/۱۱): كتاب الاستئذان: باب: لا تترك النار فى البيت عن النوم حديث (۶۲۹۶)، (۴۰۹/۶): كتاب بدء الخلق: باب: اذا وقع الذباب فى شراب احدكم فليغمسه فان فى احد جناحيه داء و فى الآخر شفاء و خمس من الدواب فواسق يقتلن فى الحرم، حديث (۳۳۱۶)، و مسلم (۱۵۹۵/۳): كتاب الاشربة: باب: الامر بتغطية الاناء، حديث (۲۰۱۲/۹۷)، و ابوداؤد (۳۶۵/۲): كتاب الاشربة: باب: من ايكا الآنية، حديث (۳۷۳۱)، و احمد (۳۱۹/۳، ۳۶۲، ۳۸۸) و ابن خزيمة (۶۸/۱)، حديث (۱۳۱).

2785- اخرجه مسلم (۱۵۲۵/۳): كتاب الامارة: باب: مراعاة مصلحة الدواب فى السير و النهى عن التعريس فى الطريق، حديث (۱۹۲۶/۱۷۸)، و ابوداؤد (۳۲/۲): كتاب الجهاد: باب: فى سرعة السير و النهى عن التعريس فى الطريق، حديث (۲۵۶۹)، و احمد (۳۳۷/۲، ۳۷۸)، و ابن خزيمة (۱۴۵/۴)، حديث (۲۵۵۰)، (۱۴۷/۴)، حديث (۲۵۵۶)، (۲۵۵۷).

كِتَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

امثال کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَثَلِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

باب 1: (فرمان نبوی ہے:) اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مثال

2786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ عَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ يَّدْعُوْ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَّدْعُوْ فَوْقَهٗ (وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) وَالْاَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام دارمی: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال اس طرح بیان کی ہے: وہ ایسا راستہ ہے، جس پر دونوں طرف دیواریں ہیں، جن میں مختلف دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں، پھر ایک دعوت دینے والا شخص اس پل کے سرے پر (کھڑا) ہو کر دعوت دیتا ہے، اور ایک دعوت دینے والا اس پر دعوت دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ وہ دروازے جو پل کے دونوں طرف ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں (یعنی اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں) اور کوئی بھی شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حدود میں مبتلا نہیں ہوتا، جب تک اس پردے کو ہٹایا نہ جائے، اور وہ شخص، اس پر دعوت دے رہا ہے، وہ اپنے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت کرنے والا ہے۔ (یعنی اس کا رسول ہے)

2786۔ اخرجه احمد (۱۸۲/٤، ۱۸۳).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔
میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زکریا بن عدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: بقیہ نامی محدث سے وہ روایات قبول کرو' جو وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: البتہ اسماعیل بن عیاش کی روایات کو قبول نہ کرو' خواہ وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں یا غیر ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں۔

2787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَاْسِیْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَیَّ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَا فِيْهَا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا: جبریل میرے سرہانے موجود ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کی طرف موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال بیان کرو! تو دوسرے نے جواب دیا: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا) آپ سنیے۔ آپ کے کان سنتے ہیں اور آپ کا ذہن اس کو سمجھتا ہے۔ آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے' جو ایک محل بنواتا ہے' پھر اس محل میں ایک گھر بناتا ہے' پھر اس میں ایک دستر خوان رکھواتا ہے' پھر ایک پیغام رساں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے تو ان میں سے کچھ لوگ پیغام رساں کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں' تو وہ بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ محل اسلام ہے وہ گھر جنت ہے' اور وہ پیغام رساں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں اور جو شخص آپ کی دعوت کو قبول کرے گا' وہ اسلام میں داخل ہو گا' اور جو اسلام میں

2787- اخرجه البخاری تعليقاً عن قتيبة عن ليث عن خالد عن سعيد بن ابی هلال عن جابر به اخرجه البخاری (۲۶۳/۱۳) كتاب الاعتصام، باب: الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم و قول الله تعالىٰ (و اجعلنا للمتقين اماماً) حديث رقم (۷۲۸۱)۔

داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہوگا وہ وہاں موجود چیزوں کو کھا پی لے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور وہ سند اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

سعید بن ابوہلال نامی راوی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهٖ اِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ فَاِنَّهٗ سَيَنْتَهِيْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَلِّمُوْنَكَ قَالَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ اِذْ اَتَانِيْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّلَا اَرٰى قِشْرًا وَّيَنْتَهُوْنَ اِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَنِيْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ اَرَانِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَا رَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهٗ يَقْظَانُ اضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَاْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهٗ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ قَالَ عَذَّبَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَآءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هٰؤُلَآءِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوا الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ عَذَّبَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ هُوَ الْهُجَيْمِيُّ وَاسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَّاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْهُ مُعْتَمِرٌ وَّهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ طَرْخَانَ وَلَمْ يَكُنْ تَيْمِيًّا وَّاِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِيْ تَيْمٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا رَاَيْتُ اَخْوَفَ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

2788۔ اخرجه الدارمی (۷/۱)، کتاب ــ باب: صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے قریب وادی بطحا میں چلے گئے۔ انہیں وہاں بٹھا دیا اور پھر ایک لکیر کھینچ کر ارشاد فرمایا: اس لکیر سے آگے نہ بڑھنا' تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے' تم ان کے ساتھ کوئی بات نہ کرنا' وہ بھی تمہارے ساتھ کوئی بات نہیں کریں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تک جانا تھا وہاں تشریف لے گئے۔ میں اس دوران اس دائرے کے اندر بیٹھا رہا۔ اس دوران کچھ لوگ وہاں آئے یوں لگتا تھا کہ وہ بڑے بھاری بھر کم لوگ ہیں' ان کے بال اور جسم اس طرح تھے کہ نہ میں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھا اور نہ ہی میں نے انہیں لباس پہنے ہوئے دیکھا' وہ میری طرف آئے لیکن اس لکیر کو پار نہیں کر سکے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں رات بھر سو نہیں سکا پھر آپ اس لکیر کے اندر میرے پاس آئے۔ آپ نے میرے زانوں کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے' تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران جب میں بیٹھا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے' تو وہاں کچھ لوگ آئے' جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے حسن و جمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ میرے پاس آئے' پھر ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف بیٹھ گئی اور دوسری جماعت آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گئی' پھر انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا: ہم نے ایسا کوئی بندہ نہیں دیکھا جسے وہ کچھ عطا کیا گیا جو ان نبی کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی دونوں آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں' لیکن ان کا ذہن بیدار ہوتا ہے۔ تم ان کے لئے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال اس سردار کی طرح ہے' جو ایک محل بناتا ہے' پھر اس میں دستر خوان رکھواتا ہے' اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت دیتا ہے' تو جو شخص اس دعوت کو قبول کر لے گا وہ کھانے کو کھا لے گا' اور اس مشروب کو پی لے گا' اور جو اس دعوت کو قبول نہیں کرے گا' وہ سردار اس پر ناراض ہو گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے سزا دے گا پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا؟ جو ان لوگوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو یہ کون لوگ تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس کا مفہوم یہ ہے: رحمٰن نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو اس کی طرف دعوت دی۔ تو جو شخص اس کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ جنت میں داخل ہو گا' اور جو اس کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا' رحمٰن اس کو سزا دے گا۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے عذاب دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور یہ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوتمیمہ نامی راوی ہجیمی ہیں اور ان کا نام طریف بن مجالد ہے۔

ابوعثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

سلیمان تیمی نامی راوی سے اس روایت کو معتمر نے نقل کیا ہے' یہ راوی سلیمان بن ترخان ہے۔ یہ ''تیمی'' نہیں ہیں۔ یہ

صاحب بنوتمیم کے ہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے اور ان سے منسوب ہو گئے۔

علی (بن مدینی) فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَثَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَنْبِیَاءِ قَبْلَهٗ

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی مثال

2789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِیْمُ بْنُ حَیَّانَ بَصْرِیٌّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ كَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو گھر بناتا ہے اسے مکمل کر لیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اس اینٹ کی جگہ کو کیوں خالی رکھا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَثَلِ الصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ

باب 3: نماز، روزے اور صدقے کی مثال

2790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ سَلَّامٍ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ یَحْیٰی بْنَ زَكَرِیَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ یُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِیْسٰی اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا

2789- اخرجه البخاری (٦/٦٤٥): كتاب المناقب: باب: خاتم النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (٣٥٣٤)، و مسلم (١٧٩١/٤): كتاب الفضائل: باب: ذكر كونه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین، حدیث (٢٢٨٧/٢٣).

2790- اخرجه (ابن خزیمة) (٢٤٤/١)، حدیث (٤٨٣)، (٦٣/٢)، حدیث (٩٣٠)، (١٩٥/٣)، حدیث (١٨٩٥)، و احمد (١٣٠/٤، ٢٠٢).

بِهَا فَإِمَّا اَنْ تَأمُرَهُمْ وَإِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُّخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَتَعَدَّوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ اَوْ يُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَآمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ قَالَ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ لَهٗ صُحْبَةٌ وَّلَهٗ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهٗ مَمْطُوْرٌ وَّقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

◆◆ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنواسرائیل کو یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ انہوں نے ایسا کرنے میں کچھ تاخیر کی' تو حضرت عیسیٰ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے: آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنواسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ اس پر عمل کریں' یا تو آپ ان کو حکم دے دیں ورنہ میں انہیں یہ حکم دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے یہ فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے: اگر آپ نے مجھ سے پہلے ایسا کر دیا تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے عذاب دیا جائے گا پھر انہوں نے بیت المقدس میں لوگوں کو جمع کیا وہ بھر گیا اور لوگ اس کے کناروں تک بیٹھ گئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ میں

خود بھی ان پر عمل کریں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم ان پر عمل کرو۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، وہ شخص جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں ایک غلام خریدتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تم یہ کام کرو اور اس کا منافع مجھے ادا کرو تو وہ غلام کام کرنے کے بعد اس کا منافع اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو ادا کرتا ہے تو تم بتاؤ کون شخص اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟

اللہ تعالیٰ تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہے جب تم نماز ادا کرو تو اِدھر اُدھر منہ نہ کرو کیونکہ جب بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے مدمقابل ہوتا ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ ہو اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو جس میں مشک موجود ہو جس کی خوشبو ہر کسی کو اچھی لگتی ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اچھی لگتی ہے۔ روزہ دار شخص کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمن قید کر لیتا ہے۔ اس کے ہاتھ، گردن پر باندھ دیتا ہے اور اس کی گردن اڑانے کے لئے اسے لے کر جاتا ہے۔ وہ شخص یہ کہتا ہے: تھوڑا یا زیادہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ میں تمہیں فدیے کے طور پر دیتا ہوں تو وہ اپنا فدیہ ادا کر کے (خود کو ان سے چھڑوا لیتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو! اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے: جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے۔ وہ تیز رفتاری سے جاتے ہوئے ایک ٹیلے تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے اسی وقت بچا سکتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ جو شخص جماعت بالشت بھر الگ ہوگا وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دے گا تاوقتیکہ وہ اس میں واپس آجائے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرے گا تو وہ جہنم کا ایندھن ہوگا۔

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہے تم وہ والا دعویٰ کرو! جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے۔ یعنی مسلمان، مؤمن، اللہ تعالیٰ کے بندے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور ان سے دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوسلام نامی راوی کا نام ''ممطور'' ہے۔

اس روایت کو علی بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب 4: قرآن پاک پڑھنے والے اور قرآن پاک نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال

2791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مؤمن جو قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال اس ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور جو مؤمن قرآن پاک نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک نہیں پڑھتا۔ اس کی مثال حنظلہ نامی پھل (یا بوٹی) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہوتی ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

2791۔ اخرجه البخاری (٨/٦٨٣): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل القرآن علی سائر الکلام، حدیث (٥٠٢٠)، (٩/٤٦٦): کتاب الاطعمة: باب: ذکر الطعام، (١٣/٥٤٥): کتاب التوحید: باب: قراءة الفاجر و المنافق القران و اصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، حدیث (٧٥٦٠)، و مسلم (٣/١٣٨ - الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب: فضیلة حفاظ القرآن، حدیث (٧٩٧/٢٤٣)، و ابوداؤد (٢/٦٧٥): کتاب الادب: باب: من یومر ان یجالس، حدیث (٤٨٣٠)، و النسائی (٨/١٢٤): کتاب الایمان و شرائعه، باب: مثل الذی یقرا القرآن من مومن و منافق، حدیث (٥٠٣٨)، و ابن ماجه (١/٧٧): کتاب المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حدیث (٢١٤)، و الدارمی (٢/٤٤٢): کتاب فضائل القرآن: باب: مثل المومن الذی یقرا القرآن، واحمد (٤/٣٩٧، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٨)، وابن حمید ص (١٩٨)، حدیث (٥٦٥).

2792۔ اخرجه مسلم (٤/٢١٦٣): کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: مثل المومن کالزرع، و مثل الکافر کشجر الارز، حدیث (٢٨٠٩/٥٨)، و احمد (١/٢٣٤)، (٢/٢٨٣).

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے جسے ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں طرف کر دیتی ہے۔ کبھی بائیں طرف کر دیتی ہے۔ اسی طرح مومن ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے' اور منافق شخص کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے' جو ڈولتا (لہراتا) نہیں ہے' یہاں تک کہ (ایک ہی مرتبہ) اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2793 سند حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِيْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک درخت ایسا ہے: موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مومن کی طرح ہے' تم مجھے بتاؤ! وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ میرے ذہن میں آیا: یہ کھجور کا درخت ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے' تو مجھے اس بات پر حیاء آئی (یعنی میں یہ بات بیان کرتا)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں' میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی: جو مجھے خیال آیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے تو یہ میرے نزدیک فلاں' فلاں چیز ملنے سے زیادہ محبوب ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2793- اخرجه البخاري (١/١٧٥): كتاب العلم : باب: قول المحدث حدثنا او اخبرنا، حديث (٦١)، (١/١٧٨) نفس الكتاب و الباب حديث (٦٢)، (١/٢٧٧): كتاب العلم: باب: الحياء في العلم، حديث (١٣١)، و مسلم (٤/٢١٦٤) كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: مثل المومن مثل النخلة، حديث (٦٣/٢٨١١)، و احمد (٢/٦١، ١٢٣، ١٥٧)، والحميدي (٢/٢٩٨)، حديث (٦٧٧)، و ابن حميد ص (٢٥٣)، حديث (٧٩٢).

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 5: پانچ نمازوں کی مثال

2794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَىْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَىْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِىُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر موجود ہو اور وہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟ تو لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْاَبَحُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَمَّارٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِىٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَّادَ بْنَ يَحْيَى الْاَبَحَّ وَكَانَ يَقُوْلُ

2794- اخرجه البخاري (١٤/٢): كتاب امواقيت الصلاة: باب: الصلوات: الخمس حديث (٥٢٨)، و مسلم (٦٠٦/٢ - الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: المشي الى الصلاة تمحي به الخطايا و ترفع به الدرجات، حديث (٦٦٧/٢٨٣)، و النسائي (٢٣٠/١): كتاب الصلاة: باب: فضل الصلوات الخمس، حديث (٤٧٣)، و الدارمي (٢٦٧/١): كتاب الصلاة: باب: فضل الصلوات، و احمد (٣٧٩/٢).

2795- اخرجه احمد (١٤٣،١٣٠/٣).

هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے' جس میں یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ زیادہ بہتر تھا یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے؟

اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے حماد بن یحییٰ الابح کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَثَلِ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

باب 6: آدمی، اس کی موت اور اس کی امید کی مثال

2796 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ وَمَا هٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم یہ جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے۔ آپ نے دو کنکریاں پھینک کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امید (زندگی) ہے' اور یہ موت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا

2796- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (٧٨/٢)، حديث (١٩٥٠) معظرد به.

2797- اخرجه البخاري (٥٢٢/٤): كتاب الاجارة: باب: الاجارة الى صلاة العصر، حديث (٢٢٦٩)، و احمد (١١١/٢، ١١٢)

قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کے مقابلے میں تمہاری عمر کی مثال اس طرح ہے' جیسے عصر سے لے کر سورج غروب ہونے کا وقت ہے۔ تمہاری اور یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے' اور یہ کہتا ہے: کون شخص دوپہر تک میرے لئے کام کرے گا؟ ایک قیراط کے عوض میں؟ یہودیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کرلیا' پھر اس شخص نے کہا: دوپہر سے لے کر عصر کی نماز کے وقت تک ایک قیراط کے عوض میں کون میرے لئے کام کرے گا؟ تو عیسائیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کرلیا' پھر تم لوگ آ گئے' تم نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو قیراط کے عوض میں یہ کام کیا' تو یہودی اور عیسائی غضب ناک ہو گئے اور بولے: ہم نے زیادہ کام کیا ہے' اور ہمیں کم معاوضہ ملا ہے' تو پروردگار نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق کے حوالے سے' تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے۔ وہ جواب دیں گے: نہیں! تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کردوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَّا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْ قَالَ لَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی مثال ان **100** اونٹوں کی طرح ہے' جن میں آدمی کو ایک بھی سواری کے لئے (قابل) نہیں ملتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔
''جن میں سے تم کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے''۔

(راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم ان میں سے صرف ایک کو سواری کے قابل پاؤ گے۔

2799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ

2798۔ اخرجه البخاری (۱۱/۳٤۱): کتاب الرقاق: باب: رفع الامانة حدیث (٦٤۹۸)، و مسلم (٤/۱۹۷۳): کتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلی الله علیه وسلم، الناس کابل، مائة لا تجد فیها راحلة حدیث (۲۰٤۷/۲۳۲)، و الحمیدی (۲/۲۹۳)، حدیث (٦٦۳)، واحمد (۲/۷، ٤٤، ۸۸، ۱۲۱، ۱۲۲)، و ابن حمید ص (۲۳۸) حدیث (۷۲٤).

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّمَا مَثَلِىْ وَمَثَلُ اُمَّتِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو کیڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگتے ہیں' تو میں تمہاری کمر سے پکڑ کر اس سے بچاتا ہوں اور تم اس پر گرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

2799۔ اخرجه البخارى (٣٢٣/١١): كتاب الرقاق: باب: الانتهاء عن المعاصى، حديث (٦٤٨٣)، ومسلم (١٧٨٩/٤): كتاب الفضائل، باب: شفقته صلى الله عليه وسلم على امته و مبالغة من تحذيرهم مما يضرهم، حديث (٢٢٨٤/١٧)، و احمد (٢٤٤/٢)، و الحميدى (٤٤٩/٢)، حديث (١٠٣٨).

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فضائلِ قرآن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب1: سورہ فاتحہ کی فضیلت

2800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ وَّلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ (اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ) قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَّمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّفِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب کے پاس تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے آواز دی: اے ابی! وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی لیکن جواب نہیں دیا۔

2800۔ اخرجه الدارمي (٢/٤٤٦): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و احمد (٢/٣٥٧، ٤١٢)، وابن خزيمة (٢/٣٧)، حديث (٨٦١).

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے۔ انہوں نے نماز مختصر کی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: السلام علیک یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو۔ تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو کلام وحی کیا ہے کیا تم نے اس میں یہ بات نہیں پائی۔

"جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم انہیں جواب دو"

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اس سورت کی تعلیم دوں، تورات میں، انجیل میں، زبور میں اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز میں کیا، قرأت کرتے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تورات، انجیل، زبور، اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں کی گئی۔ یہی سبع مثانی ہے، اور وہ عظیم قرآن ہے، جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید بن معلّٰی سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب 2: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّهُمْ ذُوْ عَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ فَاسْتَقْرَاَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ قَالَ مَعِيْ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اِلَّا خَشْيَةَ اَلَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَ عَلٰى مِسْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى

2801۔ اخرجه ابن ماجه ( ) (۷۸/۱): المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (۲۱۷)، و ابن خزيمة (۵/۳)، حديث (۱۵۰۹)، (۱۴۰/۴)، حديث (۲۵۴۰).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ فَذَكَرَهُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس میں کئی افراد تھے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا: ان میں سے کس کو کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ تو ہر شخص نے بتایا: اسے کتنا قرآن پاک آتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک فرد کے پاس تشریف لائے' جس کی عمر سب سے کم تھی آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں، فلاں سورتیں آتی ہیں اور سورہ بقرہ بھی آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ بقرہ آتی ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! تم ان کے امیر ہو' تو ان لوگوں میں سے ایک بڑی عمر کے صاحب نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے تو اس وجہ سے اس سورت کو یاد نہیں کیا (میں قیام کی حالت میں اس کی قرأت نہیں کرسکوں گا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن پاک کو سیکھو اور اس کو پڑھا کرو' کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرأت بھی کرے' اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی' اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے' جو مشک سے بھری ہوئی ہو' اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہو اور جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرکے سو جائے اور قرآن پاک اس کے ذہن میں ہو' تو اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے' جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم ﷺ اسے لیث بن سعد نے، سعید مقبری کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ تُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو' وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِىُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِكُلِّ شَىْءٍ سَنَامٌ وَّاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِىَ سَيِّدَةُ اٰىِ الْقُرْاٰنِ هِىَ اٰيَةُ الْكُرْسِىِّ

2802- اخرجه مسلم (١٩٩/٢ - الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة في بيته و جوازها في المسجد، حديث (٧٨٠/٢١٢)، و احمد (٢٨٤/٢، ٣٣٧، ٣٧٨، ٣٨٨).

2803- اخرجه الحميدي (٤٣٧/٢)، حديث (٩٩٤).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّضَعَّفَهُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کی ایک کوہان (ریڑھ کی ہڈی یا بلندی) ہوتی ہے اور قرآن پاک کی کوہان سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے وہ آیت الکرسی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے ان صاحب کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

2804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى (اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ) وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَزُرَارَةُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّهُوَ جَدُّ اَبِيْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ حم الْمُؤْمِنَ کو اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھے اور پھر آیت الکرسی پڑھ لے تو ان آیات کی برکت کی وجہ سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے راوی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

زرارہ بن مصعب، زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں اور یہ ابومصعب مدنی کے دادا ہیں۔

2805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ قَالَ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ

2804- اخرجه الدارمي (٢/٤٤٩): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة و آية الكرسي.

2805- اخرجه احمد (٥/٤٢٣).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَاذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتَّى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ قَالَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے ہاں ایک ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں وہاں ایک جنّنی آئی اور ان کھجوروں کو چرالیا۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! جب تم اسے دیکھو تو یہ پڑھنا۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول کو جواب دو" حضرت ابوایوب بیان کرتے ہیں: انہوں نے اسے پکڑ لیا تو اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ اسے پھر پکڑ لیا تو اس نے پھر یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب ایسا نہیں کرے گی۔ انہوں نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ اب کیا معاملہ ہوا۔ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ اب وہ ایسا نہیں کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پھر اسے پکڑ لیا اور فرمایا: اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، بلکہ تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا تو اس نے کہا: میں آپ کے سامنے ایک چیز ذکر کرنے لگی ہوں۔ یہ آیت الکرسی ہے آپ اسے اپنے گھر میں پڑھا کریں۔ شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا اور دوسرا بھی کوئی نہیں آئے گا۔ حضرت ابوایوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تمہاری قیدی نے کیا معاملہ کیا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو اس (جن) نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے ویسے وہ جھوٹ بولتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ کی آخری آیات

2806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الْجَرْمِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◄► حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک تحریر لکھی' جس میں سے دو آیات اس نے نازل کی ہیں' جن کے ذریعے سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے' اور یہ دونوں آیتیں تین دن تک جس بھی گھر میں تلاوت کی جائیں گی۔ شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔

2806۔ اخرجه البخاری (٣٦٩/٧): كتاب المغازی: باب: (١٢) حديث (٤٠٠٨)، (٦٧٢/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة البقرة: حديث (٥٠٠٨، ٥٠٠٩)، (٧٠٥/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: من لم ير باسا ان يقول سورة البقرة و سورة كذا وكذا، حديث (٥٠٤٠)، و مسلم (١٥٣/٣ ـ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة، و الحث على قراءة الآيتين من آخر سورة البقرة، حديث (٨٠٨/٢٥٦)، و ابوداؤد (٤٤٤/١): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (١٣٩٨)، و ابن ماجه (٤٣٥/١، ٤٣٦): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فيما يرجى ان يكفي من قيام الليل، حديث (١٣٦٨، ١٣٦٩)، و الدارمی (٤٥٠/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة (٣٤٩/١): كتاب الصلاة: باب: من قرا الآيتين من آخر ـ والحميدی (٢١٥/١)، حديث (٤٥٢)، و ابن خزيمة (١٨٠/٢) حديث (١١٤١) واحمد (١٢١/٤، ١١٨، ١٢٢)، و عبد بن حميد ص (١٠٥) حديث (٢٣٣)۔

2 807۔ اخرجه الدارمی (٤٤٩/٢): كتاب فضائل القرآن: فضل اول سورة البقرة، و احمد (٢٧٤/٤)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

باب 4: سورۂ آل عمران کا بیان

2808 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَاْتِي الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَّضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ تَاْتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِّنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَائَتِهٖ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّوَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا فَسَّرُوْا اِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) قرآن پاک آئے گا' اور اسے پڑھنے والے لوگ آئیں گے' جو دنیا میں اس پر عمل کرتے ہوں گے' جن کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تین مثالیں بیان کی تھیں' جو میں کبھی نہیں بھولا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اس طرح آئیں گی' گویا یہ دو چھتریاں ہیں' جن کے درمیان روشنی موجود ہے' یا یہ اس طرح آئیں گی جس طرح یہ دو سیاہ بادل ہیں یا یہ اس طرح آئیں گی جیسے صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ (اپنے پڑھنے والے کی) شفاعت کریں گی۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: ان کو پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

2808- اخرجه مسلم (۳/۵۰ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، حديث (۲۵۳/۸۰۵)، واحمد (۱۸۳/۴).

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے اور اس کی مانند دیگر روایات کی بھی اسی طرح وضاحت کی ہے: قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے اس میں بھی اس وضاحت پر یہ دلالت ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان کو پڑھنے والے لوگ آئیں گے جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے۔

تو اس میں یہ بات موجود ہے: اس عمل کا ثواب آئے گا۔

2809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِاَنَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حمیدی کے حوالے سے، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی"۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام آسمان اور زمین میں موجود ساری مخلوق سے زیادہ عظیم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

باب 5: سورہ کہف کا بیان

2810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِذْ رَاٰى دَابَّتَهٗ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَوِ السَّحَابَةِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اپنی

2811۔ اخرجه البخاری (۷۱۹/٦): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة حدیث (۳٦۱٤)، (٤٥۷۸)؛ کتاب التفسیر: باب: هو الذی انزل السکینة، حدیث (٤۸۳۹)، (٦۷٤/۸)، کتاب فضائل القرآن: باب فضل الکهف حدیث (٥۰۱۱) ومسلم (۱۳٦/۳ - الابی) کتاب صلاة المسافرین وقصرها: باب: نزول السکینة لقراءة القرآن، حدیث (۷۹٥/۲٤۱)، واحمد (۲۸۱/٤، ۲۸٤، ۲۹۳، ۲۹۸).

سواری کو اچھلتے ہوئے دیکھا' جب انہوں نے توجہ کی' تو انہیں ایک بادل نظر آیا (بعد میں) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سکینت تھی' جو قرآن پاک کے ہمراہ نازل ہو رہی تھی۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) قرآن پاک پر نازل ہو رہی تھی۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھتا رہے' وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ يٰسٓ

باب 6: سورۂ یٰسین کی فضیلت

2812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُوْنَ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهَارُوْنُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا

2811۔ اخرجه مسلم (۱۰٤/۳): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل سورة الكهف و آية الكرسی، حديث (۸۰۹/۲۵۷)، و ابوداؤد (۵۲۰/۲): كتاب الملاحم: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (٤۳۲۳)، و احمد (۱۹۶/۵)، (٤٤۶/۶، ٤٤۹).

2812۔ اخرجه الدارمی (٤۵۶/۲): كتاب فضائل القرآن: باب فضل يس۔

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ وَّفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل یٰسین ہے۔ جو شخص سورہ یٰسین کی تلاوت کرے گا اس کی قرأت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں دس مرتبہ قرآن پاک پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ بصرہ اس حدیث کو قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابومحمد ہارون نامی راوی مجہول بزرگ ہیں۔

ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: احمد بن سعید دارمی نے قتیبہ کے حوالے سے، حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے' لیکن یہ مستند نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ حٰمٓ الدُّخَانِ

باب 7: سورہ حٰم دخان کی فضیلت

2813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ یُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ دخان کی تلاوت کر لے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

عمر بن ابوخثعم کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ شخص ''منکر الحدیث'' ہے۔

2813۔ تفرد به الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۱/۷۷)، حدیث (۱۳ ۱۵۴)، ذکره صاحب (المشکاة) (۴/ ۶۶۲ - مرقاة) برقم (۲۱۴۹)، و المنذری فی (الترغیب)، (۱/ ۵۷۷) برقم (۱۰۸۸) وعزاه للترمذی و الاصبهانی فی (الترغیب) و الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۲/ ۱۶۸).

2814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا قَالَ اَيُّوبُ وَيُونُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شب جمعہ میں سورۃ حم دخان کی تلاوت کرلے اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہشام ابومقدام کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمُلْكِ

باب 8: سورۃ الملک کی فضیلت

2815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلٰى قَبْرٍ وَّاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُورَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے قبر پر خیمہ لگا لیا۔ انہیں یہ پتہ نہیں تھا:

2814- تفردبه الترمذی كما جاء في (التحفة) (۳۱۸/۹) حديث (۱۲۲۵۲) و ذكره السيوطی فی (الدر المنثور) (۲۴/۶) و عزاه للترمذی، و محمد بن نصر، و ابن مردويه، و البيهقی۔

2815- تفردبه الترمذی كما جاء فی (التحفة) (۳۶۷/۴) حديث (۵۳۶۷) و ذكره صاحب (المشكاة) (۶۶۴/۴ - مرقاة) برقم (۲۱۵۴) و عزاه للترمذی، و السيوطی فی (الدار المنثور) (۲۴۶/۶) و عزاه للحاكم و الترمذی و ابن مردويه، و ابن نصر، و البيهقی فی (الدلائل) كلهم عن ابن عباس۔

یہاں پر ایک قبر موجود ہے لیکن وہاں ایک قبر موجود تھی۔ اس میں ایک شخص سورہ الملک کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس نے اس سورۃ کو پورا پڑھ لیا۔ بعد میں وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ روکنے والی ہے یہ سورۃ نجات دلانے والی ہے یہ اس شخص کو قبر کے عذاب سے نجات دلائے گی)

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِىَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورۃ ہے جو آدمی کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورۃ الملک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِاَبِى الزُّبَيْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ صَفْوَانُ اَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَاَنَّ زُهَيْرًا اَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک آپ سورہ الٓمّٓ تنزیل اور سورہ ملک کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

2816- اخرجه ابوداؤد (۱/۴۴۵): كتاب الصلاة: باب: فى عدد الآى، حديث (۱۴۰۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۴۴): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (۳۷۸۶)، و احمد (۲/۲۹۹، ۳۲۱)، و عبد بن حميد ص (۴۲۱، ۴۲۲)، حديث (۱۴۴۵)۔

2817- اخرجه البخارى فى (الادب المفرد) ص (۳۰۲)، حديث (۱۲۱۱)، (۱۲۱۳)، و الدارمى (۲/۴۵۵): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة السجدة، و احمد (۳/۳۴۰)، وعبد بن حميد ص (۳۱۸)، حديث (۱۰۴۰)۔

اس روایت کوکئی راویوں نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔
مغیرہ بن مسلم نے اس روایت کو ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

زہیر نے یہ بات روایت کی ہے میں نے ابوزبیر سے یہ کہا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی اس حدیث کوسنا ہے؟ تو ابوزبیر نے یہ بات بتائی: مجھے صفوان نے یا شاید ابن صفوان نے یہ بات بتائی ہے۔
گویا کہ زبیر نے اس بات کا انکار کیا ہے: یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
طاؤس بیان کرتے ہیں: یہ دونوں سورتیں قرآن پاک کی دیگر تمام سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب 9: سورہ زلزال کا بیان

2818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ زلزال کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا اور جو شخص سورۃ کافرون کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے ایک چوتھائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا جو شخص سورۃ اخلاص کی تلاوت کرلے تو یہ اس کے لئے ایک تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا۔ (یعنی اتنا ثواب ملے گا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی بزرگ کے حوالے سے جانتے ہیں جن کا نام حسن بن مسلم ہے۔
اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا

2818۔ تفرد به الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۴) وذکرہ السیوطی فی (الدر المنثور) (۳۷۹/۶) وعزاہ للترمذی، و ابن مردویه، والبیهقی عن انس۔

عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ زلزال نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ اے فلاں! انہوں نے جواب دیا: نہیں، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے: جس کے ذریعے میں شادی کرسکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ اخلاص یاد نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن پاک ہے' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ نصر یاد نہیں ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ الکافرون یاد نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ زلزال یاد نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے (تو تمہارے پاس اتنی نعمت ہے) تو تم شادی کرلو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

2819۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۱/۵)، حدیث (۵۹۷۰) و ذکره المنذری فی (الترغیب) (۳۵۷/۲) برقم (۲۱۸۲)، و الحاکم (۵٦٦/۱) وقال: صحیح الاسناد لم یخرجاه

2820۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۲۲۸/۱)، حدیث (۸۷۰) ذکره المنذری فی (الترغیب) (۳۵۸/۲) برقم (۲۱۸۳) و عزاه للترمذی

بَابُ مَا جَآءَ فِی سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب 10: سورہ اخلاص کا بیان

2821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنِ امْرَاَةِ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلٰى رِوَايَتِهِ اِسْرَآئِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّاضْطَرَبُوْا فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پاک کیوں نہیں پڑھتے؟ جو شخص سورہ اخلاص کی تلاوت کرلے گا' تو گویا اس نے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کی۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے' جس نے زائدہ سے ''احسن'' طور پر اسے نقل کیا ہے۔

اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس روایت میں ان کی متابعت کی ہے۔

شعبہ اور دیگر ثقہ راویوں نے اس روایت کو منصور کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم ان میں اضطراب ہے۔

2822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلًى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ

2821- اخرجه النسائي (۱۷۱/۲): كتاب الافتتاح: باب: الفضل في قراءة: (قل هو الله احد) (الاخلاص: ۱) حديث (۹۹۶)، و الدارمي (۴۶۱/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل قل هو الله احد، و احمد (۴۱۸/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۰۳)، حديث (۲۲۲)۔

2822- اخرجه النسائي (۱۷۱/۲): كتاب الافتتاح: باب: الفضل في قراءة قل هو الله احد، حديث (۹۹۴)، و احمد (۳۰۲/۲، ۵۳۵) و مالك (۲۰۸/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في قرائة قل هو الله احد و تبارك الذى بيده الملك، حديث (۱۸)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَّابْنُ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کی: کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس پڑھنے والے کے لئے) جنت

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی ابن حنین کا نام عبید بن حنین ہے۔

2823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

حدیثِ دیگر: وَّبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ البتہ اگر اس کے ذمے قرض ہو (تو وہ معاف نہیں ہوگا)

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے لگے تو اسے دائیں پہلو کے بل سونا چاہئے پھر وہ سورہ اخلاص سو مرتبہ پڑھ لے تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا!''

یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر ''غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ثابت سے نقل کی گئی ہے۔

2823۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۱)، (۲۸۲) و ذکرہ صاحب (المشکاة) (۶۶۸/٤ ۔ مرقاة) برقم (۲۱۵۸)، و المنذری فی (الترغیب) (۴۳۹/۲) برقم (۲۳۵۸)، و عزاہ للترمذی۔

2824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: احْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرًا جَآءَ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! تاکہ میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے سے کچھ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا تو ہمارا یہ خیال ہے: شاید آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ اسی لے (آپ اندر تشریف لے گئے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کہا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ یاد رکھنا! یہ (سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ ابوحازم اشجعی نامی راوی کا نام سلمان ہے۔

2826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

2824- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲٤٤): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن حديث (۳۷۸۷).

2825- اخرجه مسلم (۲/۱٥۸ - الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصر ها: باب: فضل قراءة قل هو الله احد، حديث (۲٦۱/۸۱۲) واحمد (۲/٤۲۹).

مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ وَّرَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ

حدیث دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری صحابی مسجد ''قباء'' میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ وہ نماز کے دوران جس بھی سورت کی تلاوت کرتے تھے' اس کے ساتھ سورہ اخلاص ضرور پڑھا کرتے تھے۔ پھر بعد میں دوسری سورت پڑھتے تھے۔ وہ ہر رکعت اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے اس بارے میں ان سے بات کی اور ان سے یہ کہا: آپ یہ (سورہ اخلاص) پڑھتے ہیں۔ پھر شاید یہ سمجھتے ہیں: اس کی تلاوت کافی نہیں ہے' اور کوئی دوسری سورت بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں' یا تو آپ اسی پر اکتفا کیا کریں یا پھر اسے پڑھنا چھوڑ دیں اور دوسری سورت پڑھ لیا کریں۔ تو ان صحابی نے کہا میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا' اگر تم پسند کرو' تو میں اس کی تلاوت کے ہمراہ تمہاری امامت کرتا ہوں اور اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے' تو میں تمہیں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔ انصار' ان صاحب کو اپنے درمیان سب سے افضل سمجھتے تھے' اور اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کی بجائے کوئی اور ان کی امامت کرے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہارے ساتھی تمہیں' جو کہتے ہیں تم نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا؟ اور تم ہر رکعت میں اسی سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ تمہاری محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے' یعنی عبید اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے' ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

مبارک بن فضالہ نے اسے ثابت بنانی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول

2826- اخرجه البخاری (۲۹۸/۲): كتاب الاذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة ، حديث (۷۷٤) م تعليقاً۔

اللہ! میں اس سورہ اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد (سنن ابی داؤد کے مؤلف) نے اپنی سند کے ہمراہ ہمارے سامنے بیان کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 11: معوذتین کا بیان

2827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ اَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں؛ جن کی مثل کوئی آیات دکھائی نہیں دیں۔ وہ سورہ الفلق اور سورہ الناس ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی' میں ہر نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کیا کروں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب 12: قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت

2829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ

2827- اخرجه مسلم (۱۵۹/۳): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل قراءة المعوذتين، حديث (۸۱۴/۲٦۵)، و النسائي (۲۵٤/۸): كتاب الاستعاذة: باب (ـــ) حديث (۵٤٤۰) (۱۵۸/۲) كتاب الافتتاح، باب: الفضل من قراءة المعوذتين، حديث (۹۵٤)، والدارمي (٤٦۲/۲): كتاب فضائل القرآن: فضل المعوذتين واحمد (۱٤٤/٤، ۱۵۰)۔

2828- اخرجه ابوداؤد (٤۷۷/۱): كتاب الصلاة: باب: في الاستغفار، حديث (۱۵۲۳)، والنسائي (٦۸/۳): كتاب السهو: باب الامر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، حديث (۱۳۳٦)، و احمد (۱۵۵/٤، ۲۰۱)، و ابن خزيمة (۳۷۲/۱)، حديث (۷۵۵)۔

بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَؤُهٗ قَالَ هِشَامٌ وَّهُوَ شَدِیْدٌ عَلَیْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ فَلَهٗ اَجْرَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہو' اور وہ اسے پڑھنے میں ماہر ہو' وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) یہ تلاوت کرنا اس کے لئے مشکل ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو اسے دو اجر ملیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِیْحٍ

توضیح راوی: وَحَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک پڑھے انسے یاد کرے، اس کے حلال کو حلال سمجھے، اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھے' تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا' اور اسے اس کے گھر والوں میں سے دس افراد کے بارے میں شفاعت کا منصب دے گا کہ جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

حفص بن سلیمان نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

2829۔ اخرجه البخاری (٨/٥٦٠): کتاب التفسیر: باب: سورۃ عبس، حدیث (٤٩٣٧)، و مسلم (٣/١٤٠ - الابی): کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها، حدیث (٧٩٨/٢٤٤)، و ابوداؤد (١/٤٦٠): کتاب الصلاۃ: باب: فی ثواب قراءۃ القرآن، حدیث (١٤٥٤)، و ابن ماجه (١٢٤٢/٢): کتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حدیث (٣٧٧٩)، و الدارمی (٢/٤٤٤): کتاب فضائل القرآن: باب فضل من یقرا القرآن، واحمد (٦/٤٨، ٩٤، ١٧٠، ١٩٢، ٢٣٩، ٢٦٦).

2830۔ اخرجه ابن ماجه (١/٧٨): کتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حدیث (٢١٦)، و عبد الله بن احمد فی (زوائد المسند) (١/١٤٨، ١٤٩).

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

باب 13: قرآن پاک کی فضیلت

2831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ الزَّیَّاتَ عَنْ اَبِی الْمُخْتَارِ الطَّائِیِّ عَنِ ابْنِ اَخِی الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوضُونَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا تَرٰی اَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِی الْاَحَادِیْثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَاُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَیْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَلٰی كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ) مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خُذْهَا اِلَیْكَ یَا اَعْوَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَّفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ

◆◆ حارث اعور بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں آیا' تو وہاں لوگ بات چیت میں مصروف تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ نے لوگوں کو ملاحظہ فرمایا ہے: وہ بات چیت میں مصروف ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' عنقریب ایک فتنہ آئے گا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے بچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں اور جو لوگ تمہارے زمانے کے ہیں۔ ان کے بارے میں حکم ہے' اور یہ "فصل" ہے کوئی مذاق نہیں ہے' جو شخص تکبر کی وجہ سے اسے ترک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے' ٹکڑے کر دے گا' اور جو شخص اس کی بجائے کہیں اور سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے گمراہ رہنے کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ حکمت والا تذکرہ ہے' اور یہ صراط مستقیم ہے' جسے نفسانی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس میں التباس پیدا نہیں کر سکتی ہیں اور اہلِ علم اس سے سیر نہیں ہوتے اور بکثرت تلاوت کرنے سے بھی یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔

2831۔ اخرجه الدارمی (۴۳۵/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل من یقرا القرآن، واحمد (۹۱/۱).

یہ وہی ہے: جسے سننے کے بعد جن یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔
''ہم نے قرآن پاک کو سنا ہے' یہ حیرت انگیز چیز ہے' جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں''
جو شخص اس کے مطابق بات کرے گا' سچ کہے گا' جو شخص اس پر عمل کرے گا' اسے اجر دیا جائے گا' اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ دے گا' وہ انصاف سے کام لے گا' اور جو شخص اس کی طرف دعوت دے گا۔ اسے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی گئی' تم اسے حاصل کرلو۔
(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے اعور! تم مجھ سے (اس حدیث کو) حاصل کرلو۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف منہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند مجہول ہے۔
حارث نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ

باب 14: قرآن پاک کی تعلیم دینا

2832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِىْ اَقْعَدَنِىْ مَقْعَدِىْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِىْ زَمَنِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ ابْنَ يُوْسُفَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔
ابوعبدالرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے میں یہ کام کررہا ہوں۔ (قرآن پاک کی تعلیم دے رہا ہوں)
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

2832۔ اخرجه البخاری (۶۹۲/۸): كتاب فضائل القرآن: باب: خير كم من تعلم القرآن و علمه، حديث (۵۰۲۷)، (۵۰۲۸)، وابو داؤد (۴۶۰/۱): كتاب الصلاة: بابٌ فى ثواب قراء ة القرآن، حديث (۱۴۵۲)، و ابن ماجه (۷۶/۱): كتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (۲۱۱، ۲۱۲)، و الدارمی (۴۳۷/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: خياركم من تعلم القرآن و علمه ، و احمد (۵۷/۱، ۵۸).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّهٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّهُوَ اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ سُفْيَانَ اَصَحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا اَحَدٌ يَّعْدِلُ عِنْدِىْ شُعْبَةَ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ يَّذْكُرُ عَنْ وَّكِيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّىْ وَمَا حَدَّثَنِىْ سُفْيَانُ عَنْ اَحَدٍ بِشَىْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِىْ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص وہ ہے' جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اور دیگر راویوں نے بھی اسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان نامی راوی نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شعبہ نے اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

یہ بات محمد بن بشار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سفیان کے حوالے سے، اور شعبہ کے حوالے سے، ہمارے سامنے روایت کی ہے۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ کے حوالے سے ایک سے زیادہ مرتبہ اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے یہ بات بھی بیان کی ہے: سفیان کے شاگرد اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر اضافی کیا ہے۔

گویا کہ سفیان کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

علی بن عبداللہ فرماتے ہیں: پہلے یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ کا ہم پلہ نہیں ہے، لیکن جب سفیان ان کی رائے کے خلاف نقل کریں، تو میں سفیان کے قول کو اختیار کرتا ہوں۔

میں نے ابوعمار کو وکیع کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان مجھ سے بڑے حافظ حدیث ہیں۔ سفیان نے جب بھی کسی بھی راوی کے حوالے سے، مجھے جو بھی روایت سنائی۔ بعد میں جب میں نے ان سے سوال کیا: تو میں نے انہیں اسی طرح پایا جیسے انہوں نے پہلے مجھے حدیث سنائی تھی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

اس حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، منقول ہونے کو ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں، جو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بیان کی ہے۔

2834۔ اخرجه الدارمی (۲/۴۳۷): کتاب فضائل القرآن: باب: خیارکم من تعلم القرآن و علمه، و عبد اللّٰه بن احمد (۱/۱۵۴)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ مَالَهُ مِنَ الْاَجْرِ

باب 15: جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اسے کتنا اجر ملے گا؟

2835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الم حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّرَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يُكْنٰى اَبَا حَمْزَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اسے اس کے عوض میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا: ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ ''ا'' ایک حرف ہے ''ل'' ایک حرف ہے اور ''م'' ایک حرف ہے۔

یہی حدیث دیگر سند کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

اسے ابواحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اس روایت کو بعض راویوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ قتیبہ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے: وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے: اس کے راوی محمد بن کعب قرظی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئے تھے۔

محمد بن کعب قرظی نامی راوی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

2836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2835۔ تفردبه الترمذی كما جاء في (التحفة الاشراف) (۱۳۸/۷) حديث (۹٥٤۷) و ذكره السيوطي في (الدرالمنثور) (۲۲/۱) و عزاه للبخاري في (التاريخ) و الترمذي وصححه، وابن الضريس، و حمد بن نصر، و ابن الانباري في (المصاحف) و الحاكم و صححه، و ابن مردويه، و ابوذر الهروي في (فضائله) و البيهقي، في (الشعب، عن ابن مسعود

متن حدیث: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَبَکْرُ بْنُ خُنَیْسٍ قَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَتَرَکَهٗ فِیْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ جتنا وہ دو رکعات (میں کی گئی تلاوت) کو سنتا ہے۔ بندہ وہ دو رکعات ادا کرتا ہے' اور اس دوران نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے۔ جب تک وہ اس نماز میں مصروف رہتا ہے' اور بندہ کسی بھی عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل نہیں کرتا' جتنا اس چیز کے ذریعے کرتا ہے' جو اس کی ذات کی طرف سے آئی ہے۔

ابونضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد قرآن پاک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بکر بن خنیس نامی راوی کے بارے میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کیا ہے' اور آخر کار اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

یہی روایت ''زید بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیل کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

2837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّکُمْ لَنْ تَرْجِعُوْا اِلَی اللّٰهِ بِاَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے' تم اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی دوسری چیز لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں جاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن تھی۔

(یعنی جب تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جاؤ گے تو تمہارے نامۂ اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز قرآن مجید سے متعلق نیکیاں ہوں گی۔)

2837/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

2836۔ اخرجه احمد (۵/۲۶۸)۔

2837۔ اخرجه الحاکم (۱/۲ ۴۴) مطولا وقال: صحیح الاسناد و لم یخرجاه

2837/1۔ اخرجه الدارمی (۲/۴۲۹): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل من قرا القرآن، و احمد (۱/۲۲۳)۔

متن حدیث: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ذہن میں قرآن پاک کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔ اس کی مثال اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک کے حافظ سے کہا جائے گا: تم تلاوت شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو! جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہاری منزل وہ ہوگی جب تم آخری آیت کو تلاوت کرو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن قرآن پاک کا حافظ

2838۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴٦۳): كتاب الصلاة: باب: استحباب الترتيل من القراءة، حديث (۱٤٦٤)، و احمد (۲/۱۹۲)۔

2839۔ اخرجه احمد (۲/٤۷۱)۔

آئے گا' وہ قرآن پاک عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اسے خلعت فاخرہ سے نواز! تو اس حافظ قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ (قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس میں اضافہ کر! تو اس شخص کو کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر (وہ قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس (حافظ قرآن) کو کہا جائے گا: تم قرأت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو (اور اس تلاوت کے دوران) ہر آیت کے عوض میں ایک نیکی مزید ملے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔ تاہم یہ "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک یہ عبد الصمد کی شعبہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهٗ حَدَّثَنِيْ مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام دارمی: قَالَ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے' یہاں تک کہ اس تنکے کو بھی پیش کیا گیا' جو کسی شخص نے مسجد میں سے نکالا تھا' پھر میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت جس کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو' پھر وہ شخص اسے بھول جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ میں نے اس روایت کے بارے میں محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے گفتگو کی' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے اسے

2840- اخرجه ابوداؤد (۱۷۹/۱)، كتاب الصلاة: باب: من كنس المسجد، حديث (٤٦١)، و ابن خزيمة (۲۷۱/۲)، حديث (۱۲۹۷).

''غریب'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں کیا' صرف ایک روایت ہے' جس کے بارے میں خود انہوں نے یہ کہا ہے: مجھے یہ حدیث ان صاحب نے سنائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

2841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍ يَقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ

توضیح راوی: وَقَالَ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنٰى اَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا اَيْضًا اَحَادِيْثَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

◆◆ حسن نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قاری کے پاس سے ہوا۔ جو تلاوت کر رہا تھا' تو اس نے (یہ قرأت سنا کر) کچھ مانگا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص قرآن پاک پڑھے' تو وہ اس کے عوض میں صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے عنقریب کچھ لوگ آئیں گے' جو قرآن پاک پڑھیں گے' اور قرآن پاک کے عوض میں لوگوں سے مانگیں گے۔

محمود کہتے ہیں: خیثمہ بصری نامی راوی وہ ہیں' جن کے حوالے سے' جابر جعفی نے روایات نقل کی ہیں' یہ صاحب خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

خیثمہ نامی یہ راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور ان کی کنیت ابونصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی نے ان خیثمہ کے حوالے سے' احادیث روایت کی ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

2841- اخرجه احمد (٤٣٢/٤، ٤٣٩، ٤٣٦، ٤٤٥).

2842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

اختلافِ سند: وَقَدْ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ

قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَزَادَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلٰى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے تو اس نے قرآن پاک پر ایمان نہیں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کی روایت میں وکیع کی مخالفت کی گئی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ماسوائے ان روایات کے جو ان کے صاحب زادے محمد نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: وہ لڑکا ان کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کی سند میں یہ بات نقل کی ہے: یہ مجاہد کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن یزید کی اس روایت میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

یہ صاحب ''ضعیف'' ہیں۔

ابوالمبارک نامی راوی مجہول ہیں۔

2843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

2842- تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة الاشراف) (٢٠١/٤)، حديث (٤٩٧٢)، و ذكره المنذري في (الترغيب) (١٦٩/١) برقم (٢١١) و عزاه للترمذي، وصاحب (المشكاة) (٧٠٢/٤ - مرقاة) حديث (٢٢٠٣) و عزاه للترمذي

2843- اخرجه ابوداؤد (٤٢٤/١): كتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة في الصلاة، حديث (١٣٣٣)، و النسائي (٢٢٥/٣): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: فضل السر على الجهر، حديث (١٦٦٣)، (٨٠/٥): كتاب الزكاة: باب: السر بالصدقة، حديث (٢٥٦١)، و احمد (١٥١/٤، ١٥٨، ٢٠١).

متن حدیث: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الَّذِىْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِىْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ اَفْضَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِكَىْ يَاْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِاَنَّ الَّذِىْ يُسِرُّ الْعَمَلَ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ عَلَانِيَتِهِ

◄► حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' بلند آواز میں تلاوت کرنے والا اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے' اور پست آواز میں تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جو شخص پست آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اہلِ علم کے نزدیک اعلانیہ طور پر صدقہ دینے کے مقابلے میں پوشیدہ طور پر صدقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: آدمی اس طرح خود پسندی سے محفوظ ہو جاتا ہے' کیونکہ جو شخص پوشیدہ طور پر عمل کرے گا اسے اس بارے میں خود پسندی کا اندیشہ نہیں ہوگا' جو اعلانیہ طور پر عمل کرنے میں ہوگا۔

2844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهٖ حَتّٰى يَقْرَاَ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ وَالزُّمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ لُبَابَةَ شَيْخٌ بَصْرِىٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَّيُقَالُ اسْمُهٗ مَرْوَانُ

قولِ امام بخاری: اَخْبَرَنِىْ بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فِىْ كِتَابِ التَّارِيْخِ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے' جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ''زمر'' کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابولبابہ نامی راوی بصرہ کے بزرگ ہیں۔

حماد بن زید نے ان کے حوالے سے' کئی روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ''مروان'' ہے۔

یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''التاریخ'' میں نقل کی ہے۔

2844- اخرجه النسائي في (الكبرى) (٤٤٤/٦): كتاب التفسير: باب: (٣٠٣)، حديث (١/١١٤٤٤)، من طريق مروان ابي لبابة، عن ابي هريرة.

2845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ وَيَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''سَبَّحَ'' سے شروع ہونے والی سورتوں کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ان میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنِيْ نَافِعُ ابْنُ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَّمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھے۔

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''

پھر وہ شخص سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کردے گا' جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے' اگر وہ شخص اس دن میں فوت ہو جاتا ہے' تو وہ شہید کی موت مرے گا۔ اگر کوئی شخص شام وقت ایسا کرلے' تو اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟

2847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ

2845۔ اخرجه ابوداؤد (۷۳٤/۲): كتاب الادب: باب: ما يقول عن النوم، حديث (۵۰۵۷)، و احمد (۱۲۸/٤)۔

2846۔ اخرجه الدارمي (٤۵۸/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل حم الدخان، و احمد (۲٦/۵)۔

متن حدیث: اَنَّـهُ سَـالَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَـعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

اختلافِ روایت: وَقَـدْ رَوٰى ابْـنُ جُـرَيْـجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيْثُ لَيْثٍ اَصَحُّ

◆◆ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور (نفلی) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جواب دیا: تمہارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل بھی ادا کیا کرتے تھے' اور اتنی دیر کے لئے سو بھی جایا کرتے تھے' جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے' پھر آپ اتنی دیر نوافل ادا کرتے رہتے تھے' جتنی دیر آپ سوئے رہتے تھے۔ پھر آپ اتنی دیر سو جاتے تھے' جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

پھر سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں بتایا: تو انہوں نے اس قرأت کی خوبی یہ بیان کی کہ اس میں ایک' ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی ابن ابوملیکہ کے حوالے سے' یعلیٰ بن مملک کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت میں حروف کو الگ' الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2848 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ هُوَ رَجُلٌ بَصْرِيٌّ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَـقَـالَـتْ كُـلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَـدْ كَـانَ رُبَّـمَـا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ فَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا

2847۔ اخرجه ابوداؤد (۱/۴۶۳): كتاب الصلاة: باب: استحباب الترتيل من القراءة، حديث (۱۴۶۶)، و النسائي (۲/۱۸۱)، كتاب الافتتاح: باب: تزيين القرآن بالصوت، حديث (۱۰۲۲)، و النسائي (۳/۲۱۴): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، حديث (۱۶۲۹)، و احمد (۶/۲۹۴، ۳۰۰، ۳۰۸)، و ابن خزيمة (۲/۱۸۸)، حديث (۱۱۵۸)۔

تَوَضَّا فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت وتر ادا کرتے تھے؟ رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں تو انہوں نے جواب دیا: ہر وقت میں کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے' اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرتے تھے' تو میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے' پھر میں نے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کس طرح ہوتی تھی؟ کیا آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے؟ یا بلند آواز میں کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے' اور بعض اوقات بلند آواز میں کر لیتے تھے' تو راوی کہتے ہیں: میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں بھی کشادگی رکھی ہے۔ راوی کہتے ہیں' پھر میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی صورت میں کیا کرتے تھے؟ کیا آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے یا غسل کیے بغیر ہی سو جایا کرتے تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پہلے غسل کرتے تھے' اور پھر سوتے تھے' بعض اوقات صرف وضو کر کے سو جایا کرتے تھے۔ میں نے کہا: ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَّحْمِلُنِیْ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ مَنَعُوْنِیْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ابتدائے اسلام میں تبلیغ کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں لوگوں کے سامنے جاتے تھے' اور یہ فرماتے تھے: کیا کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے کر جائے گا' کیونکہ قریش نے مجھے اس بات سے روکنے کی کوشش کی ہے' میں اپنے پروردگار کے کلام کی تبلیغ کروں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب صحیح'' ہے۔

2850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

2849۔ اخرجه ابوداؤد (۶۴۷/۲): کتاب السنة: باب: من القرآن، حدیث (۴۷۳۴)۔

2850۔ اخرجه الدارمی (۴۴۱/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل کلام اللہ۔

وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَقُولُ : الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن پاک میرا ذکر کرنے سے اور مجھ سے مانگنے سے مشغول رکھے میں اسے اس سے زیادہ افضل عطا کروں گا' جو مانگنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق پر حاصل ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

كِتَابُ الْقِرَأْتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مختلف طرح کی) قرأت کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 1: سورۂ فاتحہ

2851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ يَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) ثُمَّ يَقِفُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَؤُهَا (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّبِهٖ يَقْرَاُ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّيَخْتَارُهُ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَائَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَّحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَاُ (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت میں وقف کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) پڑھتے تھے پھر ٹھہر جاتے تھے پھر (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔ (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ابوعبید نے اس کے مطابق قرأت کی ہے اور اسے ہی اختیار کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید اموی اور دیگر حضرات نے ابن جریج کے حوالے سے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

لیث بن سعد نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے یعلیٰ کے حوالے سے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔ لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2851- اخرجه ابوداؤد (۴۳۳/۲): كتاب الحروف و القرآن: باب: (۱)، حديث (۴۰۰۱)، و احمد (۳۰۲/۶، ۳۲۳)، و ابن خزيمة (۲۴۸/۱)، حديث (۴۹۳) من طريق بن مليكة عن ام سلمة.

لیث کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ آیت یوں پڑھتے :(مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

2852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ اَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَئُوْنَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کیا ہے) یہ آیت اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم زہری کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کو صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی بیان کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) پڑھتے تھے۔

امام ابورزاق نے حامر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) پڑھا کرتے تھے۔

2853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

2852- تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (١/٤٠٠)، حديث (١٥٧٠)، وذكره السيوطي في (الدرالمنثور) (١/٣٨) وعزاه لاحمد في (الزهد)، و الترمذي، و ابن ابي داؤد، و ابن الانباري، عن انس.

2853- اخرجه ابوداؤد (٢/٤٢٧): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (١)، حديث (٣٩٧٦)، (٢/٤٢٨)، حديث (٣٩٧٧)، و احمد (٣/٢١٥).

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ عَلِيِّ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ اَخُو يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰكَذَا قَرَاَ اَبُوْ عُبَيْدٍ (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) اِتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

سوید بن نصر نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابن مبارک نے یونس بن یزید کے حوالے سے' اس سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعلی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے، اس روایت کو یونس سے نقل کرنے میں عبداللہ بن مبارک منفرد ہیں۔

ابوعبید نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اسے اسی طرح تلاوت کیا ہے: (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

2854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّالْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی دونوں کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب 2: سورہ ہود سے متعلق روایات

2854۔ تفردبه الترمذی کما جاء فی (التحفة) (٨/٤٠٧)، حديث (١١٣٣٧)، وذكره السيوطی فی (الدار المنثور) (٢/٦٠٩)، وعزاه للحاكم وصححه، والطبرانی، وابن مردويه، عن عبد الرحمن بن غنم قال: سالت معاذ بن جبل.

2855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا (إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ

توضیحِ راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ

قَالَ أَبُو عِيسَى: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھتے تھے: (إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

اس حدیث کو کئی راویوں نے ثابت بنانی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' اور یہ ثابت بنانی سے منقول روایت ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے' سیدہ اسماء بنت یزید سے منقول ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اسماء بنت یزید ہی ام سلمہ انصاریہ ہیں۔

اب یہ دونوں روایات میرے نزدیک ایک ہی روایت ہے۔ شہر بن حوشب نے اس کے علاوہ بھی احادیث سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہیں اور یہی خاتون اسماء بنت یزید ہیں۔

اس کی مانند ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ (إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھتے تھے: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

باب 3: سورۂ کہف سے متعلق روایات

2857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَرَأَ (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) مُثَقَّلَةً

2855۔ اخرجه احمد (٦/٢٩٤، ٣٢٢)۔

2856۔ اخرجه ابوداؤد (٤٢٩/٢): كتاب الحروف و القراءات: باب: (١)، حديث (٣٩٨٥)، و عبد الله بن احمد (١٢١/٥)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَّاَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَّلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

(قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شد پڑھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس کے راوی امیہ بن خالد ثقہ ہیں۔ابوالجابلہ عبدی نامی راوی مجہول ہیں ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں ہے۔

2858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ اَبِىْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَائَتُهُ وَيُرْوٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِىْ قِرَائَةِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَارْتَفَعَا اِلٰى كَعْبِ الْاَحْبَارِ فِىْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهٗ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰى بِرِوَايَتِهٖ وَلَمْ يَحْتَجْ اِلٰى كَعْبٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یوں پڑھی: (فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی قرأت کے طور پر منقول ہے۔

ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے درمیان اس آیت کی قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' تو ان دونوں نے اپنا معاملہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔

اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی روایت ہوتی' تو وہ اس روایت کی وجہ سے بے نیاز ہوتے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے دلیل حاصل نہ کرتے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

باب 4: سورہ روم سے متعلق روایات

2859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

2858- اخرجه ابوداؤد (۲/۴۲۹): كتاب الحروف و القراءات: باب: (۱)، حديث (۳۹۸۶).

متن حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ (الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُقْرَاُ غَلَبَتْ وَ (غُلِبَتْ) يَقُوْلُ كَانَتْ غُلِبَتْ ثُمَّ غَلَبَتْ هٰكَذَا قَرَاَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر یہ اطلاع ملی' اہل روم اہل فارس پر غالب آ گئے ہیں۔ اہلِ ایمان کو یہ بات اچھی لگی تو یہ آیت نازل ہوئی:

(الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ) یہ آیت یہاں تک ہے (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ)

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمان اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ اہل روم ایرانیوں پر غالب آ گئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ایک قرأت کے مطابق ایک لفظ غَلَبَتْ کو (غُلِبَتْ) پڑھا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق وہ پہلے غالب آئے تھے' اور پھر مغلوب ہو گئے۔ نصر بن علی نے اسی طرح لفظ غلبت پڑھا ہے۔

2860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ (مِنْ ضُعْفٍ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت تلاوت کی (خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: (مِنْ ضُعْفٍ) پڑھو۔

عبد بن حمید نے یزید بن ہارون کے حوالے سے' فضیل بن مرزوق کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2859۔ لم يخرجه الا الترمذي، ينظر (التحفة) (۴۱۸/۳) حديث (۴۲۰۸) و ذكره السيوطي في (الدار المنثور) (۲۹۰/۵) و عزاه للترمذي، و ابن جرير، و ابن المنذر، و ابن ابي حاتم، و ابن مردويه.

2860۔ اخرجه ابوداؤد (۴۲۸/۲): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (۱) حديث (۳۹۷۸)، و احمد (۵۸/۲).

2861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ (فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: (فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ

باب 5: سورہ واقعہ سے متعلق روایات

2862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ (فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:
(فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ہارون نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اللَّيْلِ

باب 6: سورۂ لیل سے متعلق روایات

2863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَّقْرَاُ عَلٰى قِرَائَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ

2861۔ اخرجه البخاری (۴۲۸/۶): كتاب احاديث الانبياء: باب: قول الله عزوجل (هود:۲۵)۔ و لقد ارسلنا نوحا، حديث (۳۳۴۱)، (۴۳۴/۶): كتاب احاديث الانبياء: باب: قوله تعالىٰ: (والى عاد اخاهم هودا) (هود : ۵۰)، حديث (۳۳۴۵)، (۴۷۹/۶): كتاب احاديث الانبياء باب: (فلما جاء ال لوط المرسلون قال انكم قوم منكرون) (الحجر: (۶۱، ۶۲)، حديث (۳۳۷۶)، واطرافه فی (۴۸۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴)، ومسلم (۱۷۶/۳ ـ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: ما يتعلق بالقراء ات، حديث (۲۸۱/۸۲۳)، و ابو داؤد (۴۳۱/۲): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (۱) حديث (۳۹۹۴)، و احمد (۳۹۵/۱، ۴۰۶، ۴۳۱، ۴۱۳)۔

2862۔ اخرجه ابوداؤد (۴۳۱/۲): كتاب الحروف و القراء ات، حديث (۳۹۹۱)، واحمد (۶۴/۶)، (۲۱۳/۶)۔

2863۔ اخرجه الحميدی (۱۹۴/۱)، حديث (۳۹۶)۔

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِىْ اَنْ اَقْرَاَهَا (وَمَا خَلَقَ) فَلَا اُتَابِعُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

◆◆ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام آئے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے؟ جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کرسکتا ہو؟ علقمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: میں نے تو انہیں اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی طرح سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس طرح تلاوت کی تھی اور یہ (شام کے) لوگ مجھ سے یہ چاہتے ہیں' اب میں اسے دوسری طرح پڑھوں! اور یہ لفظ پڑھوں تو میں تو ان کی بات نہیں مانوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

وَمِنْ سُوْرَةِ الذّٰرِيٰتِ

باب 7: سورہ ذاریات سے متعلق روایات

2864 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متن حدیث: اَقْرَاَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھائی تھی: اِنِّىْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2864۔ اخرجه ابوداؤد (۲/ ۴۳۱): کتاب الحروف و القراء ات: باب: (۱) حدیث (۳۹۹۳)، و احمد (۱/ ۳۹۴، ۳۹۷، ۴۱۸)۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

باب 8: سورہ حج سے متعلق روایات

2865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ اَنَسٍ وَّاَبِی الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِیْ مُخْتَصَرٌ

اختلافِ روایت: اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ) الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَحَدِيْثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِیْ مُخْتَصَرٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے:

(وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى)

ہمارے علم کے مطابق قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہ روایت مختصر ہے۔

یہی روایت قتادہ کے حوالے سے، حسن بصری کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ)

(یہ پوری طویل حدیث ہے)

حکم بن عبدالمالک کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک اس حدیث کا اختصار ہے۔

2866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2865۔ تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (١٨٦/٨) حديث (١٠٨٣٧) و ذكره السيوطي في (الدرالمنثور) (٦١٩/٤) وعزاه للطبراني، و الحاكم، و ابن مردويه، و ابوالحسن احمد بن يزيد الحلواني في كتاب (الحروف) عن عمران بن حصين۔

2866۔ اخرجه البخاري (٧٠٣/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: نسيان القرآن: و هل يقول نسيت آية كذا و كذا، حديث (٥٠٣٩)، و مسلم (١٢٦/٣ - الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الامر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول انسيتها، حديث (٧٩٠/٢٢٨)، و النسائي (١٠٤/٢): كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (٩٤٣)، و الدارمي (٤٣٩/٢)، كتاب فضائل القرآن: باب: تعاهد القرآن، (٣٠٨/٢) كتاب الرقاق: باب: تعاهد لقرآن، و احمد (٣٨١/١، ٤١٧، ٤٢٣، ٤٢٩، ٤٤٩، ٤٦٣)، و الحميدي (٥٠/٢)، حديث (٩١)۔

متن حدیث: بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کا یہ کہنا بہت ہی برا ہے' میں فلاں آیت بھول گیا۔ اسے یہ کہنا چاہیے: وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم وہ قرآن کو یاد کرتے رہو اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جس طرح چوپایہ رسی (کھلنے پر) بھاگتا ہے' قرآن اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسان کے دل سے نکلتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب 9: (فرمان نبوی ہے:) ''قرآن سات حروف پر نازل ہوا''

2867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

متن حدیث: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِىْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَّمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِى الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِىْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِىْ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِىْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ بِالْقِرَاءَةِ الَّتِىْ اَقْرَاَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2867۔ اخرجه البخاری (۶۳۹/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: انزل القرآن علی سبعة احرف، حدیث (۴۹۹۲)، و مسلم (۱۶۲/۳ ۔ الابی) کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب: بیان ان القران علی سبعة احرف و بیان معناه، حدیث (۸۱۸/۲۷۰)، و ابوداؤد (۴۶۵/۱): کتاب الصلاة: باب: انزل القرآن علی سبعة احرف، حدیث (۱۴۷۵)، و النسائی (۱۵۰/۲): کتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء من القرآن، حدیث (۹۳۷)، و احمد (۴۰/۱، ۴۲، ۴۳، ۲۶۳، ۲۴)، و مالك (۲۰۱/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء فی القرآن، حدیث (۵)۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا۔ وہ سورت فرقان کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے۔ جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس قرأت سے مختلف تھی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ان پر حملہ کرنے لگا، لیکن پھر میں نے انہیں موقع دیا اور جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے ان کو ان کی چادر سے پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے، جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے غلط کہا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت سکھائی ہے، وہ جس کی تم تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں ان کو پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے سورہ فرقان، اس سے مختلف طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا ہے، جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ سورت پڑھنی سکھائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! اسے چھوڑو۔ اے ہشام! تم تلاوت شروع کرو! پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح تلاوت کی، جیسے میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو۔ پھر میں نے اسی طرح قرآت شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، تو جسے جو آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک نے اسے زہری کے حوالے سے، اسی سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

2868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ اَيُّوْبَ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَبِيْ بَكْرَةَ

2868۔ اخرجه احمد (١٣٢/٥).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام! مجھے ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' جن میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں ہے' ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بڑی عمر کے لوگ بھی ہیں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں' جنہوں نے کبھی زندگی میں تحریر نہیں پڑھی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابوہریرہ، سیدہ ام ایوب جو حضرت ایوب انصاری کی اہلیہ ہیں، حضرت ثمرہ' حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ، حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِىْ مَسْجِدٍ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے بھائی سے کسی دنیوی مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبت کو دور کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے' جس میں وہ علم کی تلاش میں ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان کر دے گا۔ جب بھی کچھ لوگ مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں' تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اور رحمت

انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ جس شخص کا عمل سستی کا شکار ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مانند نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مجھے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے بارے میں بتایا گیا ہے اس کے بعد انہوں نے اس کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔

2870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّلَمْ يَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَاُ الْقُرْاٰنُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ يُوْتِرُ بِهَا وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيْلُ فِي الْقِرَاءَةِ اَحَبُّ اِلٰى اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتنے عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے بیس دن میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پندرہ دن میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دس دن میں ختم کر لیا کرو۔ تو میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ

2870- اخرجه الدارمي (۴۷۱/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: ختم القرآن.

کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ دن میں ختم کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بارے میں اجازت نہیں دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابو بردہ کے حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرنے کے حوالے سے' اس حدیث کو''غریب'' قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تین دن سے کم عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات بھی نقل کی گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: تم قرآن' چالیس دن میں ختم کرو!

اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن ختم نہ کرے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔

تین دن سے کم عرصے میں قرآن پاک مکمل نہ پڑھا جائے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

جبکہ بعض اہل علم نے رخصت بھی دی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بعض اوقات ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا' تاہم قرآن پڑھتے ہوئے ٹھہر' ٹھہر کر قرآن پڑھنا اہل علم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

2871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَهٗ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَرْبَعِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَرْبَعِيْنَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چالیس دن میں قرآن مکمل پڑھا کرو۔

2871- اخرجه ابوداؤد (١/٤٤٣): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (١٣٩٥).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔
بعض راویوں نے اسے اپنی سند کے ہمراہ وہب بن منبہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: وہ چالیس دن میں پورا قرآن پاک مکمل کرلیا کریں۔

2872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِيْ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰى اٰخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيْعِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''حال مرتحل'' اس نے دریافت کیا: حال مرتحل سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: یعنی جب آدمی شروع سے لے کر آخر تک قرآن مجید پورا پڑھ لے تو پھر شروع سے پڑھنا شروع کردے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے اعتبار سے ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت زرارہ بن اوفی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے جس کا مفہوم یہی ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت نصر بن علی کی نقل کردہ روایت کے مقابلہ میں زیادہ مستند ہے۔

2873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2872۔ تفردبه الترمذی كما جاء فی (التحفة) (۳۸۸/٤)، حديث (٥٤٢٩) واخرجه الحاكم (٥٦٨/١)، و ابونعيم فی (حلية الاولياء) (٢٦٠/٢) عن زرارة بن اوفی، عن ابن عباس۔

2873۔ اخرجه ابوداؤد (٤٤٣/١): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حديث (١٣٩٤)، و ابن ماجه (٤٢٨/١): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من كم يستحب يختم القرآن، حديث (١٣٤٧)۔

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص تین دن سے کم عرصے میں پورا قرآن پڑھ لے اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

تفسیرِ قرآن کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ

باب 1: جو شخص اپنی رائے کے ذریعے قرآن کی تفسیر کرے (اس کا حکم)

2874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود قرآن کے بارے میں کوئی بات بیان کرے' اسے جہنم میں اپنی جگہ پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط کرو، صرف وہی چیز بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو (میں نے یہ فرمایا ہے) جو شخص میری طرف سے کوئی جھوٹی بات جان بوجھ کر بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہے اور جو شخص قرآن کی تفسیر کے بارے میں اپنی رائے کے ساتھ کوئی بات بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہے۔

2874۔ اخرجه الدارمي (۷٦/۱): كتاب (ـ): باب: اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم، و التثبت فيه، و احمد (۲۳۳/۱، ۲٦۹، ۲۹۳، ۳۲۳، ۳۲۷)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2876 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي حَزْمٍ اَخُو حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ اَبِي حَزْمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ شَدَّدُوْا فِي هٰذَا فِي اَنْ يُّفَسَّرَ الْقُرْاٰنُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّاَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّقَتَادَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ فَسَّرُوْهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيْهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَاْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ اَحْتَجْ اِلٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا سَاَلْتُ

◆◆ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی رائے کے ساتھ قرآن کی تفسیر بیان کرے تو اگر وہ ٹھیک بھی بیان کرے تو یہ اس نے غلط کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض محدثین نے اس کے راوی سہیل بن ابوحزم کے بارے میں کلام کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے انہوں نے اس حوالے سے بہت سختی سے کام لیا ہے قرآن کی تفسیر علم کے بغیر بیان کی جائے۔

جہاں تک مجاہد قتادہ اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم کا تعلق ہے جن کے بارے میں یہ روایت بیان کی گئی ہے: ان لوگوں نے قرآن کی تفسیر بیان کی ہے تو ان کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اپنی رائے کے ساتھ قرآن کے بارے میں کچھ کہا ہوگا' یا علم نہ ہونے کے باوجود تفسیر بیان کی ہوگی' یا اپنی طرف سے کوئی بات بیان کی ہوگی۔

ان حضرات کے حوالے سے' جو روایات نقل کی گئی ہیں' وہ اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں' جو ہم نے بیان کیا ہے' ان حضرات نے علم کے بغیر اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: قرآن کی ہر ایک آیت کے بارے میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت بیان کی ہے۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سیکھی ہوتی' تو مجھے قرآن سے متعلق بہت

2876۔ اخرجه ابوداؤد (٢/٣٤٤): كتاب العلم: باب: الكلام في كتاب الله بغير علم، حديث (٣٦٥٢)۔

سی چیزوں کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی جو میں نے ان سے پوچھی ہیں۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 2: سورت فاتحہ سے متعلق روایات

2877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّیْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَاْهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ يَقْرَاُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَیَّ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَهٰذَا لِیْ وَبَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى ابْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَاَبُو السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

اختلافِ روایت: وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ اُوَيْسٍ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا

2877۔ اخرجه مالك (٨٤): كتاب الصلاة: باب: القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، حديث (٣٩)، و مسلم (٢/٢٦٢ - الابی): كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة، حديث (٣٨/٣٩٥)، و ابوداؤد (١/٢٧٦): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب، حديث (٨٢١)، و النسائی (٢/١٣٥): كتاب الافتتاح: باب: ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من فاتحة الكتاب، حديث (٩٠٩)، و ابن ماجه (١/٢٧٣): كتاب اقامة الصلاة: باب: القراءة خلف الامام، حديث (٨٣٨)، (٢/١٢٤٣): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (٣٧٨٤)، و احمد (٢/٢٥٠، ٢٨٥، ٢٨٦، ٤٦٠، ٤٨٧، ٢٤١، ٤٥٧، ٤٧٨)، و ابن خزيمة (١/٢٤٧)، حديث (٤٨٩)، (٢/٢٥٢)، حديث (٥٠٢)، (٢/٢٤٨)، حديث (٤٩٠)، و الحميدی (٢/٤٣٠)، حديث (٩٧٣، ٩٧٤).

الْحَدِیْثِ فَقَالَ کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ وَّاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْعَلَاءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورت فاتحہ نہ پڑھے' اس کی نماز نامکمل ہوتی ہے اس کی نماز نامکمل ہوتی وہ پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں (تو کیا میں اس وقت بھی تلاوت کروں گا) انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھ لو۔

کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان میں دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے' نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اس کو ملے گا' بندہ کھڑا ہو کر یہ پڑھتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندے نے میری حمد بیان کی' پھر بندہ یہ کہتا ہے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندے نے میری تعریف کی' پھر بندہ پڑھتا ہے: مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی' یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ' اور سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے اس کو وہ ملے گا وہ یہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

شعبہ' اسماعیل' اور ان کے علاوہ دیگر راویوں نے' علاء بن عبدالرحمٰن سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابن جریج اور امام مالک نے علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ابوسعید کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ابن ابی اویس نے اپنے والد کے حوالے سے' علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

◆◆ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میرے والد اور ابوسائب نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی۔

اسماعیل بن ابواویس کی نقل کردہ روایت میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام ابوزرعہ سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں روایات مستند ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اویس کی اپنے والد کے حوالے سے' علاء سے نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

2878 اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَّجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَّلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَّصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ اَنَّ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ جِئْتُ مُسْلِمًا قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَعَلْتُ اَغْشَاهُ اٰتِيْهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَائَهٗ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَّلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّلَوْ بِقَبْضَةٍ وَّلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَّقِيْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَّلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَّقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَوْ اَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّئٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے بتایا: یہ حاتم کا بیٹا عدی ہے۔ میں چونکہ کوئی امان لیے بغیر اور کسی تحریری (معاہدے) کے بغیر حاضر ہوا تھا اس لیے جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ہی اپنے اصحاب سے یہ کہہ چکے تھے: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر کھڑے ہوئے' تو ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ گئے اور اس کا کام کر کے واپس آئے اور میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھا دیا' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کلمہ پڑھنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تمہارے

علم میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی معبود ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ اکبر کہنے سے اس لیے بھاگ رہے ہو کہ تم اسے سے بڑی کسی چیز کے بارے میں جانتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا' اور عیسائی گمراہی کا شکار ہیں' حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ایک خالص مسلمان ہوں۔ حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا اور مجھے ایک انصاری کے ہاں (مہمان کے طور پر) ٹھہرنے کے لیے فرمایا۔ میں صبح شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک مرتبہ میں رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اسی دوران کچھ لوگ آئے، انہوں نے اون سے بنے ہوئے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے صدقہ دینے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا: (تم لوگ صدقہ کرو)' خواہ ایک صاع ہو یا نصف صاع ہو یا ایک مٹھی جتنی کوئی چیز ہو یا مٹھی کے کچھ حصے جتنی ہو آدمی اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے' خواہ ایک کھجور کے ذریعے یا کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچائے کیونکہ ہر شخص نے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ بندے سے جو فرمائے گا: وہ میں تمہیں بیان کر رہا ہوں (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی؟ تو بندہ جواب دے گا جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیے تھے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کہاں ہے' جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا؟ یعنی تم نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟ تو وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا' تو اسے ایسی کوئی چیز نہیں ملے گی جو اسے جہنم کی تپش سے بچا سکے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو ہر شخص کو جہنم سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے بچائے اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ بات کے ذریعے بچانے کی کوشش کرے۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں عطا کرے گا، (یہاں تک کہ ایک وہ وقت آئے گا) جب کوئی عورت مدینہ منورہ سے حیرہ تک کا یا اس سے بھی زیادہ سفر کرے گی اور اسے یہ اندیشہ بھی نہیں ہوگا کہ اس کی سواری چوری ہو جائے گی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا اس وقت طے قبیلے کے چور کہاں ہوں گے؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سماء بن حرب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک بن حرب کے حوالے سے' عباد بن حبیش کے حوالے سے' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' جو طویل حدیث ہے۔

2878/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2878/1۔ اخرجه احمد (۳۷۸/٤).

متن حدیث: اَلْيَهُوْدُ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارٰى ضُلَّالٌ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: یہود وہ لوگ ہیں جن پر غضب ہوگا' اور عیسائی وہ لوگ ہیں جو گمراہی کا شکار ہیں۔

پھر انہوں نے یہ طویل حدیث بیان کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ سے متعلق روایات

2879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو (مٹی کی) مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری روئے زمین سے اکٹھا کیا تھا یہی وجہ ہے' حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کا رنگ سرخ ہے کسی کا سفید ہے کسی کا سیاہ ہے کسی کا ان کے درمیان کا کوئی رنگ ہے کوئی نرم مزاج ہے کوئی سخت ہے کوئی خبیث طبیعت کا مالک ہے' کوئی پاکیزہ طبیعت کا مالک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِيْ قَوْلِهِ (ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا) قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَيْ مُنْحَرِفِيْنَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: "تم لوگ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہونا ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے تھے یعنی انہوں نے اس حکم سے

2879- اخرجه ابوداؤد (٢/ ٦٣٤): كتاب السنة: باب: في القدر، حديث (٤٥٩٣)، واحمد (٤/ ٤٠٠، ٤٠٦)، و ابن حميد حديث (٥٤٩).

2880- اخرجه البخاري (٨/ ١٤): كتاب التفسير: باب: (و اذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم)، حديث (٤٤٧٩)، و مسلم (٤/ ٢٣١٢): كتاب التفسير: باب: (—) حديث (١/ ٣٠١٥)، و احمد (٢/ ٣١٢، ٣١٨).

انحراف کیا تھا۔

2881 وَبِهٰـذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ) قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اس لفظ کو تبدیل کر دیا' اوراس سے مختلف کیا جوان سے کہا گیا تھا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ان لوگوں نے ''حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ'' کہا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ اَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انتہائی تاریک رات تھی۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ قبلہ کس سمت میں ہے؟ تو ہم میں سے ہر شخص نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی' جس طرف اس کا رخ ہوا۔ صبح کے وقت ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم جس طرف بھی منہ پھیر لو اللہ تعالیٰ کی ذات اسی طرف ہوگی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اشعث سمان نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' جو انہوں نے عاصم بن عبیداللہ سے نقل کی ہے۔

اشعث کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

2883 اخرجه مسلم (۲۱/۳): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جواز صلاة النافلة على الدابة من السفر حيث تو جهت، حديث (۷۰۰/۳۳)، و النسائي (۲٤٤/۱): كتاب الصلاة: باب: الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، حديث (٤۹۱)، و احمد (۲۰/۲/٤۱۱)، و ابن خزيمة (۲۵۲/۲) حديث (۱۲٦۷)، (۲۵۳/۲)، حديث (۱۲٦۹).

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) الْاٰيَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ قَتَادَةُ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهٗ (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اَيْ تِلْقَائَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل ادا کرلیا کرتے تھے' خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو'اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ شریف لا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

قتادہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے۔انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔

''اور مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں تم جس طرف بھی منہ کرو گے اللہ تعالیٰ کی ذات وہیں ہوگی۔''

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان نے اسے منسوخ کردیا ہے۔

''تو تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیرلو۔''

اس سے مراد یہ ہے: اس کی سمت میں پھیرلو۔

2884/1 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ

وَيُرْوٰى عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا

یہ بات محمد بن عبدالملک نے اپنی سند کے ہمراہ قتادہ سے نقل کی ہے۔

اس آیت کے بارے میں مجاہد سے یہ بات روایت کی گئی ہے۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''تو تم جس طرف بھی رخ کرلو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی۔''

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ کا قبلہ اسی سمت میں ہوگا۔

2884/1- اخرجه البخاري (۱۸/۸): كتاب التفسير: باب: قوله: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى)، حديث (٤٤٨٣)، و ابن ماجه (۳۲۲/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: القبلة، حديث (۱۰۰۹)، و احمد (۲۳/۱، ۲٤، ۳٦).

یہ بات ابوکریب نے اپنی سند کے ہمراہ مجاہد سے نقل کی ہے۔

2884/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم مقام ابراہیم کے پاس نفل ادا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ

متنِ حدیث: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا)

قَالَ عَدْلًا

2886 اخرجه البخاري (۳۲۸/۱۳): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: (و كذلك جعلنكم امة و سطا) (البقرة: ۱۴۳)، حديث (۷۳۴۹)، و ابن ماجه (۱۴۳۲/۲): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، و احمد (۹/۳، ۳۲، ۵۸)، و عبد بن حميد ص (۲۸۶)، حديث (۹۱۳).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ''عادل'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُدْعٰی نُوحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰی قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيرٍ وَّمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰی بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا) وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قیامت کے دن) حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا' اور ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا' اور ان سے یہ پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم تک تبلیغ کر دی تھی؟ تو وہ جواب دیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا شخص نہیں آیا تھا' تو پھر (حضرت نوح علیہ السلام) سے پوچھا جائے گا: تمہارا گواہ کون ہے؟ تو پھر وہ جواب دیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر تم لوگوں کو لایا جائے گا' تم لوگ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے:

''اور اس طرح ہم نے تم کو وسط امت بنایا ہے' تا کہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم پر گواہ بن جائے۔''

یہاں وسط سے مراد ''عدل'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰی نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوعٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسندیدہ تھی کہ آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم نے آسمان کی طرف تمہارا چہرہ اٹھنا دیکھ لیا ہے ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے۔

(حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی' اس کا گزر انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' تو اس شخص نے یہ کہا: وہ گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے رکوع کی حالت میں ہی اپنا رخ (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کو سفیان ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانُوْا رُكُوْعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: وہ لوگ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عوف مزنی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عمارہ بن اوس' حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا' جو اس حالت میں فوت ہوئے ہیں' کہ وہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (یعنی اعمال) کو ضائع نہیں کرے گا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَّمَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا

2890۔ اخرجه ابوداؤد (٦٣١/٢): كتاب السنة: باب: الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، حديث (٤٦٨٠)، و الدارمى (٢٨١/١)، كتاب الصلاة: باب: تحويل القبلة، و احمد (٣٤٧/١، ٣٩٥، ٣٠٤، ٣٢٢).

2891۔ اخرجه مالك (٣٧٣/١): كتاب الحج: باب: جامع السعى، حديث (١٢٩)، و البخارى (٥٨١/٣): كتاب الحج: باب: وجوب الصفا و المروة و جعل من شعائر الله، حديث (١٦٤٣)، (٧١٩/٣): كتاب العمرة: باب: يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، حديث (١٧٩٠)، و اطرافه من (٤٤٩٥)، (٤٨٦١)، ومسلم (٩٢٩/٢): كتاب الحج، باب: بيان ان السعى بين الصفا و المروة ركن لا يصح الحج الا ن، حديث (١٢٧٧/٢٦١)، و ابوداؤد (٥٨٤/١): كتاب المناسك: باب: امر الصفا و المروة، حديث (١٩٠١)، و النسائى (٢٣٧/٥، ٢٣٨)، كتاب مناسك الحج: باب: ذكر الصفا و المروة، حديث (٢٩٦٧، ٢٩٦٨) و ابن ماجه (٩٩٤/٢): كتاب المناسك: باب: السعى بين الصفا و المروة، حديث (٢٩٨٦)، و احمد (١٤٤/٦، ١٦٢، ٢٢٧)، وابن خزيمة (٢٣٣/٤)، حديث (٢٧٦٦)، (٢٣٤/٤)، حديث (٢٧٦٧)، (٢٣٥/٤)، حديث (٢٧٦٩)، و الحميدى (١٠٧/١)، حديث (٢١٩).

چکر نہیں لگاتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو میں اس بات کی کوئی خاص پرواہ نہیں کروں گا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا چکر لگایا ہے مسلمانوں نے بھی اس کا چکر لگایا ہے، زمانہ جاہلیت میں جو شخص "مشلل" میں موجود منات طاغیہ (نامی بت) کے لیے احرام باندھا کرتا تھا وہ صفا و مروہ کا چکر نہیں لگاتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا بھی چکر لگائے۔"

اگر صورتحال ویسی ہوتی جیسی تم نے کہی ہے' تو پھر یہ آیت یوں ہونی چاہیے تھی۔

"اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ اگر ان دونوں کا طواف نہ کرے۔"

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو سنائی تھی تو انہیں یہ بہت پسند آئی اور وہ بولے' یہ واقعی علم ہے۔

میں نے بہت سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، پہلے عربوں میں سے جو شخص صفا مروہ کا طواف نہیں کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا' ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چکر لگانا زمانہ جاہلیت کی رسم ہے۔

اسی طرح کچھ انصار یہ کہتے تھے: ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے' ہمیں صفا مروہ کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔"

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت انہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ (وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک سے صفاء مروہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں زمانہ جاہلیت کی نشانیاں ہیں جب اسلام آیا' تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہو

2892- اخرجه البخاري (٥٨٦/٣): كتاب الحج: باب: ما جاء في السعي بين الصفاء و المروة، حديث (١٦٤٨)، (٢٥/٨): كتاب التفسير: باب: (ان الصفا والمروة من شعائر الله)، حديث (٤٤٩٦)، و مسلم (٩٣٠/٢): كتاب الحج: باب: بيان ان السعي بين الصفا و المروة ركن لا يصح الحج الا به، حديث (١٢٧٨/٢٦٤)، و ابن خزيمة (٢٣٥/٤) حديث (٢٧٦٨)، و عبد بن حميد ص (٣٦٨)، حديث (١٢٢٦).

گا اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کا طواف کرنا نفل ہے اور جو شخص نفل والی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور وہ اس سے واقف ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2893 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی) فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ وَقَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بھی اس سے آغاز کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2894 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ بْنِ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ لَمْ یَاْكُلْ لَیْلَتَهٗ وَلَا یَوْمَهٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَی امْرَاَتَهٗ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ یَوْمَهٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ وَجَآءَتْهُ

2893۔ انظر الحدیث (۸۶۲)، (۸۶۹)۔

2894۔ اخرجه البخاری (۱۵٤/٤): کتاب الصوم: باب: قول الله جل ذکره (احل لکم لیلة الصیام۔)، حدیث (۱۹۱۵) و الحدیث بمعناه (۳۰/۸)، کتاب التفسیر: باب: (احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم۔)، (البقرة: ۱۸۷)، حدیث (٤۵۰۸)، و ابوداؤد (۷۰۷/۱): کتاب الصیام: باب: مبدا فرض الصیام، حدیث (۲۳۱٤)، و احمد (۲۹۵/٤) و الدارمی (۵/۲): کتاب الصوم: باب: متی یمسك المتسحر، و ابن خزیمة (۲۰۰/۳)، حدیث (۱۹۰٤)۔

امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی شخص روزہ رکھتا تھا اور افطار کیے بغیر سو جاتا تھا' تو پھر وہ اگلے دن کچھ کھا پی نہیں سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری نے روزہ رکھا ہوا تھا' وہ افطار سے کچھ دیر پہلے اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں ہے' لیکن میں جا کر کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں۔ حضرت قیس بن انصاری کیونکہ سارا دن کام کرتے رہے تھے اس لیے انہیں نیند آ گئی' جب ان کی اہلیہ واپس آئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو بولی: ہائے افسوس۔ اگلے دن دوپہر کے وقت حضرت قیس بن مرمہ بے ہوش ہو گئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں (کے ساتھ صحبت کرنا) حلال قرار دیا گیا ہے۔''

تو مسلمان اس سے انتہائی خوش ہوئے (اور یہ آیت بھی نازل ہوئی)

''اور تم اس وقت کھاتے پیتے رہو' جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) إِلٰى قَوْلِهِ (دَاخِرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے' تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' یہ آیت ''داخرین'' تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنَا عَدِيُّ بْنُ

2895- اخرجه ابوداؤد (۱/۴۶۶): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۷۹) و ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء، حديث (۳۸۲۸)، و احمد (۴/۲۷۶، ۲۶۷، ۲۷۷، ۲۷۱).

حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تمہارے سامنے ممتاز نہ ہو جائے۔''

اس سے مراد صبح صادق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے ممتاز ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ قَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (سحری میں) اس وقت تک کھا اور پی سکتے ہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دو دھاگے لیے ان میں سے ایک سفید تھا دوسرا سیاہ تھا۔ میں ان دونوں کا جائزہ لیتا رہا (اگلے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (یہاں روایت کے الفاظ سفیان نامی راوی کو بھول گئے ہیں)' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد دن اور رات ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2896۔ اخرجه البخاری (۱۵۷/٤): کتاب الصوم: باب: قول الله تعالیٰ: (و کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض۔)، حدیث (۱۹۱٦)، (۳۱/۸): کتاب التفسیر: باب: (و کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔) (البقرة: ۱۸۷)، حدیث (٤۵۰۹، ٤۵۱۰)، و مسلم (۷٦٦/۲): کتاب الصیام: باب: بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔ حدیث (۱۰۹۰/۳۳)، والنسائی (۱٤۸/٤) کتاب الصیام: باب: تاویل قول الله تعالیٰ: (وکلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض۔)، حدیث (۲۱٦۹)، و الدارمی (۵/۲): کتاب الصوم: باب: متی یمسك المتسحر، و ابن خزیمة (۲۰۸/۳)، حدیث (۱۹۲۵)۔

2898 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلَ وَإِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا (وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ) فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ ابوعمران اسلم تجیبی بیان کرتے ہیں: ہم جنگ کے لیے روم میں موجود تھے۔ ہمارے سامنے رومیوں کا بڑا لشکر آیا ان کے مقابلے کے لیے اتنے ہی مسلمان آئے جو تقریباً اتنے ہی تھے یا اس سے کچھ زیادہ تھے۔ اس وقت مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے' اور لشکر کے سپہ سالار حضرت فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر حملہ کیا اور انہیں چیرتا ہوا' ان کے اندر تک چلا گیا' تو کچھ لوگوں نے بلند آواز میں یہ کہا: سبحان اللہ! یہ خود کو ہلاکت کا شکار کر رہا ہے' تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر بیان کرتے ہو' جبکہ یہ آیت ہمارے بارے میں یعنی یہ آیت انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا' اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہوگئی' تو ہم لوگ ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے: اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے' اور اس کے مددگار بہت سے لوگ ہو گئے ہیں' تو ہمارے اموال ضائع ہو چکے ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ بہتر ہو گا کہ اب انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں (یعنی اپنی زراعت پر توجہ دیں) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی جس کے ذریعے اس نے ہماری اس بات کا جواب دیا۔

''اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت کا شکار نہ کرو۔''

(حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو یہ ہلاکت کا شکار کرنا' اپنی کھیتی باڑی میں مشغول ہونے اور اس کی اصلاح کرنے سے متعلق تھا' یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم جہاد کرنے کو ترک کر دیں۔

اس کے بعد حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہوتے رہے، یہاں تک کہ ان کو روم کی سرزمین

2898۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۱۶): كتاب الجهاد: باب: في قوله عزوجل: (ولا تلقوا بايديكم الى الهلكة) (البقرة: ۱۹۵)، حديث (۲۵۱۲).

پر ہی دفن کیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2899 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِيَّايَ عَنٰى بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ نَحْوَ هٰذَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس سے مراد میں ہی ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"تم میں سے جو شخص بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو، تو اس کا فدیہ روزہ رکھنا ہے، یا صدقہ کرنا ہے، یا قربانی کرنا ہے۔"

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے، اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا، مشرکین نے ہمیں وہاں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ میرے بال بہت لمبے تھے جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا، تو ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف کا شکار کر رہی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال منڈوا دو تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان سے مراد تین دن کے روزہ رکھنا ہے، اور صدقہ کرنے سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے،

2899- اخرجه البخاری (٣٤/٨): كتاب التفسير: باب: (فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه)، حديث (٤٥١٧)، و مسلم (١٢٠١/٨٠)، (٨١، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ١٢٠١/٨٥) وابن ماجه (١٠٢٨/٢): كتاب المناسك: باب: فدية المحصر، حديث (٣٠٧٩)، و احمد (٢٤٢/٤، ٢٤٣).

اورقربانی کرنے سے مراد ایک بکری ذبح کرنا ہے یا اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے اسے عبداللہ بن معقل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2900 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتٰى عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى جَبْهَتِىْ اَوْ قَالَ حَاجِبَىَّ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيْكَةً اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِىْ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہا تھا جوئیں میری پیشانی پر گر رہی تھیں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ابروؤں پر گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو' اور قربانی کرلو یا تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس میں پہلے کس کا ذکر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2901 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِىُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج عرفات میں

(موقوف کا نام ہے) حج عرفات (میں ''موقوف'' کا نام ہے) حج عرفات (میں ''موقوف'' کا نام ہے) منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں۔

''البتہ اگر کوئی شخص دو دن کے بعد جلدی جانا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اور جو شخص بعد میں جائے' تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات پہنچ گیا اس نے حج کو پالیا۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: یہ بہترین حدیث ہے جسے تو نے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو بکیر بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہم اسے صرف بکیر بن عطاء نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

متنِ حدیث: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے' جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2903 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِى

2902۔ اخرجه البخارى (٣٦/٨): كتاب التفسير: باب: و هو الد الخصام، حديث (٤٥٢٣)، (١٩٢١٣) كتاب الاحكام: باب: الالد الخصم حديث (٧١٨٨)، و مسلم (٢٠٥٤/٤): كتاب العلم: باب: من الالد الخصم، حديث (٢٦٦٨/٥)،و النسائى (٢٤٧/٨): كتاب آداب القضاة: باب: الالد الخصم، حديث (٥٤٢٣)، و احمد (٥٥/٦، ٦٣، ٢٠٥)، و الحميدى (١٣٢/١)، حديث (٢٧٣)۔

2903۔ اخرجه مسلم (١٣٨/٢ ۔ الابى): كتاب الحيض: باب: جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها۔، حديث (٣٠٢/١٦)، و ابوداؤد (١١٧/١): كتاب الطهارة: باب: من مواكلة الحائض و مجامعتها، حديث (٢٥٨)، (٦٥٦/١): كتاب النكاح: باب: من اتيان الحائض و مباشرتها، حديث (٢١٦٥)، والنسائى (١٥٢/١): كتاب الطهارة: باب: تاويل قول الله عزوجل (ت يسئلونك عن المحيض)، حديث (٢٨٨)، (١٨٧/١): كتاب المياه: باب: ما ينال من الحائض و تاويل قول الله عزوجل (ويسئلونك عن الحيض۔)، حديث (٣٦٩) و ابن ماجه (٢١١/١): كتاب الطهارة و سننها: باب: ما جاء فى مواكلة الحائض و سورها، حديث (٦٤٤)، و الدارمى (٢٤٥/١): كتاب الصلاة: مباشرة الحائض، و احمد (١٣٢/٣، ٢٤٦)۔

الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى) فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تھا' تو وہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے نہیں تھے' اس کے ساتھ بیٹھ کر پیتے نہیں تھے' اس کے ساتھ گھر میں میل جول ختم کر دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تو تم فرما دو! یہ ناپاکی ہے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی: وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھا لیا کریں' ان کے ساتھ بیٹھ کر پی لیا کریں' گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں (یعنی بوس و کنار کر سکتے ہیں)۔ اس بات پر یہودیوں نے یہ کہا: یہ صاحب ہمارے ہر کام کی مخالفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے تھے حضرت عباد بن بشر اور حضرت اسید بن حضیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: کیا ہم ان خواتین کے ساتھ حیض کے دوران صحبت نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا آپ ان دونوں حضرات پر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ یہ دونوں حضرات اٹھ کر چل دیئے' اس کے فوراً بعد دودھ کا تحفہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو واپس بلایا اور ان دونوں کو وہ دودھ پلایا جس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو محمد بن عبدالاعلیٰ نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

2904 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ

متنِ حدیث: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہودی یہ کہا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کے پیچھے کی طرف سے اس کی اگلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت میں تم جس طرف سے چاہو داخل ہو جاؤ''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2905 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) يَعْنِيْ صِمَامًا وَّاحِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَّابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَّابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَيُرْوٰى فِيْ سِمَامٍ وَّاحِدٍ

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے)

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) اس سے مراد یہ ہے: (صحبت کا مقام) ایک ہونا چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کے راوی ابن خثیم' عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہیں' جبکہ ابن سابط نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی ہیں' جبکہ حفصہ نامی خاتون حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ہیں۔

بعض روایات میں لفظ ''سمام واحد'' بھی نقل کیا گیا ہے۔

2906 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

2905- اخرجه الدارمی (۲۵٦/۱): كتاب الصلاة: باب: اتيان النساء من ادبارهن، و احمد (۳۰۵/٦، ۳۱۸، ۳۱۰).

2906- اخرجه احمد (۲۹۷/۱).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِىُّ هُوَ يَعْقُوْبُ الْقُمِّىُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: گزشتہ رات میں نے اپنی سواری کو پھیر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں تم ان میں جس طرف سے چاہو آو۔''

(اس سے مراد یہ ہے) تم آگے کی طرف سے صحبت کرو یا پیچھے کی طرف سے کرو (یہ جائز ہے) البتہ پاخانہ کی جگہ صحبت کرنے سے بچو اور حیض (کے دوران صحبت کرنے سے بچو)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یعقوب بن عبداللہ اشعری نامی راوی یعقوب قمی ہیں۔

2907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَّمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرُ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهٗ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّىْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ عَنِ الْحَسَنِ غَرِيْبٌ

وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِىٍّ لِاَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهَا دُوْنَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْاَوْلِيَاءَ فَقَالَ (لَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) فَفِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ فِى التَّزْوِيْجِ مَعَ رِضَاهُنَّ

◆◆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی بہن کی شادی ایک مسلمان سے کر دی۔ یہ نبی

2907- اخرجه البخاري (۸۹/۹): كتاب النكاح: باب: من قال لا نكاح الا بولي، حديث (۵۱۳۰)، و ابوداؤد (۶۳۵/۱): كتاب النكاح: باب: من العضل، حديث (۲۰۸۷).

اکرم ﷺ کے زمانہ کی بات ہے وہ خاتون اس شخص کے ہاں رہی جب تک اللہ کو منظور تھا' پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دے دی اور اس کے ساتھ رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ اس خاتون کی عدت گزر گئی' پھر اس شخص نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس خاتون کی بھی یہی خواہش تھی تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے ساتھ اس شخص نے بھی اس خاتون کے لیے نکاح کا پیغام بھیج دیا تو حضرت معقل بن یسار نے کہا: او نالائق! میں نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر کے تمہاری عزت افزائی کی اور تم نے اسے طلاق دے دی' اللہ تعالیٰ کی قسم! اب یہ کبھی بھی دوبارہ تمہاری طرف واپس نہیں آئے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ اس مرد کو اس خاتون کی کتنی ضرورت ہے' اور اس خاتون کو اپنے شوہر کی کتنی ضرورت ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دیدو' اور ان کی عدت پوری ہو جائے''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اور تم علم نہیں رکھتے''

جب حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی' تو وہ بولے' میں اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس شخص کو بلایا اور بولے: میں تمہاری شادی کرتا ہوں اور تمہاری عزت افزائی کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ تھی اگر ان کو خود ایسا کرنے کی اجازت ہوتی اور ان کے ولی کی ضرورت نہ ہوتی' تو وہ خود اپنی شادی کر لیتی۔ انہیں اپنے ولی حضرت معقل بن یسار کی ضرورت نہ ہوتی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء سے خطاب کیا ہے' اور اولیاء سے ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم ان خواتین کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (سابقہ) شوہر سے شادی کر لیں۔''

اس آیت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: شادی کرنے میں خواتین کی رضامندی کے ہمراہ اصل معاملہ اولیاء کے سپرد ہوگا۔

2908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2908- اخرجه مالك (١٣٨/١): كتاب صلاة الجماعة: باب: الصلاة الوسطى، حديث (٢٥)، ومسلم (٥٦٤/٢ - الابى) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: الدليل لمن قال الصلاة الوسطى من صلاة العصر، حديث (٦٢٩/٢٠٧)، و ابوداؤد (١٦٥/١): كتاب الصلاة: باب: في وقت صلاة العصر، حديث (٤١٠)، والنسائي (٢٣٦/١): كتاب الصلاة: باب: المحافظة على صلاة العصر، حديث (٤٧٢)، و احمد (٧٣/٦، ١٧٨).

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ حَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابو یونس' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے ایک قرآن پاک تحریر کردوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچ جاؤ تو مجھے بتادینا۔

''اور تم نمازوں کی حفاظت کرو (بطور خاص) درمیان والی نماز کی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے مجھے آیت کے یہ الفاظ املاء کروائے۔

''تم نمازوں کی حفاظت کرو درمیانی نماز کی یعنی عصر کی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (یہ آیت اس طرح) سنی ہے۔

اس بارے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَوْمَ الْاَحْزَابِ اللّٰهُمَّ امْلَاْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

2910۔ اخرجه البخاری (٦/١٢٤): كتاب الجهاد و السير : باب : الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة، حديث (٢٩٣١) واطرافه في (٤١١١، ٤٥٣٣، ٦٣٩٦) و مسلم (٢/٥٦٠): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب : التغليظ من تفويت صلاة العصر، حديث (٦٢٧/٢٠٢)، و ابوداؤد (١/١٦٥): كتاب الصلاة: باب : من وقت صلاة العصر، حديث (٤٠٩)، و النسائي (١/٢٣٦): كتاب الصلاة: باب : المحافظة على صلاة العصر، حديث (٤٧٣) و الدارمي (١/٢٨٠): كتاب الصلاة: باب : الصلاة الوسطى، و احمد (١/٧٩، ١٣٥، ١٣٧، ١٥٢، ١٥٣، ١٤٤، ١٢٢)، و ابن خزيمة (٢/٢٨٩) حديث (١٣٣٥) و بن حميد ص (٥٥)، حديث (٧٧).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقع پر یہ دعا کی تھی:

''اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں سورج غروب ہونے تک نماز وسطیٰ (یعنی عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابوحسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

2911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''درمیانی نماز'' سے مراد عصر کی نماز ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت' حضرت ابوہاشم بن عتبہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ

◄► حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نماز کے دوران بات چیت کرلیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی:

"تو تم اللہ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔"

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

"ہمیں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعمرو شیبانی نامی راوی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

2913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ

متنِ حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِىْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَقِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِىْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهٗ فِى الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاعَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ فَيَاْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِّمَّنْ لَّا يَرْغَبُ فِى الْخَيْرِ يَاْتِى الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ) قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِىَ اِلَيْهِ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُ لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِىْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهٗ غَزْوَانُ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) یہ بات بیان کرتے ہیں: (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ)

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ ہم کھجوروں کے مالک تھے۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق کم یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا کرتا تھا۔ کچھ لوگ کھجوروں کا ایک گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے تھے کیونکہ اصحاب صفہ کے لیے کسی کے گھر سے کھانا مقرر نہیں تھا اس لیے اگر ان میں سے کسی کو بھوک محسوس ہوتی' تو وہ اس گچھے کے پاس آتا تھا' اپنی لاٹھی کے ذریعے اسے مارتا تھا جس کے نتیجے میں کچھ پکی اور کچھ کچی کھجوریں گر جاتی تھیں تو وہ انہیں کھا لیتا تھا۔ اس طرح کچھ ایسے لوگ بھی تھے' جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے' جس میں خراب کھجوریں زیادہ ہوتی تھیں یا کوئی ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے' جو ٹوٹا ہوا ہوتا تھا' تو اسے لا کر لٹکا دیتے تھے' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

2913۔ تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (٦٢/٢)، حديث (١٩١١) لم يخرجه الا الترمذي عن السدي عن ابي مالك عن البراء موقوفاً.

''اے ایمان والو! تم جو کماتے ہو اس میں سے پاکیزہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالا ہے' اور خراب چیزیں خرچ کرنے کی نیت نہ کرو' حالانکہ تم خود اسے قبول کرنا گوارہ نہ کرو گے' ماسوائے اس صورت کے کہ تم اس بارے میں چشم پوشی کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کو اس طرح کی کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جائے' تو وہ اسے چشم پوشی کے ساتھ قبول کرے گا' یا شرم کی وجہ سے قبول کرے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنے پاس موجود ٹھیک چیز (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے) لے کر آیا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

ابو مالک نامی راوی غفاری ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام غزوان ہے۔

ثوری نے اس روایت کا کچھ حصہ سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ اَبِى الْاَحْوَصِ لَا نَعْلَمُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انسان پر کچھ اثر شیطان کا ہوتا ہے' اور کچھ اثر فرشتے کا ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے کہ شر کا وعدہ ہوتا ہے' اور حق کی تکذیب کرنے کی ترغیب ہوتی ہے' جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ ہوتا ہے' اور حق بات کی تصدیق کرنا ہوتا ہے' تو جو شخص اپنے اندر کوئی ایسی صورت پائے تو وہ یہ بات جان لے! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو ایسی صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور جو شخص پہلی قسم والا اثر پائے تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ وہ روایت ہے' جو ابواحوص کے حوالے سے' منقول ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ صرف ابواحوص کے حوالے سے' ہی

2914- تفردبه الترمذي كما جاء في (التحفة) (۱۳۹/۷)، حديث (۹۵۵۰) واخرجه ابويعلى (۴۱۷/۸)، حديث ۴۹۹۹/۲۳) و عزاه لابن حبان (موارد) (۴۰) من طريق ابي يعلى و الطبري في (التفسير) (۸۸/۳، ۸۹).

''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

2915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ (يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) وَقَالَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَّغُذِّىَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِىُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے' اس نے اہلِ ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے' جس چیز کا حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے' اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو! تم لوگ جو عمل کرتے ہو' میں اس کے بارے میں علم رکھتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں رزق عطا کیا ہے' اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا' جو طویل سفر کرتا ہے' جس کے بال بکھرے ہوئے' اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف کر کے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! پکارتا ہے (یعنی دعائیں کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے اس کا پینا حرام ہوتا ہے' اس کا لباس حرام ہوتا ہے' اس کی پرورش حرام چیز کے ذریعے ہوتی ہے' تو اس کی دعا قبول کیسے ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی ہیں' ان کا نام سلمان ہے' اور یہ عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا

2915۔ اخرجه مسلم (۴۷۷/۳ ۔ الابی): کتاب الزکاۃ: باب: قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها، حدیث (۱۰۱۵/۶۵)، و الدارمی (۳۰۰/۲): کتاب الرقاق، باب: اکل الطیب، واحمد (۳۲۸/۲)۔

متن حدیث: يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ) الْاٰيَةَ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِیْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَلَا مَا لَا يُغْفَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ)

سدی بیان کرتے ہیں: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی' اس نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو' اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا' اور پھر وہ جسے چاہے گا اس کی مغفرت کردے گا' اور جسے چاہے گا اسے عذاب دے گا۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس آیت نے ہمیں غمگین کردیا تو ہم نے سوچا اگر کوئی شخص اپنے دل میں کسی گناہ کا خیال کرتا ہے' اور اس پر اللہ تعالیٰ کا حساب ہوگا' تو پھر ہمیں کیا معلوم اس میں کون سی چیز کو معاف کیا جائے گا' اور کون سی چیز کو معاف نہیں کیا جائے گا؟ تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: اس نے سابقہ آیت (کے حکم) کو منسوخ کردیا۔

''اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت کے مطابق پابند کرتا ہے' آدمی جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا' اور جو گناہ کرے گا اس کا بدلہ اسے ملے گا۔''

2917 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ

متن حدیث: اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) وَعَنْ قَوْلِهِ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّكْبَةِ حَتَّی الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِیْ كُمِّ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

امیہ (نامی خاتون) بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''تمہارے دل میں جو بھی ہے تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ' اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔''

اور اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

2916۔ تفرد بہ الترمذی کما جاء فی (التحفة) (۷/۴۶۸)، حدیث (۱۰۳۳۶)، و ذکرہ السیوطی فی (الدار المنثور) (۱/۶۶۲) و عزاہ لابن حمید۔

2917۔ اخرجہ احمد (۶/۲۱۸)۔

''جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ملے گا۔''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد کسی نے بھی مجھ سے اس کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر عتاب کرنا ہے' جو بخار یا کسی غمناک صورتحال کی شکل میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ آدمی اپنی جیب میں جو چیز رکھتا ہے' اور پھر اسے گم کر دیتا ہے (تو وہ بھی اس میں شامل ہوگا)' یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل آتا ہے جیسے بھٹی میں سے خالص سونا باہر آ جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن سلمہ کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

2918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَیْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) الْاٰيَةَ (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا) الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

توضیح راوی: وَاٰدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے دل میں جو ہے اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ' اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ سے لوگوں کو جو پریشانی لاحق ہوئی وہ اور کسی چیز کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کہو! ہم اس حکم کو مانتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں میں ایمان کو القاء کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس پر ایمان لے آیا' جو اس کے پروردگار کی طرف سے' اس کی طرف نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان بھی

2918- اخرجه مسلم (۱/۳۹۴ - الابی): كتاب الايمان: باب: بيان انه سبحانه و تعالىٰ لم يكلف الا ما يطاق، حديث (۲۰۰/۱۲۶).

(ایمان لے آئے)۔"

(اس آیت کے آخر میں یہ ہے)

"اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی گنجائش کے مطابق پابند کرتا ہے۔ آدمی جو نیکی کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا' جو وہ گناہ کرتا ہے اس کا اس پر وبال ہوگا (بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں اور غلط کر بیٹھیں اس کا مواخذہ نہ کرنا۔"

(اس پر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا کیا (میں نے تمہاری دعا قبول فرمالی)۔

(بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ ڈالنا' جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر ڈالا تھا۔"

(تو پروردگار فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں تمہاری دعا قبول کرلی)

(بندے یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ایسی چیز کا پابند نہ کرنا اور ہماری بخشش کر دینا اور ہم پر رحم کرنا۔

(تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں نے تمہاری یہ دعا قبول کرلی)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان نامی راوی کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ صاحب یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الِ عِمْرَانَ

باب 4: سورۂ آل عمران سے متعلق روایات

2919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَّهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ (فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ) قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِيْهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2919۔ اخرجه البخاری (۵۷/۸): كتاب التفسير: باب: من آيات محكمات، حديث (۴۵۴۷)، و مسلم (۲۰۵۳/۴): كتاب العلم باب: النهي عن اتباع متشابه القرآن و التحذير من متبعيه و النهي عن الاختلاف من القرآن، حديث (۲۶۶۵/۱)، و ابوداؤد (۶۰۹/۲): كتاب السنة: باب: النهي عن الجدل و اتباع المتشابه من القرآن، حديث (۴۵۹۸)، و الدارمي (۵۵/۹): كتاب (۰۰۰) باب: من هاب الفتيا و كره، و احمد (۱۲۴/۶، ۱۳۲، ۲۵۶، ۴۸).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس چیز کی پیروی کرتے ہیں اس میں متشابہہ ہے تاکہ وہ فتنہ پیدا کریں اور اس کی تاویل کریں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھوگی تو انہیں پہچان لوگی۔

یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب تم ان لوگوں کو دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرُوِىَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاِنَّمَا ذَكَرَ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِىُّ عَنِ الْقَاسِمِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ سَمِعَ مِنْ عَآئِشَةَ اَيْضًا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''یہ وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں بعض محکم آیات ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہہ آیات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو تم ان سے بچو!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو اسی طرح ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں قاسم بن محمد کا تذکرہ نہیں کیا۔

یزید بن ابراہیم نامی راوی نے اس روایت کے قاسم بن محمد سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن ابی ملیکہ نامی راوی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہیں۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

2921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّي اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الضُّحٰى اسْمُهٗ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نبی کے دیگر انبیاء میں سے کچھ (خاص) دوست ہوتے ہیں' میرے دوست میرے جدامجد ہیں جو میرے پروردگار کے خلیل ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں' جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ یہ نبی ہیں اور ایمان لانے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کا دوست ہے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی روایت میں مسروق سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے' اور یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوضحیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن صبیح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اور اس میں بھی مسروق کا تذکرہ نہیں ہے۔

2922 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَّحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

2921۔ اخرجه احمد (۱/ ۴۰۰، ۴۲۹)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہتا ہو' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث میرے بارے میں ہے' کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترکہ ملکیت کی تھی۔ اس یہودی نے میری شراکت کا انکار کر دیا' میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے کہا: تم قسم اٹھالو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قسم اٹھالے گا' اور میرا مال ہتھیالے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کی قسموں کے ذریعے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔''

یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2923 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) اَوْ (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِي لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔''

اور یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ کون شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دے۔''

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی، ان کا ایک باغ تھا (انہوں نے عرض کی:) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ باغ اللہ تعالیٰ

2923۔ اخرجه احمد (۱۱۵/۳، ۱۷۴، ۲۶۲)، و ابن خزيمة (۱۰۵/٤)، حديث (۲٤٥۸)، (۲٤٥۹)، وابن حميد ص (٤١٤)، حديث (۱٤۱۳).

کے لیے ہے' اگر میں اس بات کو پوشیدہ رکھ سکتا ہوتا تو اس کا اعلان نہ کرتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے: قرابتك یا پھر اقربیك)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک نے اسے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

2924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوزِيِّ الْمَكِّيِّ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حاجی کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں کا شخص اور میلے کچیلے کپڑے پہنا ہوا شخص ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا' عرض کی: یارسول اللہ! (قرآن میں حج کے لئے) جس "سبیل" کا تذکرہ ہوا ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید کے حافظے کے حوالے سے' ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَكُمْ) الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

2925۔ اخرجه مسلم (١٨٧١/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث (٢٤٠٤/٣٢)، و احمد (١٨٥/١)۔

◄► عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:
''تم لوگوں آؤ! ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلاتے ہیں''
تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔
''اے اللہ یہ میرے اہل (بیت) ہیں''
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

2926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَّحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُؤُسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِىْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ.

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ غَالِبٍ يُقَالُ اسْمُهٗ حَزَوَّرٌ وَّاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِىُّ اسْمُهٗ صُدَىُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ

◄► ابو غالب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے سروں کو دمشق کے ایک منارے پر لٹکے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے سب سے بدترین مقتول ہیں اور سب سے بہترین مقتول وہ ہیں' جو ان کے ہاتھوں شہید ہوئے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:
''اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''
یہ آیت انہوں نے آخر تک تلاوت کی۔
ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات ایک مرتبہ' بلکہ دو مرتبہ' بلکہ تین مرتبہ' بلکہ چار مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا ذکر کیا، نہ سنی ہوتی' تو یہ تمہارے سامنے ذکر نہ کرتا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
ابو غالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔
ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجل ہے اور یہ ''باہلہ'' قبیلے کے سردار تھے۔

2927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2926۔ اخرجه ابن ماجه (۶۲/۱): كتاب المقدمة: باب: من ذكر الخوارج، حديث (۱۷۶)، واحمد (۲۵۳/۵)، (۲۵۶/۵)، و الحميدي (۴۰۴/۲)، وحديث (۹۰۸).

جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ إِنَّكُمْ تَتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ).

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا"

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا کر دیا ہے اور تم ان سب میں سب سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے افضل ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو بہز بن حکیم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں (اس آیت) کا تذکرہ نہیں کیا۔

(كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)

2928 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ) إِلَى آخِرِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کی پیشانی پر بھی زخم آیا آپ کا خون بہتا ہوا چہرے پر آ گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے' جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرے' حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ

2927- اخرجه ابن ماجه (١٤٣٣/٢): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٢٨٧)، (٤٢٨٨)، و الدارمي (٣١٣/٢): كتاب الرقاق: باب: قول النبى صلى الله عليه وسلم: انتم آخر الامم، و احمد (٤٤٧/٤)، (٥/٣/٥) و عبد بن حميد ص (١٥٥)، حديث (٤٠٩).

2928- اخرجه ابن ماجه (١٣٣٦/٢): كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء حديث (٤٠٢٧)، و احمد (٩٩/٣، ١٨٧، ٢٠١، ٢٠٦).

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔
یہ آیت آخر تک ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2929 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ غَلِطَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِيْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کے کندھے پر بھی ایک پتھر لگا آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا۔ آپ اس کو پونچھ رہے تھے' اور یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ امت کیسے فلاح پا سکتی ہے؟ جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کریں' حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبد بن حمید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس روایت میں یزید بن ہارون نے غلطی کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2930 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ اُحُدٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ) فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ

2930- اخرجه احمد (۲/۹۳).

عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

قولِ امام بخاری: لَمْ يَعْرِفْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ وَعَرَفَهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن یہ دعا کی۔

''اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر! اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت کر! اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت کر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توبہ کی توفیق دی۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس روایت کو عمر بن حمزہ کے سالم سے نقل کرنے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دیا گیا ہے۔ یہ روایت زہری نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام بخاری اس روایت کے عمر بن حمزہ سے منقول ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اسے زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

2931 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلٰى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے لئے دعائے ضرر کی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔

2931- اخرجه احمد (۲/ ۱۰۴، ۱۱۸)، و ابن خزيمة (۱/ ۳۱۵) حديث (۶۲۳).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔ اس روایت کو اس سند کے حوالے سے ''غریب'' قرار دیا گیا ہے' جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے نقل کیا ہے۔

2932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اِنِّیْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِیْ وَاِذَا حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِیْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَرَفَعُوْهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَّسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مِّسْعَرٍ فَاَوْقَفَهُ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَاَوْقَفَهُ وَلَا نَعْرِفُ لِاَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ حَدِيْثًا اِلَّا هٰذَا

◆◆ اسماء بن حکم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرتا ہے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی شخص نے کوئی حدیث سنائی ہو' تو میں اس سے قسم لیتا ہوں! اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھالے' تو میں اس کی تصدیق کر دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں' تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں۔'' یہ آیت آخر تک ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور دیگر راویوں نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مسعر اور سفیان نے اس روایت کو عثمان کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن ان دونوں نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بعض راویوں نے اسے مسعر کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسماء بن حکم نامی راوی سے ہمارے علم کے مطابق صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

2933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَفَعْتُ رَاسِي يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا' ہر ایک شخص اونگھ کی وجہ سے زمین کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

''پھر اس نے غم کے بعد امن والی اونگھ تم پر نازل کی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَاٰخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَّاَرْعَبُهُ وَاَخْذَلُهُ لِلْحَقِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہم پر غشی طاری ہوگئی' ہم اس وقت غزوۂ اُحد کے دن صف بنا کر کھڑے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ وہ خود بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اس دن اونگھ آ گئی۔

2933- اخرجه البخاري (٤٢٢/٧): كتاب المغازي: باب: آل عمران (١٥٤) (ثم انزل عليكم من بعد الغم امنة نعاسا) (آل عمران: ١٥٤) حديث (٤٠٦٨)، وطرفه في (٤٥٦٢)، واحمد (٢٩/٤).

وہ بیان کرتے ہیں: اس دن تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑ لیتا تھا وہ پھر میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تھا جب کہ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی فکر تھی۔ وہ بزدل لوگ تھے اور مرعوب ہو جانے والے لوگ تھے اور حق سے منہ موڑنے والے لوگ تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"نبی کا یہ کام نہیں ہے وہ خیانت کرے"۔

یہ آیت ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جو غزوۂ بدر کے دن گم ہوگئی تھی۔ بعض لوگوں نے یہ کہا تھا: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

"نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے" یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبدالسلام بن حرب نامی راوی نے خصیف کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خصیف کے حوالے سے' مقسم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2936 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَال سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ

متنِ حدیث: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِي قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا

2935۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۴۲۶): كتاب الحروف و القراء ات: باب: (۱)، حديث (۳۹۷۱)۔

2936۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۶۸): كتاب المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۹۰)، (۲/۹۳۶): كتاب الجهاد: باب: فضل الشهادة في سبيل الله، حديث (۲۸۰۰)۔

رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِىْ تَمَنَّ عَلَىَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِىْ فَاُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّىْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوَاهُ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِىِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجھ سے ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا: اے جابر کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور وہ بال بچے اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ دوں جس کے ہمراہ تمہارے والد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ملاقات کی؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کلام کیا، لیکن تمہارے والد کو زندہ کرنے کے بعد ان کے ساتھ حجاب کے بغیر گفتگو کی اور اس نے یہ فرمایا: اے میرے بندے! میرے سامنے آرزو کر! میں تمہیں عطا کروں گا، تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے تاکہ مجھے دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جائے، تو پروردگار نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں ہمارا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ لوگ (دنیا میں) واپس نہیں جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اسی بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہے تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن عبداللہ بن معینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

2937 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

2937- اخرجه مسلم (۱۵۰۲/۳): كتاب الامارة: باب: بيان ان ارواح الشهداء فى الجنة و انهم احياء عن ربهم يرزقون، حديث (۱۸۸۷/۱۲۱)، و ابن ماجه (۹۳۶/۲): كتاب الجهاد: باب: فضل الشهادة فى سبيل الله، حديث (۲۸۰۱)، والدارمى (۲۰۶/۲): كتاب الجهاد: باب: ارواح الشهداء والحميدى (۶۶/۱)، حديث (۱۲۰)۔

يُرْزَقُوْنَ) فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِی الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ اِلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوا قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَی الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ عَنَّا اَنَّا قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِیَ عَنَّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو ہمیں یہ بتایا گیا کہ ان شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں ہے۔ وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں وہاں چلی جاتی ہیں اور ان کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے' جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ ان کے پروردگار نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو تاکہ میں تمہیں مزید عطا کروں تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ہم مزید کچھ نہیں چاہتے۔ ہم جنت میں موجود ہیں ہم جہاں چاہتے ہیں وہاں چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پروردگار نے انہیں دوبارہ مخاطب کیا اور فرمایا: کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو تاکہ میں تمہیں مزید عطا کروں؟ ان (شہداء) نے جب یہ دیکھا انہیں ایسے ترک نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں فرمائش کرنا ہی ہوگی) تو انہوں نے عرض کی: تو ہماری اروح کو ہمارے اجسام میں واپس کر دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور ہمیں دوبارہ تیری راہ میں شہید کیا جائے'۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تو ہمارے نبی تک سلام پہنچا دینا اور انہیں یہ بتا دینا: ہم راضی ہیں اور (پروردگار) ہم سے راضی ہے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2938 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2938- اخرجه النسائی (۱۱/۵): كتاب الزكاة: باب: التغليظ من جس الزكاة، حديث (۲٤٤١)، و ابن ماجه (۵٦۸/۱): كتاب الزكاة: باب ما جاء فی منع الزكاة، حديث (۱۷۸٤)، و الحميدی (۵۲/۱) وابن خزيمة (۱۱/٤، ۱۲) حديث (۲۲۵٦).

متن حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ (سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے' جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں ایک اژدھا رکھے گا پھر اس کے مصداق کے طور پر انہوں نے ہمارے سامنے اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اپنے فضل کے تحت عطا کیا ہے' جو لوگ اس حوالے سے بخل سے کام لیتے ہیں' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں۔''

ایک مرتبہ انہوں نے یہ بات بیان کی: اس کے مصداق کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں نے جو چیز بخل کے طور پر (خرچ نہیں کی) قیامت کے دن وہ طوق کے طور پر ان کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) جو شخص قسم اٹھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیا لے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2939 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں ایک لاٹھی رکھنے

2939_ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۵۰): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۵) والدارمي (۲/۳۳۵): كتاب الرقاق: باب: ما اعد الله لعباده، و احمد (۱۰/۴۳۸).

جنتی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔
(نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔
''اور جس شخص کو آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا' وہ کامیاب ہو گیا' دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ) وَتَلَا (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ وَاَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوهُ بِمَا قَدْ سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتُحْمِدُوا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا اُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

◆◆ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنے دربان سے یہ کہا: اے رافع! تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ! اور ان سے یہ کہو ایسا شخص جو ملنے والی چیز پر خوش ہوتا ہے' اور یہ پسند کرتا ہے کہ ایسی بات پر اس کی تعریف کی جائے جو اس نے نہیں کی اگر ایسے ہر شخص کو عذاب ہوگا' تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس آیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرو گے''

پھر انہوں نے یہ آیت بھی تلاوت کی:
جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں' جو انہوں نے نہیں کیا اس پر ان کی تعریف کی جائے۔ اس کے بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے ان (اہلِ کتاب) سے کسی چیز کے بارے میں

2940- اخرجه البخاري (۸۱/۸): كتاب التفسير: باب: (لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا)، حديث (۴۵۶۸)، و مسلم (۲۱۴۳/۴) كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (۲۷۷۸/۸)، و احمد (۲۹۸/۱).

دریافت کیا تھا تو انہوں نے اس بات کو چھپایا اور آپ ﷺ کو مختلف بات بتا دی پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا' ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی چیز کے بارے میں بتا دیا ہے۔ وہ اس بات پر نبی اکرم ﷺ سے تعریف کے طلب گار تھے۔ اور وہ اس بات پر خوش بھی تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا (اس کے صحیح جواب کو) انہوں نے چھپا لیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ

باب 5: سورۃ النساء سے متعلق روایات

2941 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا أَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ أَقْضِي فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ (يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ الصَّبَّاحِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی جب مجھے افاقہ ہوا' تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر ہوگا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے محمد بن منکدر نقل کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

فضل بن صباح کی نقل کردہ روایت کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا گیا ہے۔

2942 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنَّا فَأَنْزَلَ

اللّٰهُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اوطاس کے موقع پر ہم نے ایسی خواتین کو پکڑا جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ بعض لوگوں نے ان خواتین کے ساتھ (صحبت کرنے) کو ناپسند کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور شادی شدہ عورتیں' البتہ جو تمہاری ملکیت میں آجائے (ان کا حکم مختلف ہے)''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2943 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَّهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا ذَكَرَ اَبَا عَلْقَمَةَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے جنگ اوطاس کے دن کچھ قیدیوں کو پکڑا جن کے شوہر اُن کی قوم میں موجود تھے' ان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں' البتہ جو تمہاری ملکیت میں آجائیں (ان کا حکم مختلف ہے)''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ثوری نے عثمان بتی کے حوالے سے' ابوخلیل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابوعلقمہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

میرے علم کے مطابق اس روایت میں کسی راوی نے ابوعلقمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ماسوائے اس روایت کے' جسے ہمام نے قتادہ کے حوالے سے' ذکر کیا ہے۔

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

2944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّلَا يَصِحُّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبیرہ گناہوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: (کبیرہ گناہ یہ ہیں) کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی بات کہنا۔ (یا جھوٹی گواہی دینا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

روح بن عبادہ نے شعبہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے' منقول ہے۔ تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔

2945 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ (بتایئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' حالانکہ پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے شاید) یہ الفاظ ہیں' جھوٹ بولنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جملے کی تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے یہ سوچا کہ اب آپ خاموش ہو جائیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2946 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

2946- اخرجه احمد (۳/۴۹۵).

سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کبیرہ گناہوں میں' کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹی قسم اٹھانا (شامل ہیں) جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھائے گا جبکہ وہ قسم ہی فیصلہ کن ہو وہ شخص اس میں مچھر کے پر جتنا جھوٹ شامل کر دے' تو اس کے دل میں قیامت تک کے لیے ایک (سیاہ) نکتہ ڈال دیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوامامہ انصاری ابن ثعلبہ ہیں' ہمیں ان کے نام کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چند احادیث نقل کی ہیں۔

2947 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہوں میں (یہ شامل ہے) کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی قسم اٹھانا' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2948 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ

2947- اخرجه البخاري (١١١/٥٦٤): كتاب الايمان و النذور: باب: اليمين الغموس، حديث (٦٦٧٥)، (طرفاه في ٦٨٧٠، ٦٩٢٠) و النسائي (٨٩/٧): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر الكبائر، حديث (٤٠١١)، (٦٣/٨): كتاب القسامة: باب: ما جاء في كتاب القصاص- حديث (٤٨٦٨)، والدارمي (١٩١/٢): كتاب الديات: باب: التشديد في قتل النفس، و احمد (٢٠١/٢)۔

2948- اخرجه احمد (٣٢٢/٦)۔

وَتَعَالٰی (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَّاَنْزَلَ فِيهَا (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ) وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّرْسَلٌ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: مرد جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔خواتین جہاد میں شریک نہیں ہوتی ہیں۔ہمیں وراثت کا نصف حصہ ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو تم میں سے بعض پر جو فضیلت دی ہے اس حوالے سے آرزو نہ کرو۔''

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون تھیں جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی تھی۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔بعض راویوں نے اسے ابن ابی نجیح کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔

2949 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ وَّلَدِ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اَنِّیْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ)

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے حوالے سے خواتین کا بھی ذکر کیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''میں تم میں سے کسی بھی مذکر یا مونث کے کیے ہوئے عمل کو ضائع نہیں کروں گا' تم ایک دوسرے کا حصہ ہو۔''

2950 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا) غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا هُوَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی' جب میں اس آیت پر پہنچا۔

2949۔ اخرجه الحميدي (١/١٤٤)، حديث (٣٠١).

2950۔ اخرجه ابن ماجه (٢/٣، ١٤٠): كتاب الزهد: باب: الحزن و لبكاء، حديث (٤١٩٤)، و ابن خزيمة (٢/٣٥٤)، حديث (١٤٥٤).

"اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے شہید لائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ کے طور پر لائیں گے"۔
نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے میری طرف اشارہ کیا' جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔
ابواحوص نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2951 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَاْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ (وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے سامنے تلاوت کروں؟ جبکہ آپ پر اسے نازل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے' میں اسے دوسرے کی زبانی سنوں (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں) میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔
"ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے"۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوحوص کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔
سوید نے ابن مبارک کے حوالے سے' سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے معاویہ بن ہشام کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ

2951۔ اخرجه البخاری (۷۱۲/۸): كتاب فضائل القرآن: باب: من احب ان يستمع القرآن من غيره حديث (۵۰۴۹)، اطرافه (۵۰۵۰، ۵۰۵۶)، و مسلم (۱۴۳/۳): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل استماع القرآن و طلب القراءة من حافظه للاستماع۔ (حديث ۸۰۰/۲۴۷) و ابوداؤد (۳۴۸/۲): كتاب العلم: باب: من القصص، حديث (۳۶۶۸)، و احمد (۳۸۰/۱، ۴۳۲)۔
2952۔ اخرجه ابوداؤد (۳۵۰/۲): كتاب الاشربة: باب: من تحريم الخمر حديث (۳۶۷۱)، وابن حميد ص (۵۶)، حديث (۸۲)۔

متن حدیث: صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِیْ فَقَرَاْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے ہمیں بلالیا اور ہمیں شراب پلائی شراب نے ہم پر اثر کیا (یعنی ہم پر مدہوشی طاری ہوئی) اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ ان لوگوں نے مجھے آگے کر دیا میں نے یوں تلاوت شروع کی:

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ)

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ' اس وقت تک جب تک تمہیں یہ علم نہ ہو' جو تم پڑھ رہے ہو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

2953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) الْاٰيَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ رَوٰى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں جھگڑا ہو گیا' جس کے ذریعے لوگ اپنے باغات کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: پانی کو چلتا

رہنے دیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا: اے زبیر تم (اپنے باغ کو) سیراب کرلو اور پھر پانی کو اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو۔ اس بات پر انصاری غصے میں آگیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) متغیر ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو۔ اور پانی کو روکے رکھو، یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے' جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' ابن وہب نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ یونس نے زہری کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

شعیب بن حمزہ نے زہری کے حوالے سے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے' اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

2954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ

متنِ حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) وَقَالَ اِنَّهَا طِيبَةُ وَقَالَ اِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ الْاَنْصَارِيُّ الْخَطْمِيُّ وَلَهُ صُحْبَةٌ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے ہو؟''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں میں سے کچھ لوگ واپس آگئے' تو عام لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ان کے حوالے سے' دو فریق بن گئے۔ ان میں سے ایک فریق کا یہ کہنا تھا: ان

2954- اخرجه البخاري (۱۰٤/۸): كتاب التفسير: باب: (فما لكم في المنفقين فئتين و الله اركسهم) (النساء: ۸۹) حديث (٤٥٨٩)، و مسلم (۱۰۰٦/۲، ۱۰۰۷): كتاب الحج: باب: المدينة تنفي شرارها، حديث (۱۳۸٤/٤٩٠)، واحمد (۱۸٤/٥، ۱۸۷، ۱۸۸) و ابن حميد ص (۱۰۸)، حديث (۲٤۲).

لوگوں کو قتل کر دو یہ جنگ میں شرکت کیے بغیر واپس آ گئے۔ (یہ منافق ہیں) ایک گروہ کا یہ کہنا تھا: ایسا نہیں ہوگا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہو۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مدینہ منورہ) طیب ہے۔ یہ ناپاکی کو اس طرح باہر نکال دیتا ہے' جیسے آگ لوہے کی میل (زنگ) کو نکال دیتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) قَالَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو ساتھ لے کر آئے گا۔ اس مقتول کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور اس کی شہ رگ سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا تھا' یہاں تک کہ وہ اس قاتل کو عرش کے قریب لے آئے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے توبہ کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے' تو اس کی جزاء جہنم ہے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی' اس کا حکم تبدیل نہیں ہوا ہے' پھر توبہ کی گنجائش کہاں ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عمرو بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2956 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

2955- اخرجه النسائي (۸۷/۷): كتاب تحريم الدم: باب تعظيم الدم، حديث (٤٠٠٥).

2956- اخرجه احمد (۲۲۹/۱، ۲۷۲، ۳۲٤).

متنِ حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس شخص کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں' اس شخص نے ان حضرات کو سلام کیا' تو یہ حضرات بولے: اس نے آپ لوگوں سے بچنے کے لئے آپ کو سلام کیا ہے' یہ لوگ اٹھے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا' اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں' پھر یہ حضرات وہ بکریاں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو' تو (معاملات کی) چھان بین کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کے بارے میں یہ نہ کہو' تم مومن نہیں ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) الْاٰيَةَ جَآءَ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِىْ اِنِّىْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) الْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوْنِىْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَيُقَالُ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَائِدَةَ وَاُمُّ مَكْتُوْمٍ اُمُّهُ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں''

تو عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے

بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں تو نابینا ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نازل کیے۔

''وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس (اونٹ کے) شانے کی ہڈی اور دوات لے آؤ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی تختی اور دوات لے آؤ (تاکہ میں اس کو املاء کروادوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام عمرو بن ام مکتوم ہے' اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم ہے۔

یہ صاحب عبداللہ بن زائدہ ہیں ام مکتوم ان کی والدہ تھی۔

2958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ) عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُونَ اِلَى بَدْرٍ لَّمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ) وَ (فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ) (عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً) فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ (وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ اَجْرًا عَظِيمًا) دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ اُولِي الضَّرَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیح راوی: وَّمِقْسَمٌ يُقَالُ هُوَ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكُنْيَتُهُ اَبُو الْقَاسِمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی۔

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو، وہ برابر نہیں ہیں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے' اور وہ لوگ ہیں' جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے' جب غزوہ بدر کا موقع آیا' تو حضرت عبداللہ بن جحش بن ام مکتوم نے یہ کہا: یارسول اللہ! ہم لوگ تو نابینا ہیں' تو کیا ہمارے لئے کوئی رخصت ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے (یعنی جہاد میں شرکت نہ کرنے والے) وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو' وہ برابر نہیں ہیں''۔

''اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فضیلت عطا کی ہے''۔

''ان لوگوں پر جو بیٹھے رہ گئے (یعنی جہاد میں شریک نہیں ہوئے) ایک درجے (کی فضیلت عطا کی ہے)''۔

2958- اخرجه البخاري (۱۰۸/۸): كتاب التفسير: باب: (لا يستوي القعدون من المومنين غير اولي الضرر و المجهدون في سبيل الله)، حديث (٤٥٩٥)، (۳۳۸/۷): كتاب المغازي: باب (٥)، حديث (۳۹٥٤)،

تو یہ بیٹھے ہوئے لوگ وہ تھے' جنہیں کوئی ضرر لاحق نہیں تھا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے والوں کو بیٹھے رہ جانے والوں پر عظیم اجر کے حوالے سے فضیلت دی ہے''۔

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے درجات ہیں (اور ان لوگوں کو) ان اہلِ ایمان پر فضیلت حاصل ہے' جنہیں کوئی ضرر لاحق نہیں تھا اور وہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

مقسم نامی راوی عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کیفیت ابوالقاسم ہے۔

2959 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِى الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) قَالَ فَجَائَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمْلِيْهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِىْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِىْ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے مجھے بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی املاء کروائی۔

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں''

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا: اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت مجھے لکھوا رہے تھے۔ انہوں نے

2959- اخرجه البخاری (٦/٥٣): كتاب الجهاد و السير: باب: قول الله عزوجل: (لا يستوي القعدون من المومنين غير اولي الضرر) (النساء ٩٥) حديث (٢٨٣٢)، (٨/١٠٨): كتاب التفسير: باب: لا يستوي القاعدون حديث (٤٥٩٢)، و النسائي (٦/٩): كتاب الجهاد: باب: فضل المجاهدين على القاعدين، حديث (٣٠٩٩)، و احمد (٥/١٨٤).

عرض کی: یارسول اللہ، اللہ کی قسم! اگر میں جہاد میں شریک ہونے کی طاقت رکھتا تو جہاد میں ضرور شریک ہوتا' یہ صاحب نابینا تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی: اس وقت نبی اکرم ﷺ کا زانوں میرے زانوں پر تھا' تو مجھے اتنا وزن محسوس ہوا کہ مجھے لگا: کہ میرا زانوں ٹوٹ جائے گا' پھر نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ الفاظ نازل کیے تھے:

''جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث میں یہ خصوصیت ہے: اسے صحابی نے ایک تابعی سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے مروان بن حکم سے نقل کیا ہے' اور مروان نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث کا سماع نہیں کیا' وہ تابعی ہیں۔

2960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ (اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمْ) وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر تمہیں خوف ہو' تو نماز کو مختصر کرلیا کرو''

تو اب تو لوگ امن کی حالت میں آگئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر تمہیں حیرت ہو رہی ہے۔ میں بھی اس پر حیران ہوا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے: جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' تو اس کے دیے ہوئے صدقے کو قبول کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2961 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

2960- اخرجه مسلم (٦/٣ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة المسافرين و قصرها، حديث (٦٨٦/٤)، و ابوداؤد (٣٨٤/١): كتاب الصلاة: باب: صلاة المسافر، حديث (١١٩٩، ١٢٠٠)، والنسائی (١١٦/٣): كتاب تقصير الصلاة فی السفر: باب: (١)، حديث (١٤٣٣)، و ابن ماجه (٣٣٩/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: تقصير الصلاة فی السفر، حديث (١٠٦٥)، و الدارمی (٣٥٤/١): كتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة فی السفر، و احمد (٢٥/١، ٣٦) و ابن خزيمة (٧١/٢)، حديث (٩٤٥).

2961- اخرجه النسائی (١٧٤/٣): كتاب صلاة الخوف: باب: (١٦)، حديث (١٥٤٤)، و احمد (٥٢٢/٢).

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ هِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَآئَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان کسی جگہ پر پڑاؤ کیا' تو مشرکین نے کہا: ان لوگوں کے نزدیک نماز ان کے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبوب ہے' یہ عصر کی نماز تھی' تو تم لوگ اٹھے ہو کر ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دو' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کو یہ کہا: آپ اپنے اصحاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ آپ ان میں سے ایک حصے کو نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے' وہ لوگ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کا سامان تیار کر کے رکھیں' پھر دوسرا گروہ آئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے۔ پہلے لوگ اپنے ہتھیار اور اسلحے کو تیار رکھیں' پھر لوگوں کی ایک' ایک رکعت ہو گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہو جائیں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر، حضرت ابوعیاش زرقی حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ حضرت سہل بن ابوحثمہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

ابوعیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

2962 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَّبُشَيْرٌ وَّمُبَشِّرٌ وَّكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْ بِهٖ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا

2962۔ تفرد به الترمذي كما جاء في (التحفة) (٨/٢٨٠)، حديث (١١٠٧٥).

يَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْاُبَيْرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوا اَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِّنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ وَّدِرْعٌ وَّسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرُبَةُ وَاُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي اِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرُبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَاَيْنَا بَنِي اُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرٰى فِيمَا نَرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو اُبَيْرِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِّنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَّاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا اِلَيْكَ عَنْهَا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ اَنَّهُمْ اَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ اَخِي لَوْ اَتَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَّا اَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا اِلٰى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرُبَةً لَّهُ وَاَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو اُبَيْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ اُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِّنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَّصَلَاحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَّ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَّصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ اُكَلِّمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَاَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَّزَلَ الْقُرْاٰنُ (اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا) بَنِي اُبَيْرِقٍ (وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ) اَيْ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا وَّلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيمًا يَّسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ) اِلٰى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَّحِيمًا) اَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ (وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهِ) اِلٰى قَوْلِهِ (اِثْمًا مُّبِينًا) قَوْلَهُ لِلَبِيدٍ (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ) اِلٰى قَوْلِهِ (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا) فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا اَوْ عَسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اُرٰى اِسْلَامَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا

اَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي هُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ ابْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا) فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرِهٖ فَاَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَاْتِينِي بِخَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

توضیح راوی: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ اَخُو اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَاَبُوْ سَعِيدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

◆◆ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انصار کا ایک گھرانہ تھا جسے بنو ابیرق کہا جاتا تھا جو تین افراد تھے بشر، بشیر، مبشر، بشر منافق تھا جو شاعر تھا اور اپنی شاعری کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا پھر وہ ان اشعار کو دوسرے عرب کی طرف منسوب کر دیتا تھا اور یہ کہتا تھا فلاں نے یہ، یہ کہا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس شعر کو سنتے تو یہ کہتے: اللہ کی قسم! یہ شعر اسی خبیث نے کہے ہوں گے۔ (بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) وہ یہ کہتے: یہ اشعار ابن ابیرق نے کہے ہو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ لوگ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں غریب لوگ تھے مدینہ منورہ میں لوگوں کی زیادہ تر خوراک کھجور اور جو ہوا کرتے تھے اگر کوئی شخص خوشحال ہوتا تھا' تو وہ شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خرید لیتا تھا۔ جسے وہ خود اکیلا ہی کھاتا تھا۔ اس کے گھر والوں کو کھجورے اور جو ہی ملتے تھے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ آیا' تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک توڑا خریدا اور اسے اپنے بالا خانے میں رکھ دیا' جہاں ہتھیار، تلواریں وغیرہ رکھے ہوئے تھے ایک دن کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور وہ ہتھیار چوری کر لئے۔ اگلے دن صبح رفاعہ آئے: بولے بھتیجے گزشتہ رات ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی۔ ہمارے بالا خانے میں سے اناج اور ہتھیار چوری ہو گئے ہیں جب ہم نے اپنے محلے والوں سے تحقیق کی' تو ہمیں بتایا گیا (یعنی اہل محلہ نے کہا) ہم لوگوں نے بنو ابیرق کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا تھا' تو ہمارا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ہی آپ لوگوں کے اناج کو چوری کیا ہے۔ جب ہم اہل محلہ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے' تو بنو ابیرق یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارا یہ خیال ہے' ان کے ساتھی لبید بن سہل نے یہ چوری کی ہے (راوی کہتے ہیں) وہ ایک نیک اور مسلمان آدمی تھے۔ جب لبیب نے یہ بات سنی' تو انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور بولے: میں نے چوری کرنی ہے۔ اللہ کی قسم! اب یا تو یہ تلوار تمہارے اندر پیوست ہو گی' یا تم بتاؤ گے کس نے چوری کی ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا: آپ اسے دور ہی رکھیں۔ آپ نے چوری نہیں کی ہو گی (راوی کہتے ہیں) ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو

گیا ہے کہ بنو ابیرق نے ہی چوری کی ہے۔ اس پر میرے چچا نے کہا: اے بھتیجے! اگر تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور اس کا ذکر کرو (شاید آپ کوئی مشورہ دیں)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: ایک گھرانے کے لوگوں نے میرے چچا کے ساتھ زیادتی کی ہے اور نقب لگا کر ان کا اناج اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے ہیں۔ جہاں تک اناج کا تعلق ہے اس کی تو ہمیں اتنی ضرورت نہیں لیکن انہیں ہمارے ہتھیار واپس کرنے چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کرتا ہوں بنو ابیرق نے جب اس بارے میں سنا تو وہ اپنے قوم کے فرد اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی پھر بہت سے محلے والے بھی یہ کہتے ہیں اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قتادہ بن نعمان کے چچا نے اس گھرانے پر جان بوجھ کر الزام لگایا ہے حالانکہ ہم لوگ مسلمان بھی ہیں۔ نیک بھی ہیں ان لوگوں نے کسی ثبوت کے بغیر ان پر چوری کا الزام لگایا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے بات چیت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسے گھرانے پر الزام لگایا ہے جن کے مسلمان اور نیک ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے تم نے کسی ثبوت کے بغیر چوری کا الزام لگا دیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: میں واپس آ گیا۔

اور میری یہ خواہش ہوئی کہ کاش میرا بھی کچھ مال چوری ہو جاتا لیکن میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات نہ کرتا پھر میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے بھتیجے! کیا ہوا؟ میں نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے جو مجھ سے فرمایا تھا تو انہوں نے کہا: اب اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے تو تھوڑے ہی عرصے بعد قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔ اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ظاہر کیا ہے اور تم خیانت کرنے والوں کی طرف سے پیروکار نہ بنو“

یہاں خیانت کرنے والوں سے مراد بنو ابیرق ہیں۔

”تم نے جو کہا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کرو“ یعنی تم نے قتادہ سے جو کہا ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی ذات کے ساتھ خیانت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کو اور گنہگار شخص کو پسند نہیں کرتا وہ لوگ انسانوں سے چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے“ یہ آیت یہاں تک ہے: غفورا رحیما۔

”یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا لبید کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا جو شخص گناہ کرے گا تو وہ اپنے خلاف کمائے گا“ یہ آیت یہاں تک ہے ”کھلا گناہ“ اس سے مراد ان لوگوں کا لبید پر الزام لگانا تھا۔

”اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی“ یہ آیت یہاں تک ہے۔

”تو ہم عنقریب انہیں عظیم اجر عطا کریں گے“

جب قرآن کا حکم نازل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وہ ہتھیار لائے گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کو واپس کر دیئے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب میں وہ ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا' تو وہ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ ان کی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو چکی تھی۔ میں ان کے اسلام کے بارے میں کچھ مشکوک تھا' لیکن میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ اللہ کی راہ کے لئے مخصوص ہیں۔ (یعنی میں ان کا صدقہ کرتا ہوں) تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا اسلام بالکل ٹھیک تھا۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب قرآن کا حکم نازل ہوا' تو بنو ابیرق میں سے بشیر جا کر مشرکین سے مل گیا اس نے سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں پڑاؤ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جو شخص ہدایت نازل ہو جانے کے بعد' اپنے رسول کی مخالفت کرے اور اہلِ ایمان کے راستے کی بجائے دوسرے راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے' جس طرف اس نے رخ کیا ہے' پھر اسے جہنم تک پہنچا ئیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ وہ اس کے علاوہ' جس کی مغفرت چاہے گا کر دے گا' اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک بنائے گا۔ وہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو گا۔''

جب بشیر نے سلافہ کے ہاں پڑاؤ کیا' تو حضرت حسان بن ثابت نے اپنے چند اشعار میں اس عورت کی بھی ہجو کی اس خاتون نے بشیر کا ساز و سامان سر پر رکھا اور اسے ساتھ لے کر نکلی اور جا کر کھلے میدان میں پھینک دیا اور پھر اس سے بولی: تم میرے لئے تحفے کے طور پر حسان بن ثابت کے شعر لے کر آئے ہو؟ تم میرے لیے کوئی اچھی چیز لے کر نہیں آئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہمارے علم کے مطابق صرف محمد بن سلمہ نے اس کی سند بیان کی ہے۔

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن اسحاق کے حوالے سے' عاصم بن عمر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اس کی سند میں عاصم کے والد اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

2963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنٰى اَبَا جَهْمٍ وَّهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَقَدْ

سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهُ قَلِيْلًا

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میرے نزدیک قرآن کی سب سے زیادہ محبوب آیت یہ ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے' اس کے علاوہ جس کی چاہے مغفرت فرمائے گا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابو فاختہ نامی راوی کا نام سعید بن علاقہ ہے' جبکہ ثویر نامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے صاحب ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

ابن مہدی نے ان پر کچھ تنقید کی ہے۔

2964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَفِي كُلِّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا أَوِ النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا

توضیح راوی: ابْنُ مُحَيْصِنٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ اس کو مل جائے گا''

یہ بات مسلمانوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی' انہوں نے اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح تم تفریق سے بچو اور ٹھیک رہو! بندہ مومن کو جو بھی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اس کا اجر اسے ملے گا' یہاں تک کہ اسے کانٹا چبھتا ہے' یا کوئی مشکل پیش آتی ہے (تو اس کا اجر بھی قیامت کے دن ملے گا)

ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2965 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنِي مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ

2964۔ اخرجه مسلم (١٩٩٣/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: ثواب المومن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها، حديث (٢٥٧٤/٥٢)، و احمد (٢٤٨/٢)، و الحميدى (٤٨٥/٢)، حديث (١١٤٨).

2965۔ اخرجه احمد (٦/١)، و عبد بن حميد ص (٣١)، حديث (٧).

متن حدیث: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ انْقِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا وَّاِنَّا لَمُجْزَوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَّالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَّاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَيَجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّمَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ مَجْهُوْلٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا' اور وہ شخص اپنے لئے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی ولی یا مددگار نہیں پائے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے سامنے وہ آیت تلاوت نہ کروں؟ جو ابھی نازل ہوئی ہے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی' تو مجھے یہ محسوس ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ جائے گی۔ میں نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں' ہم میں سے کون ایسا شخص ہے' جو کسی برائی کا ارتکاب نہیں کرتا' تو کیا ہمیں ان سب اعمال کی سزا ملے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ تم لوگ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو تمام گناہوں سے پاک ہو جاؤ' البتہ دوسرے لوگوں (یعنی کفار) کی تمام برائیاں جمع کی جائیں گی' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ اس کی سند پر اعتراض کیا ہے

یحییٰ بن سعید اور امام احمد بن حنبل نے موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مولیٰ ابن سباع مجہول ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔ اصحاب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2966 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ)

آثارِ صحابہ: فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ كَاَنَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے طلاق نہ دیں آپ مجھے نکاح میں برقرار رکھیں۔ میری باری کا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

''ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ آپس میں کوئی بات طے کرلیں اور یہ طے کرنا بہتر ہے۔''

جب میاں بیوی کوئی چیز طے کرلیں تو وہ درست ہوتا ہے۔ شاید یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2967 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ نَزَلَ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِى الْكَلَالَةِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرمادو! کلالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ثوری ہے۔ بعض نے انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا ہے۔

2968 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِى الْكَلَالَةِ) فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟)

2967۔ اخرجه مسلم (۱۲۳۷/۳): كتاب الفرائض: باب: آخر آية انزلت آية الكلالة، حديث (۱۶۱۸/۱۳).

2968۔ اخرجه ابوداؤد (۱۳۴/۲): كتاب الفرائض: باب: من كان ليس له ولد وله اخوات، حديث (۲۸۸۹)، و احمد (۲۹۳/۴، ۲۹۵).

"لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرمادو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے"۔
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

باب 6: سورۃ مائدہ سے متعلق روایات

2969 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَیَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا ہے: اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی۔

"آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گئے"۔

تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن قرار دیتے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتا ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی تھی؟ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوتی تھی جب جمعہ کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَّيَوْمِ عَرَفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2969۔ اخرجه البخاری (١١٩/٨): كتاب التفسير : باب : (اليوم اكملت لكم دينكم) (المائدة :٣)، حديث (٤٦٠٦)، و تقدم فی كتاب المغازی: باب: حجة الوداع، حديث (٤٤٠٧)، و مسلم (٢٣١٢/٤): كتاب التفسير : باب: حديث (٣، ٣٠١٧/٤) و النسائی (٢٥١/٥): كتاب مناسك الحج باب: ما ذكر من يوم عرفة، حديث (٣٠٠٢)، (١١٤/٨): كتاب الايمان و شرائعة: باب : زيادة الايمان ، حديث (٥٠١٢)، و احمد (٢٨/١)، و الحميدی (١٩/١)، حديث (٣١)، و ابن حميد ص (٤٠) حديث (٣٠).

◆◆ عمار بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی تمام نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا۔''

اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس یہودی موجود تھا اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی' تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جس دن نازل ہوئی تھی اس دن دو عیدیں تھیں' ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا عرفات کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2971 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يُغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِىْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَتَفْسِيْرُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ) وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَتْهُ الْاَئِمَّةُ نُؤْمِنُ بِهٖ كَمَا جَآءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّفَسَّرَ اَوْ يُتَوَهَّمَ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحمان کا دایاں ہاتھ خزانے سے بھرا ہوا ہے' وہ ہمیشہ اسے خرچ کرتا رہتا ہے۔ دن اور رات کے (یعنی مسلسل) خرچ کرنے سے' کسی بھی وقت اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس بات پہ غور کیا ہے۔ اس نے جب سے زمین آسمان کو پیدا کیا۔ اس وقت سے خرچ کر رہا ہے' اور پھر بھی اس کے دست عنایت میں کوئی کمی نہیں آئی' اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے۔ جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

''یہودیوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے حالانکہ ان (یہودیوں) کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

2971۔ اخرجه مسلم (۳/۴٤۷ ۔ الابی): كتاب الزكاة: باب: الحث على النفقة و تبشير المنفعة بالخلفة، حديث (۳٦/۹۹۳)، و ابن ماجه (۷۱/۱): كتاب المقدمة: باب: فيما انكرة الجهمية، حديث (۱۹۷)۔

اس حدیث کے بارے میں آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے' اس پر ایمان لایا جائے گا جیسا کہ یہ منقول ہے۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں اپنے ذہن سے کوئی بات بیان نہیں کی جائے گی۔

کئی ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے: جن میں سفیان ثوری، امام مالک، ابن عیینہ، ابن مبارک شامل ہیں۔ (جو یہ فرماتے ہیں) اس طرح کی روایت کو نقل کر دیا جائے گا۔ ان پر ایمان رکھا جائے گا' لیکن یہ وضاحت نہیں کی جائے گی کہ اس سے مراد کیا ہے؟

2972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ واپس چلے جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری (حفاظت کا وعدہ) کر لیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کو بعض راویوں نے جریری کے حوالے سے' عبداللہ بن شقیق سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی۔ انہوں نے اس کی سند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

2973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَّلَعَنَهُمْ (عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ

2973- اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۲٤، ۵۲۵): كتاب الملاحم: باب: الامر و النهي، حديث (٤٣٣٦)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۲۷): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (٤٠٠٦).

مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ) قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا

قول امام دارمی: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ اَبِى الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے' تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی' لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے۔ اس کے باوجود ان کے علماء ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتے رہے۔ ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی' اس کی وجہ یہ تھی: انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے تجاوز کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے۔ جب تک تم ظالم کو ظلم سے روکو گے نہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمان (امام دارمی) نے یہ بات بیان کی ہے۔ یزید نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان ثوری نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت محمد بن مسلم کے حوالے سے' علی کے حوالے سے' ابوعبیدہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوعبیدہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

2974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ (لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ) فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ (وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ) قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَمْلَاهُ عَلَيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل کے درمیان خامیاں آنا شروع ہوئیں تو ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے کسی بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا' تو اسے روکتا تھا' لیکن جب اگلا دن آتا تھا' تو اسے گناہ کرتے دیکھ کر اسے روکتا نہیں تھا' کیونکہ اس نے اس دوسرے شخص کے ساتھ کھانا ہوتا تھا' پینا ہوتا تھا' میل جول رکھنا ہوتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیے، ان لوگوں کے بارے میں (قرآن) کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی' یہ اس وجہ سے ہے جو انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور یہاں تک تلاوت کیا:

''اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ' اس کے نبی اور اس کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے' اس پر ایمان لاتے' تو کفار کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: نہیں! تم اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے' جب تک تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف نہ لے آؤ۔

اس روایت کو بندار نے ایک اور سند کے ہمراہ' ابوعبیدہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ) الْآيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى) فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ (إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ

2975- اخرجه ابوداؤد (۳٤۹/۲): كتاب الاشربة: باب: في تحريم الخمر، حديث (۳٦۷۰)، والنسائي (۲۸٦/۸): كتاب الاشربة: باب: تحريم الخمر، حديث (٥٥٤٠)، واحمد (٥۳/۱).

وَالْمَيْسِرِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہم پر واضح نازل کر دے' تو سورۃ البقرۃ کی یہ آیت نازل ہوئی:

"لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت سنائی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی، اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ النساء میں موجود یہ آیت نازل ہوئی:

"اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔"

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی' تو انہوں نے پھر یہ کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

"شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے۔"

یہ آیت یہاں تک ہے "تو کیا تم باز آ جاؤ گے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی' تو انہوں نے کہا: ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔

یہی روایت اسرائیل کے حوالے سے "مرسل" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم نازل کر دے۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' اور یہ روایت محمد بن یوسف کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

2976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَيْضًا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہم شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے

انتقال کر چکے تھے۔ جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں فوت ہوئے' جبکہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اس چیز کے بارے میں' جو وہ پہلے کھا چکے ہوں' جبکہ (بعد میں) انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان لائے اور نیک اعمال کیے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ نے ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ

متنِ حدیث: مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وہ لوگ شراب پیا کرتے تھے' جب اس کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں انتقال کر گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے' ان پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِى رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ جو ایسی حالت میں وصال کر چکے ہیں کہ وہ شراب پی لیا کرتے تھے؟ (یہ واقعہ اس وقت پیش آیا) جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تھا۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

2978- اخرجه احمد (۱/ ۲۳٤، ۲۷۲، ۲۹۵، ۳۰٤).

''جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں' جو وہ پہلے کھا چکے ہوں گے' جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہو' ایمان لائے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے' جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، اس چیز کے بارے میں جو کہ وہ پہلے کھا چکے ہوں' جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہو' ایمان لے آئے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بھی ان لوگوں میں سے ایک ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُّرْسَلًا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں گوشت کھاتا ہوں' تو خواتین کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے، شہوت غالب آ جاتی ہے، اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں انہیں حرام قرار نہ دو' اور حد سے تجاوز نہ کرو! بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ نے جو حلال پاکیزہ رزق تمہیں عطا

2979- اخرجه مسلم (۱۹۱۰/٤): كتاب الفضائل: باب: من فضائل عبد الله بن مسعود و امه رضى الله عنهما، حديث (۲٤٥٩/۱۰۶)۔

کیا ہے اس میں سے کھاؤ۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے عثمان بن سعد کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

خالد حذاء نے اسے عکرمہ کے حوالے سے "مرسل" طور پر نقل کیا ہے۔

2981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے حج کرنا لازم ہے۔ اس شخص پر جو وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو"

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ (ہر سال کرنا) فرض ہو جاتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے بارے میں "غریب" ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بارے میں احادیث منقول ہیں۔

2982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

2982- اخرجه البخاری (۱۳۰/۸): كتاب التفسير: باب: (لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسوكم) (المائدة: ۱۰۱)، حديث (۴۶۲۱)، و مسلم (۱۸۳۲/۴): كتاب الفضائل: باب: توقيره صلى الله عليه وسلم و ترك اكثار سواله عما لا ضرورة اليه، حديث (۲۳۵۹/۱۳۵)، و الدارمی (۳۰۶/۲): كتاب الرقاق: باب: لو تعلمون ما اعلم، و احمد (۲۰۶/۳، ۲۱۰، ۲۶۸).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: میرا والد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کیا جائے' تو تمہیں برا لگے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2983 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اے لوگو تم یہ آیت تلاوت کرتے رہو:

''اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو' تو گمراہ شخص تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے' تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' اسی کی مانند ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض راویوں نے اسے اسماعیل کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2984 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ

2984- اخرجه ابوداؤد (۲/۵۲٦): كتاب الملاحم: باب: من الامر و النهي، حديث (۴۳۴۱)، و ابن ماجه (۲/۱۳۳۰): كتاب الفتن: باب: قوله تعالى: (يايها الذين امنوا عليكم انفسكم) (المائدة: ۱۰۵)، حديث (۴۰۱۴).

حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًى مُتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِیْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا اَوْ مِنْهُمْ قَالَ بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوامیہ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: کون سی آیت کے بارے میں؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

''اے لوگو تم اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو' تو گمراہ ہونیوالا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

تو حضرت ابوثعلبہ خشنی نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے بارے میں ایسے شخص سے سوال کیا ہے' جو اس سے واقف ہے۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم یہ صورتحال دیکھو کہ کنجوس شخص کی اطاعت کی جانے لگے' خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگے' دنیا کو ترجیح دی جانے لگے' ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے' تو ایسی صورت میں تم صرف اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو' کیونکہ اس کے بعد جو دن آئیں گے' ان میں صبر کرنا اسی طرح ہوگا' جیسے انگارے پر ہاتھ رکھ دینا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے شخص کو ایسے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا' جو تمہارے عمل کی مانند عمل کرتے ہوں گے۔

عبداللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے، عتبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ اضافی بات نقل کی ہے۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! وہ پچاس آدمی جن کا ذکر کیا گیا' ہم میں سے (شمار) ہوں گے یا ان میں سے ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پچاس آدمی تم میں سے ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2985 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِیِّ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) قَالَ بَرِئَ مِنْهَا النَّاسُ غَيْرِیْ وَغَيْرَ عَدِیِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَّكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ

فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِى هَاشِمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِّنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَاَوْصَى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُّبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِىُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا اِلٰى اَهْلِهِ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَّاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِىْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُقْطَعُ بِهِ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهِ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) اِلٰى قَوْلِهِ (اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ) فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِّنْ عَدِىِّ بْنِ بَدَّاءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو النَّضْرِ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ عِنْدِىْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِىُّ يُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِىُّ يُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ الْمَدَنِىِّ رِوَايَةً عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ وَّقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا عَلَى الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی ایک کو موت آ جائے تو تمہارے درمیان گواہی کا حکم ہے۔''

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ سب لوگ اس سے بری ہو گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں حضرات اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی تھے اور شام آیا جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ دونوں حضرات تجارت کی غرض سے شام گئے ہوئے تھے، وہاں بنو ہاشم کا غلام ان دونوں کے پاس آیا، اس کا نام بدیل بن ابومریم تھا۔ وہ تجارت کی غرض سے آیا تھا، اس کے پاس چاندی کا بنا ہوا ایک مرتبان تھا، وہ یہ چاہتا تھا کہ بادشاہ کو یہ برتن پیش کرے کیونکہ یہ اس کے سامان تجارت میں سب سے بڑی چیز تھی لیکن وہ غلام بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں حضرات کو یہ تلقین کی یعنی وصیت کی اور یہ کہا: وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ حضرت تمیم داری بیان کرتے ہیں، جب اس غلام کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس برتن کو ایک ہزار درہم میں بیچ دیا اور وہ رقم آپس میں تقسیم کر لی پھر واپس آ کر ہم نے وہ سامان اس کے اصل مالکوں تک پہنچا دیا لیکن اس سامان میں پیالہ نہیں تھا۔ انہوں نے ہم سے اس پیالے کے بارے میں دریافت کیا: تو ہم

نے کہا: اس مرحوم نے تو یہی کچھ چھوڑا تھا۔ اس نے اس کے علاوہ ہمیں اور کوئی چیز نہیں دی تھی۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے کے بعد جب میں نے اسلام قبول کیا' تو میں نے اپنے گناہ کا ازالہ کرنا چاہا۔ میں اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا' انہیں یہ ساری بات بتائی اور انہیں پانچ سو درہم دے کر یہ بھی بتا دیا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے' تو وہ لوگ عدی کو لے کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گواہ طلب کیے مگر وہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی: عدی سے ان کے دین کی سب سے عظیم ترین چیز کی قسم لے لیں۔ تو عدی نے قسم اٹھالی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔''

تو عمرو بن عاص اور ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی نے جھوٹ کہا ہے' تو عدی بن بداء سے زبردستی پانچ سو درہم لیے گئے۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ اس روایت کو محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرنے والے راوی ابونضر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ اہل علم نے ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا تھا۔ یہ صاحب تفسیر کے بڑے ماہر ہیں۔

میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' محمد بن سائب کی کنیت ابونضر ہے۔

ہمارے علم کے مطابق سالم ابونضر نے ابوصالح جوام ہانی کے غلام ہیں' ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اس سے مختصر طور پر دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيٍّ وَتَمِيمٍ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بنوسہم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ روانہ ہوا۔ راستے میں ایک ایسی جگہ پر اس سہمی شخص کا انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب بقیہ دونوں صاحبان اس کا ترکہ لے کر آئے' تو اس میں چاندی کا بنا ہوا ایک برتن نہیں تھا جس پر سونے کا کام ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی۔ بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا' تو بتایا گیا کہ ہم نے تو یہ برتن تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ تو اس سہمی شخص

2986- اخرجه البخاري (٥/ ٤٨٠): كتاب الوصايا: باب: قول الله عزوجل (يايها الذين امنوا شهدة بينكم.) (المائدة: ١٠٦)، حديث (٢٧٨٠)، و ابوداؤد (٢/ ٣٣١): كتاب الاقضية: باب: شهادة اهل الذمة و من الوصية من السفر، حديث (٣٦٠٥).

کے پسماندگان میں سے دو آدمی اٹھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت کے مقابلے میں (ثابت ہونے کی زیادہ حقدار ہے) اور یہ برتن ان کے ساتھی کا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اور یہ وہ حدیث ہے جو ابن ابی زائدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُونُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: قَدْ رَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ اَصْلًا

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس پر روٹی اور گوشت موجود تھے۔ ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس میں خیانت نہ کریں اور اسے کل کے لیے سنبھال کر نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے اس میں خیانت کی اور اسے اگلے دن کے لیے بھی سنبھال کر رکھ لیا جس کے نتیجے میں ان کے چہرے مسخ کر کے ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دی گئیں۔

اس روایت کو ابو عاصم اور دیگر راویوں نے سعید بن ابو عروبہ کے حوالے سے قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خلاس کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت حسن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

2988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ يُلَقَّى عِيسٰى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ (وَاِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِي وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللَّهُ

(سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي اَنْ اَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ) اَلْآيَةَ كُلَّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دلیل سکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔"

"جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں دونوں کو معبود بنالو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں یہ جواب القاء کرے گا (تم یہ کہو) تو پاک ہے، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2989 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

آثارِ صحابہ: قَالَ اٰخِرُ سُورَةٍ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

آثارِ صحابہ: وَّرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اٰخِرُ سُورَةٍ اُنْزِلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ بَعْدَ الْمَائِدَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ المائدہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ الفتح ہے۔ یہ سورہ مائدہ کے بعد نازل ہوئی۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْاَنْعَامِ

باب 7: سورۃ انعام سے متعلق روایات

2990 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ نَّاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ نَّاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار نہیں دیتے، ہم اس چیز کی تکذیب کرتے ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''بے شک یہ لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے، بلکہ یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' ابواسحاق کے کے حوالے سے ناجیہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

''ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا'': اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ (اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر عذاب بھیج دے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''یا وہ تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے' یا ایک دوسرے سے لڑا دے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں ہلکے عذاب ہیں (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں آسان ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِیِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَّلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

2991- اخرجه البخاری (١٤١/٨): كتاب التفسير: باب: (قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم) (الانعام: ٦٥)، حديث (٤٦٢٨) طرفاه في (٧٣١٣، ٧٤٠٦)، واحمد (٣٠٩/٣)، والحميدی (٥٣٠/٢)، حديث (١٢٥٩).

2992- اخرجه احمد (١٧٠/١).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم یہ فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر کی طرف سے' یا تمہارے نیچے کی طرف سے' تمہارے اوپر عذاب نازل کرے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ ہوگا کیونکہ اس کے بعد اس کی تاویل (یعنی اس حکم کو منسوخ قرار دینے کا حکم) نہیں آئی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2993 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔''

تو یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے، اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے وہ بات نہیں سنی؟ جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)

''اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا! بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2994 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ

2993- اخرجه البخاري (١٠٩/١): كتاب الايمان: باب: ظلم دون ظلم، حديث (٣٢)، و اطرافه في (٣٣٦٠، ٣٤٢٨، ٣٤٢٩، ٤٧٧٦، ٦٩١٨، ٦٩٣٧)، و مسلم (٣٩٠/١ - الابي): كتاب الايمان: باب: صدق الايمان و اخلاصه، حديث (١٢٤/١٩٧)، و احمد (٣٧٨/١، ٤٢٤، ٤٤٤).

2994- اخرجه البخاري (٣٦١/٦): كتاب بدء الخلق: باب: اذا قال احدكم "آمين". و الملائكة في السماء، حديث (٣٢٣٥)، و مسلم (٥٤٢،٥٤/١): كتاب الايمان: باب: معنى قول الله عزوجل، (و لقد رءاه نزلة اخرى)، و هل راى النبي صلى الله عليه وسلم ربه ليلة الاسراء، حديث (١٧٧/٢٨٧)، واحمد (٢٤١/٢٣٦/٦).

يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ) وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَنْظِرِيْنِي وَلَا تُعْجِلِيْنِي اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى) (وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِينِ) قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ عَنْ هٰذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ مَا رَاَيْتُهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ) وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ (قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ يُكْنٰى اَبَا عَائِشَةَ وَهُوَ مَسْرُوْقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَذَا كَانَ اسْمُهُ فِي الدِّيْوَانِ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اے ابوعائشہ! تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں سے ایک بھی کوئی کہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑی جھوٹی بات کی نسبت کی۔ جو شخص یہ کہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات کی نسبت کی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"بصارت اس کا ادراک نہیں کرسکتی وہ بصارت کا ادراک کرسکتا ہے وہ لطف رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"کسی انسان کے بس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے اللہ اس سے کلام کرسکتا ہے۔"

مسروق بیان کرتے ہیں، میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، میں نے کہا: اے ام المؤمنین! آپ ذرا غور فرمائیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ (آپ جلدی نہ کیجئے)

کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

"تو اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے ہوئے دیکھا۔"

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اور اس نے اسے افق مبین میں دیکھا ہے۔"

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے انہیں۔ جس طرح پیدا کیا گیا ہے (میں نے) انہیں اس شکل میں صرف دو دفعہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا: انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان پوری جگہ کو گھیر لیا تھا۔

(پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) اور جو شخص یہ کہے: حضرت محمد ﷺ نے اس چیز میں سے کچھ چھپایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیا ہے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''اے رسول! تم اس چیز کی تبلیغ کر دو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔''

اور جو شخص یہ کہے: وہ (یعنی نبی اکرم، یا وہ شخص خود) جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''آسمانوں اور زمینوں میں موجود کوئی شخص غیب نہیں جانتا صرف اللہ جانتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

مسروق بن اجدع کی کنیت ابوعائشہ ہے۔ یہ صاحب مسروق بن عبدالرحمٰن ہیں۔

دیوان میں ان کا نام اسی طرح ہے۔

2995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى اُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهِ مُؤْمِنِيْنَ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بولے: ہم اس جانور کو کھا سکتے ہیں جسے ہم مارتے ہیں اور ہم اسے نہیں کھا سکتے جسے اللہ تعالیٰ نے مارا ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اس میں سے کھالو اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اگر تم ان کی پیروی کرو' تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے سعید بن جبیر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ

2995۔ اخرجه ابوداؤد (۱۱۱/۲): كتاب الذبائح: باب: من ذبائح اهل الكتاب، حديث (۲۸۱۹).

الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِىْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ (قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ) الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ کسی ایسے صحیفے کو دیکھے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہو، تو وہ ان آیات کو پڑھ لے:

''تم فرما دو! تم لوگ آگے آؤ! میں تمہارے سامنے اس چیز کی تلاوت کروں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام قرار دیا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اَوْ يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ) قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یا تمہارے پروردگار کی کوئی نشانی آجائے۔''

اس سے مراد سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ (يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) الْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ اَوْ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2997۔ اخرجه احمد (۳/۳۱، ۹۸)، و عبد بن حميد، حديث (۹۰۲).

2998۔ اخرجه مسلم (۱/۴۵۳ ۔ الابى): كتاب الايمان: باب: بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان، حديث (۲۴۹/۱۵۸)، و احمد (۴۴۵).

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ نکل آئیں گی اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، وہ شخص جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ دجال' دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے نکل آنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی کوفی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے۔ یہ عزۃ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَاَ (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اس کا فرمان حق ہے جب میرا بندہ کسی ایک نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلو اور اگر وہ اس پر عمل کرے' تو تم اس کو دس گنا کے طور پر نوٹ کرلو اور جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے کرلے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ اسے چھوڑ دے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں)

اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو تم اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"جو شخص نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

باب 8: سورۃ اعراف سے متعلق روایات

3000 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

2999۔ اخرجه البخاری (۴۷۳/۱۳): كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالىٰ (يريدون ان يبدلوا كلم الله) (الفتح: ۱۵)، حديث (۷۵۰۱)، و مسلم (۳۹۷/۱ ۔ الابی): حديث (۱۲۸/۲۰۳)، واحمد (۲۴۲/۲)۔

3000۔ اخرجه احمد (۱۲۵/۳، ۲۰۹)۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا) قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ (وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی' تو اسے ٹکڑے' ٹکڑے کر دیا۔''

حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس طرح اس کے بعد سلمان نامی راوی نے انگوٹھے کے کنارے کو دائیں ہاتھ کی انگلی پر رکھ کر فرمایا: تو وہ پہاڑ پھٹ گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حماد بن مسلمہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

عبدالوہاب نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

3001- اخرجه مالك (٨٩٨/٢): كتاب القدر: باب: النهي عن القول بالقدر، حديث (٢)، و ابوداؤد (٦٣٩/٢): كتاب السنة: باب: القدر، حديث (٤٧٠٣)، (٤٧٠٤)، و احمد (٤٤/١).

توضیح راوی: وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا مَجْهُولًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور جب تمہارے پروردگار نے آدم کی اولاد کو ان کی پشتوں میں سے لیا اور انہیں ان کے اپنے بارے میں گواہ بناتے ہوئے دریافت کیا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہے، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (ایسا اس لیے کیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو: ہم تو اس سے غافل تھے۔''

تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا، تو ان کی پشت پر دایاں دست قدرت پھیرا اور اس میں سے ان کی ذریت کو نکال دیا، پھر ارشاد فرمایا:

میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیے اور اہل جنت کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے کچھ ذریت کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لیے اور اہل جہنم کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے تو ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمل کیوں کیا جائے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اسے اہل جنت کا سا عمل کرنے کی توفیق بھی دیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شخص مرتا ہے تو اہل جنت کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے اور پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جہنم کا سا عمل لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ مرتا ہے تو اہل جہنم کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

مسلم بن یسار نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس کی سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا تذکرہ کیا ہے جو مجہول ہے۔

3002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَىْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوُدُ فَقَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَىْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِىْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا قُضِىَ عُمْرُ اٰدَمَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِىْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ

قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنُسِّيَ اٰدَمُ فَنُسِّيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت میں سے ہر ایک جان نیچے گر پڑی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ان کی اولاد میں پیدا کرنا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور کی چمک رکھ دی پھر ان لوگوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا اور انہیں بتایا گیا: اے آدم علیہ السلام یہ تیری اولاد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی پیشانی کی چمک حضرت آدم علیہ السلام کو پسند آئی تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں بعد کے زمانے میں ایک شخص پیدا ہوگا' جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! میری عمر میں سے چالیس برس کا اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ختم ہوگئی' تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں؟ تو فرشتے نے کہا: کیا آپ نے وہ اپنے صاحبزادے حضرت داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کر دیا یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ بات بھلا دی گئی' تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی' تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سیدہ حوا رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے ان کے گرد چکر لگایا جس کے نتیجے میں ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے ان سے کہا: آپ اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث

3003- اخرجه احمد (۵/۱۱).

رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا' تو وہ بچہ زندہ رہا۔ یہ چیز شیطان کی طرف سے اشارے اور اس کی ہدایت کی وجہ سے تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف عمر بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے عبدالصمد کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

عمر بن ابراہیم بصرہ کے رہنے والے ایک بزرگ آدمی ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

باب 9: سورۃ الانفال سے متعلق روایات

3004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِیْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِیْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِیْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِیْ بَلَائِیْ فَجَائَنِی الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِیْ وَلَيْسَ لِیْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِیْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبٍ اَيْضًا

فِی الْبَاب: وَفِی الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے موقع پر میں اپنی تلوار لے کر آیا، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا ہے' یا اس کی مانند کوئی لفظ کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ تلوار ہبہ کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ مجھے ملے گی نہ تمہیں ملے گی۔ تو میں نے سوچا کہ شاید یہ کسی ایسے شخص کو دی جائے گی جو میری طرح کی صورتحال میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد) میرے پاس آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تم نے یہ مجھ سے جس وقت مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی' اب یہ میری ہوگئی ہے لہٰذا یہ تمہیں ملی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''لوگ تم سے مالِ غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3004- اخرجه مسلم (۱۳۶۷/۳): كتاب الجهاد و السير: باب: الانفال، حديث (۳۳، ۳۴، ۱۷٤۸)، (۱۸۷۷/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، حديث (٤۳، ٤٤ /۱۳ ۲٤)، و ابوداؤد (۸٦/۲): كتاب الجهاد: باب: فی النفل، حديث (۲۷٤٠)، و أحمد (۱۷۸/۱، ۱۸۱، ۱۸۵)، وابن حميد ص (۷٤)، حديث (۱۳۲).

اس روایت کو سماک بن حرب نے بھی مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کا بھی تعاقب کریں کیونکہ اس قافلے کے ساتھ حفاظتی دستے کے طور پر کوئی نہیں تھا۔
راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت عباس نے بلند آواز میں کہا: وہ اس وقت بندھے ہوئے تھے' یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا: اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے: یہ دو میں سے ایک گروہ (پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آجائیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی ہے' جس کا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ آتِنِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ إِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (إِذْ تَسْتَغِيثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ) فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ

3005- اخرجه احمد (۱/۲۲۸، ۳۱۴، ۳۲۶).

3006- اخرجه مسلم (۳/۱۳۸۳): كتاب الجهاد والسير: باب: الامداد بالملائكة من غزوة بدر و اباحة الغنائم، حديث (۵۸/۱۷۶۳)، و ابوداؤد (۲/۶۸): كتاب الجهاد: باب: في فداء الاسير بالمال، حديث (۲۶۹۰)، و احمد (۱/۳۰، ۳۲)، و عبد بن حميد ص (۴۱)، حديث (۳۱).

بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ زُمَيْلٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اسْمُهٗ سِمَاكٌ الْحَنَفِیُّ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی، ایک مرتبہ (غزوۂ بدر کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تین سو سے کچھ زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پروردگار سے التجا کرنے لگے، اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور قبلہ کی طرف کیے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو پکڑ کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر رکھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے کی طرف سے کھینچ لیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے بڑی التجا کر لی ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے' تو اس نے تمہاری دُعا کو قبول کیا (اور یہ فرمایا) میں تمہاری طرف ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں' جو آگے پیچھے ہوں گے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' ہم اس روایت کو صرف عکرمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے ابوزمیل سے نقل کیا ہے۔ ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک حنفی ہے۔ یہ غزوۂ بدر کا واقعہ ہے۔

3007 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِىْ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ) فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ ابوبردہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے بارے میں دو طرح کی امان مجھ پر نازل کی ہے (اس نے فرمایا ہے)

''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے' جبکہ تم ان میں موجود ہو اور وہ انہیں عذاب نہیں دے گا' جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میں رخصت ہو جاؤں گا' تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار چھوڑ جاؤں گا۔
یہ "حدیث غریب" ہے۔ اسماعیل بن مہاجر نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

3008 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَّمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ رَوَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّحَدِيْثُ وَكِيعٍ اَصَحُّ

توضیحِ راوی: وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَّقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے منبر پر یہ آیت تلاوت کی:

"اور جہاں تک تم سے ہو سکے ان کے مقابلے کے لیے قوت تیار کرو۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) یاد رکھنا اللہ تمہارے لیے زمین کو فتح کر دے گا' اور تم لوگ محنت مشقت سے محفوظ ہو جاؤ گے' اس وقت کوئی شخص اپنے تیروں سے غافل نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راویوں نے اس روایت کو اُسامہ بن زید کے حوالے سے' صالح بن کیسان سے نقل کیا ہے۔ ابواسامہ اور دیگر راویوں نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ وکیع کی نقل کردہ روایت درست ہے۔
صالح بن کیسان نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

3009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِىءَ بِالْاَسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِىْ هٰؤُلَاءِ الْاَسَارٰى فَذَكَرَ فِى الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِىْ فِىْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَىَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ مِنِّىْ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے دن جب قیدیوں کو لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پورا قصہ اس حدیث میں نقل کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی شخص صرف فدیہ دے کر یا گردن کٹوا کر واپس جا سکے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سہیل بن بیضاء کا استثناء کر لیں کیونکہ میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن مجھے اپنے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہوا کہ میرے اوپر آسمان سے پتھر برسنا نہ شروع ہو جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: سہیل بن بیضاء کا حکم مستثنیٰ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق قرآن کا حکم نازل ہوا۔

''نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ قیدیوں کو اپنے ہاں رکھے جب تک خونریزی نہ کر لے۔''

یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَتَاْکُلُهَا قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ یَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَّقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، تم سے پہلے کسی بھی اُمت کے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا۔ پہلے زمانے میں آسمان سے آگ نازل ہوتی تھی اور اسے ختم کر دیتی تھی۔

سلیمان اعمش نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون کہہ سکتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر لوگوں نے مالِ غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا حالانکہ وہ ابھی ان کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے بارے میں پہلے سے طے شدہ فیصلہ نہ ہوتا تو تمہیں اُسے لینے کی وجہ سے عظیم عذاب لاحق ہوتا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

باب 10: سورہ توبہ سے متعلق روایات

3011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَّسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَاِلَى بَرَاءَةٌ وَّهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا اُنْزِلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ عَنْ يَّزِيدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیحِ راوی: وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَّيُقَالُ هُوَ يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ هُوَ يَزِيدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَلَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّمَا رَوٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ اَقْدَمُ مِنْ يَّزِيدَ الرَّقَاشِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: کس چیز نے آپ کو اس بات کی ترغیب دی کہ آپ سورہ انفال کو' جو مثانی میں سے ہے' سورہ توبہ کے ساتھ ملا دیں' جو دو سو آیات والی سورت ہے' (آپ نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی سطر نہیں لکھی اور آپ نے اسے سبع طوال میں شامل کر دیا۔ آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح مختلف زمانہ آتا رہا اسی اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف سورتیں نازل ہوتی رہیں اور یہ کئی سورتیں ہیں۔ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز نازل ہوتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لکھنے والے کو بلاتے اور یہ ارشاد فرماتے: ان آیات کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں فلاں فلاں چیز کا ذکر ہے' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے: اس آیت کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں اس چیز کا ذکر ہے۔ سورۃ انفال ان سورتوں

3011- اخرجه ابوداؤد (٢٦٨/١): كتاب الصلاة: باب: من جهر بها، حديث (٧٨٦)، و احمد (٥٧/١، ٦٩).

میں سے ہے جو مدینہ منورہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی اور سورۃ براۃ نازل ہونے کے اعتبار سے قرآن پاک کی آخری سورتوں میں سے ہے اور اس کا مضمون اس کے مضمون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اس لیے میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اس کا حصہ ہوگی۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوگیا لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے یہ بات واضح نہیں کی کہ یہ اس سورۃ کا حصہ ہے۔ اسی لیے میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی سطر نہیں لکھی اور میں نے اسے سبع طوال میں شامل کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یزید فارسی نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یزید بن ہرمز ہے۔

یزید رقاشی نامی راوی کا نام یزید بن ابان رقاشی ہے۔ یہ بھی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ دونوں صاحبان بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

یزید فارسی یزید رقاشی سے پہلے زمانے کے ہیں۔ (یعنی عمر میں بڑے ہیں)

3012 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبِي

متنِ حدیث: اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهِ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَّفْسِهِ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُؤُسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ دَمٍ وُضِعَ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

◆◆ سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے وعظ ونصیحت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون سا دن زیادہ حرمت والا ہے‘ کون سا دن زیادہ حرمت والا ہے‘ کون سا دن واضح حرمت والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جواب دیا: حج اکبر کا دن یارسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں‘ تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں۔ جس طرح یہ دن اس شہر میں‘ اس مہینے میں قابل احترام ہے۔ خبردار! ہر زیادتی کرنے والا اپنے ساتھ ہی زیادتی کرتا ہے۔ والد اپنے بیٹے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا‘ اور بیٹا اپنے والد کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے‘ تو کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کی صرف وہی چیز جائز ہوگی جسے وہ اپنی ذات کے حوالے سے‘ بھی جائز سمجھتا ہو‘ اور یاد رکھو! زمانہ جاہلیت کا ہر سود معاف ہے۔ تمہارے اصل مال تمہاری ملکیت شمار ہوں گے‘ اور نہ تم زیادتی کرو اور نہ تمہارے ساتھ زیادتی کی جائے۔ عباس بن عبدالمطلب نے جو سود دیا ہے وہ سارے کا سارا معاف ہے‘ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ زمانہ جاہلیت کا سب سے پہلا خون جو میں معاف کر رہا ہوں‘ وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے‘ جو بنو لیث کے ہاں دودھ پینے کے لیے بھیجے گئے تھے‘ تو ہذیل قبیلے والوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ یاد رکھو! خواتین کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو! کیونکہ وہ تمہارے زیر ملکیت ہیں۔ تم انہیں (مارنے پیٹنے کی) کوئی اجازت نہیں رکھتے ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کے بستر الگ کر دو‘ اور انہیں مارو‘ لیکن اس میں زیادتی نہ کرو۔ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو تم ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بات یاد رکھو تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے‘ اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے: وہ تمہارے بستر کے پاس ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو (یعنی گھر میں نہ آنے دے) اور وہ تمہارے گھر میں ان لوگوں کو اندر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو‘ اور یہ بات یاد رکھو! ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابواحوص نے شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے‘ اسے روایت کیا ہے۔

3013 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قربانی کا دن ہے۔

3014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

آثارِ صحابہ: قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: لِاَنَّهُ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ روایت محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ روایت دیگر حوالوں سے ابواسحاق کے حوالے سے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ماسوائے اس روایت کے جسے محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابواسحاق عبداللہ بن مرہ حارث کے حوالے حضرت علی سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٌ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِیْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سورہ براۃ (توبہ) کو بھجوایا پھر انہیں بلوایا اور ارشاد فرمایا: اس کی تبلیغ کرنے کے لیے یہ مناسب ہے کہ میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ سورۃ انہیں دی (اور انہیں اعلان کرنے کی ہدایت کی)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3016 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَّاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُّنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِىْ فَإِذَا عَيِىَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (حج کے موقع پر امیر بنا کر) بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان کلمات کا اعلان کروا دیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے میں تھے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مخصوص آواز سنی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تیزی سے باہر آئے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں' لیکن اس پر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: ان کلمات کا اعلان وہ کریں۔ پھر یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے حج کیا' تو ایام تشریق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے یہ اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر مشرک سے بری الذمہ ہیں۔ تم لوگ چار ماہ تک اس علاقے میں گھوم پھر سکتے ہو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا' اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گا' اور جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ اعلان کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ تھک گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور انہوں نے بھی یہ اعلان کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے' ''غریب'' ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَىْءٍ بُعِثْتَ فِى الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنْ عَلِيٍّ

فی الباب: وَّفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ يُقَالُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ اُثَيْعٍ وَّعَنِ ابْنِ يُثَيْعٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَوَهِمَ فِيْهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ وَّلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

◆◆ زید بن یثیع بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حج کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کو کن چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے چار چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا ایک یہ کہ بیت اللہ کا طواف کوئی برہنہ شخص نہیں کر سکے گا' جس شخص کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اپنی مخصوص مدت تک ہوگا' اور جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ نہیں ہے' تو اس کی مدت چار ماہ ہے (ایسے لوگ اپنا بندوبست خود کرلیں) اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا' اور اس سال کے بعد (حج کے موقع پر) مشرکین اور مسلمان اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ کے حوالے سے' منقول ہے' جسے انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' ان کے بعض اساتذہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہونے کا ذکر ہے۔

نصر بن علی اور دیگر راویوں نے اسے اپنی سند کے حوالے سے زید بن یثیع کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی بن خشرم نے اپنی سند کے حوالے سے زید بن اثیع کے حوالے سے حضرت علی سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کے حوالے سے یہ دونوں روایات منقول ہیں۔ ان کے حوالے سے راوی کا نام ابن اثیع بھی نقل کیا گیا ہے اور ابن یثیع بھی نقل کیا گیا ہے۔ تاہم صحیح لفظ زید بن یثیع ہے۔

شعبہ نے ابواسحاق کے حوالے سے زید سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں وہم کیا اور راوی کا نام زید بن اثیل ذکر کردیا ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حِجْرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کا مسجد میں آنے کا معمول ہے' تو تم اس کے بارے میں ایمان کی گواہی دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔''

حضرت ابوسعید خدری' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں۔

''یتعاهد المسجد'' (یعنی باقاعدگی سے مسجد آتا ہے)''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوہیثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے۔ یہ یتیم تھے' اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے۔

3019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَ فِى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا اُنْزِلَ لَوْ عَلِمْنَا اَىُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَقُلْتُ لَهٗ سَالِمُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَهٗ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر میں شریک تھے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی ہے' اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے؟ تو ہم اسے اختیار کرلیتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ اب فضیلت والا (مال) وہ زبان ہے' جو ذکر کرتی ہو' وہ دل ہے' جو شاکر ہو' وہ بیوی ہے' جو مومن ہو جو آدمی کی اس کے ایمان کے معاملے میں مدد کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: سالم بن ابوالجعد نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا: پھر انہوں نے کون سے صحابی سے احادیث سنی ہیں، تو امام بخاری نے جواب دیا: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔ پھر امام بخاری نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر کیا۔

3020 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ اَعْيَنَ

3019۔ اخرجه ابن ماجه (۵۹۶/۱): کتاب النکاح: باب: فضل افضل النساء حدیث (۱۸۵۶)، و احمد (۲۷۸/۵، ۲۸۲)۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِي صَلِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ (اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ) قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ

توضیح راوی: وَغُطَيْفُ بْنُ اَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ فِي الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے گلے میں سونے کی بنی ہوئی صلیب موجود تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے دور کردو۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ توبہ کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

"انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور مذہبی پیشواؤں کو معبود بنالیا"۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے' لیکن ان کا معاملہ یہ تھا کہ جب وہ مذہبی پیشوا ان کے لیے کسی چیز کو حلال قرار دیتے تھے' تو یہ اسے حلال سمجھ لیتے تھے' اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام قرار دیتے تھے' تو یہ بھی اسے حرام سمجھ لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالسلام بن حرب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس کے راوی غطیف بن اعین علم حدیث میں معروف نہیں ہیں۔

3021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، ہم اس وقت غارِ ثور میں موجود تھے، اگر کوئی شخص اپنے پاؤں کی طرف نظر کرے' تو ہمیں اپنے پاؤں کے

3021- اخرجه البخاري (۱۱/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب المهاجرين و فضلهم، حديث (۳۶۵۳)، و طرفاه في (۳۹۲۲، ۴۶۶۳)، و مسلم (۱۸۵۴/۴): كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (۲۳۸۱/۱)، و احمد (۴/۱)، و عبد بن حميد ص (۳۰)، حديث (۲).

نیچے دیکھ لے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

یہ روایت ہمام نامی راوی سے منقول ہے۔

حبان بن ہلال اور دیگر راویوں نے اسے ہمام نامی راوی کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

متنِ حدیث: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ اِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ) لَوْ اَعْلَمُ اَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهُ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعُجِبَ لِي وَجُرْاَتِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَّلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب عبداللہ بن اُبی کا انتقال ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو میں مڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمن عبداللہ بن اُبی کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی۔ میں نے وہ ساری باتیں گنوا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ جب میں نے اپنی بات پر بہت زیادہ اصرار کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ، مجھے اختیار دیا گیا' تو میں نے اختیار قبول کر لیا۔ مجھ سے یہ کہا گیا:

3022- اخرجه البخاري (۲۷۰/۳): كتاب الجنائز: باب: ما يكره من الصلاة على المنافقين و الاستغفار للمشركين، حديث (۱۳۶۶)، وطرفاه في (۴۶۷۱)، و النسائي (۶۷/۴): كتاب الجنائز: باب: الصلاة على المنافقين، حديث (۱۹۶۶)، و احمد، (۱۶/۱) و عبد بن حميد ص (۳۵) حديث (۱۹).

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرنے سے اس کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے زیادہ مرتبہ ایسا کرلوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے جنازے کے ساتھ گئے اور اس کے دفن ہونے تک شریک رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے خود پر حیرت ہوئی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس جرأت کا مظاہرہ کیا۔ باقی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔

''ان میں سے جو بھی شخص مر جائے تم نے کبھی بھی اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور اس کی قبر پر کھڑے نہیں ہونا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں کی اور کسی منافق کی قبر پر کھڑے نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِي قَمِيصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) فَصَلَّى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللهُ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ) فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی کا بیٹا ''عبداللہ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب اس کا والد فوت ہو گیا تھا اس نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی قمیص عنایت کریں تاکہ میں اس قمیص میں اسے (یعنی اپنے باپ کو) کفن دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغرت کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عطا کر دی اور ارشاد فرمایا: جب تم (نہلا دھلا کر کفن دے کے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس

3023- اخرجه البخاری (۱۶۵/۳): كتاب الجنائز: باب: الكفن في القميص الذي يكف اولا يكف و من كفن بغير قميص، حديث (۱۲۶۹)، و اطرافه في (۴۶۷۰، ۴۶۷۲، ۵۷۹۶) ومسلم (۲۱۴۱/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (۲۷۷۴/۳)، (۱۸۶۵/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، حديث (۲۴۰۰/۲۵)، و النسائی (۳۶/۴): كتاب الجنائز: باب: القميص في الكفن، حديث (۱۹۰۰)، و ابن ماجه (۴۸۷/۱) كتاب الجنائز: باب: من الصلاة على اهل القبلة، حديث (۱۵۲۳)، و احمد (۸/۲).

کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اٹھنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کھینچا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں کی نماز جنازہ ادا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے کہ تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اب ان میں سے جو بھی شخص فوت ہو تم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) کی نماز جنازہ ادا کرنا ترک کر دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی تھی (کہ اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) ایک شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور عمران بن ابوانس سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی منقول ہے۔

انیس بن ابویحییٰ نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

3025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ

3024۔ اخرجه مسلم (۱۰۱۵/۲): كتاب الحج: باب: بيان ان السجد الذى اس على التقوى، حديث (۵۱۴/۱۳۹۸)، والنسائى (۳۶/۲): كاب المساجد: باب: ذكر المسجد الذى اسس حديث (۶۹۷)، و احمد (۸/۳) وابن ابى شيبة (۳۷۲/۲) و الحاكم (۳۳۴/۲) عن وكيع عن اسامة بن زيد و ابن حبان فى (صحيحه) (۴۸۳/۴): كتاب الصلاة: باب: المساجد، حديث (۱۶۰۶)۔

3025۔ اخرجه ابوداؤد (۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۴۴)، وابن ماجه (۱۲۸/۱): كتاب الطهارة و سننها: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۳۵۷)۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ مَيْمُونَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءَ (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَآءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَيُّوبَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

”اس میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے“۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری، حضرت انس بن مالک اور حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3026 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ كُوفِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: سَمِعْتُ رَجُلًا يَّسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيمُ لِاَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک شخص کو سنا جو اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا تھا حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے اس سے کہا: کیا تم اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہو حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے؟ تو اس نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی تھی؟ حالانکہ وہ بھی مشرک تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

”نبی کے لیے اور اہلِ ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں“۔

3026- اخرجه النسائي (٤/٩١): كتاب الجنائز: باب: النهي عن الاستغفار للمشركين حديث (٢٠٣٦)، و احمد (١/٩٩، ١٣٠) من طريق ابي الخليل عن علي رضي الله عنه

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس بارے میں سعید بن مسیب نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

3027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرًا وَّلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِيْنَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَّمَا اُحِبُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ) حَتّٰى بَلَغَ (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ) قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا (اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَّاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَقْتُهُ اَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِخِلَافِ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدْ قِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ كَعْبٍ وَّقَدْ قِيْلَ غَيْرُ هٰذَا وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

3027ـ اخرجه البخاري (٧١٧/٧): كتاب المغازي: باب: حديث كعب بن مالك حديث (٤٤١٨) مطولاً، طرفه من (٢٧٥٧، ٣٥٥٦، ٣٨٨٩ــ) و مسلم (٢١٢٠/٤): كتاب التوبة: باب: حديث توبة كعب و صاحبه حديث (٢٧٦٩/٥٣) مطولاً، و ابوداؤد (٢٦٢/٢): كتاب الطلاق، باب: فيما عنى به الطلاق، حديث (٢٢٠٢)، (٢٧٨١، ٣٣١٧، ١٧٧٣)ـ والنسائي (١٥٤/٦): كتاب الطلاق: باب: طلاق العبد، حديث (٣٤٢٦) والحديث (٣٤٢٤، ٣٤٢٥)، وابن ماجه (٤٤٦/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الصلاة، حديث (١٣٩٣)، و احمد (٤٥٦/٣، ٤٥٩، ٤٥٥، ٤٥٤)، (٣٩٠/٦، ٣٨٧)۔

◆◆ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں ان میں سے کسی ایک میں بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا' البتہ غزوۂ بدر میں' میں شریک نہیں ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو اصل میں قریش کے قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے' اور قریش اپنے قافلے کی مدد کے لیے نکلے تھے' تو باقاعدہ کسی منصوبے کے بغیر ان کا سامنا ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! لوگ یہ سمجھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جن غزوات میں شرکت کی ان میں سب سے زیادہ فضیلت غزوۂ بدر کو حاصل ہے' لیکن بہرحال میری یہ خواہش نہیں ہے کہ شب عقبہ کی بیعت میں شرکت کرنے کی بجائے کاش میں غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہوتا (وہ شب عقبہ) جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اس کے بعد میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

(آگے چل کر وہ یہ فرماتے ہیں)۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے اردگرد مسلمان موجود تھے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا، جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے' تو وہ اسی طرح چمکتا تھا، میں آیا اور آ کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تمہیں اپنی پیدائش کے بعد آنے والے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' یا آپ ﷺ کی طرف سے ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی پر' مہاجرین پر اور انصار پر بڑا کرم کیا' جنہوں نے تنگی کے موقع پر نبی کی پیروی کی''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں جب بھی بات کروں گا' تو سچ بولوں گا' اور میں اپنا تمام مال صدقے کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال اپنے پاس رہنے دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کی، خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد میرے نزدیک اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر سب سے بڑی نعمت یہ کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بولا۔ میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سچ بولا اور میرے دوساتھیوں نے بھی اور ہم جھوٹ بول کر ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل نہیں ہوئے' جیسا کہ دیگر لوگ ہو گئے تھے' اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کے حوالے سے' کسی بھی شخص کو اس طرح کی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جس طرح مجھے آزمائش میں مبتلا کیا۔ اس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

امام زہری کے حوالے سے' یہ روایت اس سے مختلف سند کے ساتھ منقول ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ایک قول اس سے مختلف ہے۔

یونس بن یزید نامی راوی نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے: ان کے والد نے حضرت کعب بن مالک کے حوالے سے' انہیں یہ حدیث سنائی ہے۔

3028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشَى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3028- اخرجه البخاری (۸/ ۱۹۴)، کتاب التفسیر: باب: لقد جاء کم رسول۔، حدیث (۴۶۷۹)، واحمد (۱/ ۱۰، ۱۳)، (۵/ ۱۸۸).

◄► عبید بن سباق بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ کہا: جنگ یمامہ میں قرآن پاک کے بہت سے حافظ شہید ہو گئے ہیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اسی طرح مختلف جگہوں پر حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن پاک کا بڑا حصہ ضائع ہو سکتا ہے اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن پاک کو (کتابی شکل میں) اکٹھا کرنے کا حکم دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ مسلسل اس بارے میں میرے ساتھ بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کے بارے میں وہی شرح صدر عطا کیا جو شرح صدر عمر کو عطا کیا تھا اور میری بھی اس بارے میں وہی رائے ہوگئی جو عمر کی رائے تھی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نوجوان ہو سمجھدار ہو ہم تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتے (یعنی تمہارا کردار قابل تعریف ہے) تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت بھی کرتے رہے ہو تو اس لیے تم قرآن پاک کو تلاش کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر مجھے وہ یہ حکم دیتے کہ میں ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے منتقل کر دوں تو وہ میرے لیے اس سے زیادہ بوجھل نہ ہوتا۔ میں نے ان سے کہا: آپ حضرات ایک ایسا کام کیوں کرنا چاہ رہے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ اس بارے میں بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس بارے میں وہی شرح صدر عطا کر دیا جو ان دونوں حضرات کو عطا کیا تھا تو میں نے قرآن پاک کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں نے اسے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجور کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا۔

سورہ توبہ کی آخری آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملی (وہ آیت یہ ہے)

"تمہارے پاس رسول آیا ہے جو تم سے ہی تعلق رکھتا ہے تمہارا مشقت کا شکار ہونا اسے گراں گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور مومنوں کے لیے مہربان اور رحم کرنے والا ہے اگر تم پھر بھی منہ پھیر لو تو اے رسول! تم فرما دو کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3029 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَةَ وَاَذْرَبِيجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِى الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِىْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِى الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِىْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِىُّ وَحَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ) فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِىْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِىْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِىُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِى التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِىُّ فَاَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَّاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِىْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَّا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِىْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِىُّ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِّنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الزُّهْرِىِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◆◆ امام زہری بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ آرمینیا اور آذربائیجان فتح کرنے کے لیے اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام کے ساتھ جنگ کر رہے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے درمیان قرآن پاک کے بعض مقامات کے بارے میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس امت کو سنبھال لیجئے اس سے پہلے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود ونصاریٰ کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف ہمیں بھیج دیں تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کرلیں۔ پھر ہم وہ آپ کو واپس کر دیں گے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا قرآن پاک کا نسخہ بھجوایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بلوایا

3029۔ اخرجه البخاری (٢٦/٦): كتاب الجهاد و السير: باب: قول الله عزوجل (من المومنين رجال صدقوا ما عهدوا الله عليه) (الاحزاب: ٢٣)، حديث (٢٨٠٧)، و اطرافه من (٤٠٤٩، ٤٦٧٩، ٤٧٨٤، ٤٩٨٦، ٤٩٨٨، ٤٩٨٩، ٧١٩١، ٧٤٢٥)، واحمد (١٨٨/٥، ١٨٩)، و عبد بن حميد ص (١٠٩)، حديث (٢٤٦)۔

(اور یہ ہدایت کی) تم لوگ اس کی مختلف نقلیں تیار کرو، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے تین افراد کے بارے میں فرمایا: جس معاملے میں آپ تینوں اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو آپ نے اس لفظ کو قریش کی لغت کے مطابق لکھنا ہے' کیونکہ یہ انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب قرآن پاک کی وہ نقلیں تیار ہو گئیں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں دور دراز کے علاقوں میں بھجوا دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی تھی۔

''اہلِ ایمان میں سے بعض لوگ وہ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور بعض انتظار کر رہے ہیں''۔

میں نے اس کی تلاش شروع کی' تو مجھے یہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) ابوخزیمہ کے پاس ملی تو میں نے اس کو اس سورۃ میں شامل کر دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، ان حضرات نے قرآن پاک میں استعمال ہونے والے لفظ ''تابوت'' اور ''تابوہ'' کے بارے میں اختلاف کیا' تو قریشیوں نے کہا یہ لفظ ''تابوت'' ہے' جبکہ حضرت زید نے یہ فرمایا: یہ لفظ ''تابوہ'' ہے۔

یہ اختلافی معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا' تو انہوں نے فرمایا، اس کو لفظ ''تابوت'' لکھو کیونکہ قرآن پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی نقل تیار کریں۔ انہوں نے یہ فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن پاک کی نقل تیار کرنے سے الگ رکھا گیا ہے' اور یہ کام اس شخص کو سونپا گیا ہے' جو میرے اسلام قبول کرنے کے وقت ایک کافر کی پیٹھ میں تھا (یعنی یہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے' جب میں نے اسلام قبول کیا تھا) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔

یہی وجہ ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، اے اہل عراق! تم اپنے پاس موجود قرآن پاک کو سنبھال کر رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

''جو شخص جس چیز کو چھپائے گا وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز کو ساتھ لے کر آئے گا''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تم اپنے مصحف کو ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات پسند نہیں آئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت زہری سے منقول ہے اور ہم اسے صرف انہی کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

باب 11: سورہ یونس سے متعلق روایات

3030 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ صُهَيْبٍ.

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ لوگ، جنہوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی بھی ہوگی اور اس میں مزید اضافہ بھی ہوگا۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک شخص یہ اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے، اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرماتا ہے: وہ اسے پورا کر دے تو وہ لوگ کہیں گے: کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا، اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی اور جنت میں داخل نہیں کر دیا (اب کیا باقی رہ گیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حجاب کو ہٹائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں، جو چیزیں بھی عطا کی تھیں، ان میں سے کوئی بھی چیز ان لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیں۔

یہ حماد بن سلمہ سے اسی طرح منقول ہے۔ کئی راویوں نے اسے حماد بن سلمہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سلیمان بن مغیرہ نامی راوی نے اس روایت کو ثابت کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے، ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: یہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ

اَهْلِ مِصْرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ فَهِىَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ عطاء بن یسار ایک مصری شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''ان لوگوں کے لیے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے۔''

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد کبھی بھی کسی نے مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی تھی، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تمہارے علاوہ اور کسی نے بھی اس بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا۔ یہ آیت سچے خوابوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

ایک اور سند کے ہمراہ عطاء بن یسار کے حوالے سے' مصر سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

تاہم اس کی سند میں عطاء بن یسار سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3032 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ (اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ) فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَاَيْتَنِىْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدُسُّهٗ فِىْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ

3032- اخرجه احمد (۲۴۵/۱، ۳۰۹)، و عبد بن حميد ص (۲۲۲)، حديث (۶۶۴)۔

تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ فرعون کو ڈبونے لگا تو وہ بولا: میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس ذات کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں، تو حضرت جبرائیل نے یہ بات بتائی: اے حضرت محمد ﷺ! کاش آپ اس وقت مجھے دیکھ رہے ہوتے کہ جب میں سمندر کا کیچڑ حاصل کر کے اسے اس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں رحمت اس تک نہ پہنچ جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3033 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَّعَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: ذَكَرَ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُولَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں یہ بات ذکر کی' وہ فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ "لا الٰہ الا اللہ" نہ پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کردے۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس اندیشے کے تحت کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کردے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب 12: سورۂ ہود سے متعلق روایات

3034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَّكِيعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكِيعُ بْنُ حُدُسٍ وَّيَقُولُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ وَّكِيعُ بْنُ عُدُسٍ وَّهُوَ اَصَحُّ

3033۔ اخرجه احمد (۱/ ۲٤۰، ۳٤۰).

3034۔ اخرجه ابن ماجه (۱/ ٦٤): مقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۸۲)، و احمد (٤/ ۱۱، ۱۲).

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَزِيْنٍ اسْمُهُ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ
حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابورزین بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ ایک بادل میں تھا جس کے نیچے بھی ہوا تھی اس کے اوپر بھی ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔

احمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) ''العماء'' سے مراد ایسی چیز ہے' جس کے ساتھ اور کوئی چیز نہ ہو۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے سند میں راوی کا نام اسی طرح نقل کیا ہے، وکیع بن حدس جبکہ شعبہ نامی راوی نے اور ابوعوانہ نے اور ہشیم نے اسے وکیع بن عدس سے نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ (وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''بے شک اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کی گرفت کرتا ہے' تو پھر اسے بالکل نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہے جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابواسامہ نامی راوی نے اسے برید نامی راوی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

3035۔ اخرجه البخاري (٢٠٥/٨): كتاب التفسير: باب: (و كذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى۔) (هود: ١٠٢)، حديث (٤٦٨٦) ومسلم (١٩٩٧/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: تحريم الظلم، حديث (٢٥٨٣/٦١)، و ابن ماجه (١٣٣٢/٢): كتاب الفتن: باب: العقوبات، حديث (٤٠١٨).

''وہ موقع دیتا ہے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے' اوراس میں یہ الفاظ ہیں۔

''وہ موقع دیتا ہے''(اس لفظ میں راوی کوشک نہیں ہے)۔

3036 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ) سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ عَلٰى شَيْءٍ لَّمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ان میں سے کچھ لوگ خوش بخت ہیں اور کچھ بد بخت''

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ ایک ایسی صورت کے بارے میں جو طے ہو چکی ہے؟ یا ایسی صورتحال کے بارے میں جو ابھی طے نہیں ہوئی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسی چیز کے بارے میں سوچ کر کرو جو طے ہو چکی ہے، قلم جاری ہو چکے ہیں' لیکن ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اوراس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن عمرو نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3037 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ

3036۔ اخرجه ابن جنید ص (۳٦)، حدیث (۲۰)۔

3037۔ اخرجه احمد (۱/۴۰٦)۔

ذِكْرَى لِلذَّاكِرِيْنَ) اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى اِسْرَآئِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَآءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَسِمَاكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَعْمَشَ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آبادی سے باہر ایک عورت کے ساتھ تعلق قائم کیا اور صحبت کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا۔ اگر تم بھی اپنی ذات کا پردہ رکھتے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اور اسے بلوایا پھر اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے''۔

تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی، کیا یہ حکم صرف اس شخص کے لیے خاص ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بلکہ سب لوگوں کے لیے (عام حکم ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو اسرائیل نامی راوی نے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ اور اسود کے حوالے سے' اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

جبکہ شعبہ نے اسے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' عبداللہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ان تمام حضرات کی نقل کردہ روایت ثوری کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے محمد بن یوسف کے حوالے سے' سفیان ثوری کے حوالے سے' اعمش اور سماک کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

محمود بن غیلان نے فضل بن موسیٰ کے حوالے سے' سفیان کے حوالے سے' سماک کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں اعمش سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

سلیمان تیمی نے اس روایت کو ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

3038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً وَّلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلُ شَيْئًا اِلَى امْرَاَتِهِ اِلَّا قَدْ اَتَى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

توضیحِ راوی: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى غُلَامٌ صَغِيْرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَآهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے' جو کسی عورت سے ملتا ہے حالانکہ ان کے درمیان پہلے کوئی جان پہچان نہیں ہے اور کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جو تعلق قائم کرتا ہے وہ اس کے ساتھ سب کچھ کر لیتا ہے' البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ

3038۔ اخرجه احمد (٥/٢٤٤).

نصیحت ان لوگوں کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو یہ ہدایت کی: وہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ اس کے لیے مخصوص ہے یا سب اہلِ ایمان کے لیے عام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمام اہلِ ایمان کے لیے عام ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا اور جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اس وقت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ابھی چھ سال کے بچے تھے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہوئی ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس حدیث کو عبدالملک بن عمر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِىْ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوعثمان نہدی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا جو اس کے لیے حرام تھا۔ پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

"دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔"

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ میرے لیے مخصوص ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے بھی ہے اور میری امت کا جو بھی فرد اس پر عمل کرے اس کے لیے بھی ہے۔

3039۔ اخرجه البخاری (۱۲/۲): كتاب امواقيت الصلاة: باب: الصلاة كفارة حديث (۵۲۶) طرفه فی (۴٦۸۷)، مسلم (۲۱۱۶/۴): كتاب التوبة: باب: قوله تعالىٰ (ان الحسنت يذهبن السيات)، (هود: ۱۱۴)، حديث (۳۹، ۲۷٦۳/۴۰)، و ابن ماجه (۴۴۷/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء من ان الصلاة كفارة، حديث (۱۳۹۸)، و حديث (۴۲۵۴)، و احمد (۳۸۵/۱، ۴۳۰) وابن خزيمة (۱٦۱/۱)، حديث (۳۱۲).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى الْيَسَرِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَتْنِى امْرَاَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِى الْبَيْتِ تَمْرًا اَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِى فِى الْبَيْتِ فَاَهْوَيْتُ اِلَيْهَا فَتَقَبَّلْتُهَا فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فِى اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ) اِلٰى قَوْلِهِ (ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَاَهَا عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ضَعَّفَهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُهُ وَاَبُو الْيَسَرِ هُوَ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک خاتون کھجوریں خریدنے کے لیے میرے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا: گھر کے اندر اس سے زیادہ اچھی کھجوریں پڑی ہوئی ہیں، تو وہ میرے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی، میں اس کی طرف بڑھا اور میں نے اس کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعے کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! اور توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا تم نے اللہ کی راہ میں جانے والے شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کے ساتھ یہ حرکت کی ہے) (راوی بیان کرتے ہیں)، یہاں تک ابوالیسر نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ اسی وقت اسلام لائے ہوتے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ جہنمی ہیں۔

(حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاصی دیر تک اپنے سر کو جھکائے رکھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی نازل کی گئی۔

"دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت

ان کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں''
حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت میرے سامنے تلاوت کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حکم اس کے لیے مخصوص ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کے لیے عام ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔
قیس بن ربیع نامی راوی کو وکیع اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔
حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔
شریک نامی راوی نے اس روایت کو عثمان بن عبداللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس طرح قیس بن ربیع نے نقل کیا ہے۔
اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

باب 13: سورۂ یوسف سے متعلق روایات

3041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: إِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَائَنِى الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَ (فَلَمَّا جَاۤءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ) قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ اِذْ قَالَ (لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ) فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهِ
اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ
قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ معزز شخص جو ایک انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے ہیں' جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے' وہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے، جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام قید میں رہے' اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا (پھر

3041- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص (١٧٧)، حديث (٦٠٩)، ص (٢٦١)، حديث (٩٠٢)، واحمد (٢/٣٢٢، ٣٤٦، ٣٨٤، ٣٨٩، ٤١٦).

میرے پاس حکمران کا) قاصد آتا تو میں اس کے ساتھ چلا جاتا، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اس کے پاس قاصد آیا' تو اس نے کہا: تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور دریافت کرو! ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا' جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے، انہوں نے ایک زبردست ستون کی پناہ حاصل کرنا چاہی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

(اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔)

محمد بن عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، لفظ ''ثَرْوَةٍ'' کا مطلب کثرت ہے' اور قوت ہے۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

باب 14: سورہ رعد سے متعلق روایات

3042 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَكَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَّارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَآئِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُّلَائِمُهُ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی، اے ابوالقاسم! آپ ہمیں ''رعد'' کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے' جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے، اس کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں' جن کے ذریعے وہ بادلوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق لے کر جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کی، وہ آواز کیا ہوتی ہے' جسے آپ سنتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے

3042۔ اخرجه احمد (۱/ ۲۷٤)۔

فرمایا: یہ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے جب وہ انہیں ڈانٹ کر کہتا ہے کہ وہ وہاں تک جائیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ تو ان یہودیوں نے کہا: آپ ﷺ نے ٹھیک بتایا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتایئے جسے حضرت اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنی ذات پر حرام قرار دے دیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں "عرق النساء" کی بیماری لاحق ہوگئی تھی تو انہیں اس کے لیے مناسب چیز صرف اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ ملی تھی، تو اسی وجہ سے انہوں نے اسے حرام قرار دے دیا تھا۔ یہودیوں نے کہا، آپ نے ٹھیک بتایا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3043 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ) قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ اَخُوْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

"اور ہم نے کھانے میں انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پھل کا عمدہ ہونا یا ہلکا ہونا اور میٹھا ہونا یا کڑوا ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

زید بن ابوانیسہ نامی راوی نے اسے اعمش سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کے راوی سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں، جبکہ عمار ان سے زیادہ مستند ہیں اور یہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب 15: سورہ ابراہیم سے متعلق روایات

3044 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ (كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا) قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) قَالَ هِيَ الْحَنْظَلُ

اختلافِ سند: قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا جس پہ تازہ کھجوریں لگی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''پاک کلمے کی مثال اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے' جس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے' اور اس کی شاخ بلندی پر ہوتی ہے وہ اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم کے تحت دیتا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی)

''اور خبیث کلمے کی مثال اس خبیث درخت کی طرح ہے' جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جاتا ہے' اور اسے قرار حاصل نہیں ہوتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد ''حنظلہ'' ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے یہ روایت ابوالعالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے' اور کیا خوب بیان کیا ہے؟

قتیبہ نے یہ روایت ابوبکر کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کی ہے' جس کا مفہوم یہی ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا اور اس میں ابوالعالیہ کا قول ذکر نہیں کیا' یہ روایت اس سے زیادہ مستند ہے' جسے حماد بن سلمہ نے نقل کیا ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

معمر، حماد بن زید اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

احمد بن عبدہ نے حماد بن زید کے حوالے سے' شعیب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے' قتیبہ کی مانند روایت کی ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3045 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا ان کی دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے مراد قبر ہے' جب اس (مردے) سے دریافت کیا جائے گا' تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے' تمہارے نبی کون ہیں؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3046 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ

متنِ حدیث: قَالَ تَلَتْ عَآئِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ) قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس دن اس زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور دیگر حوالے سے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحِجْرِ

باب 16: سورہ حجر سے متعلق روایات

3047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

3045۔ اخرجه البخاری (۳/ ۲۸٤): كتاب الجنائز: باب: ما جاء من عذاب القبر، و قول تعالىٰ: (اذ اظلمون فى غمرت الموت___) (الانعام: ۹۳)، حديث (۱۳٦۹)، و طرفه فى (٤٦۹۹)، و مسلم (٤/ ۲۲۰۱): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه، حديث (۲۸۷۱/۷۳)، و ابوداؤد (۲/ ٦٥۱): كتاب السنة: باب: المسالة من القبر و عذاب القبر، حديث (٤۷٥۰)، والنسائى (٤/ ۱۰۱): كتاب الجنائز: باب: عذاب القبر، حديث (۲۰٥۷)، و ابن ماجه (۲/ ۱٤۲۷): كتاب الزهد: باب: ذكر القبر و البلى، حديث (٤۲٦۹)، و احمد (٤/ ۲۸۲)، (٤/ ۲۹۱).

3046۔ اخرجه مسلم (٤/ ۲۱٥۰): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: فى البعث و النثور، و صفة الارض يوم القيامة، حديث (۲۷۹۱/۲۹)، و ابن ماجه (۲/ ۱٤۳۰): كتاب الزهد: باب: ذكر البعث، حديث (٤۲۷۹)، و الدارمى (۲/ ۳۲۸، ۳۲۹): كتاب الرقاق: باب: قول الله تعالىٰ: (يوم تبدل الارض غير الارض و السموات___)، (ابراهيم: ٤۸)، و احمد (٦/ ۳٥، ۱۳٤، ۲۱۸)، و الحميدى (۱/ ۱۳۲)، حديث (۲۸٤).

متن حدیث: كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ)

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَشْبَهُ اَنْ يَكُوْنَ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی وہ بہت خوبصورت تھی۔ بعض لوگ اسی وجہ سے آگے ہو جاتے تھے کہ پہلی صف میں شامل ہو جائیں' تاکہ اس عورت کو نہ دیکھ سکیں جب کہ بعض لوگ پیچھے رہتے تھے تاکہ وہ آخری صف میں رہیں' تاکہ جب وہ رکوع میں جائیں تو اپنی بغل میں سے دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں) یہ آیت نازل کی:

"اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو جانتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر بن سلیمان نے اس روایت کو عمرو بن مالک کے حوالے سے' ابوجوزاء سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور زیادہ مناسب یہی ہے' یہ روایت نوح نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہو۔

3048 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے' جو میری امت کے کسی فرد پر تلوار کھینچ لے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3049 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3047- اخرجه النسائي (١١٨/٢): كتاب الامامة: باب: المنفرد خلف الصف، حديث (٨٧٠)، و ابن ماجه (٣٣٢/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، حديث (١٠٤٦)، و احمد (٣٠٥/١)، و ابن خزيمة (٩٧/٣)، حديث (١٦٩٦)، (٩٨/٣)، حديث (١٦٩٧).

3048- اخرجه احمد (٩٤/٢).

متن حدیث: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: سورہ فاتحہ ''اُم القرآن'' ہے ''اُم الکتاب'' ہے اور سبع مثانی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِى التَّوْرَاةِ وَلَا فِى الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَهِىَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيٍّ وَّهُوَ يُصَلِّىْ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، تورات میں اور انجیل میں' اللہ تعالیٰ نے اُم القرآن جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں کی' یہی سبع مثانی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالعزیز بن محمد کی نقل کردہ روایت لمبی اور مکمل ہے' اور یہ عبدالحمید کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

کئی راویوں نے علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

3049- اخرجه البخاری (۲۳۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (ولقد اٰتینٰك سبعا من المثانی و القرء ان العظیم) (الحجر: ۸۷)، حدیث (۴۷۰۴)، و ابوداؤد (۴۶۱/۱): کتاب الصلاة: باب: فاتحة الکتاب، حدیث (۱۴۵۷)، و الدار می (۴۴۶/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الکتاب، و احمد (۴۴۸/۲)۔

3050- اخرجه النسائی (۱۳۹/۲): کتاب الافتتاح: باب: تاویل قول اللّٰه عزوجل (ولقد اٰتینٰك سبعا من المثانی و القرء ان العظیم) (الحجر: ۸۷)، حدیث (۹۱۴)، و الدارمی (۴۴۶/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الکتاب، و عبد اللّٰه بن احمد (۱۱۴/۵)، وابن خزیمة (۲۵۲/۱)، حدیث (۵۰۰، ۵۰۱)، و عبد بن حمید ص (۸۶)، حدیث (۱۶۵)۔

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (اللہ تعالیٰ) کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''ہم ان سب سے ضرور سوال کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتے تھے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے لیث نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن ادریس نے اسے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس کے ''مرفوع'' ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

3052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ) قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے، جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اس آیت ''بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں'' سے مراد یہ ہے، وہ لوگ جو فراست رکھتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

باب 17: سورہ نحل سے متعلق روایات

3053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَيُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ (يَتَفَيَّاُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ) اَلْاٰيَةَ كُلَّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، ظہر سے پہلے اور زوال ہو جانے کے بعد چار رکعت اسی طرح شمار کی جاتی ہیں۔ جس طرح اتنی رکعات تہجد کی نماز میں ادا کی ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس وقت میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان کا سایہ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لیے دائیں اور بائیں جھک رہا ہوتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت تلاوت فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَّمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ فِيْهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ) فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوہ اُحد کے موقع پر انصار کے 64 افراد شہید ہوئے اور

3053۔ اخرجه ابن حميد ص (٣٨٠)، حديث (٢٤).

3054۔ اخرجه عبدالله بن احمد (١٣٥/٥).

مہاجرین کے چھ افراد شہید ہوئے جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' تو (کفار) نے ان کا مثلہ کیا تھا' تو انصار نے یہ کہا، اگر اب کبھی ہمارا ان سے سامنا ہوا' تو ہم انہیں اس سے دُگنی سزا دیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اگر تم نے بدلہ لینا ہے' تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے' اور اگر تم صبر سے کام لو' تو یہ (صبر کرنا) صبر کرنے والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

ایک شخص نے یہ کہا، آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہیں کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ

باب 18: سورہ بنی اسرائیل سے متعلق روایات

3055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حِيْنَ اُسْرِىَ بِىْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِى الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِىْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِىْ هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سر کے بال گھنگھریالے تھے یوں جیسے وہ شنوءہ قبیلے کے فرد ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا: وہ درمیانے قد کے مالک اور سرخ رنگ کے مالک تھے یوں جیسے وہ ابھی ''دیماس'' سے باہر آئے ہوں (راوی

3055۔ اخرجه البخاری (٤٩٣/٦، ٤٩٤): كتاب احاديث الانبياء: باب: قول الله تعالىٰ: (و هل اتك حديث موسى) (طه:٩)، حديث (٣٣٩٤) و اطرافه من (٣٤٣٧، ٤٧٠٩، ٥٥٧٦، ٥٦٠٣) ومسلم (٥٣١/١ ـ الابى): كتاب الايمان: باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات و فرض الصلوات، حديث (١٦٨/٢٧٢)، و مسلم، حديث (١٦٨/٩٢)، و النسائى (٣١٢/٨): كتاب الاشربة: باب: منزلة الخمر، حديث (٥٦٥٧)، و الدارمى (١١٠/٢): كتاب الاشربة: باب: ما جاء فى الخمر، واحمد (٢٨١/٢، ٥١٢)۔

کہتے ہیں) یعنی حمام سے۔

(نبی اکرم ﷺ) نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی، میرے سامنے دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہیں حاصل کر لیں تو میں نے دودھ کو لیا اور اس کو پی لیا' تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ فطرت تک پہنچ گئے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جس رات معراج کے لیے لے جایا گیا' تو اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا جس میں لگام بھی پڑی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے آپ ﷺ کے سامنے شوخی کی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُسے کہا: کیا تم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہے ہو؟ تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا' جو ان سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اسے (یعنی براق کو) پسینہ آ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور اس کے ذریعے پتھر میں سوراخ کر کے اس کے ذریعے براق کو باندھ دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

3056۔ اخرجه احمد (۳/۱٦٤)، و عبد بن حميد ص (۳۵۷)، حديث (۱۱۸۵).

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِىْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِى الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب قریش نے میری بات کو جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا' اور میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں اس وقت اس کی طرف دیکھ رہا تھا (یعنی بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احادیث منقول ہیں۔

3059 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِىْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ) قَالَ هِىَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ (وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ) هِىَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اور ہم نے تمہیں' جو خواب دکھائے وہ لوگوں کے لیے آزمائش تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری آنکھ کے ساتھ خواب دیکھنا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے جایا گیا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ درخت' قرآن میں جس پر لعنت کی گئی ہے''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) یہ زقوم کا درخت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3058۔ اخرجه البخاری (۲۳۶/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: حديث الاسراء و قول الله تعالىٰ: (سبحن الذى اسرى بعبده ليلا۔)، (الاسراء: ۱)، حديث (۳۸۸۶)، و طرف من (۴۷۱۰)، ومسلم (۵۳۵/۱ ۔ الابى): كتاب الايمان: باب: ذكر المسيح ابن مريم و المسيح الدجال، حديث (۱۷۰/۲۷۶)، و احمد (۳۷۷/۳).

3059۔ اخرجه البخاری (۲۵۰/۸): كتاب التفسير: باب: (و ما جعلنا اريا التى اريناك الا فتنة للناس)، (الاسراء: ۶۰)، حديث (۴۷۱۶) وطرفه من (۶۶۱۳)، واحمد (۲۲۱/۱).

3060 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قُرَشِيٌّ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ (وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور فجر کے وقت کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی نامی راوی نے اسے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی نامی راوی نے علی بن مسہر کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ) قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَّيُبَيَّضُ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَيَرَوْنَهُ مِنْ بَعِيْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا قَالَ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهُ وَيُمَدُّ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اَخْزِهِ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: ''جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے ہمراہ بلائیں گے۔''

3060۔ اخرجه ابن ماجه (١/ ٢٢٠): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة الفجر، حديث (٦٧٠)، و احمد (٢/ ٤٧٤).

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی شخص کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کے چہرے کو روشن کیا جائے گا' اور اس کے سر پر موتیوں سے بنا تاج رکھا جائے گا' جو جھلملا رہا ہو گا پھر وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا' تو وہ ساتھی اسے دور سے دیکھیں گے' اور کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ عطا کر اور ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے، یہاں تک کہ وہ شخص ان لوگوں کے پاس آئے گا' اور ان سے کہے گا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو' تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا جتنا حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا۔ پھر اس کافر کو (عذاب والا) تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھیں گے' تو یہ کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! تو یہ ہمیں عطا نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ان لوگوں کے پاس جائے گا' تو وہ لوگ یہ کہیں گے اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے' تو وہ شخص کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ اس کے راوی سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

3062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِيْ قَوْلِهٖ (عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) سُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَدَاوُدُ الزَّعَافِرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔"

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد شفاعت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔ اس کا راوی زعافری یہ داؤد' یزید بن عبداللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن ادریس کا چچا ہے۔

3063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَّيَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

3062- اخرجه احمد (۲/۴۴۱، ۵۲۸، ۴۴۴، ۴۷۸).

3063- اخرجه البخاری (۵/۱۴۵): كتاب المظالم: باب: هل تكسر الدنان التى فيها خمر او تحرق الزقاق ؟، حديث (۲۴۷۸)، اطرافه فى حديث (۴۲۸۷، ۴۷۲۰)، و مسلم (۳/۱۴۰۸): كتاب الجهاد و السير: باب: ازالة الاصنام من حول الكعبة، حديث (۱۷۸۱/۸۷)، و احمد (۱/۳۷۷)، و الحميدى (۱/۴۶)، حديث (۸۶).

الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں توڑنا شروع کیا۔ (راوی نے بعض اوقات لفظ ''عود'' استعمال کیا ہے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے:

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والی چیز ہے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی:

''حق آ گیا اور باطل نہ تو آغاز میں کچھ کرسکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ سے کرسکتا ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

3064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی گئی:

''تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! تو مجھے سچائی کی جگہ داخل کر اور سچائی کی جگہ سے نکال اور اپنی طرف سے میرا طاقتور مددگار پیدا کردے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْاَلُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَسَاَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا) قَالُوا

3064۔ اخرجه احمد (۱/۲۲۳)۔

3065۔ اخرجه احمد (۱/۲۵۵)۔

أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأُنْزِلَتْ (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے یہود سے کہا: تم ہمیں کوئی چیز بتاؤ! جس کے بارے میں ہم ان صاحب سے سوال کریں تو انہوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو۔ انہوں نے آپ ﷺ سے روح کے بارے میں دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم یہ فرما دو! روح میرے پروردگار کے اَمر کا نتیجہ ہے' اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

تو انہوں نے کہا: ہمیں تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے۔ تورات دی گئی ہے' اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو اس شخص کو بہت زیادہ بھلائی دی گئی' تو یہ آیت نازل کی گئی۔

''تم یہ فرما دو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لیے سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائے گا۔''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَّرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ (الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے کھیت سے گزر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ اپنی لاٹھی کے ذریعے ٹیک لگا کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ کا گزر کچھ یہودیوں کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے کہا: اگر تم ان سے سوال کرو (تو ٹھیک رہے گا) تو کسی نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو' کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب دے سکتے ہیں' جو تمہیں پسند نہ آئے' تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر کے لیے کھڑے رہے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھا لیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو

3066- اخرجه البخاري (۱/ ۲۷۰): كتاب العلم: باب: قوله (و ما اوتيتم من العلم الا قليلا)، حديث (۱۲۵) و اطرافه من (۴۷۲۱، ۷۲۹۷، ۷۴۵۶، ۷۴۶۲): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: سوال اليهود النبي صلى الله عليه وسلم عن الروح و قوله تعالى: (ويسئلونك عن الروح) (الاسراء: ۸۵)، الآية، حديث (۲۷۹۴/۳۲)، و احمد (۱/ ۳۸۹/ ۴۴۴).

رہی ہے۔ جب وحی مکمل ہوگئی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

''روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ پیدل ہوں گے' کچھ سوار ہوں گے' کچھ لوگ چہروں کے بل چل رہے ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! وہ لوگ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ذات ان کو پاؤں کے بل چلانے پر قدرت رکھتی ہے' وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ انہیں چہروں کے بل چلائے۔ یاد رکھنا! وہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے بلندی اور کانٹے سے بچ کر (چلیں گے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

وہیب نامی راوی نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

3068 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''تمہیں (قیامت کے دن) پیدل' سوار' چہروں کے بل چلنے کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3067۔ اخرجه احمد (۲/ ۳۵٤، ۳٦۳).

3069 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُو الْوَلِيْدِ وَاللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيْدَ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ يَهُوْدِيَّيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ نَسْاَلُهٗ فَقَالَ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ سَمِعَهَا تَقُوْلُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيْءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهٗ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ خَاصَّةً لَّا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللّٰهَ اَنْ لَّا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو یہودیوں میں سے ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہمارے ساتھ ان نبی کے پاس چلو' تاکہ ہم ان سے سوال کریں تو اس نے کہا: تم نبی نہ کہو' کیونکہ اگر انہوں نے اس بات کو سن لیا کہ تم نے انہیں ''نبی'' کہا ہے' تو وہ خوشی سے پھیل جائیں گے۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''اور ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں عطا کی تھیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ احکام ہیں) تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم زنا نہ کرو' تم اس شخص کو قتل نہ کرو' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' تم چوری نہ کرو' تم جادو نہ کرو' تم کسی بے گناہ کو قتل کروانے کے لیے حاکم کے پاس نہ لے جاؤ' تم سود نہ کھاؤ' تم کسی پاکدامن عورت پر زنا کا الزام نہ لگاؤ' دشمن سے مقابلے کے وقت تم راہِ فرار اختیار نہ کرو۔

شعبہ نامی راوی کو یہ شک ہے (شاید روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

اے یہودیوں کے گروہ! تمہارے لیے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور ان دونوں نے یہ عرض کی: ہم یہ گواہی دیتے ہیں' آپ واقعی ہی نبی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر تم دونوں اسلام قبول کیوں نہیں کرتے؟ ان دونوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی: نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں آئے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے؟ اگر ہم نے اسلام قبول کرلیا تو یہودی ہمیں قتل کردیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3070 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

جُبَيْرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُشَيْمٍ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ آیت

"اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز زیادہ بلند نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے، تو مشرکین قرآن کو "اسے نازل کرنے والی اور لانے والی ذات کو برا کہا کرتے تھے"۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تم بلند آواز میں تلاوت نہ کرو"

یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کے جواب میں وہ لوگ قرآن کو، اسے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا کہیں (اور یہ حکم بھی نازل کیا)

"اور تم بالکل پست بھی نہ رکھو"

یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ساتھیوں کو بھی تلاوت نہ سنا سکو۔ (اتنی آواز رکھو) کہ وہ تم سے قرآن سیکھ سکیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3071 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْهُ شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَىْ بِقِرَآئَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"اور تم اپنی تلاوت کو اتنا بلند نہ کرو اور اسے بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو۔"

3070- اخرجه البخاری (۸/۲۵۷): كتاب التفسير: باب: (ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حديث (۴۷۲۲)، واطرافه فی (۷۴۹۰، ۷۵۲۵، ۷۵۴۷)، و مسلم (۲/۳۳۶- الابی): كتاب الصلاة: باب: التوسط من القرائة فی الصلاة الجهرية بين الجهر و الاسرار اذا خاف من الجهر المفسدة، حديث (۱۴۵/۴۴۶)، و النسائی (۲/۱۷۷، ۱۷۸): كتاب الافتتاح: باب: قوله عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حديث (۱۰۱۱، ۱۰۱۲)، و احمد (۱/۲۳، ۲۱۵)، وابن خزيمة (۳/۳۹)، حديث (۱۵۸۷).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب یہ تلاوت سنتے تھے' تو وہ قرآن کو' اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو' برا کہا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ تم تلاوت اتنی بلند آواز میں نہ کرو کہ وہ مشرکین کو سنائی دے اور وہ قرآن کو برا کہیں' اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو کہ تمہارے ساتھیوں تک نہ پہنچے' بلکہ تم درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ اَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذَاكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فَقَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ (سُبْحَانَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى) قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ لِمَ اَيَفِرُّ مِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں کوئی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ارے او گنجے! کیا تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ تم کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: قرآن کی دلیل کے ساتھ' میرے اور آپ کے درمیان (فیصلہ کرنے والی چیز) قرآن ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص قرآن سے دلیل پیش کرتا ہے وہ واقعی دلیل پیش کرتا ہے۔

(یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

وہ کامیاب ہو جاتا ہے' تو زر بن حبیش نے کہا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس میں یہ ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز بھی ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا:

3072- اخرجه احمد (٥/٣٨٧، ٣٩٠، ٣٩٢، ٣٩٤)، و الحميدی (١/٢١٣)، حديث (٤٤٨).

نہیں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی ہوتی، تو تم پر بھی اس (بیت المقدس) میں نماز پڑھنا لازم ہو جاتا، جس طرح مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا، جو اتنا لمبا تھا اور جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔ پھر وہ دونوں حضرات یعنی (حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) براق کی پشت پر رہے، یہاں تک کہ ان دونوں نے جنت، جہنم اور آخرت میں جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے "ان سب کو دیکھ لیا" پھر یہ دونوں واپس تشریف لے آئے، تو ان کی واپسی بھی اسی طرح تھی جیسے وہ دونوں گئے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: لوگ یہ کہتے ہیں، (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے باندھ دیا تھا، تو ایسا کیوں کرنا تھا۔ کیا وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ جاتا؟ جبکہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والی ذات نے اس جانور کو ان کے لیے مسخر کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِىْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّىْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَّلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا قَالَ فَيَاْتُوْنَنِىْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِىْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِىْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِى اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِىَ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ (عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن میں

3073۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۴۰): كتاب الزهد: باب ذكر الشفاعة، حديث (۴۳۰۸)، و احمد (۲/۳)۔

تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا میرے ہاتھ میں ''لواء الحمد'' ہوگا' اور یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا اس دن ہر ایک نبی' حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہر نبی' میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا' اور میں وہ سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کے لیے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات غرور کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: لوگ تین مرتبہ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے آپ ہمارے والد ہیں۔ آپ خدا کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے: مجھ سے ایک ذنب سرزد ہوا جس کی وجہ سے مجھے زمین پر اتار دیا گیا' تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے، میں نے روئے زمین والوں کے لیے دعائے ضرر کی جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے، میں نے تین مرتبہ خلافِ واقعہ بات کی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خلافِ واقعہ بات کی تھی اس کے ذریعے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید کی تھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے۔) تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے: میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میری عبادت شروع ہوگئی تھی تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' اور میں انہیں ساتھ لے کر چل پڑوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا' تو دریافت کیا جائے گا: کون صاحب ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو وہ لوگ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے' اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے آپ کو خوش آمدید ہے' تو اس وقت میں سجدے میں چلا جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے الفاظ مجھے الہام کرے گا' اور مجھ سے یہ کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی اور تمہاری بات کو سنا جائے گا۔ یہ وہی ''مقامِ محمود'' ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف یہ والا جملہ منقول ہے۔

''میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو ابونضرہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

باب 19: باب سورہ کہف سے متعلق روایات

3074 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِیَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسٰی خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَیْ رَبِّ فَكَيْفَ لِیْ بِهٖ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰی اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِكْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰی كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰی وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنُسِّیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاهُ (اٰتِنَا غَدَآئَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوْسٰی (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ وَلَا يُصِيْبُ مَاؤُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰی اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰی فَقَالَ اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰی اِنَّكَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهُ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوْسٰی (هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰی يَمْشِيَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ

3074۔ اخرجه البخاری (۱/ ۲۰۲): كتاب العلم: باب: ما ذكر من ذهاب موسی صلی اللّٰه عليه وسلم فی البحر الی الخضر، حديث (۷۴)، و اطرافه من (۷۸، ۱۲۲، ۲۲۶۷، ۲۷۲۸، ۳۲۷۸، ۳٤۰۰، ۳٤۰۱، ٤۷۲۵، ٤۷۲٦، ٤۷۲۷، ٦٦۷۲، ۷٤۷۸)، و مسلم (٤/ ۱۸٤۷): كتاب الفضائل: باب: من فضائل الخضر عليه السلام، حديث (۱۷۰/ ۲۳۸۰)، و ابوداؤد (۲/ ٦٤۰): كتاب السنة: باب: من القدر، حديث (٤۷۰۷)، و احمد (۵/ ۱۱۸/ ۱۱۹، ۱۱٦، ۱۲۱)، عبد اللّٰه بن احمد (۵/ ۱۱۸، ۱۲۲)، و عبد بن حميد ص (۸۷)، حديث (۱٦۹).

شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِى مِنْ اَمْرِى عُسْرًا) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ قَالَ لَهُ مُوسٰى (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا) قَالَ وَهٰذِهِ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰى (قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِى قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّى عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ اَنْ يَّنْقَضَّ) يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا (فَاَقَامَهُ) فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِى وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُولٰى كَانَتْ مِنْ مُوسٰى نِسْيَانٌ قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِى الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِى وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ

آثارِ صحابہ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّكَانَ يَعْنِى ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ يَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: سَمِعْتُ اَبَا مُزَاحِمٍ السَّمَرْقَنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ حَجَجْتُ حَجَّةً وَّلَيْسَ لِي هِمَّةٌ اِلَّا اَنْ اَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْخَبَرَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَبَرَ

◆◆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہا، نوف بکالی یہ بیان کرتا ہے: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ والے حضرت موسیٰ نہیں تھے جو حضرت خضر رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن نے غلط کہا ہے۔ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ یہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے تو ان سے دریافت کیا گیا: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انہوں نے اس بات کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: میرا ایک بندہ ایسا ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ موجود ہے اس کے پاس تم سے زیادہ علم

ہے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم ایک برتن میں مچھلی لو! جس جگہ پر تم مچھلی کو کھو دو گے وہ بندہ وہیں ہوگا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام چل پڑے ان کے ساتھ ایک نوجوان ساتھی بھی تھے' جو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یوسع تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی اس برتن کے اندر موجود رہی وہ اور ان کے ساتھی چلتے رہے، یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات ایک چٹان کے پاس آئے' وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سو گئے۔ اس دوران مچھلی نے اس برتن میں حرکت کی اور برتن سے نکل کر سمندر میں گر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا یہاں تک کہ وہ ایک طاق کی مانند ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (دریا کی صورتحال پر) بہت حیران ہوئے۔ پھر یہ دونوں حضرات اس دن کے بقیہ حصے میں اور اس کے بعد والی رات میں چلتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کو یہ بات بھلا دی گئی کہ وہ انہیں بتائیں (مچھلی اب برتن میں موجود نہیں ہے) اگلے دن صبح کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم ہمارے کھانے کا سامان لے آؤ! ہمیں اس سفر کے دوران کافی تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ کا احساس اس وقت تک نہیں ہوا تھا' جب تک وہ اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے تھے' جس کے بارے میں انہیں حکم دیا گیا تھا' تو ان کے ساتھی نے کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

"اس نے کہا: آپ نے ملاحظہ فرمایا؟ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا اور شیطان نے مجھے یہ بات بھلا دی تھی کہ (میں اس کا تذکرہ کروں یا میں اسے یاد رکھوں) اور مچھلی نے سمندر میں حیرت انگیز طریقے سے ایک راستہ بنا لیا تھا۔"

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (اس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

"وہی تو ہم چاہتے تھے' پھر یہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر واپس لوٹے"

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر یہ دونوں حضرات اپنے نشانِ قدم پر واپس آئے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، لوگ یہ کہتے ہیں: اس چٹان کے پاس آبِ حیات کا چشمہ ہے۔ اس کا پانی جس مردے کو لگتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی بیان کی ہے، اس مچھلی کا کچھ حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھا چکے تھے' لیکن جب اس پر اس پانی کے قطرے ٹپکائے گئے' تو وہ زندہ ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر یہ دونوں حضرات الٹے قدموں واپس چلتے ہوئے اس چٹان کے پاس آئے' تو وہاں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا' تو وہ بولا: اس جگہ پر سلام کہاں سے آ گیا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ اس نے دریافت کیا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ بولا: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے' جس کے بارے میں آپ نہیں جانتے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''کیا میں آپ کی پیروی کرسکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی وہ علم سکھائیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی فرمائی ہے' تو اس نے کہا تم میرے ساتھ صبر سے کام نہیں لے سکو گے' اور تم ایسی چیز کے بارے میں صبر کربھی کیسے سکتے ہو؟ جس کے بارے میں آپ کو علم ہی نہ ہو' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے' اگر اللہ نے چاہا اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔''

تو حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا:

''اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں' تو آپ مجھ سے ایسی کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کریں گے' جب تک میں خود اس کا آپ کے سامنے تذکرہ نہ کردوں۔''

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چل پڑے۔ ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ ان دونوں نے ان سے کہا: ان دونوں کو بھی سوار کرلیں۔ وہ لوگ حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کرلیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اُکھیڑ دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ان لوگوں نے ہمیں کسی معاوضے کے بغیر سوار کرلیا ہے' اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی ہے (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)۔

''تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دیں۔ آپ نے بہت غلط حرکت کی ہے' تو خضر نے کہا: کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے' تو موسیٰ نے کہا: آپ میرا اس چیز کے بارے میں مواخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے کو پریشانی کا شکار نہ کریں۔''

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے اُتر گئے۔ یہ دونوں ساحل پر چلتے ہوئے جارہے تھے۔ وہاں ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اسے جھٹکا دے کر قتل کردیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

''کیا آپ نے ایک پاک صاف جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کردیا ہے؟ آپ نے قابل انکار حرکت کی ہے' تو خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں: یہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ شدید (وارننگ) تھی۔

(یہاں سے قرآن کے الفاظ ہیں)

''موسیٰ نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا' تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا آپ کو میری طرف سے یہ عذر پہنچ گیا ہے' پھر یہ دونوں چلتے رہے' یہاں تک کہ یہ دونوں ایک بستی میں آئے اور انہوں نے اس بستی والوں سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو ان بستی والوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کردیا ان دونوں نے وہاں ایک دیوار کو پایا جو گرنے والی تھی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یعنی وہ گرنے والی تھی' تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح کیا (یعنی اسے

کھڑا کر دیا) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ وہ لوگ ہیں' ہم ان کے پاس آئے تھے' انہوں نے ہمیں اپنا مہمان بھی نہیں بنایا اور کچھ کھانے کے لیے بھی نہیں دیا (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)

''اگر آپ چاہتے تو اس کام کا ان سے معاوضہ لے سکتے تھے' تو خضر نے کہا میرے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے' اب میں آپ کو ان واقعات کی حقیقت کے بارے میں بتاؤں گا جس پر آپ صبر سے کام نہیں لے سکے تھے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے؟ ہماری تو یہ خواہش تھی کہ وہ صبر سے کام لیتے تا کہ ان دونوں کے مزید واقعات کے بارے میں ہمیں پتہ چلتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس دوران ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے اپنی چونچ سمندر میں ڈالی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرے علم اور آپ کے علم کی' اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں' وہ حیثیت بھی نہیں ہے' جو اس چڑیا (کے منہ میں آنے والے پانی کی) سمندر کے مقابلے میں ہے۔

سعید بن جبیر نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

''اور اس کے پار ایک ایسا حکمران ہے' جو ہر ٹھیک کشتی کو غصب کر لیتا ہے۔''

اور اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

''جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے' تو وہ کافر تھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری نے اس روایت کو عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابواسحاق ہمدانی راوی نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے شیخ ابومزاحم سمرقندی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے علی بن مدینی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا تھا کہ میں سفیان سے اس حدیث کو سنوں گا' تو میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ میں یہ روایت اس سے پہلے بھی سفیان کی زبانی سن چکا تھا' لیکن اس وقت انہوں نے اس میں اس خبر کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

3075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3075- اخرجه مسلم (٢٠٥٠/٤): كتاب القدر: باب: معنى كل مولود يولد على الفطرة و حكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين، حديث (٢٦٦١/٢٩)، و ابوداؤد (٦٣٩/٢): كتاب السنة: باب: من القدر، حديث (٤٧٠٥، ٤٧٠٦)، و عبد الله بن احمد (٣١٢/٢، ٣١٨).

متنِ حدیث: قَالَ الْغُلَامُ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ یَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ فطری طور پر کافر تھا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3076 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (حضرت خضر علیہ السلام کا نام) خضر اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک مرتبہ بنجر زمین پر بیٹھے تھے' تو وہ ان کے نیچے آنے کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہوگئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3077 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ الْجَزَرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یُوْسُفَ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهِ (وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا) قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یُوْسُفَ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

◆◆ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور اس کے نیچے (ان دونوں بھائیوں) کا خزانہ ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ سونا چاندی تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا

3076- اخرجه البخاری (٤٩٩/٦): كتاب احادیث الانبیاء: باب حدیث (الخضر مع موسى علیهما السلام، حدیث (٣٤٠٢)، و احمد (٣١٢/٢، ٣١٨).

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مِّنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّدِّ قَالَ یَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ یَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا یَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا فَیُعِیْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ فَیَجِدُوْنَهُ كَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ تَرَكُوْهُ فَیَخْرِقُوْنَهُ فَیَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَیَسْتَقُوْنَ الْمِیَاهَ وَیَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَیَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ فِی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِی السَّمَآءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَیَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ فَیَهْلِكُوْنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (یاجوج ماجوج) کی دیوار کے بارے میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ اسے روزانہ کھودتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اسے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں' تو ان کا امیر انہیں یہ کہتا ہے: تم واپس چلو! کل ہم اسے توڑ دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے اگلے دن پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھیجنے کا ارادہ کرے گا' تو پھر ان کا امیر ان سے کہے گا: تم لوگ واپس چلو اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل اسے توڑ دیں گے۔ اب یہاں اس نے ''انشاء اللہ'' کہہ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ لوگ آئیں گے' تو اس دیوار کو اسی حالت میں پائیں گے' جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے' اور نکل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔ وہ سب چشموں کا پانی پی جائیں گے۔ لوگ ان سے ڈر کر بھاگیں گے۔ وہ لوگ اپنے نیزوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں گے۔ جب وہ نیزے واپس آئیں گے' تو ان پر خون لگا ہو گا۔ وہ لوگ یہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی قابو پا لیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں۔ ان کا یہ جملہ ان کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا' جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس کے بعد ان کا گوشت کھا کر زمین کے تمام جانور موٹے تازے ہو جائیں گے' اور شکر گزار رہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے اس حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

3079 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ مِیْنَاءَ عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

3078۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۶۴/۲): كتاب الفتن : باب: فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم و خروج ياجوج و ماجوج، حديث (۴۰۸۰)، و احمد (۵۱۰/۲، ۵۱۱).

3079۔ اخرجه ابن ماجه (۱۴۰۶/۲: كتاب الزهد: باب: الرياء و السمعة، حديث (۴۲۰۳)، و احمد (۴۶۶/۳)، (۲۱۵/۴).

متن حدیث: اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِىْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ

◆◆ حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ انصاری، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو جمع کرے گا' جو ایک ایسا دن ہے' جس میں کوئی شک نہیں ہے' اس دن ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرتے ہوئے اس میں کسی کو اللہ کا شریک کیا' تو وہ اپنے ثواب کو اللہ کی بجائے اس دوسرے شخص سے طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے پاک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن بکر نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

باب 20: سورہ مریم سے متعلق روایات

3080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِىْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُوْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران بھیجا۔ وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا: آپ لوگ اس آیت کو اس طرح تلاوت نہیں کرتے؟ ''اے ہارون کی بہن!'' جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تو بہت زیادہ زمانی فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں انہیں کیا جواب دوں؟ جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور انہیں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے انہیں بتانا تھا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3080۔ اخرجه مسلم (۱۶۸۵/۳): كتاب الآداب: باب: النهي عن التكني بابي القاسم و بيان ما يستحب من الاسماء، حديث (۲/۱۳۵/۹)، و احمد (۲۵۲/۴).

3081 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، موت کو سیاہ وسفید رنگ والے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان موجود دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ دیکھیں گے۔ پھر آواز دی جائے گی: اے جہنم والو! وہ لوگ جھانک کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کو لٹایا جائے گا' اور ذبح کر دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی' تو وہ لوگ اس خوشی سے ہی مر جاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی' تو وہ لوگ اس افسوس میں ہی مر جاتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3082 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

متنِ حدیث: عَنْ قَتَادَةَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِىْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَهَمَّامٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا عِنْدَنَا مُخْتَصَرٌ مِّنْ ذَاكَ

◆◆ قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا''

3081- اخرجه البخاری (۲۸۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (و انذرهم یوم الحسرة) (مریم: ۳۹)، حدیث (۴۷۳۰)، و مسلم (۲۱۸۸/۴): کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها: باب: النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء، حدیث (۲۸۴۹/۴۰)، و احمد (۴۲۳/۲)، (۹/۳)، و عبد بن حمید ص (۲۸۶)، حدیث (۹۱۴).

3082- اخرجه احمد (۲۶۰/۳).

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس روایت کو سعید نامی راوی نے' ہمام نے اور دیگر کئی راویوں نے قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ جس میں واقعہ معراج تفصیل کے ساتھ منقول ہے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت اسی میں سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے۔

3083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُورَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ کہا: کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟

راوی بیان کرتے ہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حکم کے مطابق نازل ہوتے ہیں' ہمارے آگے اور ہمارے پیچھے' جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) فَحَدَّثَنِي اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ

3083- اخرجه البخاري (٣٠٢/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ذكر الملائكة، حديث (٣٢١٨)، و اطرافه من (٤٧٣١، ٧٤٥٥)، و احمد (٢٣١/١، ٢٣٣، ٣٥٧).

3084- اخرجه الدارمي (٣٢٩/٢): كتاب الرقاق: باب: ورود النار و احمد (٤٣٣/١، ٤٣٤).

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ اِنَّ اِسْرَآئِيْلَ حَدَّثَنِيْ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوْعًا وَّلٰكِنِّيْ عَمْدًا اَدَعُهٗ

◆◆ سدی بیان کرتے ہیں، میں نے مرہ ہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''

تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب لوگ جہنم پر سے گزریں گے' اور وہ اس میں سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے' جو سب سے پہلے مرتبے کے ہوں گے وہ بجلی کے کوندے کی طرح گزریں گے' پھر بعد والے ہوا کی طرح گزریں گے' پھر گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے' پھر اونٹ کے سوار کی طرح گزریں گے' پھر انسان کے عام دوڑنے کی طرح گزریں گے' اور پھر پیدل چلنے کی طرح گزریں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو شعبہ نے سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن اس کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں، لوگ اس پر آئیں گے' اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی سدی سے منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، میں نے شعبہ سے دریافت کیا: اسرائیل نے یہ روایت سدی کے حوالے سے' مرہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے' تو شعبہ نے جواب دیا: میں نے یہ روایت ''مرفوع'' روایت کے طور پر سنی ہے' لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے (یعنی اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا)۔

3085 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3085۔ اخرجه مالك (۹۵۳/۲): كتاب الشعر: باب: ماجاء في المتحابين في الله، حديث (۱۵)، و البخاری (۴۶۹/۱۳): کتاب التوحید: باب: كلام الرب مع جبريل و نداء الله الملائكة، حديث (۷۴۸۵)، و مسلم (۲۰۳۰/۴): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: اذا احب الله عبدا حببه الى غيره، حديث (۲۶۳۷/۱۵۷)، واحمد (۲۶۷/۲، ۳۴۱، ۴۱۳، ۴۱۳، ۵۰۹)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّہُ قَالَ فَیُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَہُ الْمَحَبَّۃُ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰہِ (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنِّیْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَیُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَہُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کی محبت اہل زمین میں نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت قائم کر دے گا۔''

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے، تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے کو ناپسند کرتا ہوں، پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کے لیے زمین میں ناپسندیدگی نازل ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ

متن حدیث: یَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّھْمِیَّ اَتَقَاضَاہُ حَقًّا لِیْ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ ھُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْكَ فَنَزَلَتْ (اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا) الْاٰیَۃَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَہٗ

حکم حدیث: قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں عاص بن وائل سہمی

3086- اخرجه البخاري (۳۷۲/۴): كتاب البيوع: باب: ذكر القين و الحداد، حديث (۲۰۹۱)، و اطرافه من (۲۲۷۵، ۲۴۲۵، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۳۷۳۵)، ومسلم (۲۱۵۳/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (۲۷۹۵/۳۵)، و احمد (۱۱۰/۵، ۱۱۱).

کے پاس آیا تاکہ اس سے اپنی رقم کی وصولی کرسکوں تو وہ بولا: میں تمہیں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا' جب تک (حضرت) محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرتے تو میں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا' جب تک تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوجاتے۔ اس نے کہا: کیا جب میں مر جاؤں گا' تو مجھے پھر زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے کہا: پھر تو مجھے وہاں بھی مال اور اولاد مل جائیں گے' تو میں تمہیں اس وقت ادائیگی کردوں گا' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

''تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

باب 21: سورہ طٰہٰ سے متعلق روایات

3087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِىْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِى الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهٖ لِلْوَقْتِ فِىْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ (اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَصَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو رات کے وقت سفر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو آرام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے اپنی اُونٹنی کو بٹھایا اور وہیں رات کے وقت

3087- اخرجه مسلم (٦١٨/٢ - الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها، حديث (٣٠٩/٦٨٠)، و ابوداؤد (١٧٢/١): كتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة او نسيها، حديث (٤٣٥)، والنسائى (٢٩٥/١، ٢٩٦): كتاب المواقيت: باب: اعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، حديث (٦١٨، ٦١٩)، و ابن ماجه (٢٢٧/١): كتاب الصلاة: باب: من نام عن الصلاة او انسيها، حديث (٦٩٧)۔

پڑاؤ کرلیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! آج رات ہمارے لیے تم نے پہرہ دینا ہے (یعنی فجر کے وقت اٹھا دینا ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نوافل ادا کرنے شروع کیے پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اسی دوران ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے۔ ان سب لوگوں میں سے کوئی بھی بیدار نہیں ہوا۔ ان میں سے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! (تم نے تو ہمیں جگانا تھا) تو حضرت بلال نے عرض کی، میرے والد آپ ﷺ پر قربان ہوں' یارسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اسی ذات نے روک لیا تھا جس نے آپ ﷺ کو روک لیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے روانہ ہو جاؤ! پھر (کچھ آگے جا کر) نبی اکرم ﷺ نے اپنے جانوروں کو بٹھایا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی' جس طرح نماز کو اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' یعنی ٹھہر' ٹھہر کر نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''میری یاد کے لیے نماز قائم کرو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ کئی حفاظ نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا۔ ان حفاظ نے اس کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس روایت کے راوی صالح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر محدثین نے اس شخص کے حافظے کے حوالے سے' اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام

باب 22: سورہ انبیاء سے متعلق روایات

3088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِىْ جَهَنَّمَ يَهْوِىْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

◆◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ویل'' جہنم میں ایک وادی ہے کافر شخص اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا' تو اس کی گہرائی میں پہنچے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3089 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ بَغْدَادِيٌّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ مَمْلُوْكِيْنَ

يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتُمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ (وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ) الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكُمْ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ غلام ہیں' جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں' میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں بھی انہیں گالیاں دے دیتا ہوں' ان کی پٹائی کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے بتائیں (آخرت میں) میرا اور ان کا انجام اس حوالے سے کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تمہارے ساتھ جو خیانت کرتے ہیں' جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور تم جو انہیں سزا دیتے ہو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان لوگوں کی زیادتی کے برابر ہوگی' تو معاملہ برابر' برابر چھوٹ جائے گا' نہ تمہیں کچھ ملے گا نہ ان پر کچھ عائد ہوگا' اور اگر تمہاری ان کو دی ہوئی سزا ان لوگوں کی' کی ہوئی زیادتی سے کم ہوگی' تو تمہیں اضافی (اجر و ثواب) مل جائے گا' اور اگر تمہاری انہیں دی جانے والی سزا ان کے جرم سے زیادہ ہوئی' تو پھر اس اضافی سزا کا تم سے قصاص لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اٹھ کر ایک طرف ہوتے ہوئے' واپس جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ نہیں پڑھا:

"قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے' اور کسی بھی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا' خواہ وہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو۔"

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز محسوس نہیں ہوئی کہ ان سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں' یہ سب آزاد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3089۔ اخرجه احمد (٦/ ٢٨٠).

متن حدیث: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلِهِ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا وَقَوْلُهُ لِسَارَةَ أُخْتِي وَقَوْلِهِ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا)

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کسی چیز کے بارے میں خلاف ظاہر بات نہیں کی' سوائے تین چیزوں کے۔ ایک ان کا یہ کہنا ''میں بیمار ہوں'' حالانکہ وہ اس وقت بیمار نہیں تھے۔ دوسرا ان کا ''حضرت سارہ کے بارے میں یہ کہنا' یہ میری بہن ہے'' اور تیسرا ان کا یہ کہنا ''یہ کام ان میں سے بڑے بت نے کیا ہے۔''

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ مذکور نہیں' یہ ابن اسحاق کی ابوزناد سے نقل ہونے کے اعتبار سے غریب روایت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَيُقَالُ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ

قولِ امام ترمذی: أَبُو عِيسَى: كَأَنَّهُ تَأَوَّلَهُ عَلَى أَهْلِ الرِّدَّةِ

3090۔ اخرجه البخاري (٤٧٩/٤): كتاب البيوع: باب: شراء المملوك من الحربي و هبته و عتقه، حديث (٢٢١٧)، و اطرافه في (٢٦٣٥، ٣٣٥٧، ٣٣٥٨، ٥٠٨٤، ٦٩٥٠)، و احمد (٤٠٣/٢)، و اخرجه مسلم (١٨٤٠/٤ - ١٨٤١)، كتاب الفضائل: باب: فضائل ابراهيم الخليل، حديث (٢٣٧١/١٥٤) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة.

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر حالت میں اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہم پر لازم وعدہ ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو آخر تک تلاوت کیا پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ میری اُمت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' اور انہیں پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں کہوں گا: میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' تو کہا جائے گا: کیا آپ نہیں جانتے؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا نئی چیز ایجاد کی تھی؟ تو میں وہی بات کہوں گا' جو ایک نیک بندے (حضرت مسیح علیہ السلام) نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''جب تک میں ان میں موجود تھا میں ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی' تو اب تو ان کا نگہبان ہے' اور تو ہر چیز پر گواہ ہے' تو انہیں عذاب دیتا ہے' تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے''

یہ آیت آخر تک ہے۔

پھر یہ کہا جائے گا: یہ لوگ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوئے تھے' تو یہ لوگ ایڑیوں کے بل گھوم کر مرتد ہو گئے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مغیرہ بن نعمان کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اسے سفیان ثوری نے بھی مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو مرتد ہو گئے تھے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

باب 23: سورۂ حج سے متعلق روایات

3092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ (یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ) اِلٰی قَوْلِهٖ (وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ) قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ ذٰلِكَ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ یَوْمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَقَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ یَبْکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَکُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا کَانَ بَیْنَ یَدَیْهَا جَاهِلِیَّةٌ قَالَ فَیُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا کَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَمَا مَثَلُکُمْ وَالْاُمَمِ اِلَّا کَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ

3092- اخرجه احمد (٤/٤٣٢، ٤٣٥)، و الحمیدی (٢/٣٦٧)، حدیث (٨٣١).

کَالشَّامَةِ فِی جَنْبِ الْبَعِیرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ تَكُونُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ تَكُونُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ الثُّلُثَیْنِ اَمْ لَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی' تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کونسا (یعنی قیامت کا دن کونسا) دن ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ فرمائے گا: جہنم میں جانے والوں کو وہاں بھیج دو! وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! کتنے لوگ جہنم میں جانے والے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (ہر ایک ہزار میں سے) نوسوننانوے لوگ جہنم میں جائیں گے' اور ایک جنت میں جائے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حوصلہ رکھو! کیونکہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت موجود رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاہلیت کے ان لوگوں کے ذریعے تعداد کو پورا کر دیا جائے گا۔ اگر یہ مکمل ہو گئے' تو ٹھیک ہے' ورنہ منافقین کے ذریعے اس کو مکمل کیا جائے گا' تمہاری اور دوسری اُمتوں کی مثال اسی طرح ہے' جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندرونی حصہ میں گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے' یا جس طرح کسی اونٹ کے پہلو میں کوئی تل ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے' تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں یا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تہائی کے بارے میں بھی یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ فَقَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ سفر کے دوران لوگ آگے پیچھے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں یہ دو آیات تلاوت کیں۔

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی عظیم چیز ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔''

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی' تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تیز کر دیا۔ انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات ارشاد فرمائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ (اس آیت میں جس دن کا تذکرہ ہوا ہے) یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کرے گا' اور ان کا پروردگار انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمائے گا: اے آدم! جہنم میں جانے والوں کو بھجوادو۔ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! جہنم میں جانے والے کتنے لوگ ہیں؟ تو وہ فرمائے گا: ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جانے والے ہیں اور ایک جنت میں جائے گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی بھی ہشاش بشاش نہیں رہا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' تمہارے ساتھ دو طرح کی مخلوق ایسی ہے کہ وہ دونوں جس کے ساتھ ہوں اس کی تعداد کو زیادہ کر دیں گے۔ ایک یاجوج ماجوج اور دوسرا اولادِ آدم علیہ السلام کے وہ لوگ جو ابلیس کے ماننے والے تھے' اور مر چکے ہیں (یعنی اس دنیا سے گزر چکے ہیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر لوگوں کی پریشانی ختم ہوئی جو لاحق ہو گئی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے لوگوں کے درمیان تمہاری مثال اسی طرح ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل ہوتا ہے یا جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کی طرف گوشت ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: (بیت اللہ کا نام) بیت العتیق اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ کوئی ظالم حکمران اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3095 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَإِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ) الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَاهُ بَطْرٌ بِحِدَةٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

3095۔ اخرجه النسائي (٦/٢) كتاب الجهاد: باب: وجوب الجهاد، حديث (٣٠٨٥)، و احمد (٢١٦/١).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا' یہ ضرور ہلاکت کا شکار ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جاتی ہے انہیں اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب جنگ ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے' اپنی سند کے ہمراہ سعید بن جبیر سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

محمد بن بشار نے بھی اسے اپنی سند کے ہمراہ' سعید بن جبیر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

3096 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَجُلٌ اَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ (اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ) النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا' تو ایک صاحب بولے: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے ان کو اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے' وہ لوگ جنہیں ناحق طور پر ان کی آبادی (یعنی بستی) سے نکالا گیا۔''

اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

باب 24: سورہ مومنون سے متعلق روایات

3097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

3097- اخرجه احمد (۱/ ۳٤)، و عبد بن حميد ص (۳٤)، حديث (۱۵).

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُولُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِیِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّیَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِیُّ بْنُ الْمَدِينِیِّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ هٰذَا الْحَدِيثَ

قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيمًا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِی هٰذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ يُونُسَ فَهُوَ مُرْسَلٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس طرح آواز محسوس ہوتی تھی جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، ہم رکے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہمیں مزید عطا کر اور ہمارے لیے کمی نہ کر، تو ہمیں عزت عطا کر ہمیں ذلت کا شکار نہ کرنا' ہمیں عطا کر، ہمیں محروم نہ رکھنا' ہمیں غالب کر دے، ہمیں مغلوب نہ کرنا ہمیں راضی کر دے، اور ہم سے بھی راضی ہو جا۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں' جو شخص ان پر عمل کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اہلِ ایمان کامیاب ہو گئے''

پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی دس آیات تلاوت کیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، احمد بن حنبل' علی بن مدینی' اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق کے حوالے سے' یونس بن سلیم کے حوالے سے' یونس بن یزید کے حوالے سے' زہری کے حوالے سے' اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس شخص نے عبدالرزاق سے پہلے زمانے میں یہ حدیث سنی تھی انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ یونس بن یزید سے منقول ہے' تاہم بعض راویوں نے اس کی سند میں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ یہ یونس بن یزید سے بھی منقول ہے۔ جن لوگوں نے اس کی سند میں یونس بن یزید سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے' وہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ عبدالرزاق بعض اوقات اس حدیث میں یونس بن یزید کا تذکرہ کر دیتے ہیں اور بعض اوقات ان کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ وہ اس میں یونس کا تذکرہ نہیں کریں گے' تو یہ روایت ''مرسل'' شمار ہوگی۔

3098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَاقَةَ اُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جَنَّةٌ فِي جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کا بیٹا حارث بن سراقہ غزوۂ بدر میں شہید ہوا تھا۔ اسے ایک نامعلوم تیر لگا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں۔ اگر تو وہ بھلائی تک پہنچ گیا ہے' تو میں ثواب کی اُمید رکھوں اور صبر سے کام لوں اور اگر وہ بھلائی تک نہیں پہنچ پایا تو پھر میں اس کے لیے بھرپور دعا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم حارثہ! وہ جنت میں ایک باغ میں ہے۔ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ تک پہنچ گیا ہے' اور فردوس جنت کا بلند ٹیلہ ہے یہ اس کا بالائی اور سب سے بہترین حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3098- اخرجه البخاری (۳۵۵/۷): کتاب المغازی: باب: فضل من شهد بدراً، حدیث (۳۹۸۲) عن طریق حمید عن انس عنه به، و احمد (۲۱۰/۳، ۲۶۰، ۲۸۳).

3099- اخرجه ابن ماجه (۱۴۰۴/۲): کتاب الزهد: باب: التوقی علی العمل، حدیث (۴۱۹۸)، و احمد (۱۵۹/۶، ۲۰۵) و الحمیدی (۱۳۲/۱)، حدیث (۲۷۵).

وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ) قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◄► نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور وہ لوگ جو (اللہ کی راہ میں جتنا ہوسکتا ہے) اتنا دیتے ہیں' اور پھر بھی ان کے دل ڈر رہے ہوں گے''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے دریافت کیا: کیا یہ وہ لوگ ہوں گے' جو پہلے شراب پیا کرتے تھے' اور چوری کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نماز پڑھیں گے' روزے رکھیں گے' صدقہ کریں گے' اور انہیں یہ ڈر ہوگا کہ شاید ان کا یہ عمل قبول نہیں ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں' جو بھلائی میں سبقت لے جاتے ہیں۔

(امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں:) یہی روایت عبدالرحمٰن بن سعید کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ ؓ سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔

3100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ) قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آگ انہیں بھون دے گی اور ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان میں پہنچ جائے گا' اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

باب 25: سورہ نور سے متعلق روایات

3101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو

بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ وَّكَانَ رَجُلًا يَّحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَّكَانَتْ صَدِيقَةً لَّهُ وَاِنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِّنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ قَالَ فَجَائَتْ عَنَاقٌ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْهُ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَّسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى كَهْفٍ اَوْ غَارٍ فَدَخَلْتُ فَجَائُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِي فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِي وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْاِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهُ وَيُعْيِيْنِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ) فَلَا تَنْكِحْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص تھا جس کا نام مرصد بن ابومرصد تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جو مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو لاد کر مدینہ منورہ لایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک فاحشہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا۔ وہ اس شخص کی سہیلی تھی۔ ایک مرتبہ اس شخص نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص کے ساتھ طے کیا کہ وہ اسے سوار کر کے لے جائے گا۔ مرصد بیان کرتے ہیں: میں آیا اور مکہ کی ایک دیوار کی اوٹ میں ٹھہر گیا۔ یہ چاندنی رات تھی۔ اسی دوران عناق وہاں آئی۔ اس نے دیوار کے پہلو میں میرا ہیولیٰ دیکھا۔ جب وہ مجھ تک پہنچی تو پہچان گئی۔ وہ بولی: مرصد ہو؟ میں نے کہا: مرصد ہوں۔ وہ بولی: خوش آمدید۔ آؤ! آج رات ہمارے ہاں ٹھہرو۔ مرصد بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔ تو وہ عورت بولی: اے خیمے والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لاد کر لے جائے گا۔ حضرت مرصد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آٹھ آدمی میرے پیچھے لگے، میں خندمہ (پہاڑ کی طرف) بھاگا اور ایک غار تک پہنچ گیا اور اس میں داخل ہو گیا۔ وہ لوگ بھی آئے، وہ لوگ آ کر میرے سر پر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پیشاب کیا۔ ان کا پیشاب میرے سر پر آ کر گرا' لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں میری طرف سے اندھا کر دیا۔ مرصد بیان کرتے ہیں، وہ لوگ واپس چلے گئے۔ میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا۔ میں نے اسے (سواری پر) لادا۔ وہ ایک بھاری بھرکم شخص تھا۔ میں اسے لے کر اذخر آیا۔ میں نے وہاں اس کی

3101- اخرجه ابوداؤد (۶۲۵/۱): كتاب النكاح: باب: في قوله تعالىٰ: (الزاني لا ينكح الا زانية)، حديث (۲۰۵۱)، و النسائي (۶۶/۶): كتاب النكاح: باب: تزويج الزانية، حديث (۳۲۲۸).

بیڑیاں کھولیں اور اسے سوار کیا۔ اس نے مجھے تھکا دیا، یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں عناق کے ساتھ شادی کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد شادی کرے' یہ بات اہلِ ایمان کے لیے حرام قرار دی گئی ہے (کہ وہ ایسی عورت کے ساتھ) شادی کریں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے مرصد! زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کرسکتا ہے' اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک شادی کرسکتے ہیں' لہٰذا تم اس عورت کے ساتھ شادی نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِىْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِىْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِىْ اِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِىْ فَقَالَ لِىَ ابْنَ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فِىْ سُوْرَةِ النُّوْرِ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مصعب بن زبیر کی حکومت کے زمانے میں لعان کرنے والوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا۔ میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا: وہ آرام فرمارہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سنی، انہوں نے وہیں سے مجھے آواز دی اے ابن جبیر! اندر آجاؤ! تم اس وقت کسی کام سے ہی آئے ہو گے۔ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اندر داخل ہوا' تو وہ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ زمین پر بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے؟ ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھتا ہے' تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے' تو وہ بہت بڑا الزام لگاتا ہے' اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو بہت بڑی بات پر خاموش رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا' میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل کیں۔

"وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام آیات کی تلاوت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیات تلاوت کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں نے اس عورت کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رُخ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے یہ بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں آسان ہے' تو وہ عورت بولی، نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس شخص نے ٹھیک نہیں کہا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے آغاز کیا اور اس مرد نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رُخ کیا' تو اس عورت نے بھی چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو اگر مرد نے سچ کہا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهِ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَّالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَّلَيَنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ (وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ (اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

اختلافِ سند: وَهٰكَذَا رَوٰى عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر الزام لگایا کہ اس کے شریک بن سحماء کے ساتھ (ناجائز تعلقات ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص کسی شخص کو بیوی کے پاس دیکھتا ہے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے چل پڑے گا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: یا ثبوت پیش کرو! ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں اور میرے اس معاملے کے بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہوگا، جس کی وجہ سے مجھ پر حد جاری نہیں ہوگی، تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کی اور یہاں تک تلاوت کی:

"اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے۔"

3103۔ اخرجه البخاري (٥/٣٣٥): كتاب الشهادات: باب: اذا ادعى او قذف فله ان يلتمس البينة، و ينطلق لطلب البينة، حديث (٢٦٧١)، و ابوداؤد (١/٦٨٤): كتاب الطلاق: باب: في اللعان، حديث (٢٢٥٤)، و ابن ماجه (١/٦٦٨): كتاب الطلاق: باب: اللعان، حديث (٢٠٦٧)، و اخرجه احمد (١/٢٧٣)، من طريق عكرمة عن ابن عباس به.

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ مڑے پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں آئے پھر ہلال بن اُمیہ کھڑے ہوئے' انہوں نے گواہی دی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے' تو تم دونوں میں سے کون توبہ کرنا چاہے گا؟ پھر وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہی دی' جب وہ اس مقام پر پہنچی "پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) کہ اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے" تو لوگوں نے اس عورت سے کہا: یہ چیز عذاب کو واجب کر دے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، وہ عورت ہچکچائی، اس نے اپنا سر جھکا لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اب وہ اپنی بات سے رجوع کرے گی' لیکن اس عورت نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کروں گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کا دھیان رکھنا! اگر اس نے سیاہ آنکھوں' بھاری کولہوں اور موٹی رانوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کی اولاد ہوگا (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس عورت نے ایسے ہی بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا' تو ہمارا اس کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا (یعنی ہم اس پر حد جاری کر دیتے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو ہشام بن حسان سے منقول ہے۔

عباس بن منصور نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ایوب نے اسے عکرمہ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

3104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِی الَّذِیْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَیَّ فِیْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِیْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَّاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِیْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَّلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِی فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ ائْذَنْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ

3104- اخرجه البخارى (٣٤٥/٨): كتاب التفسير: باب: (ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين امنوالهم عذاب اليم فى الدنيا و الاخرة۔ والله غفور رحيم) الاية، حديث (٤٧٥٧)، و مسلم (١٢١/٩، ١٢٢ ۔ نووى): كتاب التوبة: باب: فى حديث الافك و قبول توبة القاذف، حديث (٥٨ ۔ ٢٧٧٠)، و ابوداؤد (٧٧٧/٢): كتاب الادب: باب: من قبلة الرجل ولده، حديث (٥٢١٩)، و اخرجه احمد (٥٩/٦، ١٩٤، ١٩٧)، من طريق هشام بن عروة عن عروة عن عائشة به.

اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تُضْرَبَ اَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيْ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمُّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَسُبُّهُ اِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ

لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَكَاَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَّوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِيْ اِلٰى بَيْتِ اَبِيْ فَاَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّيْ مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ

وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَتَهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ

فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ اَبَوَايَ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ

وَاْتِيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّیْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِی عِنْدَكُمْ لِی لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّیْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اِنَّهَا قَدْ بَائَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِیْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ (فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ)

قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّیْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِیْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ الْبُشْرٰى يَا عَائِشَةُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِیْ اَبَوَایَ قُوْمِیْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ اَنْزَلَ بَرَائَتِیْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَّاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِیْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَهُوَ الَّذِیْ كَانَ يَسُوْسُهٗ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَّا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ (اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) يَعْنِیْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ (اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِیِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَطْوَلَ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاَتَمَّ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرا واقعہ لوگوں میں مشہور ہوا' تو مجھے اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اما بعد ایسے لوگوں کے بارے میں تم لوگ مجھے مشورہ دو' جنہوں نے میری بیوی پر الزام لگایا ہے' اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی بری بات نہیں دیکھی اور انہوں نے جس شخص کے بارے میں الزام لگایا ہے' اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کبھی کسی برائی کو نہیں جانتا۔ وہ کبھی بھی میرے گھر میں میری عدم موجودگی میں نہیں آیا۔ جب میں کسی سفر کی وجہ سے گھر میں موجود نہیں تھا' تو میرے ساتھ وہ بھی (مدینہ منورہ سے) غیر موجود تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں میں ان لوگوں کی گردن اُڑا دوں' تو خزرج قبیلے کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ حسان بن ثابت کی والدہ اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں وہ شخص بولا: تم غلط کہہ رہے ہو، اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں کا تعلق اوس قبیلے سے ہوتا' تو تم نے کبھی یہ آرزو نہیں کرنی تھی کہ تم ان کی گردنیں

اُڑا دو (راوی کہتے ہیں)، یہاں تک کہ قریب تھا اوس اور خزرج قبیلے کے درمیان مسجد میں ہی لڑائی شروع ہو جائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ اس دن شام کے وقت' میں اور اُم مسطح باہر نکلیں (یعنی رفع حاجت کے لیے) درمیان میں اُم مسطح کو ٹھوکر لگی تو ان کے منہ سے نکلا: مسطح ہلاک ہو جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ان سے کہا: یہ کیا بات ہوئی۔ آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں دوبارہ ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ تو میں نے انہیں ڈانٹا۔ میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ میں نے پھر انہیں ڈانٹا' تو پھر میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں اسے صرف تمہاری وجہ سے برا کہہ رہی ہوں۔ میں دریافت کیا: میں نے کیا: کیا مطلب؟ تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ بتایا۔ میں نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ "اللہ کی قسم" میں اپنے گھر واپس آئی اور میں جس مقصد کے لیے باہر نکلی تھی اس کی مجھے ذرا بھی ضرورت نہ رہی۔ پھر مجھے بخار ہو گیا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیج دیا۔ میں جب (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہوئی' تو سیدہ اُم رومان رضی اللہ عنہا نیچے تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے (والدہ نے) دریافت کیا: بیٹی کیسے آئی ہو؟ تو میں نے ان کے سامنے پورا واقعہ بیان کیا اور یہ بھی بتایا: یہ بات لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ انہیں بھی اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ اسی طرح جیسے مجھے ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: میری بیٹی تم گھبرانا نہیں۔ اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کو اچھی لگتی ہو' وہ مرد اس سے محبت کرتا ہو' اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' تو عورتیں اس سے حسد کرتی ہیں اور ایسی عورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کا مطلب تھا کہ اس کا اتنا افسوس انہیں نہیں ہوا جتنا مجھے ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میرے والد بھی اس بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر مجھے اور زیادہ افسوس ہوا اور میں رونے لگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ وہ اس وقت گھر کے اوپری حصے پر موجود تھے' اور تلاوت کر رہے تھے۔ وہ نیچے اترے، انہوں نے میری والدہ سے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی ہے وہ اسے پتہ چل گئی ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ تو میں واپس آ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: مجھے ان میں صرف اس ایک عیب کا علم ہے کہ یہ صرف (آٹا گوندھ کر) سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اس آٹے کو کھا جاتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے) اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے اس خادمہ کو ڈانٹا اور بولے: تم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی بات کہنے کہو۔ انہوں نے اس خادمہ کو برا بھلا کہا تو وہ خادمہ یہی بولی اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کی قسم! میں ان (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں وہی علم رکھتی ہوں' جو سنار خالص اور سرخ سونے کے بارے میں رکھتا ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جن صاحب کے بارے

میں یہ الزام لگایا گیا جب ان تک یہ بات پہنچی تو وہ یہ بولے سبحان اللہ! میں نے کبھی بھی کسی عورت کا ستر بے پردہ نہیں کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بعد میں وہ صاحب اللہ کی راہ میں شہید ہوئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اگلے دن میرے والدین میرے ہاں آ گئے اور وہ سارا دن میرے پاس رہے۔ وہ میرے پاس ہی موجود تھے۔ جب عصر کے بعد نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے، میرے والدین اس وقت میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تم نے برائی کا ارتکاب کیا ہے' یا اپنے اُوپر ظلم کیا ہے' تو تم اللہ سے توبہ کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس دوران ایک انصاری عورت آ کر دروازے پر بیٹھ گئی، وہ (اندر آنے کی اجازت کی طلبگار تھی) میں نے عرض کی: کیا آپ ﷺ کو اس عورت کا خیال نہیں ہے؟ کہ یہ کسی کو کہہ دے گی' لیکن نبی اکرم ﷺ نے وعظ و نصیحت جاری رکھی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے انہیں کہا: آپ انہیں جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے کہا: آپ انہیں جواب دیں تو انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ان دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثناء بیان کی اور پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہی ہوں' تو آپ لوگوں کے سامنے یہ بات میرے لیے فائدہ مند نہیں ہو گی کیونکہ بات آپ لوگوں سے کی جا چکی ہے' اور وہ آپ کے دلوں کے اندر اُتر گئی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے ایسا کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا' تو آپ لوگ یہ کہیں گے تم نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا ہے (میں نے کہا) اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور آپ کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہی سمجھ آتی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے حضرت یعقوب کا نام لینا چاہا' لیکن وہ مجھے یاد نہیں آ سکا جو انہوں نے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے)

"تو ہی بہتر ہے' اور تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد لی جا سکتی ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا' تو ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار واضح تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا پسینہ پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس وقت شدید ترین غصے کی حالت میں تھی۔ میرے والدین نے مجھ سے کہا: نبی اکرم ﷺ کے سامنے (تعظیم کے طور پر کھڑی ہو جاؤ) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ ہی میں ان کی تعریف کروں گی اور نہ ہی میں آپ دونوں کی تعریف کروں گی' بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گی' جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے' کیونکہ آپ لوگوں نے اس بات کو سن کر نہ اس کا انکار کیا نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جہاں تک زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے

انہیں محفوظ رکھا انہوں نے صحیح بات کہی' لیکن جہاں تک ان کی بہن حمنہ کا تعلق ہے' تو وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔ اس بارے میں کلام کرنے والوں میں مسطح' حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن اُبی شامل تھے۔ وہ اس بارے میں طرح' طرح کی باتیں کیا کرتے تھے' اور ان سب میں وہی بنیادی شخص تھا جس نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس نے اور حمنہ نے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے جو لوگ فضیلت اور گنجائش رکھتے ہیں' وہ یہ ہرگز قسم نہ اٹھائیں۔''

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

''اس بات کی کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں' مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔''

یہاں مراد ''مسطح'' ہے (یہ آیت یہاں تک ہے)

''کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار! ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ تو ہماری مغفرت کر دے'' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسطح کے ساتھ وہی پہلے کا سا سلوک شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور ہشام بن عروہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' ''غریب'' ہے۔

یونس بن یزید' معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری کے حوالے سے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص لیثی' عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اور یہ ہشام بن عروہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

3105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری برأت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے'

3105- اخرجه ابوداؤد (٥٦٧/٢ - ٥٦٨): كتاب الحدود: باب: في حد القذف، حديث (٤٤٧٤)، و ابن ماجه (٨٥٧/٢): كتاب الحدود: باب: حد القذف، حديث (٢٥٦٧)، و اخرجه احمد (٣٥/٦، ٦١)، من طرق محمد بن اسحاق عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة به.

آپ ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ قرآن کی (اس سے متعلق آیات کی تلاوت کی) جب یہ حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دو مردوں اور ایک عورت پر حد جاری کی گئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

باب 26: سورہ فرقان سے متعلق روایات

3106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ' جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس خوف سے اپنی اولاد کو قتل کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَبُوْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ

3106۔ اخرجه البخاري (۴۴۸/۱۰): كتاب الادب: باب: قتل الولد خشية ان ياكل معه، حديث (۶۰۰۱)، و مسلم (۳۵۷/۱ ۔ نووی): كتاب الايمان: باب: كون الشرك اقبح الذنوب و بيان اعظمها بعده، حديث (۱۴۲ ۔ ۸۶)، و ابوداؤد (۷۰۵/۱): كتاب الطلاق: باب: في تعظيم الزنا، حديث (۲۳۱۰)، و النسائي (۹۰/۷): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر اعظم الذنب، حديث (۴۰۱۵)، و اخرجه احمد (۴۳۴/۱)، من طريق عمرو بن شرجيل عن عبد الله بن مسعود به

الْاَحْدَب عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا)

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَاصِلٍ لِاَنَّهٗ زَادَ فِیْ اِسْنَادِهٖ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيْلَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے' اور یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے کھانے میں سے کھائے گی' اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور وہ زنا نہیں کرتے' جو شخص ایسا کرے گا' وہ گناہ تک پہنچے گا' اور اس کو قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا' اور وہ رسوائی کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند میں ایک راوی کا اضافہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند میں عمرو بن شرحبیل کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

باب 27: سورۂ شعراء سے متعلق روایات

3108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

3108- اخرجه احمد (۱۳۶/۲، ۱۸۷)، و مسلم (۸۲/۲ - النووی) كتاب الايمان: باب: فی قوله تعالٰی: (وانذر عشيرتك الاقربين)، حديث (۳۵۰ - ۲۰۵)، و النسائی (۲۵۰/۶): كتاب الوصايا: باب: اذا اوصی لعشيرته الاقربين، حديث (۳۶۴۸)، من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَّا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَهٰكَذَا رَوٰى وَكِيعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اورتم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے حوالے سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میرے مال میں سے تم جو چاہو مانگ سکتے ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وکیع اور دیگر راویوں نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' جیسے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے نقل کی ہے۔ بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَّا مَعْشَرَ

3109۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص ٢٣، حديث (٤٨)، و مسلم (٨١/٢ - نووی): كتاب الايمان: باب: بيان ان من مات على الكفر، حديث (٣٤٨ - ٢٠٤) و النسائي (٢٤٨/٦): كتاب الوصايا: باب: اذا اوصى لعشيرته الاقربين، حديث (٣٦٤٤)، و اخرجه احمد (٣٣٣/٢، ٣٦، ٥١٩)، من طريق موسى بن طلحة عن ابي هريرة به.

بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَا مَعْشَرَ بَنِیْ قُصَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَا مَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ یُعْرَفُ مِنْ حَدِیْثِ مُوْسٰی ابْنِ طَلْحَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُّوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھا کیا اور ان کے ہر خاص و عام فرد کو بلایا اور ارشاد فرمایا:

''اے قریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے عبد مناف کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے قصی کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں۔ اے عبدالمطلب کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' کیونکہ میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے' جس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہ صرف موسیٰ بن طلحہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جس کا مضمون یہی ہے۔

3110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَیْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَیْرٍ حَدَّثَنَا الْاَشْعَرِیُّ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَ (وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ) وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ فَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهٖ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَا صَبَاحَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي مُوسٰى

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اَبِي مُوسٰى وَهُوَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: ذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ اَبِي مُوسٰى

◆◆ اشعری بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اورتم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں فرمایا:

''اے عبد مناف کی اولاد! خطرہ ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے اوس کے حوالے سے' قسامہ بن زہیر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہی زیادہ درست ہے۔

میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: تو ان کے علم میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابٌ وَّمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

باب 28: سورہ نمل سے متعلق روایات

3111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسٰى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ وَيُقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُولُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هٰذَا يَا كَافِرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الْاَرْضِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ

3111- اخرجه احمد (٢/٢٩٥، ٤٩١)، و ابن ماجه (٢/١٣٥١): كتاب الفتن : باب : دابة الارض، حديث (٤٠٦٦)، من طريق علي بن زيد عن اوس بن خالد عن ابي هريرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(قیامت سے پہلے) ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ اس کے ذریعے مومن کے چہرے کو روشن کردے گا' اور کافر کی ناک پر مہر لگادے گا' یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر اکٹھے ہوں گے' تو کوئی شخص (اس واضح نشانی کی وجہ سے کہے گا) اے مومن! اور کہا جائے گا: اے کافر! مومن یہ کہے گا: اے کافر' اور کافر یہ کہے گا: اے مومن!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو ''دابۃ الارض'' کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ اور حضرت حذیفہ بن اُسید (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

باب 29: سورہ قصص سے متعلق روایات

3112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ أَنَّ مَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (جناب ابوطالب) سے یہ فرمایا:

آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا' تو انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے بارے میں یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ بعد میں یہ کہیں گے: میں نے موت کے خوف کی وجہ سے یہ کہا ہے' تو میں یہ کلمہ پڑھ کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کردیتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم جسے چاہتے ہو اسے ہدایت نہیں دیتے' بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس روایت کو ہم صرف یزید بن کیسان سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3112۔ اخرجه احمد (٢/٤٣٤، ٤٤١)، و مسلم (١/٢٤٦ - نووی): كتاب الايمان: باب: الدليل على صحة اسلام من حضره الموت، حديث (٤٢ - ٢٥)، من طريق يزيد بن كيسان عن ابی حازم الاشجعی عن ابی هريرة به.

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

باب 30: سورہ عنکبوت سے متعلق روایات

3113 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ سَعْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ ايَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَّقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں۔ انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے یہ کہا تھا: کیا (اللہ تعالیٰ نے) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! جب تک تم دوبارہ کفر اختیار نہیں کرتے اس وقت تک میں کچھ کھاؤں گی نہیں، پیوں گی نہیں، یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب لوگ انہیں کچھ کھلانے کی کوشش کرتے تھے' تو زبردستی ان کا منہ کھولتے تھے' تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اگرچہ وہ تمہیں مجبور کرنے کی کوشش کریں کہ تم کسی کو میرا شریک ٹھہراؤ''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3114 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ) قَالَ كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

3113۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص ١٦، حدیث (٢٤)، و مسلم (٢٤٣/٨٠ - ابی) کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، حدیث (٤٤ - ١٧٤٨)، و اخرجه احمد (١٨١/١، ١٨٥)، و عبد بن حمید ص ٧٤، ٧٥، حدیث (١٣٢)، من طریق مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص به۔

3114۔ اخرجه احمد (٣٤١/٦، ٤٢٤)۔

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کرتی ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور تم اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکا کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے ہم اس روایت کو صرف حاتم بن ابوصغیرہ کی سماک سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت احمد نامی راوی نے سلیم نامی راوی کے حوالے سے' حاتم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

باب 31: سورہ روم سے متعلق روایات

3115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مُنَاحَبَةِ (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اَلَا احْتَطْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ اِلٰى تِسْعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ روم کے نزول کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا' اے ابوبکر! تم نے شرط لگانے میں زیادہ وقت کیوں نہیں رکھا' کیونکہ لفظ (بضع) تین سے لے کر نو تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہ حدیث زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جسے انہوں نے عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ) قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

كَذَا قَرَاَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّوْمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو رومی اہل فارس پر غالب آ گئے' یہ بات

اہلِ ایمان کو بہت اچھی لگی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''الٓمّٓ رومی مغلوب ہو گئے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اہلِ ایمان اللہ کی مدد سے خوش ہوئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: رومیوں کے ایرانیوں پر غالب آنے کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

نصر بن علی نے اس (آیت) کو اسی طرح تلاوت کیا ہے۔

''رومی غالب آ گئے۔''

3117 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ) قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ لَّهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلًا خَمْسَ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهٗ اِلٰى دُوْنَ قَالَ اُرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ) قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''الٓمّٓ رومی مغلوب ہو گئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اسے غَلَبَت بھی پڑھا جا سکتا ہے اور غُلِبَت بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

مشرکین کو یہ بات پسند تھی کہ ایرانی رومیوں پر غالب آئیں اس کی وجہ یہ تھی' ایرانی اور مشرکین دونوں بت پرست تھے' جبکہ مسلمانوں کو یہ بات پسند تھی کہ رومی ایرانیوں پر غالب آئیں کیونکہ رومی بھی اہل کتاب تھے۔ مشرکین نے اس کا تذکرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (رومی)

3117- اخرجه احمد (١/٢٧٦، ٣٠٤).

عنقریب غالب آ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ مشرکین کے سامنے کیا' تو انہوں نے کہا: کوئی مدت مقرر کرلیں اگر ہم غالب آ گئے' تو ہمیں یہ ملے گا' اور اگر آپ غالب آ گئے' تو آپ کو یہ کچھ ملے گا (یعنی آپ شرط لگالیں) تو انہوں نے اس کی مدت پانچ سال مقرر کی۔ اس دوران رومی غالب نہیں آئے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے آخری حد تک کیوں نہیں مقرر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے حدیث میں ''دس'' کے الفاظ ہیں۔

ابوسعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ عربی زبان میں لفظ ''بِضع'' کا مطلب دس سے کم (یعنی ۹) تک ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد رومی غالب آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''الٓمٓ رومی مغلوب ہو گئے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اللہ کی مدد کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہو گئے وہ جسے چاہتا ہے اس کی مدد کرتا ہے۔''

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یہ روایت سنی ہے رومی غزوۂ بدر کے آس پاس ان پر غالب آئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے حبیب بن ابوعمرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (الم غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ) فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ لَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَصِيحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ (الم غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ) قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسَ فِي بِضْعِ سِنِينَ أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعُ ثَلَاثُ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِي إِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بِضْعِ سِنِينَ وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ

◆◆ حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''الٓـمّٓ رومی مغلوب ہوگئے' زمین کے کچھ حصے میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے' کچھ ہی برسوں میں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت اہل فارس رومیوں پر غالب آچکے تھے' اور مسلمان یہ چاہتے تھے کہ رومی غالب ہوں کیونکہ مسلمان اور رومی دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''جس دن اللہ تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے اہلِ ایمان خوش ہوئے' وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے' وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔''

قریش یہ چاہتے تھے کہ ایرانی غالب رہیں۔ ایرانی اور قریش اہل کتاب نہیں تھے' اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ کے نواحی علاقہ میں بلند آواز میں یہ آیت پڑھی:

''الٓـمّٓ رومی مغلوب ہوگئے ہیں زمین کے کچھ حصے میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے چند ہی برسوں میں''۔

تو کچھ قریشیوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا' آپ ہمارے ساتھ شرط لگالیں آپ کے آقا نے یہ کہا ہے: رومی عنقریب چند برسوں کے اندر ایرانیوں پر غالب آجائیں گے' تو کیوں نہ ہم اس بارے میں شرط لگالیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ شرط کی حُرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مشرکین نے شرط لگالی۔ انہوں نے شرط کا معاوضہ طے کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ کتنا عرصہ مقرر کرتے ہیں' کیونکہ عربی زبان میں لفظ ''بِضْعَ'' تین سال سے لے کر نو سال کے لیے استعمال ہوتا ہے' تو آپ ہمارے اور اپنے درمیان اس کا درمیانی حصہ آخری حد مقرر کرلیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے چھ سال کی مدت مقرر کرلی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب چھ سال گزر گئے اور اہل روم غالب نہیں آئے' تو مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شرط کا طے شدہ حصہ وصول کرلیا۔ جب ساتواں سال شروع ہوا' تو اہل روم ایرانیوں پر غالب آگئے' تو چند مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ نے چھ سال کا عرصہ کیوں مقرر کیا تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ''بِضْعَ'' بیان فرمایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور حضرت نیار بن مکرم رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالرحمٰن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

باب 32: سورہ لقمان سے متعلق روایات

3119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِىْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَّفِىْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

توضیحِ راوی: وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَّعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ

قولِ امام بخاری: قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، گانے بجانے والی کنیزوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ہی کنیزوں کو گانا بجانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں بھلائی نہیں ہے اور ایسی کنیزوں کی قیمت حرام ہے۔

اسی طرح کی صورتحال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

''اور بعض لوگ وہ ہیں جو کھیل کود کی چیزوں کو خرید لیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ یہ قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قاسم ثقہ ہیں جبکہ علی بن یزید نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

باب 33: سورہ سجدہ سے متعلق روایات

3120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِىُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) نَزَلَتْ فِىْ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِىْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت

''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں۔''

یہ آیت اس نماز کے بارے میں نازل ہوئی جسے شام کی نماز کہا جاتا ہے (یعنی عشاء کی نماز)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَّتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا'' اس کی تصدیق' اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں موجود ہے)۔

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا' اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ جو اس چیز کی جزا ہوگی' جو وہ عمل کرتے تھے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ اَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ سَاَلَ رَبَّهُ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَّاْتِيْ بَعْدَمَا يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

3121۔ اخرجه البخاری (٦/٣٦٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حديث (٣٢٤٤) و اطرافه فی (٤٧٧٩، ٤٧٨٠، ٧٤٩٨)، و مسلم (٤/٢١٤٧): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: ....، حديث (٢/٢٨٢٤)، و الحميدی (٢/٤٨٠)، حديث (١١٣٣) من طريق الاعرج عن ابی هريرة به.

٣١٩٨ ۔ اخرجه مسلم (١/٥٨١ ۔ ابی): كتاب الايمان: باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها، حديث (٣١٢، ٣١٣/١٨٩)، و الحميدی ٢/٣٣٥) حديث (٧٦١) من طريق الشعبی عن المغيرة بن شعبة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلاف سند: وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَالْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ انہوں نے سوال کیا: اے میرے پروردگار! جنت میں سب سے کم مرتبہ کس کا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا ہوگا' جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا' اور اسے کہا جائے گا: اب تم اندر داخل ہو جاؤ! تو وہ یہ کہے گا: میں اس کے اندر کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ سب لوگوں نے اپنا گھر اور اپنے حصے کی جگہ کو حاصل کر لیا ہے' تو اسے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ دیا جائے' جو دنیا کے کسی بھی بادشاہ کے پاس ہوتا تھا' تو وہ کہے گا: جی ہاں! میں راضی ہوں۔ اس سے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کی مانند مزید ملا' تو وہ کہے گا: میں راضی ہو گیا میرے پروردگار! تو اسے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کا دس گنا مزید ملا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔ تو اسے کہا جائے گا: اس کے ساتھ جو تمہارے نفس کی خواہش ہو' اور جو تمہاری آنکھوں کو اچھا لگے وہ (بھی تمہارا ہوا)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو شعبی کے حوالے سے' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' تاہم اس کا ''مرفوع'' ہونا درست ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

باب 34: سورہ احزاب سے متعلق روایات

3123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ اَخْبَرَنَا قَابُوْسُ بْنُ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ) مَا عَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُّصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◆◆ قابوس بن ابوظبیان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟

3123۔ اخرجه احمد (۲۶۷/۱)، و ابن خزیمة (۳۹/۲)، حدیث (۸۶۵) من طریق ابی ظبیان عن ابن عباس به.

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خیال آیا (اس کی طرف توجہ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بھول گئے) تو منافقین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے یہ کہا: کیا تم لوگوں نے غور کیا؟ ان صاحب کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ ہے اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَمِّي اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيَّ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ فَقَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِي اِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيلًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میرے لیے یہ بات بڑی قابلِ افسوس تھی۔ یہ وہ پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے اور میں اس میں شریک نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! اب اگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا جو میں کروں گا۔ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگلے سال غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ بولے اے ابوعمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ اس طرف اُحد کے دوسری جانب سے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر

3124- اخرجه احمد (۱۹۴/۳)، ومسلم (۶/۲ ۶۴، ۶۴۳ - ابی) كتاب الامارة: باب: ثبوت الجنة للشهيد، حديث (۱۴۸ - ۱۹۰۳) من طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس بن مالك به.

انہوں نے جنگ میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم میں اَسّی سے زیادہ زخموں کے نشان تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا' ان میں سے بعض اپنی نذر کو پورا کر چکے ہیں' کچھ انتظار کر رہے ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِىْ قِتَالًا لِّلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهِ هٰؤُلَاءِ يَعْنِى الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِىْ اَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِىْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِىْ اَصْحَابِهِ نَزَلَتْ (فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ) قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَّاسْمُ عَمِّهِ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ کسی جنگ میں دوبارہ شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' جو میں کروں گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان اِدھر اُدھر بکھر گئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کیا' یعنی مشرکین نے جو کیا' میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت پیش کرتا ہوں اور ان لوگوں نے جو کیا' یعنی ان کے ساتھیوں نے جو کیا' اس بارے میں' میں تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کی ملاقات حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھائی تم نے کیا کہا؟ میں آپ کے ساتھ ہوں (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) لیکن میں وہ جوہر نہیں دکھا سکا جو انہوں نے دکھائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) ان کے جسم پر اَسّی سے زیادہ تلوار اور نیزوں وغیرہ کے زخم تھے۔

ہم یہ سمجھتے تھے' ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ان میں سے بعض لوگوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ لوگ منتظر رہیں۔''

یزید نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ آیت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا کا نام حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ تھا۔

3126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' طلحہ ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کردیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔

3127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُوسَى وَعِيسٰى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِمَا طَلْحَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى مَسْاَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ اور عیسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک دیہاتی جو ناواقف تھا' اس سے یہ کہا گیا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرو، وہ کون سے لوگ ہیں' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے' کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے تھے' اور (احترام کے طور پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے تھے۔ دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے کوئی

3126- اخرجه ابن ماجه (۱/۴۶): المقدمة: باب: فضل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، حديث (۱۲۶)، من طريق موسى بن طلحة عن معاوية بن ابي سفيان به.

جواب نہیں دیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے اندر آیا، میں نے اس وقت بہتر لباس پہنا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ جس نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کرلیا؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (طلحہ) ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف یونس بن بکیر کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملہ رکھنے لگا ہوں تم نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا، بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرنا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت نہیں کریں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو! اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو' تو آگے آؤ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یہاں تک پڑھی:

''تم میں سے جو نیکی کرنے والی ہیں۔ ان کے لیے عظیم اجر ہے۔''

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے عرض کی: کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ' اس

3128۔ اخرجه البخاری (۳۸۰/۸): کتاب التفسیر: باب: (وان کنتن تردن الله و رسوله اجرا عظیما)، حدیث (۴۷۸۶)، ومسلم (۳۳۵/۵ ۔ نووی) کتاب الطلاق: باب: بیان ان تخییر امراته لا یکون طلاقاً الا بالنیة، حدیث (۱۴۷۵/۲۲)، و النسائی (۵۵/۶): کتاب النکاح: باب: ما افترض الله عزوجل علی رسوله صلی الله علیه وسلم وحرمه علی خلقه لیزیده ان شاء الله قربة الیه، حدیث (۳۲۰۱)، و اخرجه احمد (۷۷/۶، ۱۰۳، ۱۵۲، ۲۱۱، ۲۴۸)، من طریق الزهری عن ابی سلمة عن عائشة به۔

کے رسول ﷺ اور آخرت کو حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ کی دیگر ازواج نے بھی ویسا ہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

◆◆ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے سوتیلے صاحبزادے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی:

''اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ تم سے گندگی کو دور کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس وقت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں لے لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پشت کے پیچھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے گندگی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح پاک کردے''۔

تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنا مقام ہے، تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت عطاء کے حوالے سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

3130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

3130ـ اخرجه احمد (۲۵۹/۳، ۲۸۵)، و عبد بن حميد (۳۶۷، ۳۶۸)، حديث (۱۲۲۳)، من طريق علی بن زيد عن انس بن مالك به

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ الصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِى الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ معمول رہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتے ہوئے' جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اے اہل بیت! نماز کا (وقت) ہو گیا ہے۔''

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

3131 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن حدیث: قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِىْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ) يَعْنِىْ بِالْاِسْلَامِ (وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) يَعْنِىْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهُ (اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِىْ فِىْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُّقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَائَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ) فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ (هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) يَعْنِىْ اَعْدَلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِىْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) هٰذَا

3131۔ اخرجه احمد (٦/١، ٢٤١، ٢٦٦) من طريق داؤد بن ابى هند عن الشعبى عن عائشة به۔

الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُولِهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَضَّاحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز چھپانا ہوتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

''اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان یہ تھا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

''تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں اس چیز کو پوشیدہ رکھتے تھے' جسے اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دینا تھا اور تم لوگوں سے ڈر رہے تھے' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہوتا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس خاتون کے ساتھ شادی کی' تو لوگوں نے کہا: انہوں نے اپنے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے' کسی شخص کے والد نہیں ہیں' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ''اپنا منہ بولا بیٹا'' بنایا تھا' جب وہ چھوٹے تھے' اس کے بعد یہی صورتحال رہی' یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے اور انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلے کے بارے میں) یہ حکم نازل کیا:

''تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے' بلاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ انصاف کے زیادہ قریب ہے' اگر تمہیں ان لوگوں کے حقیقی باپ کے بارے میں علم نہ ہو' تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے آزاد کردہ غلام ہیں''

(یہ کہنا) فلاں' فلاں کا آزاد کردہ غلام ہے' فلاں' فلاں کا (دینی بھائی) ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ یہی روایت داؤد کے حوالے سے' شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

''جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا''

یہ قصہ پوری طوالت کے ساتھ روایت نہیں کیا گیا۔

یہی روایت عبداللہ کے حوالے سے' عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے' داؤد سے منقول ہے۔

3132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو چھپاتے۔

"اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

"تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ) قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ

◆◆ عامر شعبی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی شخص کے والد نہیں ہیں۔"

شعبی کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ان کا کوئی بھی بیٹا تمہارے درمیان زندہ نہیں رہا۔

3135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

3133- اخرجه البخاري (۳۷۷/۸): كتاب التفسير: باب: (ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله) حديث (۴۷۸۲)، و مسلم (۲۷۹/۸ - ابي): كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم باب: فضل زيد بن حارثة، و اسامة بن زيد رضي الله عنهما، حديث (۲۴۲۵،۶۲)، و اخرجه احمد (۷۷/۲)، من طريق موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر به

عِكْرِمَةَ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ

متنِ حدیث: أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) الْآيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ اُمِّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: کیا وجہ ہے کہ میں یہ دیکھتی ہوں' ہر چیز مردوں کے لیے ہے' مجھے عورتوں کے بارے میں نظر نہیں آیا کہ ان کا کسی حوالے سے ذکر کیا گیا ہو؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں' مومن مرد اور مومن عورتیں''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ) فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے من میں اس چیز کو چھپا رکھتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور تم لوگوں سے ڈر گئے تھے۔''

یہ آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان کی شکایت کرتے ہوئے انہیں طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ مانگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اس کے الفاظ قرآن میں یوں استعمال ہوئے ہیں:

''تم اپنی بیوی کو روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ (فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا) قَالَ

3136- اخرجه البخاري (٣٨٣/٨): كتاب التفسير: باب: (وتخفي في نفسك ما الله مبديه، و تخشى الناس، و الله احق ان تخشاه)، حديث (٤٧٨٧)، من طريق ثابت عن انس بن مالك به.

فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِى اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب زید نے اس عورت سے اپنی غرض کو پورا کرلیا تو ہم نے اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کردی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ خاتون اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے سامنے فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمہارے گھر والوں نے کی ہے اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3138 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ

متن حدیث: قَالَتْ خَطَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِىْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِىْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِىْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ لِاَنِّىْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ

◆◆ سیدہ اُمِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عذر کو قبول کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے نبی! ہم نے تمہارے لیے ان بیویوں کو حلال قرار دیا ہے' جن کے مہر تم ادا کردیتے ہو' اور ان عورتوں کو بھی (حلال) قرار دیا ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال فے کے طور پر عطا کیں اور (اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے) تمہارے چچا کی بیٹیوں کو' تمہاری پھوپھی کی بیٹیوں کو' تمہارے ماموں کی بیٹیوں کو اور تمہاری خالہ کی بیٹیوں کو' جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ہر مومن عورت کو (تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کردے۔''

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں ہوتی تھی کیونکہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی' میں ان لوگوں میں سے تھی' جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف سدی کی نقل کردہ روایت کے حوالے

سے جانتے ہیں۔

3139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نُهِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ) وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ (وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) وَقَالَ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِي اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ) اِلٰى قَوْلِهِ (خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے علاوہ دیگر تمام اقسام کی خواتین کے ساتھ نکاح کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اس کے بعد تمہارے لیے خواتین (کے ساتھ شادی کرنا) حلال نہیں ہے' اور نہ ہی یہ کہ اپنی ازواج کی جگہ دوسری ازواج لے آؤ' خواہ ان (دوسری عورتوں) کی خوبصورتی تمہیں پسند آئے' البتہ تمہاری ملکیت میں جو (خواتین آتی ہیں) ان کا حکم مختلف ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے مومن عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیتے ہوئے (ارشاد فرمایا)

''اور مومن عورت کو (بھی تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کر دیتی ہے۔''

اسلام کے علاوہ اور کسی بھی دین کی پیروکار عورت کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کا انکار کرے' تو اس کا عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والا ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال قرار دی ہیں' جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو' اور وہ (کنیزیں حلال قرار دی گئی ہیں) جو تمہاری ملکیت میں آتی ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کے طور پر تمہیں عطا کی ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''یہ حکم صرف تمہارے لیے ہے' عام مومنین کے لیے نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ تمام اقسام کی خواتین کو حرام قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ہم اسے صرف عبدالحمید سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے احمد بن حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا، امام احمد بن حنبل نے یہ بات بیان کی ہے' عبدالحمید بن بہرام کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے وہ روایت جو انہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے۔

3140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام خواتین کو حلال قرار نہیں دے دیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْاَصْلَعُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس اہلیہ کے دروازے کے پاس تشریف لائے جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی نئی شادی ہوئی تھی وہاں کچھ لوگ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کوئی کام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو' اگر ایسا ہی ہوا ہے تو اس بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہو جائے گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

3140- اخرجه احمد (٦/٤١، ٢٠١)، والحميدى (١/١١٥)، حديث (٢٣٥)، و النسائى (٦/٥٦): كتاب النكاح: باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم و حرمه على خلقه ليزيده ان شاء الله قرب به، حديث (٣٢٠٤)، من طريق عمر و عن عطاء عن عائشة به.

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔ عمرو بن سعید کو ''اصلع'' بھی کہا جاتا ہے۔

3142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّىْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِىْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهٗ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّىْ وَهِىَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّىْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِىْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّمَنْ لَقِيْتَ فَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَّلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِىْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِىْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ مِنْهُمْ طَوَائِفُ يَتَحَدَّثُوْنَ فِىْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّزَوْجَتُهٗ مُوَلِّيَةٌ وَّجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِى الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِىَّ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَيُكْنٰى اَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کے ساتھ شادی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو رخصت کروا کے لے آئے تو میری والدہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس تیار کیا اور اسے ایک برتن

3142۔ اخرجه مسلم (۱۰۵۱/۳): كتاب النكاح: باب: زواج زينب بنت جحش و نزول الحجاب و اثبات و ليمة العرس، حديث ۱۴۲۸/۹۴)، و النسائي (۱۳۶/۶): كتاب النكاح: باب: الهدية لمن عرس، حديث (۳۳۸۷)، و احمد (۱۶۳/۳)، من طريق ابي عثمان عن

میں ڈال کر فرمایا: اے انس! اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرنا: یہ میری والدہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے، انہوں نے آپ کو سلام بھی کہا ہے' اور یہ عرض کی ہے: یارسول اللہ ﷺ! یہ ہماری طرف سے حقیر ساتحفہ آپ ﷺ کے لیے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: میری والدہ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے' اور انہوں نے یہ عرض کی ہے: یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کے لیے حقیر سا تحفہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے رکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور فلاں شخص کو' فلاں شخص کو' اور فلاں شخص کو اور جو بھی تمہیں ملے اسے میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد کے نام بھی لیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے تھے' اور جو شخص مجھے ملا میں ان سب کو بلا کے لے آیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین سو کے قریب افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: اے انس! وہ پیالہ لے آؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ سارے لوگ اندر آ گئے، یہاں تک کہ وہ چبوترہ اور کمرہ بھر گئے۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ کو گراں محسوس ہو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کے ہاں جا کر انہیں سلام کیا پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے ہیں' تو انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ ان کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ پر گراں گزر رہا ہے' تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف گئے اور سب لوگ وہاں سے باہر نکل گئے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کو لوگوں کے سامنے تلاوت کیا۔

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو' البتہ اگر کھانے کے لیے تمہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے' تو داخل ہو سکتے ہو۔''

''لیکن اس طرح نہیں کہ کھانے کی جلد آمد کے منتظر ہو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

جعد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان آیات کے بارے میں سب سے پہلے مجھے پتہ چلا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

جعد نامی راوی جعد بن عثمان ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں، ان کی کنیت ابوعثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے یونس بن عبید' شعبہ اور حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

3143 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ بَنٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ فَاَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا قَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ

وَرَوٰى ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی (وہ رخصت ہو کر آ گئیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا۔ میں لوگوں کو دعوت کے لیے بلا لایا جب ان لوگوں نے کھانا کھا لیا تو وہ لوگ چلے گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان میں سے دو لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چل دیئے۔ پھر وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ دونوں آدمی بھی اُٹھ کر باہر نکل گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں صرف اسی وقت داخل ہو' جب تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس میں بھی کھانے کی طلب ظاہر نہ کرو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور بیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ثابت نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3144 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِيْ كَانَ اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

3144- اخرجه مالك (١/١٦٥، ١٦٦): كتاب قصر الصلاة من السفر: باب: ما جاء من الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٦٧)، و مسلم (٢/٢٦٧الابي): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٦٥/٤٠٥)، و ابوداؤد (١/٣٢٢): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٩٨٠)، حديث (٩٨١)، والنسائي (٣/٤٥): كتاب السهو: باب: الامر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (١٢٨٥)، و احمد (٤/١١٨، ١١٩)، (٥/٢٧٣)، و الدارمي (١/٣١٠): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، وعبد بن حميد ص (١٠٦)، حديث (٢٣٤)، و ابن خزيمة (١/٣٥١، ٣٥٢)، حديث (٧١١).

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ حُمَيْدٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں نماز کے لیے اذان دینے کا طریقہ خواب میں سکھایا گیا تھا' انہوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ بشیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو!

''اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام پڑھنے کا طریقہ تمہیں سکھایا جا چکا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِّنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَّاِمَّا اُدْرَةٌ وَّاِمَّا اٰفَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ

3145- اخرجه البخاری (٥٠٢/٦): کتاب احادیث الانبیاء: باب (٢٨)، حدیث (٣٤٠٤)، و طرفه فی حدیث (٤٧٩٩)، و احمد (٣٩٢/٢، ٥١٤، ٥٣٥).

يَقُوْلُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَّاَبْرَاَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شرمیلے اور باپردہ آدمی تھے۔ ان کے اس شرمیلے پن کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہیں ہوتا تھا' تو بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اس حوالے سے انہیں اذیت پہنچائی۔ وہ لوگ یہ کہنے لگے: یہ اپنے بدن کو اس لیے اہتمام کے ساتھ ڈھانپ کے رکھتے ہیں' کیونکہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے' یا انہیں برص ہے' یا ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں' یا کوئی اور عیب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کرے' جو ان لوگوں نے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا نہا رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے اور غسل کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ فارغ ہوئے اور اپنے کپڑوں کی طرف آئے تا کہ ان کپڑوں کو حاصل کریں تو وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر چل پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور پتھر کے پیچھے بھاگے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے! اے پتھر میرے کپڑے!، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے انہیں برہنہ دیکھا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سب سے خوبصورت جسم کے مالک ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کر دیا جو ان لوگوں نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ پتھر ٹھہر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے کر انہیں پہنا اور اپنے عصا کے ذریعے پتھر کو مارنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے تین (راوی کو شک ہے) چار یا شاید پانچ نشانات اس پتھر پر موجود تھے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے)۔

''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی' تو اللہ تعالیٰ نے اسے' اس چیز سے بری ظاہر کر دیا' جو ان لوگوں نے کہا تھا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل احترام تھا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اور ایک سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ سَبَأٍ

باب 35: سورہ سبا سے متعلق روایات

3146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَّمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوِ امْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَّلَا امْرَاَةٍ وَّلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَّلَدَ عَشَرَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَّتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَّجُذَامٌ وَّغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرٌ وَّكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَّاَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ

اسنادِ دیگر: وَرُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری قوم کے جن افراد نے اسلام قبول کرلیا ہے میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان سے جنگ نہ کروں جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی مجھے اجازت دی اور مجھے ان کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر آ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں دریافت کیا: غطیفی کہاں ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں۔ حضرت فروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے درمیان موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی قوم کو دعوت دو! ان میں سے جو اسلام قبول کر لے اس کے اسلام کو قبول کرو اور جو اسلام قبول نہ کرے اس کے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو' جب تک میں تمہیں دوسرا حکم نہ دوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: سورہ سبا کا کچھ حصہ اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبا سے مراد کیا ہے؟ یہ کوئی علاقہ ہے' یا کوئی خاتون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کوئی علاقہ یا کوئی خاتون نہیں ہے' یہ ایک مرد تھا جو عرب تھا اور اس کے ہاں دس بچے ہوئے ان میں سے چھ کو اس نے مبارک سمجھا اور چار کو منحوس سمجھا۔ جن لوگوں کو اس نے منحوس قرار دیا وہ یہ ہیں: لخم' جذام' غسان اور عاملہ۔ جن لوگوں کو اس نے مبارک سمجھا وہ یہ ہیں: ازد' اشعری' حمیر' کندہ' مذحج'

3146۔ اخرجه ابوداؤد (٢/ ٤٣٠): كتاب الحروف والقراءات: باب: (١) حديث (٣٩٨٨)۔

انمار۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! انمار کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جن کی شاخیں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَآءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا (فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ) قَالَ وَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے میں فیصلہ ظاہر کرتا ہے تو فرشتے اپنے پر مارتے ہیں اس کے اس فرمان کے سامنے سر کو جھکاتے ہوئے یوں جیسے کسی پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے یہ خوف ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ پھر وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے، وہ بلند مرتبے کا مالک عظیم ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: شیاطین اوپر نیچے اکٹھے ہوتے ہیں (تاکہ فرشتوں سے اس بات کو سن سکیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3148 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ لَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اَهْلَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَيَرْمُوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهٗ وَيَزِيْدُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3147۔ اخرجه البخاري (۳۹۸/۸): كتاب التفسير: باب: (حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا: ماذا قال ربكم قالوا الحق۔) حديث (۴۸۰۰) و طرفه في (۴۷۰۱، ۷۴۸۱)، وابو داؤد (۴۳۰/۲): كتاب الحروف و القراء ات، باب (۱)، حديث (۳۹۸۹)، و ابن ماجه (۶۹/۱، ۷۰): كتاب المقدمة: باب فيما انكرته الجهمية، حديث (۱۹۴).

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے، اس دوران کوئی تارا ٹوٹا جس سے روشنی پھیل گئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ جاہلیت میں تم ایسی صورتحال کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے' جب تم اسے دیکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: ہم یہ کہتے تھے کہ کسی بڑے آدمی کا انتقال ہو گیا ہے' یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ستارہ کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی معاملے کا فیصلہ ظاہر کرتا ہے' تو عرش کو اُٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ مختلف آسمانوں والے فرشتہ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ وہ تسبیح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ لوگ انہیں بتاتے ہیں۔ پھر ہر آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس خبر کے بارے میں جانتے ہیں، یہاں تک کہ یہ خبر آسمانِ دنیا والے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر شیاطین چوری چھپے اسے سننے کی کوشش کرتے ہیں' تو انہیں یہ ستارا مارا جاتا ہے' پھر وہ اپنے ساتھیوں (یعنی کاہنوں) تک وہ بات پہنچاتے ہیں' تو ان کی جو بات پوری ہوتی ہے وہ دراصل حق ہوتی ہے' لیکن یہ لوگ درمیان میں کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اس میں کچھ اضافہ کر دیتے ہیں (اس لیے ان کی بعض باتیں ثابت نہیں بھی ہوتیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' انصار کے کچھ افراد سے منقول ہیں۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اس کے بعد انہوں نے سابقہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' جس کا مفہوم اس جیسا ہے۔

اس روایت کو حسین بن حریث نے ولید بن مسلم کے حوالے سے' امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

باب 36: سورہ ملائکہ سے متعلق روایات

3149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

3149۔ اخرجه احمد (۷۸/۳)۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ) قَالَ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنا دیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا پھر ان میں سے کچھ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے' اور کچھ میانہ روی اختیار کرنے والے تھے' اور کچھ بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے تھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ سب لوگ ایک ہی مرتبے کے حامل ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ'' حدیث غریب حسن'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ يس

باب 37: سورہ یٰسین سے متعلق روایات

3150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ بَنُو سَلِمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

توضیح راوی: وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفٌ السَّعْدِيُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ قبیلے کے لوگ مدینہ منورہ کے کنارے پر آباد تھے۔ انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے' اور جو وہ آگے بھیجیں گے' اور جو پیچھے رکھیں گے اس کو نوٹ کریں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جاتے ہیں اس لیے تم منتقل نہ ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سفیان ثوری سے منقول ہونے کے حوالے سے'' غریب'' ہے۔ ابوسفیان نامی راوی طریف سعدی ہیں۔

3151 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں سورج غروب ہونے کے فوراً بعد مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو (یہ سورج) کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے اور اسے اجازت مل جاتی ہے (جب قیامت آنے والی ہوگی) تو اس سے کہا جائے گا: تم اسی طرف سے طلوع ہو جاؤ! جہاں سے آئے ہو تو سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ اپنی مخصوص ڈگر پر چلتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ کی قرأت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّافَّاتِ

باب 38: سورہ صافات سے متعلق روایات

3152 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا بِهٖ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف دعوت دیتا ہے تو اسے قیامت کے دن ٹھہرا لیا جائے گا اور وہ چیز اس کے ساتھ ہوگی اس سے الگ نہیں ہوگی

3152۔ اخرجه الدارمی (۱/۱۳۱): باب: من سن سنة حسنة اوسيئة

اگرچہ کسی شخص نے کسی ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا:

''انہیں ٹھہرالو! ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا کیا وجہ ہے تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے تھے؟''

3153 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ) قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''اور ہم نے اسے ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کی طرف مبعوث کیا۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (ایک لاکھ سے) بیس ہزار زیادہ تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

3154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ (وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ) قَالَ حَامٌ وَّسَامٌ وَّيَافِثُ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ بِالتَّاءِ وَالثَّاءِ وَيُقَالُ يَفِثُ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

''اور ہم نے اس کی ذریت کو باقی رہنے دیا۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (وہ ذریت) حام' سام' یافث تھے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام یافت اور ایک قول کے مطابق یافث اور ایک قول کے مطابق یفث ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، سام عربوں کے جدامجد ہیں۔ حام حبشیوں کے جد امجد ہیں' جبکہ یافث رومیوں کے جدامجد ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ص

باب 39: سورہ ص سے متعلق روایات

3156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَائَتْهُ قُرَيْشٌ وَّجَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَّاحِدَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ (ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ) اِلٰى قَوْلِهٖ (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عِمَارَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب بیمار ہوئے' تو قریش ان کے پاس آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس آئے۔ اس وقت جناب ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل اٹھا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بیٹھنے سے منع کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے ابوطالب کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی' تو ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ یہ کلمہ پڑھیں۔ یہ لوگ عربوں کے حاکم بن جائیں گے' اور عجمی جزیہ لے کر ان کے پاس آیا کریں گے۔ ابوطالب نے دریافت کیا: ایک کلمہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کلمہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے چچا! یہ لوگ یہ مان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: ایک خدا؟ ہم نے کسی دوسرے مذہب میں یہ بات نہیں سنی۔ یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

''ص اس قرآن کی قسم! جو نصیحت سے لبریز ہے' کفر کرنے والے لوگ صرف تکبر اور مخالفت کا شکار ہیں۔''

3156۔ اخرجه احمد (۲۲۷/۱، ۲۲۸، ۳۶۲)۔

یہ آیت یہاں تک ہے:
''ہم نے یہ بات کسی دوسرے مذہب میں نہیں سنی یہ اپنی طرف سے بنائی ہوئی بات ہے۔''
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
یحییٰ بن سعید نے سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔
یحییٰ بن عمارہ نے یہ بات بیان کی ہے، بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اعمش سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَتَانِى اللَّيْلَةَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسَبُهُ قَالَ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِىْ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ اَوْ قَالَ فِىْ نَحْرِىْ فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِىْ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِى الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْىُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَكَرُوْا بَيْنَ اَبِىْ قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَجُلًا وَّقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات (خواب میں) میرا پروردگار میرے پاس بہترین صورت میں آیا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید حدیث میں خواب کا ذکر ہے) تو اس نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی میں محسوس کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے حلق میں محسوس کیا جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ آسمان اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: اے محمد! کیا تم یہ جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ کفارات کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہر جانا (زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر) باجماعت نماز کے لیے آنا، جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، جو شخص یہ کام کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ

3157- اخرجه احمد (۳۶۸/۱)، وعبد بن حميد ص (۲۲۸)، حديث (۶۸۲).

رہے گا' اور بھلائی کے ساتھ مرے گا' اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسے وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: اے محمد! جب تم نماز پڑھ لو' تو یہ دعا مانگو:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے یہ توفیق عطا کر) بھلائی کے کام کرنے کی' برائی سے بچنے کی' مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کی اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیے بغیر اپنی بارگاہ میں لے جانا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: درجات (ان کاموں سے حاصل ہوتے ہیں) سلام پھیلانا' دوسروں کو کھانا کھلانا اور رات کے وقت' اس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو چکے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے ابوقلابہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک اور راوی کا تذکرہ کیا ہے۔

قتادہ نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے' خالد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

3158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِي رَبِّي فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ اِنِّي نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَاَيْتُ رَبِّي فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى

◄► حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا پروردگار میرے پاس بہترین شکل میں آیا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار نے دریافت کیا: ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار مجھے علم نہیں ہے۔ پھر پروردگار نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا جس سے مجھے مشرق اور مغرب کے درمیان میں موجود ہر چیز کا پتہ چل گیا پھر

3158- اخرجه احمد (۵/۲۴۳).

اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں' اے میرے پروردگار! پروردگار نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات اور کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر با جماعت نماز کی طرف جانے کے بارے میں' ناپسندیدہ صورتحال کے وقت اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' بات کر رہے ہیں۔ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ان اعمال کو سرانجام دیتا رہے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا' اور بھلائی کے ساتھ مرے گا' اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہی روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میں سو گیا اور گہری نیند سو گیا پھر میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین شکل میں دیکھا تو اس نے ارشاد فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟''

3159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ اَبُوْ هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَائٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اَنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ فَاسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ

فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ الْحَضْرَمِىُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَايِشٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہمیں سورج نکلتا ہوا نظر آ جاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ باہر تشریف لائے، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں ہم سے فرمایا: تم جس حالت میں ہو یہیں رہو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں جس وجہ سے میں آج صبح نہیں آسکا۔ گزشتہ رات میں بیدار ہوا، میں نے وضو کیا اور جتنا مقدر میں تھا نماز ادا کی۔ پھر میں نماز کے دوران ہی سو گیا، یہاں تک کہ گہری نیند میں چلا گیا' تو میں نے اپنے پروردگار کو بہترین شکل میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پروردگار کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی' تو ہر چیز میرے سامنے روشن ہو گئی اور میں نے اسے پہچان لیا' پھر اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی میں حاضر ہوں' اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات کے بارے میں۔ اس نے فرمایا: اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی: زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر بھلائی کی طرف جانا' نماز کے بعد مساجد میں بیٹھنا اور جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا۔ اس نے فرمایا: پھر کس چیز کے بارے میں۔ میں نے عرض کی: کھانا کھلانے' نرم گفتگو کرنے' رات کے وقت نوافل ادا کرنے' جب لوگ سو رہے ہوں' کے بارے میں (بات کر رہے ہیں) تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو، اے میرے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کام سرانجام دینے' برائی کو نہ کرنے' مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے آزمائش میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور جس سے تو محبت کرتا ہے' اس شخص کی محبت اور اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں' جو تیری محبت کے

قریب کر دے۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے اسے نوٹ کر لو اور پھر اس کی تعلیم حاصل کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی، خالد نے اسے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے' لیکن یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

ولید نے اپنی روایت میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عائش کے حوالے سے' منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جبکہ بشر بن بکر نے اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے حوالے سے' اس سند کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

عبدالرحمٰن بن عائش نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الزُّمَرِ

باب 40: سورہ زمر سے متعلق روایات

3160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

"پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپس میں بحث کرو گے۔"

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ بحث و مباحثہ دنیا میں تو ہمارے درمیان موجود ہے' تو کیا یہ دوبارہ ہمارے درمیان ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر تو معاملہ بہت شدید ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3160- اخرجه احمد (١/١٦٤)، (١/١٦٧)، و الحميدى (١/٣٣، ٣٤)، حديث (٦٠، ٦٢).

3161 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ (يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعًا) وَلَا يُبَالِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ وَشَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ يَّرْوِىْ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ وَاُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

"اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔"

(حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں) اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف ثابت کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کیا ہے جبکہ شہر بن حوشب نے سیدہ اُم سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

سیدہ اُمّ سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہی اسماء بنت یزید ہیں۔

3162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَّتَصْدِيقًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت

3161- اخرجه احمد (٦/٤٥٤، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١)، و عبد بن حميد ص (٤٥٦)، حديث (١٥٧٧).

3162- اخرجه البخاري (٨/٤١٢): كتاب التفسير: باب: (و ما قدروا الله حق قدره)، حديث (٤٨١١)، و اطرافه (٧٤١٤، ٧٤١٥، ٧٤٥١، ٧٥١٣)، و مسلم (٤/٢١٤٧): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: صفة القيامة و الجنة و النار، حديث (١٩/٢٧٨٦)، و احمد (١/٤٢٩، ٤٥٧).

محمد ﷺ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی اور تمام زمینوں کو ایک انگلی اور تمام پہاڑوں کو ایک انگلی اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی کے ذریعے تھامنا ہے اور پھر یہ فرمانا ہے: میں بادشاہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جو اس کو پہچاننے کا حق ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ اس کی بات کی تصدیق کرنے کے لیے اور اس پر خوشی ظاہر کرنے کے لیے مسکرا دیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ يَهُوْدِىٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِىُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى ذِهْ وَالْاَرْضَ عَلٰى ذِهْ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهْ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهْ وَاَشَارَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ

قولِ امام بخاری: قَالَ رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے یہودی! ہمیں کوئی بات بتاؤ۔ تو اس نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ﷺ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو اس پر زمین کو اس پر اور پانی کو اس پر پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھے گا۔

محمد بن صلت نے اپنی سب سے چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا' پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے تمام انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے انگوٹھے تک پہنچے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننے کا حق ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے ہم اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول

3163۔ اخرجه احمد (۱/۲۵۱)، (۱/۳۲٤).

ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

ابوکدینہ کا یحییٰ بن مہلب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو دیکھا، انہوں نے اس روایت کو حسن بن شجاع کے حوالے سے محمد بن صلت سے نقل کیا ہے۔

3164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرِیْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِیْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ (وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ) قَالَتْ قُلْتُ فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو جہنم کتنی وسیع ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! تم جان بھی نہیں سکتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

"قیامت کے دن روئے زمین اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم کے پُل پر ہوں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ) فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

"اور زمین قیامت کے دن اس کے دستِ قدرت میں ہوگی اور آسمان اُسکے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔"

3164۔ اخرجہ احمد (۶/۱۱۶)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو اہلِ ایمان اس وقت کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ پل صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ اَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ اَيْضًا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے آرام سے ہوسکتا ہوں؟ جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنا سر جھکایا ہوا ہے اور اپنے کان لگائے ہوئے ہیں اور وہ انتظار کررہا ہے کہ اسے اس میں پھونک مارنے کا حکم دیا جائے تو وہ اس میں پھونک مار دے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا پڑھا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: "ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔"

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اور ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اعمش نے اسے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اَعْرَابِیٌّ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سینگ (یا باجہ) ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے ہم اس روایت کو صرف سلیمان تیمی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ

3167۔ اخرجه الدارمي (۳۲۵/۲): كتاب الرقاق: باب: في نفخ الصور، واحمد (۱۶۲/۲، ۱۹۲)۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ يَهُودِيٌّ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُونَ) فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا مُوسَى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَرَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلِي اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک یہودی نے مدینہ منورہ کے بازار میں کہا: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فوقیت دی ہے۔ اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا' اور بولا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ (جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پہلے یہ آیت پڑھی)

''اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز بے ہوش ہو کے گر جائے گی ماسوائے ان کے' جنہیں اللہ چاہے گا' پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی' تو وہ لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے مجھ سے پہلے اپنا سر اٹھا لیا تھا یا وہ ان لوگوں میں شامل ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ نے استثناء کیا ہے' اور جو شخص یہ کہے: میں حضرت یونس سے بہتر ہوں' تو اس نے غلط کہا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3169 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْاَسُوا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

3168- اخرجه البخاری (٥/٨٥): كتاب الخصومات: باب: ما يذكر من الاشخاص و الملازمة و الخصومة بين المسلم و اليهودي، حديث (٢٤١١)، و اطرافه من (٣٤٠٨، ٣٤١٨، ٣٤٧٦، ٤٨١٣، ٥٠٦٢، ٦٥١٧، ٦٥١٨، ٧٤٢٨، ٧٤٧٢)، ومسلم (٤/١٨٤٤): كتاب الفضائل: باب: من فضل موسى عليه الصلاة والسلام، حديث (١٦٠، ٢٣٧٣/١٦١)، و ابوداؤد (٢/٦٢٩): كتاب السنة: باب من التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة و السلام، حديث (٤٦٧١)، و ابن ماجه (٢/١٤٢٨): كتاب الزهد: باب: ذكر البعث، حديث (٤٢٧٤)، و احمد (٢/٢٦٤، ٤٥٠).

3169- اخرجه مسلم (٩/٢٨١ - الابی): كتاب الجنة وصفة نعيمها و اهلها: باب: (في دوام نعيم اهل الجنة)، حديث (٢٢/٢٨٣٧) والدارمي (٢/٣٣٤): كتاب الرقائق: باب: ما يقال لا هل للجنة اذا دخلوها و اخرجه احمد (٢/٣١٩)، (٣/٣٨ - ٩٥)، و عبد بن حميد: ص (٢٩٣): حديث (٩٤٢).

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوٰى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: اب تمہارے لیے زندگی ہے، تم کبھی بھی نہیں مرو گے اب تمہارے لیے صحت ہے اب تم کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے اب تمہارے لیے جوانی ہے، تم کبھی بھی بوڑھے نہیں ہو گے اب تمہارے لیے نعمتیں ہیں، تم کبھی بھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اور یہ وہ جنت ہے، جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اس چیز کے عوض میں جو تم عمل کرتے تھے۔''

ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ثوری کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِ

باب 41: سورہ مومنون سے متعلق روایات

3170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دعا، عبادت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: تم مجھ سے دعا مانگو! میں تمہاری دعا قبول کروں گا' بے شک وہ لوگ جو میری بندگی سے تکبر کرتے ہوئے (منہ موڑتے ہیں) عنقریب وہ جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ حم السَّجْدَةِ

باب 42: سورہ حم سجدہ سے متعلق روایات

3171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ

3170- اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (۲۱۰)، حديث (۷۲۱) و ابوداؤد (۱/۴۴۶): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۷۹)، و ابن ماجه (۲/۱۲۵۸): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء و اخرجه احمد (۴/۲۶۷ - ۲۷۱ - ۲۷۶ - ۲۳۷).

مَسْعُوْدٍ قَالَ

متن حدیث: اِخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے قریب تین آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ان میں سے دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا۔ ان میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ہم جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں کہیں، تو سن لیتا ہے اگر پست آواز میں کہیں، تو نہیں سنتا ہے۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز کو سن لیتا ہے، تو پھر اسے پست آواز کو بھی سن لینا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے، (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)"۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3172 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَآءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَّخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْ ثَقَفِيٌّ وَّخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ

3171- اخرجه البخاري (٤٢٤/٨): كتاب التفسير: باب: (و ذلكم ظنكم الذي ظننتم بربكم ارداكم فاصبحتم من الخاسرين)، حديث (٤٨١٧)، و طرفه من (٧٥٢١)، و مسلم (٢١٤١/٤): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب:-، حديث (٢٧٧٥/٥)، واحمد (١٤٣/١)، والحميدي (٤٧/١)، حديث (٨٧).

3172- اخرجه احمد (٣٨١/١، ٤٢٦، ٤٤٢).

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خانہ کعبہ کے پردے کے پیچھے چھپا ہوا تھا، اسی دوران تین آدمی آئے' جن کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی اور ان کے دماغ میں عقل کم تھی۔ ان میں سے ایک قریشی تھا اور دو اس کے داماد تھے' جو ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دو اس کے داماد تھے' جو قریشی تھے۔ انہوں نے کوئی بات کی جس کو میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اللہ تعالیٰ ہمارے اس کلام کو سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں یہ بات کریں تو وہ اس کو سن لے گا' اور اگر ہم بلند آواز میں نہیں کرتے' تو اس کو نہیں سنے گا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ کچھ حصے کو سن سکتا ہے' تو پھر وہ ساری بات کو سن سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے' (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے' تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمود بن غیلان نے اس روایت کو اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا) قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعْنٰى اسْتَقَامُوْا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں ہمارا پروردگار اللہ ہے' اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر ان میں سے اکثر نے اس کا انکار کر دیا تو جو شخص اسی بات پر مرے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جس نے استقامت اختیار کی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عفان نے عمرو بن علی کے حوالے سے' ایک

روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس آیت میں مذکور لفظ "استقامت" کے مفہوم کی وضاحت کے لیے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اقوال منقول ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ

باب 43: سُوْرَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ سے متعلق روایات

3174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ طاؤس بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

"تم فرما دو! میں اِس (تبلیغ) کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا' البتہ قرابت کے حوالے سے جو محبت (کا تقاضا ہوتا ہے اس کی تم سے توقع رکھتا ہوں)"۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رشتے دار حضرت محمد ﷺ کی آل تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ کا قریش کی ہر ذیلی شاخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتے داری کا تعلق تھا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تمہارے ساتھ جو رشتے داری ہے' تم اس کے حوالے سے صلہ رحمی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِّنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنَى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ فَقُلْتُ

3174- اخرجه البخاري (٦/٦٠٨): كتاب المناقب: باب: قول الله تعالىٰ (يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر و انثى ــــ) (الحجرات: ١٣) حديث (٣٤٩٧)، و طرفه من (٤٨١٨)، و احمد (١/٢٢٩)، (١/٢٨٦).

الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ابْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ (وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبداللہ بیان کرتے ہیں: بنومرہ کے ایک بزرگ آدمی نے مجھے یہ بات بتائی: میں کوفہ آیا' تو مجھے بلال بن ابوبلدہ کے بارے میں بتایا گیا تو میں نے کہا: اس کے انجام میں تو عبرت پائی جاتی ہے' پھر میں اس کے پاس گیا' تو وہ اپنے اسی گھر میں قید تھا جو اس نے خود بنایا تھا۔ اسے اذیت پہنچانے کی وجہ سے اور مار پیٹ کی وجہ سے اس کی شکل وصورت تبدیل ہو چکی تھی۔ اس کے بدن پر ایک پرانا سا لباس تھا۔ میں نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) کہا: الحمدللہ! اے بلال! مجھے تمہارا وہ وقت بھی یاد ہے جب تم ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور وہاں کوئی غبار نہیں ہوتا تھا' لیکن تم ناک پر رومال رکھ لیتے تھے اور آج تمہاری یہ حالت ہے۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں عباد کا بیٹا ہوں اور بنومرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ تو بلال نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں' شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں بہت نفع پہنچائے۔ تو میں نے کہا سناؤ۔ تو اس نے کہا: ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بندے کو جو بھی چھوٹی یا بڑی تکلیف لاحق ہوتی ہے' وہ اس کے کسی گناہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے' اور وہ گناہ تو بہت زیادہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہیں جو مصیبت لاحق ہوتی ہے' تو یہ تمہارے اپنے اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے' اور وہ بہت سے گناہوں سے درگزر کر لیتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الزُّخْرُفِ

باب 44: سورہ زخرف سے متعلق روایات

3176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3176۔ اخرجه ابن ماجه (۱۹/۱): كتاب المقدمة: باب: اجتناب البدع والجدل، حديث (۴۸)، و احمد (۲۵۲/۵، ۲۵۶)۔

وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ

توضیح راوی: وَحَجَّاجٌ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ

◄► حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی قوم ہدایت حاصل کر لینے کے بعد اس وقت تک گمراہی کا شکار نہیں ہوتی جب تک ان کے درمیان جھگڑا نہیں ہو جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ یہ بات تمہارے سامنے صرف اس لیے بیان کرتے ہیں: تا کہ بحث کریں اور وہ لوگ بحث کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حجاج بن دینار کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حجاج ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

ابوغالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الدُّخَانِ

باب 45: سورہ دُخان سے متعلق روایات

3177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ سَمِعَا اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَا سُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ (رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

3177۔ اخرجه البخاری (۸/ ۳۷۰): كتاب التفسير: باب: سورة الروم، حديث (۴۷۷۴) و طرفه فی (۴۸۲۴)، و مسلم (۴/ ۲۱۵۵): كتاب صفات المنافقين و احكامهم باب: الدخان، حديث (۳۹/ ۲۷۹۸)، و احمد (۱/ ۳۸۰، ۴۳۱، ۴۴۱)، و الحميدی (۱/ ۶۳، ۶۴)، حديث (۱۰۶، ۸

مُؤْمِنُوْنَ) فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَدْ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاللِّزَامُ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک واعظ نے تقریر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے، زمین سے ایک دھواں نکلے گا' جو کفار کی سماعتوں کو ختم کردے گا' اور مومن کو اس کے نتیجے میں زکام کی سی کیفیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ غصے میں آگئے، وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جب آدمی سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جسے وہ جانتا ہو' تو وہ اپنے علم کے مطابق جواب دیدے۔ یہاں منصور نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' لیکن جب انسان سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کا اسے علم نہ ہو' تو وہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' کیونکہ آدمی کے علم میں یہ بات شامل ہے کہ جب اس سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا تو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے:

"تم یہ فرمادو! میں اس بات پر تم سے اجر طلب نہیں کرتا اور میں اپنی طرف سے بات نہیں بناتا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نافرمانی کر رہے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی:

"اے اللہ ان لوگوں کے خلاف' قحط سالی کے سات سالوں کے ذریعے' میری مدد کر' جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے سات سال تھے۔"

تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی گرفت میں لے لیا اور ان کی سب چیزیں ختم ہو گئیں، یہاں تک کہ لوگ کھالیں اور مردہ جانور کھانے لگے۔ بعض راویوں نے یہاں ہڈیوں کا ذکر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (ان لوگوں کو یہ محسوس ہوتا تھا) جیسے زمین سے دھواں نکل کر جا رہا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہلاکت کا شکار ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لیے دعا کیجئے یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ہے۔

"تو اس دن کا انتظار کرو جب آسمان دھواں ظاہر کرے گا' جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔"

منصور نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم تو مومن ہیں۔"

تو کیا آخرت کا عذاب دور کیا جائے گا؟

(حضرت عبداللہ نے فرمایا) بطشہ' لزام اور دخان ظاہر ہو چکے ہیں۔

ایک راوی نے یہ بات نقل کی ہے، چاند سے متعلق نشانی ظاہر ہو چکی ہے' اور ایک نے کہا ہے، رومیوں سے متعلق نشانی ظاہر

ہو چکی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: لزام سے مراد غزوۂ بدر ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُوسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر مومن کے لیے دو دروازے ہیں، ایک کے ذریعے اس کے اعمال اوپر جاتے ہیں اور ایک کے ذریعے اس کا رزق نیچے آتا ہے جب مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''نہ ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبید اللہ اور یزید بن ابان رقاشی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ

باب 46: سورۃ احقاف سے متعلق روایات

3179 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُرِيدَ عُثْمَانُ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَ

3179۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۳۰/۲): كتاب الادب: باب: تغيير الاسماء، حديث (۳۷۳۴)، و احمد (۴۵۱/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۸۰) حديث (۴۹۸)

فِیَّ اٰیَاتٌ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیَّ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ) وَنَزَلَتْ فِیَّ (قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ) اِنَّ لِلّٰهِ سَیْفًا مَغْمُوْدًا عَنْکُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ قَدْ جَاوَرَتْکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِیْهِ نَبِیُّکُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِیْرَانُکُمُ الْمَلَائِکَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَیْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْکُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْیَهُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعَیْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

◆◆ عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیے جانے کا موقع آیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام آئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جا کر انہیں مجھ سے دور رکھیں۔ آپ کا اندر رہنے کے مقابلے میں باہر رہنا میرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میرا نام زمانۂ جاہلیت میں فلاں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا' میرے بارے میں اللہ کی کتاب کی آیات بھی نازل ہوئیں۔ یہ آیت میرے بارے میں ہی نازل ہوئی:

''اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس بات کی گواہی دی جو اس کی مانند ہے' اور وہ تو ایمان لے آیا مگر تم نے تکبر اختیار کیا بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا''

یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی:

''تم یہ فرما دو! میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔''

(پھر حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا) بے شک! اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں ہے' اور تمہارے اس شہر میں فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں' یہ وہ شہر ہے' جس میں تمہارے نبی تشریف لاتے تھے' تو ان صاحب (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی تلوار تمہارے لیے نکل آئے گی جو ابھی میان میں ہے' اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو ان لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی مار دو' اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی مار دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

شعیب بن سفیان نے اسے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن سلام کے پوتے کے حوالے سے' ان کے

دادا حضرت عبداللہ بن سلام کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

3180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى مَخِيلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تھے (تو بے چینی کے عالم میں) کبھی اندر آتے تھے کبھی باہر تشریف لایا کرتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم (ہو سکتا ہے) یہ وہی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جب انہوں نے بادل کو اپنی وادی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيْلَ اَوِ اسْتُطِيْرَ مَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا اَوْ كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَّكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3180۔ اخرجه البخاری (۳٤۷/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من قوله (و هو الذى ير سل الرياح بشرا بين يدى رحمة) (الاعراف:۵۷)، هديث (۳۲۰٦)، وطرفه من (٤۸۲۹)، و مسلم (۲۸۵/۳، ۲۸٦الابى): كتاب صلاة الاستسقاء: باب: التعوذ عن روية الريح و الغيم و الفرح بالمطر حديث (١٤، ۸۹۹/١۵)، و ابن ماجه (۱۲۸۰/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا راى السحاب و المطر، حديث (۳۸۹۱)، و احمد (۲٤۰/٦)۔

3181۔ اخرجه مسلم (۳٤۲/۲ ۔ الابى): كتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءة من الصبح و القراءة على الجنة، حديث (۱۵۰/٤۵۰)، و ابو داؤد (٦۹/١): كتاب الطهارة: باب: الوضوء بالنبيذ، حديث (۸۵)، و احمد (٤۳٦/١)، وابن خزيمة (٤٤/١)، حديث (۸۲)۔

علقمہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (جنات) کی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی رات میں آپ میں سے کوئی ایک ساتھ تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا۔ آپ ﷺ اس وقت مکہ میں تھے' تو ہم یہ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے' یا آپ ﷺ کو اغواء کر لیا گیا ہے۔ وہ رات کاٹنی بہت مشکل تھی۔ جب صبح ہوگئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب صبح قریب تھی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ غارِ حرا سے تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جنوں کا ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا' تو میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا تھا' تو میں نے ان کے سامنے قرأت کی۔"

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں ان جنات کے نشانات' آگ کے نشانات دکھائے۔

شعبی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے، (نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے) ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے زادِ راہ مانگا، وہ جزیرہ کے رہنے والے جنات تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے گا وہ تمہارے ہاتھوں میں آجائے گی اور اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوگا' اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کے لیے چارے کی حیثیت رکھے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ان دو چیزوں کے ذریعے استنجا نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کی خوراک ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 47: سورۂ محمد سے متعلق روایات

3182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

3182- اخرجه البخاری (۱۱/۱۰٤): کتاب الدعوات: باب: استغفار النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی الیوم و اللیلة، حدیث (٦٣٠٧)، و ابن ماجه (۱۲٥٤/۲): کتاب الادب: باب: الاستغفار، حدیث (۳۸۱٥)، و احمد (۲۸۲/۲، ۳٤۱، ٤٥۰).

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم اپنے ذنب اور مومنین و مومنات کے ذنب کے لیے مغفرت طلب کرو۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک دن میں (یعنی روزانہ) اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

''میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ (جس کے یہ الفاظ ہیں)

''میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

اس روایت کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' روایت کیا ہے۔

3183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ) قَالُوْا وَمَنْ يُّسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَيْضًا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر تم منہ پھیر لو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا' اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔''

تو لوگوں نے عرض کی، ہماری جگہ اور کون سے لوگ آئیں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کی قوم کے لوگ' یہ اور اس کی قوم کے لوگ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ اس کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی نے اس روایت کو علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

3184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ ابْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَثِيرَ

اسنادِ دیگر: وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُعَلَّقٌ بِالثُّرَيَّا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم منہ پھیرلیں تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ انہیں لے آئے گا' اور وہ ہماری مانند نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں موجود تھے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی، اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر ایمان اور اوجِ ثریا پر بھی ہو' تو فارس کے کچھ لوگ اس تک پہنچ جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔

علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے' بہت سی روایات نقل کی ہیں اور علی نے ہی یہ حدیث ہمیں سنائی ہے' جو اسماعیل بن جعفر کے حوالے سے' عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے' منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ثریا کے ساتھ لٹکا ہوا۔''

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

باب 48: سورۃ الفتح سے متعلق روایات

3185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ وَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا

3185- اخرجه مالك (١/٣؛ ٢٠٣، ٢٠٤): كتاب القرآن: باب: ما جاء من القرآن، حديث (٩)، و البخاري (٨/٤٤٦): كتاب التفسير: باب: (انا فتحنالك فتحا مبينا)، حديث (٤٨٣٣)، و احمد (١/٣١).

يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي مِنْهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ مُرْسَلًا

◆◆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ایک دفعہ ایک سفر میں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہ دیا، میں نے دوبارہ بات کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، میں نے پھر بات کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، میں نے اپنی سواری کو حرکت دی اور ایک طرف ہٹ گیا، میں نے سوچا اے خطاب کے بیٹے تمہاری ماں تمہیں روئے، تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ مخاطب کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ تمہارے بارے میں مناسب یہی ہے کہ (تمہارے بارے میں) قرآن نازل ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد ہی میں نے کسی شخص کو بلند آواز میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! گزشتہ رات مجھ پر ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک یہ ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے)۔

(وہ سورت یہ ہے:)

"بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح نصیب کی ہے۔"

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) حَتّٰى بَلَغَ (فَوْزًا عَظِيمًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

"تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ ذنب اور بعد والے ذنب کی مغفرت کردے۔"

3186- اخرجه مسلم (٦/٤٢٨ - الابی): كتاب الجهاد: باب: صلح الحديبية فی الحديبية، حديث (١٧٨٦/٩٧)، واخرجه الامام احمد (١٢٢/٣ - ١٣٤ - ١٧٣ - ١٩٧ - ٢١٥ - ٢٥٢)، وعبد بن حميد: ص ٣٥٨: حديث (١١٨٨).

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی' تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کو بہت' بہت مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخرت میں کیا سلوک ہوگا' لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ (نے ارشاد فرمایا:) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنات میں داخل کرے جن میں نہریں بہتی ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''عظیم کامیابی ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں مجمع بن جاریہ سے حدیث منقول ہے۔

3187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ اَنْ يَقْتُلُوهُ فَاُخِذُوا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسّی افراد صبح کی نماز کے وقت تنعیم پہاڑ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر (حملہ کرنے کے لیے) اترے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کو شہید کر دیں۔ ان سب کو پکڑ لیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں یہ) آیت نازل کی:

''اور وہی وہ ذات ہے جنہوں نے ان لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

3187۔ اخرجه مسلم (۱٤٤۲/۳): كتاب الجهاد والسير: باب: قول الله تعالىٰ (وهو الذى كف ايديهم). الآية، حديث (۱۸۰۸/۱۳۳)، و ابوداؤد (٦۷/۲): كتاب الجهاد: باب: في المن على الاسير بغير فداء، حديث (۲٦۸۸)، و احمد (۱۲۲/۳، ۱۲٤، ۲۹۰) وعبد بن حميد ص (۳٦۳)، حديث (۱۲۰۸).

3188۔ اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (۱۳۸/٥).

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ قَالَ وَسَأَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ طفیل بن ابی اپنے والد (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

"اور اس نے تقویٰ کی بات پر انہیں قائم رکھا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے ہم اس روایت کے "مرفوع" ہونے کو صرف حسن بن قزع کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام ابوزرعہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں صرف اسی سند کے حوالے سے "مرفوع" ہونے کا علم تھا۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ

باب 49: سورۃ الحجرات سے متعلق روایات

3189 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

متن حدیث: اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِي فَقَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) قَالَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ مُرْسَلٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سفارش کی' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کی قوم کا گورنر مقرر کر دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

3189۔ اخرجه البخاري (٨/٤٥٧): كتاب التفسير: باب: (ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون)، حديث (٤٨٤٧)، والنسائي (٨/٢٢٦): كتاب الادب القضاة: باب: استعمال الشعراء، حديث (٥٣٨٦)، و احمد (٤/٦٠٤).

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اسے گورنر مقرر نہ کریں۔ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آپس میں بحث شروع کی، یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔''

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی بات کرتے تھے' تو ان کی بات سنائی نہیں دیتی تھی۔ جب تک اسے غور سے سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے جدامجد یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا (کہ ان کا طرزِ عمل کیا تھا؟)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے ''مرسل'' طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

متنِ حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ فِیْ قَوْلِهٖ (اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ) قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِیْ زَيْنٌ وَّاِنَّ ذَمِّیْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

''بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجرے کے باہر سے بلاتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! میری تعریف' خوبی اور میری مذمت' رسوائی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ کی شان ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِیِّ عَنْ

3190۔ تفردبه الترمذی انظر تحفة (۴۳/۲)، حديث (۱۸۲۹) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن جرير الطبری فی تفسيره (۳۸۱/۱۱)، برقم: (۳۱۶۷۶) عن البراء بن عازب۔

3191۔ اخرجه ابوداؤد (۷۰۹/۲): كتاب الادب: باب فی الالقاب، حديث (۴۹۶۲)، و ابن ماجه (۱۲۳۱/۲): كتاب الادب: باب: الالقاب، حديث (۳۷۴۱)، و احمد (۶۹/۴، ۲۶۰)، (۳۸۰/۵)۔

شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: اَبُوْ جَبِيْرَةَ هُوَ اَخُو ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ خَلِيفَةَ اَنْصَارِیٌّ وَّاَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ صَاحِبُ الْهَرَوِیِّ بَصْرِیٌّ ثِقَةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيٰى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے بعض لوگوں کے دو نام ہوتے تھے، بعض کے تین نام ہوتے تھے، بعض اوقات ان میں سے کسی ایک نام کے ذریعے بلایا جاتا' تو وہ آدمی اس نام کو ناپسند کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ایک دوسرے کو (برے) القاب سے نہ بلاؤ''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوجبیر' حضرت ثابت بن ضحاک بن خلیفہ انصاری کے بھائی ہیں اور ابوزید نامی راوی سعید بن ربیع ہیں' جو ہروی کے شاگرد ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

اس روایت کو ابوسلمہ نے بشر بن مفضل کے حوالے سے داؤد بن ابوہند کے حوالے سے' شعبی کے حوالے سے' ابوجبیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ (وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ) قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوحَى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ سَاَلْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ

3192۔ تفردبه الترمذی انظر تحفة (۴۷۱/۳)، حدیث (۴۳۸۳)، من اصحاب الکتاب الستة، و ذکره السیوطی فی (الدر المنثور) (۹۳/۶-۹۴)، و عزاه لعبد بن حمید وللترمذی و صححه، ولابن مردویه عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری.

ابونضرہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات ماننے لگ جائے تو تم مشکل کا شکار ہو جاؤ گے۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے نبی ہیں جن کی طرف وحی کی گئی ہے

تمہارے بہترین پیشوا (یعنی صحابہ کرام) اگر وہ نبی علیہ السلام بہت سے معاملات میں ان کی بات ماننے لگ جائیں تو وہ لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں تو تمہارا عالم کیا ہوگا؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے مستمر بن ریان نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

3193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَّغَيْرُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباء و اجداد کی وجہ سے تکبر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں ایک وہ جو نیک پرہیزگار ہوں، اللہ کی بارگاہ میں معزز ہوں اور وہ جو گناہگار، بدبخت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوں۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا ہے اور تمہارے مختلف خاندان اور قبائل بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو

زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' ابن عمر سے نقل کردہ' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ عبداللہ بن جعفر' علی بن مدینی کے والد ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حسب (مال کے حوالے سے' ہے) اور عزت (تقویٰ کے حوالے سے' ہے)۔

یہ حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے سلام بن ابومطیع نے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ق

باب 50: سورۂ "ق" سے متعلق روایات

3195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ (هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ) حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3194- اخرجه ابن ماجه (١٤١٠/٢): كتاب الزهد: باب الورع و التقوى، حديث (٤٢١٩)، و احمد (١٠/٥)۔

3195- اخرجه البخاری (٥٥٤/١١): كتاب الايمان و النذور، باب: الحلف بعزة الله و صفاته، و كلماته، حديث (٦٦٦١) ومسلم (٢١٨٧/٤)، كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، حديث (٢٨٤٨/٣٧)، و احمد (١٣٤/٣، ١٤١، ٢٢٩، ٢٣٤)، و عبد الله بن احمد (٢٧٩/٣)، و عبد بن حميد ص (٣٥٦) حديث (١١٨٢)۔

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا' تو وہ یہ کہے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم (اتنا ہی کافی ہے) پھر اس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الذَّارِيَاتِ

باب 51: سورۃ الذاریات سے متعلق روایات

3196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِىْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَّذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِىْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ (اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَىْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ) الْاٰيَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَّامٍ اَبِى الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِىُّ اَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِىِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوًا مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ اَيْضًا

3196- اخرجه ابن ماجه (٢/٩٤١): كتاب الجهاد: باب: الرايات و الالوية، حديث (٢٨١٦)، و احمد (٤٨١/٣)، و احمد (٤٨١/٣، ٤٨٢) من طريق عاصم بن ابى النجود عن الحارث بن حسان به.

ابووائل ربیعہ قبیلے کے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کے سامنے عاد قبیلے کے ایک قاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں عاد قبیلے کے قاصد کی مانند ہو جاؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عاد قبیلے کے قاصد کا کیا معاملہ ہے؟ تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسے شخص سے پوچھا ہے جو اس بات سے واقف ہے عاد قبیلے میں جب قحط پڑ گیا تو انہوں نے "عیل" نامی آدمی کو بھیجا، اس نے بکر بن معاویہ کے ہاں پڑاؤ کیا تو بکر نے اسے شراب پلائی اور دو کنیزوں کا گانا سنایا۔ پھر وہ وہاں سے نکلا اور "مہرہ" کے پہاڑوں کی طرف چل دیا۔ اس نے یہ کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیے حاضر نہیں ہوا کہ کسی بیمار کی دوا دارو کروں یا قیدی کا فدیہ ادا کروں تو اپنے بندوں کو جو چاہے پلا اور اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا۔ ان مناجات کے ذریعے اس نے بکر بن معاویہ کا شراب پلانے کا شکریہ ادا کیا۔

تو اس کے سامنے کئی بدلیاں آئیں۔ اس سے کہا گیا: تم اس میں سے کسی ایک کو اختیار کر لو! تو اس نے ان میں سے (زیادہ) سیاہ والی بدلی کو اختیار کیا۔ اس سے کہا گیا: اب تم جلی ہوئی راکھ لے لو جو عاد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں چھوڑے گی۔

انہوں نے یہ بھی ذکر کیا، ان لوگوں پر اتنی ہوا چھوڑی گئی تھی جو اس حلقے کے برابر تھی۔ ان کی مراد انگوٹھی کا حلقہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جب ہم نے ان پر تیز چلنے والی ہوا کو بھیجا جس نے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا وہ جس چیز پر سے گزرتی تھی اسے بوسیدہ (ہڈیوں کی طرح) تباہ و برباد کر دیتی تھی۔"

یہی روایت کئی راویوں نے سلام ابوالمنذر کے حوالے سے عاصم کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے حارث بن حسان سے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن یزید ہے۔

حارث بن یزید بصری بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں سیاہ جھنڈے لہرا رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عمرو بن العاص کو کسی خاص سمت میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے جو سفیان بن عیینہ کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے۔

ایک قول کے مطابق یہاں راوی کا نام حارث بن حسان ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الطُّوْرِ

باب 52: سورۃ طور سے متعلق روایات

3197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِدْبَارُ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّرِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ اَيُّهُمَا اَوْثَقُ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِىْ اَرْجَحُ قَالَ وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِىْ قَالَ وَالْقَوْلُ عِنْدِىْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَّرِشْدِيْنُ اَرْجَحُ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاَقْدَمُ وَقَدْ اَدْرَكَ رِشْدِيْنُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّرَآهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، (سورۂ طور میں استعمال ہونے والے الفاظ)

''ستاروں کے بعد'' سے مراد (فجر کی) دو سنتیں ہیں سجود کے رخصت ہونے سے مراد مغرب کے بعد والی سنتیں ہیں۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' جسے محمد بن فضیل نے رشدین بن کریب سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری سے محمد اور رشدین بن کریب کے بارے میں دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میں محمد (بن فضیل) کو ترجیح دیتا ہوں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس کے بعد میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) سے یہی سوال کیا: تو انہوں نے بھی یہی فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میرے نزدیک امام ابومحمد (دارمی) کی رائے درست ہے' اور محمد (بن فضیل) کے مقابلے میں رشدین نامی راوی مقدم ہیں۔ رشدین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے' اور ان کی زیارت کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالنَّجْمِ

باب 53: سورۃ النجم سے متعلق روایات

3198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُّرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

3197۔ تفردبه الترمذی التحفة (۲۰۲/۵)، حدیث (۶۳۴۸) من اصحاب الکتب السنة، وذکرہ السیوطی فی الدر المنثور (۱۵۲/۶) وعزاہ لابن جریر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس۔

3198۔ اخرجه مسلم (۵۳۷/۱، ۵۳۸ الابی): کتاب الایمان: باب: من سدرۃ المنتهی، حدیث (۱۷۳/۲۷۹)، والنسائی (۲۲۳/۱): کتاب الصلاۃ: باب فرض الصلاۃ، حدیث (۴۵۱)، و احمد (۳۸۷/۱، ۴۲۲) عن مرۃ عن عبد اللہ به۔

متن حدیث: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ قَالَ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَّاُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ (اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى) قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَاَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں زمین کی جانب سے چڑھنے والی چیزیں اس مقام تک ہی پہنچتی ہیں اور اس مقام سے زمین کی جانب چیزیں منتقل کی جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے (افراد کے) تمام کبیرہ گناہ معاف کر دیئے گئے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی شخص کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب سدرۃ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپا''۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے، سدرۃ چھٹے آسمان میں ہے۔

صفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس کو ڈھانپنے والی چیز سونے کے پروانے تھے پھر انہوں نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: وہ اس طرح اُڑ رہے تھے۔

مالک بن مغول نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، وہاں تک جا کر مخلوق کا علم ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے اوپر کیا ہے؟ مخلوق کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3199 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) فَقَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

◆◆ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں نے زر بن حبیش سے اس بارے میں دریافت کیا:

''تو وہ کمان کے دو کناروں کی طرح، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے''۔

3199- اخرجه البخاري (۴۷۶/۸): كتاب التفسير: باب: فكان قاب قوسين او ادنى، حديث (۴۸۵۶)، و مسلم (۱/۵۳۸، ۵۳۹ الابي): كتاب الايمان: باب: من ذكر سدرة المنتهى، حديث (۱۷۴/۲۸۰) و احمد (۱/۳۹۸، ۱/۴۱۲، ۴۶۰).

تو انہوں نے فرمایا، مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا جن کے 600 پر تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

3200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ (لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى) فَقَالَتْ اَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهِ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ) فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِیْ صُوْرَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِیْ جِيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى دَاوُدُ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ دَاوُدَ اَقْصَرُ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

◆◆ امام شعبی بیان کرتے ہیں، میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ملاقات کعب احبار سے ہوئی تو انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: اور پھر بلند آواز میں تکبیر کہی، یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ تو حضرت کعب احبار نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار عطا کیا، اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دو مرتبہ دیدار کیا۔

مسروق بیان کرتے ہیں، بعد میں' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات کہی ہے' جس کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ذرا ٹھہریں جلدی نہ کریں۔ پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی:

"تو اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو دیکھا"

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے؟ اس سے مراد (حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا ہے)۔ تمہیں کس نے کہا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے' یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) کوئی ایسی چیز چھپائی جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا تھا' یا یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم بھی تھا۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل کرتا ہے۔''

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا): وہ شخص بہت بڑا بہتان لگائے گا' جو ان باتوں کا قائل ہوگا البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب' ایک مرتبہ ''جیاد'' کے مقام پر جب ان کے 600 پر تھے' اور انہوں نے افق کو بھر دیا تھا۔

داؤد بن ابوہند نے شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

داؤد نامی راوی کی روایت مجالد نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں مختصر ہے۔

3201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ) قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِىْ هُوَ نُوْرُهُ وَقَالَ اُرِيَهُ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔ میں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن وہ بصارت کا ادراک کر سکتا ہے۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ اس وقت ہے' جب وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی کرے جو اس کا نور ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3202 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى) (فَاَوْحٰى اِلٰى

3201- تفردبه الترمذى انظر التحفة (۱۲۳/۵)، حديث (۶۰۴۰)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرى فى تفسيره (۵۱۴/۱۱)، برقم (۳۲۴۸۸).

3202- تفردبه الترمذى انظر تحفة (۲۷۵/۵)، حديث (۶۵۶۳)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرى فى تفسيره (۵۱۴/۱۱)، برقم (۳۲۴۸۹).

عَبْدِهِ مَا اَوْحٰى) (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور جب اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے دیکھا تھا سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔''

''اور اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو بھی اس نے وحی کرنی تھی۔''

''اور وہ کمان کے دو کناروں کی طرح ہو گئے، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ اَبِي رِزْمَةَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ان کے دل نے اس چیز کو جھٹلایا نہیں' جو انہوں نے دیکھا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنے دل کی آنکھوں کے ذریعے کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْ اَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کرتا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیا سوال کرتے؟ تو میں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

3203- تفردبه الترمذى انظر تحفة (١٤١/٥)، حديث (٦١٢١)، من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير الطبرى فى تفسيره (٥١٠/٦)، برقم: (٣٢٤٥٩) عن ابن عباس.

3204- اخرجه مسلم (٥٤٦/١ - ابى): كتاب الايمان: باب: فى قوله صلى الله عليه وسلم ، نور انى اراه و من قوله: رايت نوراً، حديث (٢٩١، ١٧٨/٢٩٢)، و احمد (١٤٧/٥، ١٧٠، ١٧٥، ١٥٧).

سوال کیا تھا' تو آپ ﷺ نے جواب دیا تھا:

''وہ تو نور ہے میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِىْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس نے جو دیکھا اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک ریشمی جوڑے میں دیکھا، انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیا ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ) قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَىُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائی سے بھی' البتہ صغیرہ گناہوں (کا معاملہ مختلف ہے)''۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

3205۔ اخرجه احمد (۱/۳۹۴، ۴۱۸) عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود فذكره.

3206۔ تفردبه الترمذى انظر تحفة (۹۷/۵)، حديث (۵۹۴۹)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابن جرير فى تفسيره (۵۲۷/۱۱)، برقم (۳۲۵٦۷) عن ابن عباس.

''اے اللہ! اگر تو نے مغفرت کرنی ہے' تو سب گناہوں کی مغفرت کر دے تیرا کون سا بندہ ایسا ہے' جو گناہ نہیں کرتا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ

باب 54: سورۂ قمر سے متعلق روایات

3207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا يَعْنِي (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگ منیٰ میں موجود تھے، چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے کی طرف ہو گیا اور ایک ٹکڑا اس کے آگے کی طرف ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم گواہ ہو جاؤ''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اسی حدیث کا ذکر (اس آیت میں ہے)

''قیامت قریب آ گئی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) اِلٰى قَوْلِهِ (سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ) يَقُوْلُ ذَاهِبٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3207۔ اخرجه البخاري (٦/ ٧٣٠): كتاب المناقب: باب: سوال المشركين ان يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر، حديث (٣٦٣٦)، طرفة من (٣٨٦٩، ٣٨٧١، ٤٨٦٤، ٤٨٦٥)، ومسلم (٤/ ٢١٥٨): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر، حديث (٤٤/ ٢٨٠٠)، و احمد (١/ ٣٧٧، ٤٤٧، ٤٥٦) من طريق ابي معمر عن عبد الله به.

3208۔ اخرجه البخاري (٦/ ٧٣٠): كتاب المناقب: باب: سوال المشركين ان يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر، حديث (٣٦٣٧)، و اطرافه من (٣٨٦٨، ٤٨٦٧، ٤٨٦٨)، ومسلم (٤/ ٢١٥٩): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر، حديث (٤٦/ ٢٨٠٢)، و احمد (٣/ ١٦٥، ٢٠٧، ٢٢٠، ٢٧٥) و عبد الله بن احمد في الزوائد (٣/ ٢٧٨)، و عبد بن حميد ص (٣٥٦) حديث (١١٨٤) كلهم عن قتادة عن انس به.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معجزے کا مطالبہ کیا' تو مکہ میں دومرتبہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو چکا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''جاری رہنے والا جادو''

راوی بیان کرتے ہیں: آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''مستمر'' سے مراد جانے والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم گواہ ہو جاؤ''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ گواہ ہو جاؤ''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هٰذَا

3211- اخرجه احمد (٨١/٤) عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه به.

الْجَبَلِ وَعَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهٗ

◆◆ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چاند شق ہوگیا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے ہوگئے، ایک پہاڑ کے اِس طرف تھا اور دوسرا پہاڑ کے اُس طرف تھا' تو لوگوں نے کہا، حضرت محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے' تو ان میں سے کسی نے یہ کہا: اگر انہوں نے ہم پر جادو کیا ہے' تو یہ سارے لوگوں پر جادو کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتے۔

بعض راویوں نے اس کو حصین کے حوالے سے' جبیر بن محمد کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت جبیر بن مطعم کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش کے مشرکین تقدیر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جس دن انہیں آگ میں ان کے چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا، جہنم کا ذائقہ چکھ لو! بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ

باب 55: سورۃ الرحمٰن سے متعلق روایات

3213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

3213۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۳۵۹/۲)، حدیث (۱۷، ۳)، من اصحاب الکتاب الستة، و اخرجه الحاکم فی المستدرك (۴۷۳/۲) وقال: صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه، ووافقه الذهبی، وذکره السیوطی فی الدر المنثور (۱۸۹/۶۲)، و عزاه للترمذی و ابن المنذر و ابی الشیخ فی العظمة و للحاکم و صححه و لابن مردویه و للبیهقی فی (الدلائل) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه۔

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ (فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

توضیحِ راوی: قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ كَاَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِىْ وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِىْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَاَنَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهٗ يَعْنِىْ لِمَا يَرْوُوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَاكِيْرِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيْرَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ اَحَادِيْثَ مُقَارِبَةً

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے سورۃ الرحمٰن شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی' تو وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنات سے ملاقات کے دوران اسے جنوں کے سامنے تلاوت کیا تھا' تو انہوں نے تمہارے مقابلے میں بہتر ردعمل دیا تھا۔ میں جب کبھی ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کرتا تھا:

''تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''

تو وہ جنات یہ کہتے: اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں' جس کو ہم جھٹلا سکیں' ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ولید بن مسلم کی زہیر بن محمد سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں، شام کے رہنے والے زہیر بن محمد وہ شخص نہیں ہیں' جن کے حوالے سے عراق میں روایات نقل کی جاتی ہیں، بلکہ یہ کوئی دوسرے صاحب ہیں۔ ان کا نام تبدیل کر دیا جاتا ہے' کیونکہ ان کے حوالے سے' منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل شام نے ان کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جو منکر ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔ اہل عراق نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جو (درست) ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ

باب 56: سورۂ واقعہ سے متعلق روایات

3214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَّاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) وَفِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ) وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَئُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے، کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے' اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال نہیں آسکتا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)

اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ یہ اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ عمل کرتے تھے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے)

جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو اسے پار نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا)

جنت میں تھوڑی سی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''جس شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا' وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَاِنْ شِئْتُمْ فَاقْرَئُوْا

3215- اخرجه البخاری (۳۶۸/۶): کتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۵۱)، و احمد (۱۳۵/۳، ۱۶۴، ۱۱۰، ۱۸۵، ۲۰۷)، و عبد بن حمید ص (۳۵۶)، حدیث (۱۱۸۳).

(وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار شخص ایک سو سال تک چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکے گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں اور بہتے ہوئے پانی ہیں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3216 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: فِىْ قَوْلِهٖ (وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ) قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ ارْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوْعَةِ فِى الدَّرَجَاتِ وَالدَّرَجَاتُ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے)

''اور اونچے بچھونے (یعنی بیٹھنے کی جگہ یا تخت)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ 100 برس کی مسافت کے برابر ہے۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اسے صرف رشدین کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ بچھونے اتنی بلندی پر ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

ان بلند بچھونوں سے مراد درجات کی بلندی ہے اور درجات کا یہ عالم ہے کہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

3217 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ

اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

اختلافِ سند: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم نے اپنا حصہ یہ مقرر کیا ہے کہ تم جھٹلاتے ہو''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)

یعنی تمہارا شکر کرنا یہ ہے: تم آگے سے یہ کہتے ہو: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔ ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسرائیل کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان ثوری نے عبد اعلیٰ کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

3218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِیُّ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِیْ قَوْلِهٖ (اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَآءً) قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ اللَّائِیْ كُنَّ فِی الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ

توضیح راوی: وَمُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِیُّ يُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ہم نے ان کی بہترین نشوونما کی ہے''۔

3217۔ اخرجه احمد (۱/۷۹، ۱۰۸)، و عبد الله بن احمد (۱/۱۳۱)۔

3218۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۴۳۳۱)، حدیث (۱۶۷۶) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الطبری فی التفسیر (۱۱/ ۶۴۰، ۶۴۱)، برقم (۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶) عن انس بن مالك۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان کی نشوونما بہترین اس حوالے سے ہے کہ وہ دنیا میں بوڑھی تھیں، ان کی آنکھیں کمزور تھیں، ان کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم ایسی کے "مرفوع" ہونے کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

3219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوٰى عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ مَيْسَرَةَ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا مُرْسَلًا وَّرَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَاشِمُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْهَرَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے بالوں میں سفیدی آ گئی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح نے اس روایت کو ابواسحاق کے حوالے سے ابومیسرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ابواسحاق کے حوالے سے ابومیسرہ کے حوالے سے اس روایت کا کچھ حصہ "مرسل" کے طور پر منقول ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے ابواسحاق کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے شیبان کی ابواسحاق سے نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

یہ روایت ہاشم بن ولید ہروی نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَدِيْدِ

باب 57: سورۂ حدید سے متعلق روایات

3219- تفردبه الترمذی انظر التحفة (١٥٧/٥)، حديث (٦١٧٥) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فی المستدرك (٤٧٦/٢)، وقال: صحيح علی شرط البخاری و لم يخرجاه، و وافقه الذهبی.

3220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهُ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآئَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرَضِيْنَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ رَجُلًا بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالُوْا اِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَّهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِیْ كِتَابِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اصحاب تشریف فرما تھے، اسی دوران بادل آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں اور اس کی عبادت نہیں کرتے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بلند چھت ہے جس کے ذریعے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جس کا کوئی

3220۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۹/۳۱۸)، حديث (۱۲۲۵۳) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبری فی تفسيره (۱۱/۶۷۰)، برقم (۳۳۵۹۳) عن سعيد عن قتادة

ستون نہیں ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان **500** برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو اس پر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر دو آسمان ہیں، جن دونوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور یہ بات بیان کی کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر عرش ہے، اور ساتویں (آسمان سے اتنا اوپر ہے) جتنا ساتواں آسمان زمین سے (دور ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو اس سے نیچے کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے نیچے ایک اور زمین ہے، اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے سات زمینیں گنوائیں جن میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر تم نیچے کی طرف کوئی رسی پھینکو تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہی گرے گی۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے، اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہ روایت ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید کے حوالے سے، روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی وضاحت بیان کی ہے: وہ رسی اللہ تعالیٰ کی قدرت، بادشاہت میں گرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ موجود ہے، اور وہ خود عرش پر موجود ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْمُجَادَلَةِ

باب 58: سورۃ المجادلہ سے متعلق روایات

3221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِّنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلَتِيْ فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُّدْرِكَنِي النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا ذَا فَاَمْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشٰى مَا لَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَ لِيْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَيَّ فَدَفَعُوْهَا اِلَيَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَّمْ يَسْمَعْ عِنْدِيْ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ وَيُقَالُ سَلَمَةُ ابْنُ صَخْرٍ وَّيُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ

فی الباب: وَّفِي الْبَاب عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ وَهِيَ امْرَاَةُ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ حضرت سلمہ بن صخر انصاری بیان کرتے ہیں، میں ایک ایسا شخص تھا جسے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کی ایسی طاقت عطا کی گئی تھی' جو کسی دوسرے شخص کو نہیں دی گئی تھی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا' تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرلیا تا کہ رمضان (کسی غلطی کے بغیر) گزر جائے، ایسا نہ ہو کہ میں رات کے وقت صحبت کروں اور صبح صادق کا وقت ہو جائے اور میں اسے ختم نہ کرسکوں' لیکن ہوا یہ کہ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی، اس کے جسم کے کسی حصے سے کپڑا ہٹا' تو میں نے اس کے ساتھ صحبت شروع کر دی۔ میں یہ عمل کرتا رہا، یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا۔ صبح میں اپنی قوم کے پاس آیا اور ان سے کہا: تم میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس چلو تا کہ میں آپ کو اس عمل کے بارے میں بتاؤں۔ تو ان لوگوں نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہمیں تو اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن کا کوئی حصہ نازل نہ ہو جائے۔ یا نبی اکرم ﷺ ہمارے لیے کوئی ایسی بات نہ فرما دیں' جو ہمارے لیے بعد میں ندامت یا رسوائی کا باعث ہو۔ تم خود نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں جو مناسب سمجھو عرض کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ایسا ہی کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح دریافت کیا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ اب میں حاضر ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر جاری کریں، میں اسے برداشت کرلوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارتے ہوئے عرض کی، اس اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں اپنی گردن کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ پہلی خرابی ہی روزوں کی وجہ سے آئی ہے کہ میں روزے میں اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکا)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم گزشتہ رات خود بھوکے رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: جو شخص بنو زریق سے زکوۃ وصول کرنے پر مقرر ہے اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو! تم کو زکوۃ دیدے۔ تم اسے ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ، جو باقی بچے وہ اپنے اوپر خرچ کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں اپنی قوم کے افراد کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی پائی اور غلط تجویز پائی۔ مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت نصیب ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھے دیدو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام بخاری یہ کہتے ہیں، سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر نامی راوی سے خود کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

ایک قول کے مطابق: سلمہ بن صخر نامی راوی کا نام سلمان بن صخر بھی ہے۔

اس بارے میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

3222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً) قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِينَارًا قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةٌ قَالَ إِنَّكَ لَزَهِيدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ (أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) الْآيَةَ قَالَ فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةٌ يَعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَبُو الْجَعْدِ اسْمُهُ رَافِعٌ

3222- اخرجه ابن حميد ص (۵۹، ۶۰) حديث (۹۰).

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات سرگوشی میں کرو (یعنی کوئی مسئلہ دریافت کرو) تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ کر دیا کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک دینار (صدقہ مقرر کرنے کے بارے میں) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر نصف دینار؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی بھی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کتنا ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کی، کچھ جو ہونے چاہئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے تو بہت کم کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تو کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے تخفیفی حکم نازل کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ایک ''جو'' سے مراد ایک ''جو'' کے وزن جتنا سونا ہے۔ ابوجعد نامی راوی کا نام رافع ہے۔

3223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ قَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ (وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور بولا:

''السام علیکم'' (تمہیں موت آئے) لوگوں نے اسے سلام کا جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سمجھا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سلام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس نے یہ کہا ہے۔ اسے واپس میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ اسے واپس لے کر آئے تو نبی

3223۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (۳۲۱)، حديث (۱۱۱۲)، و ابن ماجه (۱۲۱۹/۲): كتاب الادب: باب: رد السلام على اهل

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے السام علیکم کہا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو اس وقت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (عَلَيْكَ مَا قُلْتَ کہہ دیا کرو)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے کہا: تم نے جو کہا ہے وہ تم پر بھی نازل ہو (یعنی تمہیں بھی موت آئے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"جب وہ تمہارے پاس آ کر تمہیں ان الفاظ کے ذریعے سلام کرتے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نازل نہیں کیا۔" (یعنی اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کے لئے جن الفاظ کا حکم دیا ہے اُس سے مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْحَشْرِ

باب 59: سورۃ الحشر سے متعلق روایات

3224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ)

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کے باغات جلوا دیے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے درخت کٹوا دیے تھے۔ یہ "بویرہ" کے مقام کی بات ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"تم نے کھجور کے جن درختوں کو کاٹ دیا یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا تاکہ وہ گناہگاروں کو رسوا کر دے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) قَالَ اللِّينَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأُمِرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلاف سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِىْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعَ مِنِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تم نے جن کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا یا جن کو ان کی جگہ قائم رہنے دیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہاں آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''لینہ'' سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''تا کہ وہ فاسق لوگوں کو رسوا کر دے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان مسلمانوں نے ان یہودیوں کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا' تو ان کے ذہن میں کھٹک پیدا ہوئی' تو کچھ لوگوں نے کہا، بعض درخت کاٹ دیئے ہیں اور بعض چھوڑ دیئے ہیں۔ اس بارے میں ہم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ جن درختوں کو ہم نے کاٹا ہے' اس کے بارے میں اللہ سے کوئی اجر پائیں گے؟ یا جو درخت ہم نے چھوڑ دیئے اس کے بارے میں کوئی گناہ ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ دیئے یا جن کو ان کی بنیادوں پر کھڑا چھوڑ دیا ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اس کو حفص بن غیاث کے حوالے سے' سعید بن جبیر سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے' حفص بن غیاث کے حوالے سے' حبیب بن ابی عمرہ کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے۔

3226 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِى الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِى السِّرَاجَ وَقَرِّبِىْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

3226- اخرجه البخاري (١٤٩/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: قوله الله عزوجل: (ويؤثرون على انفسهم و لو كان بهم خصاصة) (الحشر: ٩)، حديث (٣٧٩٨) وطرفه في (٤٨٨٩)، و من الادب المفرد ص (٢١٨)، حديث (٨٤٧)، و مسلم (١٦٢٤/٣)، كتاب الشربة: باب: اكرام الضيف وفضل ايثاره، حديث (٢٠٥٤/١٧٣).

بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری کے ہاں ایک مہمان رات کے وقت ٹھہرا، اس انصاری کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے خوراک تھی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: تم بچوں کو سلا دو، چراغ بجھا دو (اور جو کچھ بھی تمہارے پاس کھانے کے لیے ہے) اسے مہمان کے قریب کردو۔ تو اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اور وہ دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود ان کو فاقہ لاحق ہو جائے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْمُمْتَحِنَةِ

باب 60: سورۃ الممتحنہ سے متعلق روایات

3227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِی رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ يَقُولُ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ فِيهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَاْتُونِی بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِی مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِی قُرَيْشٍ وَّلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِی ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِی وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِی وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِی يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) السُّورَةَ

3227۔ اخرجه البخاری (۱۶۶/۶، ۱۶۷): کتاب الجهاد والسیر: باب: الجاسوس و قول اللّٰه عزوجل: (لاتتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء) حدیث (۳۰۰۷)، واطرافه فی (۳۰۸۱، ۳۹۸۳، ۴۲۷۴، ۴۸۹۰، ۶۲۵۹، ۶۹۳۹)، و مسلم (۱۹۴۱/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر رضی اللّٰه عنهم و قصة حاطب بن ابی بلتعة، حدیث (۲۴۹۴/۱۶۱)، و ابوداؤد (۴۷/۳): کتاب الجهاد: باب: فی الجاسوس اذا کان مسلماً، حدیث (۲۶۵۰)، و احمد (۷۹/۱)، و الحمیدی (۲۷/۱)، حدیث (۴۹).

قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ وَّكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اختلاف روایت: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ هٰذَا وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ وَقَالُوْا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ وَقَدْ رُوِیَ اَيْضًا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْهِ فَقَالَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے' زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا اور فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ اور خاخ کے باغ تک پہنچو، وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے کر میرے پاس آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے خاخ کے باغ تک پہنچے تو وہاں' ہمیں ایک عورت مل گئی، ہم نے اس کو کہا: وہ خط ہمیں دیدو۔ وہ بولی، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے کہا: یا تو تم خط نکال کر دو گی' یا پھر اپنے کپڑے اتارو گی (یعنی جامہ تلاشی دو گی) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس عورت نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے وہ خط نکال دیا۔

ہم وہ خط لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو یہ خط حاطب بن ابوبلتعہ کی جانب سے ان مشرکین مکہ کے نام تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راز کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں، میں ایک ایسا شخص ہوں' جو قریش کے ساتھ رہا ہوں، میں ان کا فرد نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں ان کی رشتہ داریاں ہیں جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ اور مکہ میں موجود ان کے اموال کی حفاظت کریں گے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ چونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے' تو ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ میں نے یہ عمل کفر کی وجہ سے' یا اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے' یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہونے کی وجہ سے نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے، تمہیں کیا معلوم؟ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا ہو: اب تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ سورۃ نازل ہوئی تھی:

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابن ابورافع کی زیارت کی ہے، وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سیکریٹری تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

کئی راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی' یا اپنے کپڑے اتار دو گی۔

جبکہ بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی' یا ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے۔

3228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ (اِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) الْاٰيَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے' جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب مومن عورتیں تمہارے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں''۔

معمر بیان کرتے ہیں، طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو کسی بھی عورت نے نہیں چھوا' ماسوائے اس عورت کے' جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُونِي عَلٰى عَمِّي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِنَّ فَاَبٰى عَلَيَّ فَاَتَيْتُهُ مِرَارًا فَاَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا عَلٰى غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي

3228- اخرجه البخاری (۲۱۶/۱۳): كتاب الاحكام: باب: بيعة النساء حديث (۷۲۱٤)، ومسلم (۱٤۸۹): كتاب الامارة: باب: كيفية بيعة النساء، حديث (۱۸٦٦/۸۸)، ابوداؤد (۱۳۳/۳): كتاب الخراج والامارة والفئ: باب: ما جاء في البيعة، حديث (۲۹٤۱)، وابن ماجه (۹۵۹/۲، ۹٦۰): كتاب الجهاد: باب: بيعة النساء، حديث (۲۸۷۵)، واحمد (۱۱٤/٦، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱٦۳، ۲۷۰)۔

3229- اخرجه ابن ماجه (۵۰۳/۱): كتاب الجنائز: باب: في النهي عن النياحة، حديث (۱۵۷۹)، و احمد (۳۲۰/٦)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

توضیح راوی: قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ

◆◆ سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے عرض کی، اس معروف سے مراد کیا ہے؟ جس کے حوالے سے ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نوحہ نہ کرنا۔

(سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنوفلاں نے میرے چچا کے انتقال پر نوحہ کیا تھا' تو میں اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ اس کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا بدلہ دینے کی اجازت دے دی۔

سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد میں نے کبھی کسی کے انتقال پر' خواہ وہ بھائی ہو یا کوئی اور ہو اس پر نوحہ نہیں کیا جبکہ ان بیعت کرنے والی خواتین واحد عورت کسی نے کسی کو وفات پر نوحہ ضرور کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

عبد بن حمید کہتے ہیں: اُم سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا' ہی اسماء بنت یزید بن سکن ہیں۔

3230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي نَصْرٍ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى (اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ) قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُسْلِمَ حَلَّفَهَا بِاللّٰهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِي مَا خَرَجْتُ اِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کا امتحان لو۔"

راوی بیان کرتے ہیں، جب کوئی خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اللہ کی قسم! لیتے کہ میں اپنے شوہر سے کسی ناراضگی کی وجہ سے مکہ نکل کر نہیں آئی ہوں' میں صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آئی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

باب 61: سورۃ صف سے متعلق روایات

3231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَىَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ خُوْلِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، ہم نے یہ کہا: اگر ہم کو اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے' تو ہم وہ عمل کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو۔''

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابوسلمہ نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

ابن کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں، امام اوزاعی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

عبداللہ (امام دارمی) بیان کرتے ہیں، ابن کثیر نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن کثیر نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' جو اوزاعی سے منقول ہے۔

3231۔ اخرجه الدارمی (٢/٢٠٠): کتاب الجهاد: باب: الجهاد فی سبيل الله افضل العمل، و احمد (٥/٤٥٢)۔

امام ابن مبارک نے اس روایت کو امام اوزاعی کے حوالے سے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ہلال بن ابومیمونہ کے حوالے سے' عطا بن یسار کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے' یا شاید ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ولید بن مسلمہ نے اس روایت کو امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جیسے محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنَ الْجُمُعَةِ

باب 62: سورۃ الجمعہ سے متعلق روایات

3232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَلْمَانَ يَدَهٗ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

توضیحِ راوی: ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَّثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ وَّاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے:

''اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے ملے بھی نہیں ہیں۔''

تو ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں' جو ابھی ہم سے ملے بھی نہیں ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر ایمان ثریا ستارے پر ہو تو ان میں سے کچھ لوگ وہاں بھی پہنچ جائیں گے۔

ثور بن زید مدنی ہیں جبکہ ثور بن یزید شامی ہیں۔ ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم ہے' اور یہ عبداللہ بن مطیع کے آزاد کردہ غلام ہیں' یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران مدینہ منورہ میں (تجارتی قافلہ) آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف چلے گئے، یہاں تک کہ صرف بارہ افراد وہاں رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ

باب 63: سورۃ المنافقون سے متعلق روایات

3234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

3233- اخرجه البخاری (۲/۰ ۴۹): کتاب الجمعة: باب: اذا نفر الناس عن الامام من صلاة الجمعة فصلاة الامام و من بقي جائزة، حديث (۹۳۶) من طريق سالم بن ابی الجعد عن جابر به و اطرافه من (۲۰۵۸، ۲۰۶۴، ۴۸۹۹)، ومسلم (۲۲۷/۳ابی): کتاب الجمعة: باب: من قوله تعالیٰ: (واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائما)، حديث (۸۶۳/۳۸)، و احمد (۳۱۳/۳، ۳۷۰)، عبد بن حميد ص (۳۳۵) حديث (۱۱۱۰)، (۱۱۱۱)، وابن خزيمة (۱۶۱/۳، ۱۶۲)، حديث (۱۸۲۳) عن سالم بن الجعد و ابی سفيان عن جابر به۔

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ (لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا) وَ (لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِي قَطُّ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي مَا اَرَدْتَ اِلَّا اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ) فَبَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے چچا کے ساتھ موجود تھا، میں نے عبداللہ بن ابی کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا (جس کے الفاظ قرآن نے نقل کیے ہیں)

''اللہ کے رسول کے ساتھ جو لوگ ہیں تم ان پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ لوگ آپ کو چھوڑ جائیں۔''

(اس نے یہ بھی کہا جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''جب ہم مدینہ واپس جائیں گے' تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو اس میں سے نکال دیں گے۔''

میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا سے کیا، میرے چچا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا تو انہوں نے اس بات کی قسم اٹھالی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غلط قرار دیا اور ان کی تصدیق کر دی۔ اس کے نتیجے میں مجھے جو افسوس ہوا' ایسا افسوس مجھے کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا اور میرے چچا نے کہا: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں غلط قرار دیں اور تم سے ناراض ہو جائیں؟

(حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب منافق تمہارے پاس آئے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور یہ آیت تلاوت کر کے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3235 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ الْاَزْدِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ

متن حدیث: قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ

3233۔ اخرجه البخاری (۵۱۲/۸): كتاب التفسير: باب: قوله (اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله) الى (لكاذبون)، حديث (۴۹۰۰)، واطرافه من (۴۹۰۱، ۴۹۰۳، ۴۹۰۴)، ومسلم (۲۱۴۰/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: (-)، حديث (۲۷۷۲/۱)، و عبد بن حميد ص (۱۱۳)، حديث (۲۶۲).

الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَّا اِلَيْهِ فَسَبَقَ اَعْرَابِيٌّ اَصْحَابَهُ فَيَسْبَقُ الْاَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ اَصْحَابُهُ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِيًّا فَاَرْخٰى زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهُ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِيُّ خَشَبَتَهُ فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِى الْاَعْرَابَ وَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَاْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَّاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَاَخْبَرْتُ عَمِّىْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِىْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّىْ اِلَىَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا اَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَىَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِىْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِىْ بِهَا الْخُلْدَ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَّحِقَنِىْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِىْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِىْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِىْ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی لوگ بھی تھے، ہم نے پانی تک جلدی پہنچنے کی کوشش کی' تو دیہاتی لوگ ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکے تھے۔ایک دیہاتی اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔اس دیہاتی نے آگے پہنچ کر حوض کو بھر دیا اور اس کے اردگرد پتھر رکھ دیئے۔اس پر چمڑا رکھ دیا' تا کہ اس کے ساتھی آ جائیں، اس سے پہلے کوئی دوسرا پانی استعمال نہ کر سکے۔ایک انصاری شخص اس کے پاس گیا، اس نے اپنی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا کیا تا کہ اونٹنی پانی پی سکے' تو اس دیہاتی نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔اس پر اس انصاری نے اس پانی پر موجود رکاوٹ کو ہٹا دیا۔اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس انصاری کے سر پر مار دی جس کے نتیجے میں اس انصاری کا سر پھٹ گیا۔وہ انصاری عبداللہ بن اُبی کے پاس آیا (اور اسے یہ واقعہ سنایا) یہ بات سن کر عبداللہ بن ابی نے یہ کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں' تا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے جائیں۔عبداللہ بن ابی کی مراد یہ دیہاتی لوگ تھے۔یہ لوگ کھانے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جایا کرتے تھے۔عبداللہ بن ابی کے کہنے کا مطلب یہ تھا: کھانا اس وقت لے کر جایا کرو' جب یہ لوگ چلے جائیں' تا کہ ہم لوگ اور ہمارے ساتھی ہی کھائیں۔عبداللہ بن اُبی نے بعد میں یہ بھی کہا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے' تو وہاں سے عزت دار لوگ ان ذلیل لوگوں کو (یعنی دیہاتیوں کو) باہر نکال دیں گے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے خود عبداللہ بن ابی کی زبانی یہ بات سنی تھی۔ میں نے یہ بات اپنے چچا کو بتائی اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلایا' تو اس نے قسم اٹھا کر اس بات سے انکار کر دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی اور مجھے غلط قرار دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے چچا میرے پاس آئے اور بولے: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ناراض ہوں اور وہ تمہیں غلط قرار دیں اور مسلمان بھی (تم سے ناراض ہوں اور تمہیں غلط قرار دیں؟) حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس بات سے مجھے جتنا افسوس ہوا تھا اتنا مجھے کبھی کسی چیز سے نہیں ہوا تھا۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور افسوس کی وجہ سے میں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کان کھینچا اور مسکرانے لگے تو اس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ شاید اس بات سے بھی نہ ہوتی کہ مجھے دنیا میں ہمیشہ رہنے دیا جاتا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرا کان کھینچا' اور مسکرا دیے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، میں نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المنافقون کی آیات تلاوت کیں۔

"(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ (لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ) قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَا قَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ وَقَالُوْا مَا اَرَدْتَ اِلَّا هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، میں نے چالیس برس پہلے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی تھی' غزوۂ تبوک کے موقع پر عبداللہ بن اُبی نے یہ کہا تھا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ' ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

3236۔ اخرجه البخاري (٨/٥١٥): كتاب التفسير: باب: قوله (ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون)، حديث (٤٩٠٢)، واحمد (٣٦٨/٤، ٣٧٠)، وعبد الله بن احمد في الزوائد (٣٧٠/٤).

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو عبداللہ بن ابی نے اس بات کی قسم اٹھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ میری قوم کے افراد نے مجھے ملامت کی اور بولے: اس بات کے ذریعے تمہارا یہی مقصد تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گھر آ کر بہت غمگین حالت میں سو گیا پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' یا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''یہ وہی لوگ ہیں' جو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو' جو اللہ تعالیٰ کے رسول کے قریب ہیں' تاکہ وہ ان کو چھوڑ جائیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، علماء نے یہ بات بیان کی ہے، یہ غزوۂ بنو مصطلق کی بات ہے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں): ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا تو مہاجر نے کہا: اے مہاجرین میری مدد کے لیے آئیں۔ انصاری نے کہا: اے انصار میری مدد کے لیے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا زمانۂ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی، ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے۔

3237۔ اخرجه البخاري (٦٣١/٦): كتاب المناقب: باب: ما ينهى من دعوى الجاهلية، حديث (٣٥١٨) وطرفه من (٤٩٠٥، ٤٩٠٧)، و مسلم (١٩٩٨/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: نصر الاخ ظالماً او مظلوماً، حديث (٢٥٨٤/٦٣)، و احمد (٣٩٢/٣، ٣٣٨، ٣٨٥)، و الحميدي (٥١٩/٢، ٥٢٠)، حديث (١٢٣٩).

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو وہ بولا، کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو اس وقت عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

عمرو کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے، عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے اپنے والد سے یہ کہا تھا، اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے' جب تک تم اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ تم ذلیل ہو' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ تو عبداللہ بن ابی نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكَاةُ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ اِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ قَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ بِذٰلِكَ قُرْاٰنًا (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) اِلٰى قَوْلِهِ (وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَنَابٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ حَيَّةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج کے لیے جا سکتا ہو' اس مال پر زکوۃ واجب ہوتی ہو' اور پھر وہ شخص حج نہ کرے یا اس مال کی زکوۃ ادا نہ کرے' اور پھر جب وہ شخص مرنے لگے گا' تو وہ یہ آرزو کرے گا' کاش میں دنیا میں واپس چلا جاؤں۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اے عبداللہ بن عباس! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ دنیا میں واپس جانے کی آرزو کفار کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے سامنے قرآن کی آیت پڑھتا ہوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''''اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو شخص ایسا کرے گا' وہ

3238- اخرجه عبد بن حميد ص (۲۳۱)، حديث (۶۹۳).

خسارہ پانے والا ہوگا' اور جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو! اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آئے۔"

یہ آیت یہاں تک ہے "اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔"

اس شخص نے دریافت کیا: کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جب مال دوسو درہم ہو جائے یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ اس شخص نے دریافت کیا: حج کب واجب ہوتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جب زادِ سفر اور سواری میسر ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔ سفیان بن عیینہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور ابو جناب کے حوالے سے' ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالرزاق کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابو جناب نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوحیہ ہے' اور حدیث میں یہ مستند نہیں ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

باب 64: سورۃ التغابن سے متعلق روایات

3239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ) قَالَ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ایک شخص نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں تم ان سے بچو۔"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو مکہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے اسلام

3239- تفردبه الترمذي كما في التحفة (١٤١/٥، ١٤٢)، حديث (٦١٢٣) من أصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في تفسيره (١١٧/١٢)، برقم (٣٤١٩٨).

قبول کیا، وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے مگر وہ اپنی بیویوں اور بچوں کی وجہ سے نہیں آئے۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکے ہیں تو انہوں نے یہ ارادہ کیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں تو ان سے بچو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيمِ

باب 65: سورۂ تحریم سے متعلق روایات

3240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ) فَقَالَ لِيْ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ يَوْمًا فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ وَكُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِيْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا

قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ لَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ

غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ رَاَيْتُ اَثَرَهُ فِي جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَقَدْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِي فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَانَا الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ اَتَاْمَنُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْاَلِيْهِ شَيْئًا وَّسَلِيْنِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَمَا رَاَيْتُ فِي الْبَيْتِ اِلَّا اُهْبَةً ثَلَاثَةً قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ اَفِي شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ وَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِي قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَاْمِرِي اَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ) الْاٰيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ فَقُلْتُ اَفِي هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّي اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرْ اَزْوَاجَكَ اَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَّلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری بڑے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ میں ان دوخواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تھیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے

تھے۔"

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے روانہ ہوئے' تو میں بھی ان کے ساتھ حج کے لیے گیا۔ سفر کے دوران میں برتن کے ذریعے ان پر پانی انڈیل رہا تھا اور وہ وضو کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ دوخواتین کون سی تھیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے تھے۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناپسندیدگی کا اظہار اس لیے کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں ان سے پہلے دریافت کیوں نہیں کیا تھا؟ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات چھپائی نہیں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پورا واقعہ سنایا اور بتایا: قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے' تو ہمیں ایسی قوم سے سامنا کرنا پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔

ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس بات پر بہت غصہ آیا کہ اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ تو اس نے کہا: آپ مجھ سے اس بات پر ناراض ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو ایسی ہیں' جو سارا دن ان سے بات نہیں کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے دل میں سوچا ان خواتین میں سے جو بھی ایسا کرتی ہے وہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا گھر بنو امیہ کے محلے میں نواحی علاقے میں تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، ہم لوگ باری باری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا تھا، جو نئی وحی کے نازل ہونے یا کوئی دوسری اطلاع ہوتی تھی تو وہ مجھ تک لے آتا تھا۔ ایک دن میں حاضر ہوتا تھا اور اسی طرح اسے آ کر بتا دیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس زمانے میں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ غسان ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن وہ انصاری رات کے وقت آیا، اس نے میرے دروازے کو بجایا، میں نکل کر باہر آیا' تو وہ بولا: ایک بہت بڑا سانحہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے کہا، کیا غسان آ گئے ہیں؟ اس نے کہا، اس سے بھی بڑا سانحہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دل میں سوچا اب تو حفصہ خسارے کا شکار ہو گئی۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگلے دن جب میں نے صبح کی نماز ادا کی' تو میں نے چادر اوڑھی اور میں حفصہ کے ہاں

گیا' تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا، کیا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ ﷺ علیحدہ ہو کر بالاخانے میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اس سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ اندر گیا اور باہر آ گیا اور بولا: میں نے آپ کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا مگر نبی ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چل کر مسجد میں آ گیا۔ وہاں منبر کے آس پاس کچھ لوگ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے غلبہ پایا، میں اس غلام کے پاس آیا اور میں نے کہا، عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر آیا اور بولا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے' مگر آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں واپس مسجد میں آ گیا اور بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے مجھ پر غلبہ پایا۔ میں اس غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر نکل کر آیا اور کہا، میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے، انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے لوٹ کر واپس آنے لگا تو اسی دوران اس غلام نے مجھے بلایا اور بولا: آپ اندر چلے جائیں، نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اندر داخل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ ایک چٹائی سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس چٹائی کے نشان آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے اللہ اکبر کہا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہماری حالت دیکھیں۔ ہم قریشی لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ ہم مدینہ منورہ آئے' تو یہاں ہمارا واسطہ ایسی قوم سے پڑا جہاں خواتین غالب تھیں۔ تو ہماری خواتین نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوا' تو اس نے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس پر بڑا غصہ آیا' تو وہ بولی آپ کس بات پر غصہ کر رہے ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو شام تک آپ ﷺ سے لاتعلق رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حفصہ سے دریافت کیا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کو پلٹ کر جواب دیتی ہو؟ تو اس نے کہا، جی ہاں۔ اور ہم میں سے ایک تو نبی اکرم ﷺ سے سارا دن ناراض رہتی ہے۔ میں نے کہا، وہ ذلیل اور رسوا ہو گئی۔ میں نے کہا، کیا تم خود کو اس بات سے محفوظ سمجھتی ہو کہ رسول ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر غضب نازل کرے گا' اور وہ ہلاکت کا شکار ہو سکتی ہے؟ اس بات پر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی ﷺ کو پلٹ کر جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز نہ مانگا کرو۔ تم نے جو مانگنا ہوتا ہے مجھ سے کہا کرو اور تمہاری سوکن تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ عزیز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں بیٹھا رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو مجھے پورے کمرے کے اندر صرف تین چمڑے نظر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی نصیب کرے۔ اس نے اہل فارس اور اہل روم کو تو کشادگی نصیب کی ہوئی ہے حالانکہ وہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ تو

نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم شک کا شکار ہو، یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں دنیاوی زندگی میں ہی نعمتیں دے دی گئی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے قریب نہیں جائیں گے' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا اور آپ ﷺ کے لیے قسم توڑنے کا کفارہ مقرر کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں، عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے، وہ فرماتی ہیں: جب **29** دن گزر گئے' تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے نزدیک ایک چیز ذکر کرنے لگا ہوں، تم اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرنا، بلکہ پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کی، کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ایوب نامی راوی نے مجھے بتایا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی کسی بھی زوجہ کو یہ نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ کرنے کے لیے مبعوث کیا ہے تنگی کرنے کے لیے مجھے مبعوث نہیں کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ ن وَالْقَلَمِ

باب **66**: سورۃ ن والقلم سے متعلق روایات

3241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ عبدالواحد بن سلیم بیان کرتے ہیں، میں مکہ آیا، میری ملاقات عطا بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں' جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، تو عطا نے بتایا میری ملاقات حضرت ولید بن عبادہ سے ہوئی تھی تو انہوں نے یہ بتایا تھا، میرے والد حضرت عباد بن صامت نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی، وہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور پھر اس سے فرمایا: تم لکھ دو! تو اس نے ابد تک ہونے والی ہر چیز لکھ دی۔

اس حدیث میں پورا واقعہ مذکور ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

باب 67: سورۃ حاقہ سے متعلق روایات

3242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِى الْبَطْحَاءِ فِىْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِىْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَآءُ الَّتِىْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّدَهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَّقُوْلُ اَلَا يُرِيْدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْ يَّحُجَّ حَتّٰى نَسْمَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهٗ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَوَقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِىُّ

3242۔ اخرجه ابوداؤد(كتاب السنة: باب: في الجهمية، حديث (٤٧٢٣)، (٤٧٢٤)، (٤٧٢٥)، و ابن ماجه (٦٩/١) المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (١٩٣)، و احمد (٢٠٦/١، ٢٠٧)، من طريق الاحنف بن قيس عن العباس بن عبد المطلب به.

◆◆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ وہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ' بطحاء کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ان لوگوں پر سے ایک بادل گزرا، لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، اسے سحاب کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مزن" بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: مزن بھی کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عنان بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان (یہاں راوی کو شک ہے) اکہتر' بہتر یا شاید تہتر برس (کی مسافت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں) کا فاصلہ ہے' اور اس سے اوپر جو آسمان ہے (ان دونوں کے درمیان) اتنا ہی فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمانوں کے بارے میں یہی بات ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے' جس کی گہرائی اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اس سمندر پر آٹھ فرشتے ہیں، ان کے پاؤں اور ٹخنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے، ان کی پشت پر عرش ہے جس کے نیچے والے حصے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی اوپر ہے۔

عبد بن حمید بیان کرتے ہیں، میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عبدالرحمٰن بن سعد حج کرنے کیوں نہیں جاتے تاکہ ان سے (براہِ راست) ہی یہ حدیث سن لی جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ولید بن ابوثور نے سماک کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کی ہے' اور اس کو حدیث "مرفوع" کے طور پر نقل کیا ہے' اور شریک نے سماک کے حوالے سے اس حدیث کا بعض حصہ نقل کیا ہے' اور اس کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی ہیں۔

3243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلٰى بَغْلَةٍ وَّعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے انہیں بتایا ہے: انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو ایک خچر پر سوار دیکھا جس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' اس شخص نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمامہ مجھے پہنایا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَائِلٌ

باب 68: سورۃ المعارج سے متعلق روایات

3244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهِ (كَالْمُهْلِ) قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهُ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں ہے)

''پگھلے ہوئے تانبے کی مانند''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے یعنی جب وہ جہنمی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا' تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف رشدین کی نقل کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

باب 69: سورۃ جن سے متعلق روایات

3245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِى اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاٰهُمُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا اَمْرٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ

3245۔ اخرجه البخاری (۲/۲۹۵): كتاب الاذان: باب: الجهر بقراءة صلاة الفجر، حديث (۷۷۳)، وطرف (۴۹۲۱)، و مسلم (۲/۳۳۸ ابی): كتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءة فی الصبح و القراءة علی الجن، حديث (۴۴۹/۱۴۹)، و احمد (۲۵۲/۱)۔

فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنات کے سامنے تلاوت کی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، اس دوران شیاطین اور آسمان کی طرف سے آنے والی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ آ چکی تھی اور ان شیاطین پر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے تھے، وہ شیاطین اپنی قوم میں واپس آئے اور بولے: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آ گئی ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے ہیں، تو کچھ جنات نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز رونما ہوئی ہے، تم لوگ روئے زمین کا جائزہ لو کہ وہ کون سی چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر وہ لوگ پوری روئے زمین کا جائزہ لینے کے لیے چل پڑے کہ وہ کون سی چیز ہے جو ان کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ وادی تہامہ کی طرف بھی آئے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کھجور کے باغ میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان شیاطین نے قرآن کو سنا تو اسے غور سے سننے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، وہاں سے وہ لوگ اپنی قوم میں واپس چلے گئے اور بولے: اے ہماری قوم (اس کے بعد کے الفاظ قرآن کے ہیں)

"بے شک ہم نے قرآن پاک کو بہت حیرت انگیز چیز کے طور پر سنا ہے، وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں ہم کسی کو بھی اپنے پروردگار کا شریک نہیں سمجھتے۔"

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل کی۔

"تم یہ فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے جب جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا۔"

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جنات کی یہ بات وحی کی گئی تھی۔

3246 متن حدیث: وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا) قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے، یہ قول جنوں کا ہے (جسے قرآن نے نقل کیا ہے)

"تو جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے میں جانے کے ساتھ ہی سجدے میں جا رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس طرح پیروی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

''تو جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَاِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَّاَمَّا مَا زَادُوْهُ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِاِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَا هٰذَا اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْاَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُّصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ اُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْاَرْضِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، پہلے جنات آسمان کی طرف جاتے تھے اور وہاں سے وحی کو سن لیتے تھے، جب وہ کوئی بات سنتے تھے تو اس میں نو چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے تھے۔ اس لیے انہوں نے جو بات سنی ہوتی تھی اس میں سے کوئی بات سچ ثابت ہو جاتی تھی لیکن جو انہوں نے اضافہ کیا ہوتا تھا وہ بات غلط ثابت ہوتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان کی یہ سہولت ختم ہو گئی۔ انہوں نے ابلیس کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ اس سے پہلے تو انہیں کبھی ستاروں کے ذریعے نہیں مارا گیا۔ تو ابلیس نے ان سے کہا: زمین میں کوئی نئی صورتحال رونما ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر (مختلف سمت) میں بھیجے تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہاڑوں کے درمیان وضو کرتے ہوئے پایا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حدیث میں ''مکہ'' کے بھی الفاظ ہیں۔ پھر وہ جنات ابلیس سے ملے اور اسے اس بارے میں بتایا تو وہ بولا: یہی وہ واقعہ ہے جو زمین میں نیا رونما ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3247- اخرجه احمد (۱/ ۲۷٤، ۳۲۳).

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

باب 70: سورۃ المدثر سے متعلق روایات

3248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُثِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ

توضیحِ راوی: وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا سلسلہ رک جانے کا تذکرہ کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی: ایک دن میں جارہا تھا، میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر رعب کی کیفیت طاری ہوگئی اور میں واپس آگیا اور میں نے (خدیجہ سے کہا) مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، تو انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور اپنی (قوم کو ڈراؤ)''۔

یہ آیات یہاں تک ہیں ''اور گندگی سے دور رہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ نامی راوی کا نام عبداللہ ہے۔

3249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3248۔ اخرجه البخاری (۳۷/۱): كتاب بدء الوحی: باب: (۳)، حديث (٤)، و اطرافه فی (۳۲۳۸، ٤٩٢٢، ٤٩٢٣، ٤٩٢٤، ٤٩٢٥، ٤٩٢٦، ٤٩٥٤، ٦٢١٤)، ومسلم (۱/۱٤۳ابی): كتاب الايمان: باب: بدء الوحی الی رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱٦۱/۲٥٦)، و احمد (۳۰٦/۳، ۳۹۲، ۳۲٥، ۳۷۷).

متن حدیث: قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يَهْوِىْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَقَدْ رُوِىَ شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، ''صعود'' جہنم کا ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر کو ستر برس تک چڑھایا جائے گا، پھر اتنے ہی عرصے تک اسے نیچے کی طرف لڑھکایا جائے گا۔ ایسا اُس کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس روایت کا کچھ حصہ عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِىْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِىْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَىَّ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ اِنِّىْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِىَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَآءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِىْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَّفِىْ مَرَّةٍ تِسْعَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ یہودیوں نے کچھ صحابہ کرام سے کہا: تمہارے نبی یہ جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے ہیں؟ تو صحابہ نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کریں گے۔ پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغلوب ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے مغلوب ہو گئے؟ تو اس شخص نے بتایا: یہودیوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی یہ بات جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے (فرشتے ہیں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر ان لوگوں نے کیا جواب دیا؟ اس شخص نے بتایا: ان لوگوں نے یہ جواب دیا: ہمیں اس بارے میں پتہ نہیں ہے، ہم اس بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا اس قوم کو مغلوب قرار دیا جائے گا؟ جس سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے بارے میں انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے جواب میں کہا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے، ہم

3250۔ اخرجه احمد (۳۶۱/۳) عن الشعبي عن جابر بن عبد الله به.

اس بارے میں اپنے نبی ﷺ سے دریافت کریں گے (حالانکہ دوسری طرف) ان (یہودیوں) کا اپنا حال یہ ہے: انہوں نے اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا: ظاہری آنکھوں سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لے کر آؤ! میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کروں گا' جو آٹے کی ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) جب وہ آئے' تو ان لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! جہنم کے نگران کتنے (فرشتے) ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اتنے اور اتنے ہیں (راوی نے ایک مرتبہ 10 کا عدد ذکر کیا ہے' اور ایک مرتبہ 9 کا عدد ذکر کیا ہے) ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، ایسا ہی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا: جنت کی مٹی کس چیز سے بنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، وہ لوگ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر بولے: اے ابوالقاسم! کیا وہ روٹی کی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روٹی میدے سے بنتی ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' جو مجالد سے منقول ہے۔

3251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُطَعِيُّ وَهُوَ اَخُو حَزْمِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ) قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيْ اِلٰـهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ثَابِتٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا:

''وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرے گا' اور کسی دوسرے کو میرے ساتھ معبود قرار نہیں دے گا' تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اس شخص کی مغفرت کر دوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ سہیل نامی راوی مستند نہیں ہے۔ سہیل نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اس نے ثابت سے نقل کی ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

باب 71: سورۂ قیامہ سے متعلق روایات

3252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

3251- أخرجه ابن ماجه (١٤٣٧/٢): كتاب الزهد: باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، حديث (٤٢٩٣)، و الدارمي (٣٠٢/٢، ٣٠٣): كتاب الرقاق: باب: تقوى الله، و احمد (١٤٢/٣، ٢٤٣).

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ عَلٰى مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ خَيْرًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان کو حرکت دے کر اس کو پڑھتے تھے' اور اسے یاد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی اس کو سیکھ لو''۔

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ پھر اس راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر یہ بات بتائی۔ سفیان نامی راوی نے بھی اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی نے یہ بات بیان کی ہے، یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے، سفیان ثوری نے موسیٰ بن ابوعائشہ کی تعریف کی ہے۔

3253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَبَابَةُ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ مِثْلَ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ مُّجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

توضیح راوی: وَثُوَيْرٌ يُكْنٰى اَبَا جَهْمٍ وَّاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ

3252۔ اخرجه البخاری (۳۹/۱): كتاب بدء الوحي: باب: (٤)، حديث (٥)، و اطرافه فی (٤٩٢٧، ٤٩٢٨، ٥٠٤٤، ٧٥٢٤)، و مسلم (٣٣٨، ٣٣٩ - ابی): كتاب الصلاة: باب: الاستماع للقراءة، حديث (١٤٧، ١٤٨/٤٤٨)، و النسائی (١٤٩/٢): كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء فی القرآن، حديث (٩٣٥)، و احمد (٢٢٠/١، ٣٤٣)، و الحميدی (٢٤٢/١)، حديث (٥٢٧)۔

3253۔ اخرجه احمد (١٣/٢ - ٦٤)، و عبد بن حميد ص ٢٦٠، حديث (٨١٩)، عن ثوير بن فاختة عن ابن عمر به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں سب سے زیادہ کم تر مرتبہ اس شخص کا ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنے خدام اور اپنے پلنگوں کو ایک ہزار برس کی مسافت کے فاصلے سے دیکھ سکے گا' اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح وشام اس کا دیدار کرے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے' جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حدیث غریب'' ہے، کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول کیا ہے۔ عبدالملک نامی راوی نے ثویر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اشجعی نے سفیان کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ہمارے علم کے مطابق صرف ثوری نے اس روایت کے مجاہد سے منقول ہونے کا ذکر کیا ہے۔

ابوکریب نے عبیداللہ اشجعی کے حوالے سے سفیان سے اسے نقل کیا ہے۔

ثویر نامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے جبکہ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

باب 72: سورۂ عبس سے متعلق روایات

3254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ هٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اُنْزِلَ (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) فِي ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِي هٰذَا اُنْزِلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اُنْزِلَ (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) فِي ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ

3254- تفرد به الترمذي انظر التحفة الاشراف (١٢/٢١٩)، حديث (١٧٣٠٥) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في تفسيره (١٢/٤٤٣)، برقم (٣٦٣١٨) عن عائشة به.

◆◆ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیات "عَبَسَ وَتَوَلّٰی" حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے بارے میں نازل ہوئی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری راہنمائی کیجئے۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا سردار بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ نہیں کی اور اس شخص کی طرف متوجہ رہے۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اس میں کوئی غلط بات نظر آتی ہے؟ تو اُس نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔ جس میں ان کا یہ بیان ہے۔

سورۂ عبس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اس راوی نے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

3255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَيْضًا

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں برہنہ جسم، ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: تو کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کی طرف دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں عورت! (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

"اس دن ہر شخص کی یہ حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پرواہ کر دے گی۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، اسے بھی سعید بن جبیر نے نقل کیا ہے اور اس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابٌ وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

باب 73: سورۂ تکویر سے متعلق روایات

3255۔ انفردبه الترمذي ينظر التحفة الاشراف (١٧٢/٥)، حديث (٦٢٣٥) من اصحاب الكتب الستة، وذكره السيوطي (٥٢٣/٦)، وعزاه لعبد بن حميد، و الترمذي و الحاكم وصححاه، و لابن مردويه وللبيهقي في (البعث) عن ابن عباس.

3256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کے بارے میں یوں جان لے جیسے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر، سورۂ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہشام بن یوسف اور دیگر راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کو یوں جان لے جیسے وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر پڑھنی چاہیے۔

ان راویوں نے اس روایت میں سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

باب 74: سورۂ مطففین سے متعلق روایات

3257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ اسے چھوڑ دے اور توبہ استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ

3256۔ اخرجه احمد (۲۷/۲، ۳۶، ۳۷، ۱۰۰)، عن عبد الله بن بحير الصنعاني القاص، عن عبد الرحمن بن يزيد الصنعاني عن ابن عمر۔

3257۔ اخرجه ابن ماجه (۱٤۱۸/۲): كتاب (الزهد): باب: ذكر الذنوب، حديث (٤۲٤٤)، واخرجه احمد (۲۹۷/۲)، عن محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكي، عن ابي صالح، عن ابي هريرة به۔

اسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے یہی وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان الفاظ میں کیا ہے)

"ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیے ہیں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ

متنِ حدیث: (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ہمارے نزدیک یہ حدیث "مرفوع" ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس وقت وہ ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کا پسینہ ان کے نصف کان تک آرہا ہوگا۔

3259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جس دن تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دن کوئی شخص نصف کان تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے، اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

باب 75: سورۃ انشقاق سے متعلق روایات

3260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (يَسِيرًا) قَالَ ذٰلِكِ الْعَرْضُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے حساب کے دوران پوچھ گچھ کی جائے گی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جس شخص کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا" یہ آیت یہاں تک ہے "آسان"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیش ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

محمد بن ابان اور دیگر راویوں نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3261 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص سے سختی سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔

یہ "حدیث غریب" ہے، جس کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

باب 76: سورۃ البروج سے متعلق روایات

3262 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُوسَى بْنِ

عُبَيْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَّدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِىُّ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِىُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''یوم الموعود'' سے مراد قیامت کا دن ہے، یوم مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے، شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس سے زیادہ فضیلت والے کسی اور دن پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا (یعنی کوئی دن اس سے افضل نہیں ہے) اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندہ مومن' اللہ تعالیٰ سے اس وقت' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا مانگ رہا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے' اور جس چیز سے پناہ مانگ رہا ہو اللہ تعالیٰ اس چیز سے پناہ دیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ ربذی نامی راوی کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ یحییٰ اور دیگر محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

شعبہ' ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے،

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

3263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِىْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ

3263- اخرجه مسلم (٤/٢٢٩٩): كتاب الزهد و الرقاق: باب: قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراهب و الغلام، حديث (٣٠٠٥/٧٣)، و احمد (٦/١٦) عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن صهيب به.

أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهَؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا لِي غُلَامًا فَهِمًا أَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِي هَذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ وَقَالُوا لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَهُ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَلْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَهَافَتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُونَهُ فِيهِ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ أُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَدَّ أُخْدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِي هَذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُصْبُعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو اس کے بعد آہستہ آواز میں کچھ پڑھا کرتے تھے (راوی نے یہ بات بیان کی ہے) یہاں حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ''ھمس'' سے مراد ہونٹوں کو حرکت دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھ لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت پر فخر ہوا تو انہوں نے یہ سوچا ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی کی: آپ ان لوگوں کو اختیار دیں کہ میں ان لوگوں کو بالکل ختم کر دوں یا پھر ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دوں تو ان لوگوں نے بالکل ختم ہونے کو اختیار کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر موت مسلط کر دی، یہاں تک کہ ایک ہی دن میں ان کے ستر ہزار افراد انتقال کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی' تو اس کے ساتھ ایک اور بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلے زمانے میں ایک بادشاہ ہوتا تھا، اس بادشاہ کے پاس ایک کاہن ہوتا تھا جو اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ کاہن نے یہ کہا: مجھے کوئی سمجھدار لڑکا تلاش کر کے دو (راوی کو شک ہے شاید یہاں یہ الفاظ ہیں) تیز طرار لڑکا تلاش کر کے دو' جسے میں اپنا یہ علم سکھا سکوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں مر گیا' تو یہ علم ختم ہو جائے گا' اور اس کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا' تو لوگوں نے اس کے مطلوبہ اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کر کے دے دیا اور اس لڑکے سے یہ کہا: تم روزانہ اس کاہن کے پاس جایا کرو۔ اس کے پاس آتے جاتے رہو۔ اس لڑکے نے اس کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ اس لڑکے کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب رہتا تھا۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میرا خیال ہے' ان دنوں عبادت خانوں میں مسلمان لوگ ہی ہوا کرتے تھے۔

وہ لڑکا جب بھی اس عبادت خانے کے پاس سے گزرتا تھا' تو اس راہب سے دین کی باتیں سیکھا کرتا تھا۔ اس راہب نے اس لڑکے کو بتایا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس حوالے سے اس لڑکے نے اس راہب کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا شروع کر دیا' اور کاہن کے پاس تھوڑا وقت گزارنا شروع کر دیا۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ اب یہ لڑکا یہاں کم آتا ہے۔ لڑکے نے یہ بات راہب کو بتائی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: ایسا کرو اگر تم سے تمہارے گھر والے دریافت کریں کہ تم کہاں رہ گئے تھے؟ تو تم کہنا کہ میں کاہن کے پاس گیا تھا۔ اگر کاہن یہ دریافت کرے' تو تم کہنا کہ میں گھر پر تھا۔ وہ لڑکا اسی طرح کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کا گزر ایک دن کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کسی جانور کی وجہ سے وہاں سے گزر نہیں سکتے تھے (بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے) وہ جانور شیر تھا۔ اس صورتحال میں اس لڑکے نے ایک پتھر کو اٹھایا اور بولا: اے اللہ! اگر راہب کی بتائی ہوئی بات سچ ہے' تو میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اس جانور کو قتل کر دے۔ اس لڑکے نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ مر گیا۔ لوگوں نے حیران ہو کر دریافت کیا: اس جانور کو کس نے مار دیا؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: اس لڑکے نے مارا ہے۔ اس پر وہ لوگ بہت حیران ہوئے' اور بولے: اس کے پاس تو ایسا علم ہے' جو کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ جب اس بات کا تذکرہ ایک نابینا شخص نے سنا تو وہ بولا: اے لڑکے! اگر تم میری بینائی لوٹا دو' تو میں تمہیں اتنا مال دیدوں گا۔ تو اس لڑکے نے

اس سے کہا: میری تم سے صرف یہ فرمائش ہے کہ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے‘ تو تم اس ذات پر ایمان لے آنا جس نے تمہاری بینائی کو لوٹایا ہوگا۔ اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس لڑکے نے دعا کی‘ تو اس شخص کی بینائی واپس آ گئی اور وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ جب اس بات کی اطلاع بادشاہ تک پہنچی تو اس نے ان سب لوگوں کو بلوالیا (جو مسلمان ہوئے تھے) اور بولا: میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ بادشاہ نے راہب اور اس شخص کو‘ جس کی بینائی واپس آئی تھی، آرے کے ذریعے چیرنے کا حکم دیا۔ دوسروں کو دوسرے طریقے سے قتل کروایا۔ اس لڑکے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر وہاں سے نیچے پھینک دو۔ جب وہ اسے لے کر اس مقام پر پہنچے جہاں سے اسے نیچے گرانا تھا‘ تو وہ لوگ خود وہاں سے نیچے گرنے لگے اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ مارے گئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا‘ تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف روانہ ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو غرق کر دیا‘ اور وہ لڑکا زندہ رہ گیا۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا اور بولا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے‘ جب تک تم مجھے باندھنے کے بعد تیر نہیں مارتے اور تیر مارتے ہوئے یہ نہیں پڑھتے:

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں یہ کام کر رہا ہوں‘ جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔''

تو بادشاہ کے حکم کے مطابق اس لڑکے کو باندھ دیا گیا اور تیر چلاتے وقت وہی جملہ کہا گیا جو لڑکے نے بتایا تھا۔ جب وہ تیر اس لڑکے کو لگا تو اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل ہوا‘ جو کسی کے پاس نہیں تھا‘ تو ہم بھی اس کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا: تم تو اس بات سے ڈر رہے تھے کہ تین لوگ تمہارے مخالف ہو گئے ہیں‘ اب تو پورا جہان تمہاری مخالفت کر رہا ہے۔ تو اس بادشاہ نے خندق کھدوائی‘ اس میں لکڑیاں جمع کروا کر ان میں آگ لگوا دی اور پھر سب لوگوں کو جمع کر کے بولا: جو شخص اپنے نئے دین کو چھوڑے گا ہم اس کو چھوڑ دیں گے‘ اور جو اپنے دین پر قائم رہے گا ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے‘ اور پھر وہ ان لوگوں کو آگ میں ڈالنے لگا۔

اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خندق والے لوگ ہلاک ہو گئے جس میں ایندھن والی آگ تھی۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''جو غالب اور حمد والا ہے۔''

راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس لڑکے کو دفن کیا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی لاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکل آئی تھی اور اس نے اس وقت بھی اپنی کنپٹی پر انگلی رکھی ہوئی تھی جس طرح اس وقت رکھی تھی جب اسے قتل کیا گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

باب 77: سورۃ غاشیہ سے متعلق روایات

3264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ یہ مان لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا' اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک تم نصیحت کرنیوالے ہو تم ان پر زبردستی کرنے والے کے طور پر مسلط نہیں ہو۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

باب 78: سورۃ الفجر سے متعلق روایات

3265 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ فَقَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَّبَعْضُهَا وِتْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد نماز ہے' کیونکہ بعض نمازیں جفت ہیں اور بعض طاق ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ہم اس کو صرف قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

خالد بن قیس حدانی نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے' کا روایت کیا ہے۔

3264۔ اخرجه احمد (۳/۳۰۰)، ومسلم (۱/۱۸۰ - ابی): كتاب الايمان: باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله، حديث (۳۵ - ۲۱)، عن ابي الزبير عن جابر فذكره.

3265۔ اخرجه احمد (۴/۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۲) عن عمران بن حصين.

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

باب 79: سورۃ الشمس سے متعلق روایات

3266 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ اِلَامَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُّضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والے کے بارے میں یہ بات بیان کی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جب انہوں نے اپنے سب سے بدبخت شخص کو بھیجا۔"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ان میں سے بدبخت بدباطن اور طاقتور شخص اٹھا جو ابوزمعہ کی مانند تھا۔

پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواتین کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کیوں مارتا ہے، جس طرح غلاموں کو مارتے ہیں، حالانکہ اسی دن کے آخری حصے میں اس نے اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے؟ جو وہ خود کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

باب 80: سورۃ لیل سے متعلق روایات

3267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ

3266- اخرجه البخاري (٥٧٥/٨) في كتاب التفسير: باب: سورة والشمس وضحاها، حديث (٤٩٤٢)، ومسلم (٢١٩١/٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث (٢٨٥٥/٤٩)، و ابن ماجه (٦٣٨/١): كتاب النكاح: باب: ضرب النساء، حديث (١٩٨٣)، و الدارمي (١٤٧/٢): كتاب النكاح: باب: النهي عن ضرب النساء، و احمد (١٧/٤)، و الحميدي (٢٥٨/١)، حديث (٥٦٩).

مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا فِىْ جَنَازَةٍ فِى الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِى الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ جنت البقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے زمین کریدنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کا (آخرت میں) مخصوص ٹھکانہ طے کیا جا چکا ہے۔ تو حاضرین نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر اکتفاء نہ کریں جو شخص اہلِ سعادت ہے وہ سعادت جیسا عمل کرے اور جو شخص بدبخت ہے وہ بدبختوں کا سا عمل کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ عمل کرو! ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جو اس کا نصیب ہے۔ اہلِ سعادت کے لیے سعادت والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے' اور بدبختوں کے لیے بدبختی والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص عطا کرے، پرہیز گاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لیے آسانی کو آسان کر دیں گے' اور جو شخص بخل سے کام لے اور بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' ہم اس کے لیے تنگی کو آسان کر دیں گے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

باب 81: سورۃ الضحیٰ سے متعلق روایات

3268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ الْبَجَلِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اُصْبُعُهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ

3268- اخرجه البخارى (۱۱/۳): كتاب التهجد: باب: ترك القيام للمريض، حديث (۱۱۲۵)، وطرفه فى (۴۹۵۰، ۴۹۵۱، ۴۹۸۳)، و مسلم (۱۴۲۱/۳): كتاب الجهاد و السير: باب: م القى النبى صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين و المنافقين حديث (۱۷۹۶/۱۱۲)، و احمد (۳۱۲/۴، ۳۱۳)، و الحميدى (۳۴۲/۲)، حديث (۷۷۷).

الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی سے خون جاری ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''تم صرف ایک انگلی ہو' جس میں سے خون نکلا ہے' اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے' تو مشرکین نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا نہیں ہے' اور وہ بیزار نہیں ہوا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

باب 82: سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ سے متعلق روایات

3269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ' جو ان کی قوم کے ایک فرد ہیں، کا یہ بیان نقل کرتے

3269۔ اخرجه البخاری (٦/٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠)؛ كتاب بدء الخلق: باب: ذكر الملائكة، حديث (٣٢٠٧)، و الحديث طرفه في (٣٣٩٣، ٣٤٣٠، ٣٨٨٧)، و مسلم (١/٥٢٢ ابي): كتاب الايمان: باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات و فرض الصلواة، حديث (١٦٤/٢٦٤)، (١٦٤/٢٦٥)، و النسائي (١/٢١٧): كتاب الصلاة: باب: فرض الصلاة، حديث (٤٤٨)، و احمد (٤/٢٠٧، ٢٠٨، ٢١٠)، و ابن خزيمة (١/١٥٣)، حديث (٣٠١)، (١/١٥٦)، حديث (٣٠٢).

ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بیت اللہ کے نزدیک موجود تھا اور اس وقت سونے اور جاگنے کی کیفیت کے درمیان تھا کہ اس دوران میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ تین افراد میں سے ایک تھا' پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں آب زم زم تھا پھر میرے سینے کو یہاں تک کھول دیا گیا۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پیٹ کے نیچے والے حصے تک (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر انہوں نے میرا دل باہر نکالا، میرے دل کو آب زم زم سے دھویا اور پھر اس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور پھر سے ایمان اور حکمت کے ذریعے بھر دیا گیا۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام دستوائی اور ہمام نے اسے قتادہ سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ التِّينِ

باب 83: سورۃ التین سے متعلق روایات

3270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ (وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ) فَقَرَاَ (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ) فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْاَعْرَابِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص سورۃ التین کی تلاوت کرے اور یہ آیت پڑھے:

''کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے۔''

تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے، ہاں میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

یہ حدیث اسی دیہاتی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں اس دیہاتی کا نام مذکور نہیں ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

باب 84: سورۃ العلق سے متعلق روایات

3271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ

3270- اخرجه ابوداؤد (١/ ٢٣٤): كتاب الصلاة: باب: مقدار الركوع و السجود، حديث (٨٨٧)، و احمد (٢/ ٢٤٩).

عِكْرِمَةَ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلالیں گے''۔

ابوجہل نے یہ کہا تھا، اگر اب میں نے حضرت محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا' تو اسے فرشتے سب کے سامنے پکڑ لیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللَّهُ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے، اسی دوران ابوجہل آیا اور بولا: کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا۔ تو ابوجہل بولا: کیا آپ (ﷺ) جانتے ہیں؟ میری مجلس میں سب سے زیادہ لوگ ہوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اُسے چاہیے کہ وہ اپنے حامیوں کو بلالے' ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلالیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر وہ اپنے ساتھیوں کو بلاتا' تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اسے پکڑ لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3271۔ اخرجه البخاری (۵۹۵/۸): كتاب التفسير: باب: (كلالئن لم ينته لنسفعا بالناصية ناصية كاذبة خاطئة)، حديث (۴۹۵۸)، و احمد (۲۴۸/۱، ۲۵۶، ۳۲۹، ۳۶۸)۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَدْرِ

باب 85: سورۃ قدر سے متعلق روایات

3273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَّ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَائَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ) يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَّا يَزِيْدُ يَوْمٌ وَّلَا يَنْقُصُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَّثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ وَّلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ یوسف بن سعد بیان کرتے ہیں، جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے اہلِ ایمان کے چہرے سیاہ کر دیے ہیں۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ استعمال ہوئے) اے اہلِ ایمان کے چہروں کو سیاہ کرنے والے شخص!

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم مجھے الزام نہ دو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بنوامیہ کے لوگ منبر پر دکھائی دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک ہم تم کو نہر عطا کریں گے۔''

یعنی اے حضرت محمد! ہم تمہیں جنت میں نہر عطا کریں گے' اور یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے' اور تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔''

(اس سے مراد یہ ہے) اے حضرت محمد! آپ کے بعد بنوامیہ اس کے مالک ہوں گے۔

قاسم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، جب ہم نے ان کا شمار کیا' تو (بنوامیہ کی حکومت کے دن) پورے ایک ہزار دن

3273۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٦٤/٣)، حديث (٣٤٠٧) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير الطبرى فى تفسيره (٦٥٣/١٢)، برقم (٣٧٧١٤) عن القاسم بن الفضل عن عيسىٰ بن مازن عن الحسن بن على رضى الله عنهما۔

تھے جس میں ایک دن بھی کم اور زیادہ نہیں تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو قاسم بن فضل سے منقول ہے۔ ایک سند کے مطابق یہ روایت قاسم بن فضل کے حوالے سے' یوسف بن مازن سے منقول ہے۔ قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یوسف بن سعد نامی راوی مجہول ہے۔ ہم ان الفاظ میں اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں، جو شخص پورا سال رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے' وہی شب قدر کو حاصل کر سکتا ہے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت کرے۔ وہ یہ بات جانتے تھے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اور یہ ستائیسویں رات ہے' لیکن وہ یہ چاہتے تھے: لوگ اسی پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی اور کوئی استثناء نہیں کیا' شب قدر سے مراد ستائیسویں رات ہے۔

زر بن حبیش کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا: اے ابومنذر! آپ کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی کی وجہ سے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس علامت کی وجہ سے کہ جب اس دن سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ لَمْ يَكُنْ

باب 86: سورۂ لم یکن سے متعلق روایات

3275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ

فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متن حدیث: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

''اے مخلوق میں سب سے بہتر''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب 87: سورۃ زلزال سے متعلق روایات

3276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اس کی خبریں بتانے سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہوں گی: وہ ہر مرد اور عورت کے بارے میں یہ گواہی دے گی' اس نے اس زمین کی پشت پر جو عمل کیا تھا وہ زمین یہ کہے گی: اس شخص نے فلاں' فلاں دن یہ کام کیا تھا' تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

باب 88: سورۃ التکاثر سے متعلق روایات

3275۔ اخرجه مسلم (۱۸۳۹/٤): كتاب الفضائل: باب: من فضائل ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۳٦۹/۱۵۰)، و ابوداؤد (۲/۸/٤): كتاب السنة: باب: من التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة و السلام، حديث (٤٦۷۲)، و احمد (۱۷۸/۳، ۱۸٤)۔

3277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مطرف بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے تلاوت کی:

"کثرت تمہیں غفلت کا شکار کردے گی۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا یہ کہتا ہے: یہ میرا مال یہ میرا مال۔ تمہارا مال تو وہ ہے جسے تم صدقہ کر کے آگے بھیج دو یا کھا کر ختم کر دو یا پہن کر پرانا کر دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ هُوَ رَازِيٌّ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ كُوْفِيٌّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبر کے عذاب کے بارے میں شک کا شکار رہے، یہاں تک کہ یہ سورۃ نازل ہوئی:

"کثرت تمہیں غافل کردے گی۔"

ابوکریب نے ایک مرتبہ یہ روایت عمرو بن ابوقیس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ صاحب رازی ہیں جبکہ عمرو بن قیس ملائی کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے منہال بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ

3278۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۳۷۳/۷)، حدیث (۱۰۰۹۵) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الطبری فی تفسیره (۶۷۹/۱۲)، برقم: (۳۷۸۷۵) عن علی رضی الله عنه۔

3279۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۹۲/۲): کتاب الزهد: باب: معیشة اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (۴۱۵۸)، و احمد (۱۶۴/۱)، و الحمیدی (۳۳/۱)، حدیث (۶۱)۔

النَّعِيمِ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ سَيَكُوْنُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور دریافت کیا جائے گا''

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، ہمارے پاس تو یہی دوسیاہ چیزیں ہیں، کھجور اور پانی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب نعمتیں آجائیں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَىِّ النَّعِيمِ نُسْاَلُ فَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ وَاَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا''

تو لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو یہی دوسیاہ چیزیں (یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ دشمن ہمارے سر پر موجود ہیں اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں یہ مل جائیں گی۔

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو کے حوالے سے نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔ سفیان بن عیینہ ابوبکر بن عیاش کے مقابلے میں بڑے حافظ الحدیث ہیں اور ان کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

3281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِى الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ اَنْ يُّقَالَ لَهُ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

3280۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۲۱/۱۱)، حدیث (۱۵۱۲۱) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه ابن جریر فی تفسیرہ (۶۸۲/۱۲)، برقم (۳۷۸۹۸) عن محمود بن لبید

3281۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۱۶/۱۰)، حدیث (۱۳۵۱۱) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه ابن جریر فی التفسیر (۶۸۲/۱۲)، برقم: (۳۷۸۹۹)، عن ابی هریرة۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَّيُقَالُ ابْنُ عَرْزَمٍ وَّابْنُ عَرْزَمٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی بندے سے نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے یہ کہا جائے گا' کیا ہم نے تمہارے جسم کو صحت عطا نہیں کی تھی؟ کیا ہم نے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ذریعے سیراب نہیں کیا تھا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث غریب" ہے۔

ضحاک نامی راوی ابن عبدالرحمٰن بن عرزب ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن عرزم ہیں۔ ابن عرزم لفظ درست ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

باب 89: سورۃ الکوثر سے متعلق روایات

3282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: عَنْ اَنَسٍ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ جنت میں ایک نہر ہے' جس کے دوران کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ تو وہ بولے: یہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا

3282۔ اخرجه البخاری (۴۷۲/۱۱): کتاب الرقاق: باب: فی الحوض و قول اللہ تعالیٰ: (انا اعطینٰك الکوثر)، حدیث (۶۵۸۱) و الحدیث متقدم فی البخاری (ایضاً رقم (۴۹۶۴)، و ابوداؤد (۲۳۷/۴)، کتاب السنة: باب: من الحوض، حدیث (۴۷۴۸)، و احمد (۲۰۷/۳، ۱۹۱/۳، ۱۶۴، ۲۳۱، ۲۳۲)، و عبد بن حمید ص (۳۵۹)، حدیث (۱۱۸۹).

الْكَوْثَرُ الَّذِىْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِىْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں جا رہا تھا' اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں کے گرد موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔ پھر اس فرشتے نے اس میں ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک کی تھی۔ پھر اسی دوران میرے سامنے "سدرۃ المنتہیٰ" آ گیا' تو میں نے اس کے قریب ایک عظیم نور دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

3284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِى الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوثر جنت میں ایک نہر ہے' جس کے دونوں کناروں پر سونے کے خیمے ہیں، اس کا پانی موتیوں اور یاقوت پر بہتا ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ النَّصْرِ

باب 90: سورۃ النصر سے متعلق روایات

3285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْاَلُنِىْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

3284۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٥٠/٢): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (٤٣٣٤)، و الدارمى (٣٣٧/٢، ٣٣٨)، كتاب الرقاق: باب: من لالكوثر، و احمد (٦٧/٢، ١٥٨، ١١٢).

3285۔ اخرجه البخارى (٧٢٦/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة من الاسلام، حديث (٣٦٢٧)، و اطرافه (٤٢٩٤، ٤٤٣٠، ٤٩٦٩، ٤٩٧٠)، و احمد (٣٣٧/١).

عَوْفٍ اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ مجھ سے بھی سوال کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: آپ ان سے سوال کرتے ہیں' حالانکہ یہ ہمارے بچوں کی طرح ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے ان سے کہا: اس کا جو مرتبہ ہے آپ کو پتہ چل جائے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا) اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے اس پوری سورۃ کو پڑھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اس بارے میں مجھے بھی یہی علم ہے' جو تم جانتے ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس سے سوال کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس کے جتنے ہمارے بچے ہیں۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا

باب 91: سورۂ لہب سے متعلق روایات

3286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّىْ (نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ) اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّىْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْ مُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِىْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ)

3286۔ اخرجه البخاری (۳۶۰/۸): کتاب التفسیر: باب: (وانذر عشیرتک الاقربین) حدیث (۴۷۷۰)، واطرافه فی (۴۸۰۱)، (۴۹۷۱)، ومسلم (۱۲۵/۱ ابی): کتاب الایمان: باب: من قوله تعالیٰ: (وانذر عشیرتک الاقربین) حدیث (۲۰۸/۳۵۶)، و احمد (۲۸۱/۱، ۳۰۷)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفاء پہاڑی پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں پکارا: "خطرہ ہے"

قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ڈرا رہا ہوں کہ زبردست عذاب آنے والا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن شام کے وقت یا صبح کے وقت تم پر حملہ کرے گا؟ تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ تو ابولہب بولا: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

(راوی بیان کرتا ہے) تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب 92: سورۃ اخلاص سے متعلق روایات

3287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ هُوَ الصَّغَانِيُّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ) وَالصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَا شَيْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ) قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَّلَا عِدْلٌ وَّلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اَبِي سَعْدٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ وَّاَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ اسْمُهُ عِيسٰى وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَّكَانَ عَبْدًا اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ سَابِيَةٌ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

3287- اخرجه احمد (۱۳۳/۵) عن ابی العالية عن ابی بن كعب فذكره.

''تم یہ فرما دو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔''

یہاں ''صمد'' سے مراد وہ ذات ہے' جس نے کسی کو جنم نہ دیا ہو' اور اس کو جنم نہ دیا گیا ہو' کیونکہ جس چیز کو جنم دیا گیا ہو' وہ مر بھی جاتی ہے اور جو چیز مر جاتی ہے اس کا کوئی وارث بھی ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نہ تو مرے گا' اور نہ ہی کوئی اس کا وارث بنے گا۔

''اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، یعنی کوئی اس کے مشابہہ نہیں ہے، کوئی اس کے برابر نہیں ہے' اور کوئی اس کے مثل نہیں ہے۔

حضرت ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے باطل معبودوں کا ذکر کیا' تو انہوں نے کہا، آپ ﷺ ہمارے سامنے اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سورۃ کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

''تم فرمادو! اللہ ایک ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اور اس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت ابوسعد کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوسعد نامی راوی کا نام محمد بن میسر ہے۔

ابوجعفر نامی راوی کا نام عیسیٰ ہے۔

ابوالعالیہ نامی راوی کا نام رفیع ہے۔

یہ ایک غلام تھے، انہیں ایک صابی عورت نے آزاد کیا تھا۔

بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 93: معوذتین سے متعلق روایات

3288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اسْتَعِيذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے چاند کی طرف دیکھ کر یہ ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو! کیونکہ یہی وہ اندھیرا کرنیوالا ہے' جب وہ تاریکی کردے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3288۔ احمد (٦/٦١، ٦، ٢٠٦، ٢٣٧، ٢١٥، ٢٥٢)، و ابن حميد ص (٤٣٩)، حديث (١٥١٧)، عن ابی سلمة عن عائشة

3289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں، جن کی مثال کبھی نظر نہ آئی (وہ یہ ہیں)

''تم یہ فرمادو! میں تمام لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔''

یہ سورۃ آخر تک ہے، اور یہ (درج ذیل) سورۃ ہے۔

''تم یہ فرمادو'' یہ سورۃ آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

3290- تفرد به الترمذي انظر التحفة (٤٧١/٩)، حديث (١٢٩٥٥) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه الحاكم في المستدرك (٣٢٥/٢)، و قال: صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه، و افقه الذهبي۔

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے الحمدللہ کہا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت یہ حمد بیان کی تھی۔ اِن کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' تم ان فرشتوں کے پاس جاؤ! یعنی فرشتوں کا جو گروہ بیٹھا ہوا ہے' اور (اُن سے) یہ کہو:

''تم لوگوں کو سلام ہو'' تو انہوں نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو' اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیوں کو بند کر لیا اور فرمایا: ان دونوں میں سے تم جسے چاہو اختیار کر لو۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) حالانکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور برکت والے ہیں۔ پھر پروردگار نے اسے کھولا تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریّت موجود تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: تمہاری اولاد ہے' اس میں ہر ایک کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہے۔ تو ان لوگوں کے درمیان ایک صاحب تھے' جو انتہائی روشن چہرے کے مالک تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو سب سے زیادہ روشن چہرے کے مالک تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص ''داؤد'' ہے، میں نے اس کی عمر چالیس برس مقرر کی ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تو اس کی عمر مقرر کر چکا ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنی عمر کے ساٹھ سال اسے دیتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری یہ خواہش پوری ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جتنے عرصے تک اللہ کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ٹھہرے' پھر انہیں وہاں سے نیچے اتار دیا گیا۔ وہ اپنی عمر کا حساب رکھتے رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہاں تک کہ جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اسے کہا: تم جلدی آ گئے ہو، میرے نصیب میں تو ایک ہزار سال لکھے گئے تھے۔ تو اس فرشتے نے کہا: جی ہاں! مگر آپ نے اس میں سے اپنی اولاد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ بات بھول گئے' یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دن سے یہ حکم ہوا (کہ جب کوئی لین دین کیا جائے) تو اسے لکھا جائے اور اس پر گواہ مقرر کیا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اسے زید بن اسلم نے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

3291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ قَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور انہیں یہ حکم دیا: وہ زمین کو تھامے رکھیں۔ فرشتے پہاڑوں کی طاقت پر بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں آگ ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں آگ سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیاہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اس نے فرمایا: ہاں آدم علیہ السلام کا بیٹا جب وہ اس طرح دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو' یعنی (اس صدقے کو) بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اس روایت کے مرفوع ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3291- اخرجه احمد (۳/۱۲٤)، و عبد بن حميد ص (۳٦٥)، حديث (۱۲/٥) عن سليمان بن ابى سليمان عن انس فذكره.

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دعاؤں کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

باب 1: دُعا کی فضیلت

3292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

توضیح راوی: وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ هُوَ ابْنُ دَاوَرَ وَيُكْنٰى اَبَا الْعَوَّامِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ عزیز اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف عمران نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عمران نامی راوی داؤد کے صاحبزادے ہیں، ان کی کنیت ابوعوام ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمران سے منقول ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 2: بلاعنوان

3293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي

3292۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۵۸/۲): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (۳۸۲۹).

جَعْفَرٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف ابْـنِ لَهِيـعَةَ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ

توضیحِ راوی: هُوَ ذَرُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ ثِقَةٌ وَّالِدُ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا ہی عبادت ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"تمہارے پروردگار نے یہ فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا' بے شک جو تکبر کرتے ہوئے میری بندگی چھوڑتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

منصور نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ذر سے نقل کیا ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ذر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ یہ صاحب ذر بن عبداللہ ہمدانی ہیں اور ثقہ ہیں۔ یہ عمر بن ذر کے والد ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 3: بلاعنوان

3295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3294۔ اخرجه ابوداؤد (٤٦٦/١) كتاب الصلاة: باب: الدعاء رقم (١٤٧٩)، و ابن ماجه (١٢٥٨/٢): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء برقم (٣٨٢٨)۔

3295۔ اخرجه ابن ماجه (١٢٥٨/٢): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (٣٨٢٧)۔

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهُ صَبِيْحٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُهُ وَقَالَ يُقَالُ لَهُ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں' اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نے کئی راویوں کے حوالے سے' ابوالملیح کے حوالے سے' اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابوالملیح نامی راوی کا نام صبیح ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے انہیں فارسی کہا جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3296 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِىُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّاَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِىُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ہم واپس آ رہے تھے' اور ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تکبیر کہنی شروع کی۔ انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرہ یا غیر موجود نہیں ہے وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سَر کے درمیان ہے (یعنی

3296- اخرجه البخاری (٥٣٧/٧): كتاب المغازی: باب: غزوة خيبر، حديث (٤٢٠٢)، (١٩١/١١): كتاب الدعوات باب: الدعاء اذا علاعقبه، حديث (٦٣٨٤)، و الحديث اطرافه فی (٦٤٠٩، ٦٦١٠، ٧٣٨٦)، و مسلم (٣١/٩ - النووی) كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، حديث (٤٥ - ٤٦ - ٢٧٠٤/٤٧)، و ابوداؤد (٤٧٨/١): كتاب الصلاة باب: فی الاستغفار، حديث (١٥٢٦ - ١٥٢٧ - ١٥٢٨)، و ابن ماجه (١٢٥٦/٢) كتاب الادب: باب: ما جاء فی (لا حول ولا قوة الا بالله)، حديث (٣٨٢٤) و احمد (٣٩٤/٤، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٧، ٤١٧، ٤١٨)، وابن خزيمة (١٤٩/٤) حديث (٢٥٦٣)، و عبد بن حميد ص (١٩١) حديث (٥٤٢)، من طريق ابی عثمان النهدی عن ابی موسیٰ الاشعری بهٰذكره

تمہارے بہت قریب ہے)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم دوں؟ (وہ یہ ہے) "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

باب 4: ذکر کی فضیلت

3297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَىَّ فَاَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کی تعلیمات بہت زیادہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں باقاعدگی سے اختیار کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 5: بلاعنوان

3298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَىُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِى الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

3297۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۶/۲): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (۳۷۹۳) من طريق عمرو بن قيس عن عبد الله بن بسر، فذكره.

3298۔ اخرجه احمد (۷۵/۳) من طريق ابن لهيعة عن دراج، عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کن بندوں کا درجہ زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی خواتین کا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص سے بھی زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (مجاہد) اپنی تلوار کے ساتھ کفار اور مشرکین کو قتل کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہوجائے تو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے درجے کے اعتبار سے اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف دراج کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 6: بلاعنوان

3299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلٰى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا شَيْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کی بلندی کے لیے سب سے زیادہ بہترین ہے اور تمہارے لیے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہے جب تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کے ذکر کے علاوہ کوئی دوسری چیز نجات نہیں دیتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے اس روایت کو عبداللہ بن سعید کے حوالے سے اسی کی مانند اسی سند کے

3299- اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٢٤٥): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (٣٧٩٠) و احمد (٥/ ١٩٥) من طريق عبد الله بن سعيد بن ابي هند، عن زياد بن ابي زياد، مولي ابن عياش، عن ابي بحرية، عن ابي الرياء، فذكره، و اخرجه احمد (٥/ ١٩٥)، (٦/ ٤٤٧) من طريق موسى بن عقبة، عن زياد بن ابي زياد مولي ابن عياش عن ابي الدرداء ، فذكره، ليس فيه (ابو بحرية).

ہمراہ نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے اس حوالے سے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

باب 7: جولوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُنکی فضیلت کیا ہے؟

3300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اوران پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس (موجود فرشتوں میں) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3301 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّىْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِىْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّىْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى

3300۔ اخرجه مسلم (۲۷/۹ ۔ النووی) كتاب الذكر و الدعاء، والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، حديث (۲۷۰۰/۳۹)، و ابن ماجه (۱۲۴۵/۲): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حديث (۳۷۹۱)، و احمد (۳۳/۳، ۴۹، ۹۲، ۹۴)، و عبد بن حميد ص (۲۷۲)، حديث (۸۶۱) من طريق ابی اسحاق عن الاغر ابی مسلم، عن ابی هريرة و ابی سعيد الخدری، فذكره۔

3301۔ اخرجه مسلم (۲۷/۹ ۔ النووی): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، حديث (۲۷۰۱/۴۰)، و النسائی (۲۴۹/۸): كتاب آداب القضاة: باب: كيف يستحلف الحاكم، و احمد (۹۲/۴) من طريق ابی سعيد الخدری رضی الله عنه عن معاوية بن ابی سفيان، فذكره۔

حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَقَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّىْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَّكُمْ اِنَّهٗ اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ نَعَامَةَ السَّعْدِىُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِىُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا آپ لوگ صرف اسی لیے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے یہاں بیٹھے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی تہمت کی وجہ سے آپ لوگوں سے قسم نہیں لی۔ ایسا کوئی شخص نہیں ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا قریب ہو' جتنا میں قریب تھا اور وہ مجھ سے کم روایت نقل کرتا ہو (لیکن میں تمہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقے کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے اور اس نے جو ہمیں اسلام کی طرف ہدایت نصیب کی اور اس کے ذریعے احسان کیا' اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کسی الزام کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے' اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

باب 8: جو لوگ بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے

3302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ

3302- اخرجه احمد (۲/۴۴۶، ۴۵۳)، و ابوداؤد (۲/۶۸۰): كتاب الادب: باب: كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه و لا يذكر الله، حديث (۴۸۵۵)، و البيهقى فى شعب الايمان، حديث (۵۴۶)، و النسائى فى عمل اليوم والليلة (۶/۱۰۷)، حديث (۱۰۲۳۸ - ۳) و اخرجه الحاكم (۱/۴۹۶)، و قال: صحيح الاسناد، و لم يخرجاه، و صالح ليس بالساقط، و تعقبه الذهبى بقوله، صالح ضعيف.

شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ تِرَةً يَعْنِىْ حَسْرَةً وَّنَدَامَةً وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْعَرَبِيَّةِ التِّرَةُ هُوَ الثَّارُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور اس کے اور اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ بات (قیامت کے دن) ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو ان کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ترۃ'' کا مطلب حسرت اور ندامت ہے۔ عربی زبان کے بعض ماہرین نے اس کا مطلب بربادی بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب 9: مسلمان کی دُعا مستجاب ہوتی ہے

3303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْعُو بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص' جو بھی دعا مانگتا ہے' تو یا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' جو اس نے مانگی ہو' یا اس کی مانند اس شخص سے کسی برائی کو (یعنی کسی نقصان کو) روک دیتا ہے۔ جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دُعا نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3303- اخرجه احمد (۳/۳۶۰)، عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

3304- اخرجه الحاكم (۱/۵۴۴)، و صححه، و وافقه الذهبى، و ذكره المنذرى فى (الترغيب و الترهيب) (۲/۴۷۳)، و عزاه للترمذى و للحاكم عن ابى هريرة.

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت میں اس کی دُعا قبول کرے تو وہ راحت کے دوران بھی بکثرت دُعا کیا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے۔

3305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والی دعا "الحمدللہ" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ

توضیح راوی: وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

3305- اخرجه ابن ماجه (١٢٤٩/٢): كتاب الادب: باب: فضل الحامدين، حديث (٣٨٠٠)، و اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة (٦، ٢٠٨): باب افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (١٠٦٦٧) من طريق طلحة بن خراش عن جابر فذكره.

3306- اخرجه احمد (٧٠/٦، ١٥٣)، و مسلم (٢٨٢/١٠): كتاب الحيض: باب: ذكر الله تعالىٰ في حالة الجنابة و غيرها، حديث (٣٧٣)، و ابوداؤد (٥/١): كتاب الطهارة: باب: الرجل يذكر الله عزوجل على غير طهر، حديث (١٨)، و ابن ماجه (١١٠/١): كتاب الطهارة و سننها: باب: ذكر الله عزوجل على الخلاء، حديث (٣٠٢)، و ابن خزيمة (١٠٤/١)، حديث (٢٠٧)، و البيهقي (٩٠/١)، من طريق البهي عن عروة عن عائشة فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف یحیٰی بن زکریا کے حوالے سے جانتے ہیں۔
"بہی" نامی راوی کا نام عبداللہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهٖ

باب 10: دُعا مانگنے والا سب سے پہلے اپنے لیے دُعا مانگے

3307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ قَطَنٍ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دُعا کرنے لگتے' تو پہلے اپنے لیے کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔
ابوقطن نامی راوی کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَاءِ

باب 11: دُعا کے وقت ہاتھ بلند کرنا

3308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيْسٰى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَّثَّقَهٗ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ

3307۔ اخرجه ابوداؤد (۳۳/٤): كتاب الحروف والقراء ات، حديث (۳۹۸٤)، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابى بن كعب فذكره.

3308۔ اخرجه عبد بن حميد ص (٤٤)، حديث (۳۹)، و تفرد به الترمذى من اصحاب الكتاب الستة من طريق سالم بن عبد الله عن ابيه عن عمر، و سنده ضعيف: حماد بن عيسى بن عبيدة الجهنى، قال الحافظ فى التقريب (۱۹۷/۱): ضعيف.

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا میں ہاتھ اُٹھاتے تھے' تو انہیں اس وقت تک نیچے نہیں لاتے تھے' جب تک ان دونوں کو اپنے چہرۂ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

محمد بن مثنیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت تک لوٹاتے نہیں تھے' جب تک اپنے چہرۂ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن عیسیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں اور وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ صاحب قلیل الحدیث ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حنظلہ بن ابوسفیان نامی راوی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

باب 12: جو شخص اپنی دُعا کی (قبولیت میں) جلد بازی کا مظاہرہ کرے

3309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَّهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی دُعا ضرور مستجاب ہوتی ہے' جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی' لیکن میری دُعا قبول ہی نہیں ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعبید نامی راوی کا نام سعد ہے' اور یہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3309۔ اخرجه مالك في الموطا (۱/۲۱۳) كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۲۹)، و احمد (۲/۳۹۶)، و البخاري (۱۱/۱٤٥): كتاب الدعوات: باب: يستجاب للعبد ما لم يعجل، حديث (٦٣٤٠)، و مسلم (٤/۲۰۹٦) كتاب الذكر و الدعاء والتوبة و الاستغفار: باب: بيان انه يستجاب للداعي ما لم يعجل، حديث (۹۲ ـ ۲۷۳٥) و ابوداؤد (۲/۷۸): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱٤۸٤)، و ابن ماجه (۲/۱۲٦٦): كتاب الدعاء: باب: يستجاب لاحدكم ما لم يعجل، حديث (۳۸٥۳)، من طريق ابي عبيد عن ابي هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

باب 13: صبح اور شام کی دُعائیں

3310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَّمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَّكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِّيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص روزانہ صبح اور شام کے وقت تین، تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین میں اور کوئی چیز آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

اس روایت کے راوی ابان کو ایک طرف فالج ہو گیا۔ ایک شخص نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا تو ابان نے اس سے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ وہ واقعی ہی حدیث ہے، جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی تھی، لیکن میں نے ایک دن اس دُعا کو پڑھا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ مجھ پر نافذ کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّرْضِيَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3310- اخرجه احمد (۶۲/۱)، و ابوداؤد (۳۲۳/۴): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۸۸)، و ابن ماجه (۱۲۷۳/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حديث (۳۸۶۹) من طريق ابان بن عثمان عن عثمان بن عفان فذكره.

3311- تفرد به الترمذي من طريق ثوبان، و اخرجه ابوداؤد (۳۱۸/۴): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۷۲)، و ابن ماجه (۱۲۷۲/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حديث (۳۸۷۰)، من طريق ابي عقيل عن سابق بن ناجية عن ابي سلام خادم النبي صلى الله عليه وسلم فذكره.

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص شام کے وقت یہ پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں (یعنی اس پر ایمان رکھتا ہوں)۔''

تو اللہ تعالیٰ پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اس شخص کو راضی کرے (یعنی اسے بخش دے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اُرَاهُ قَالَ فِيهَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے' اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد میں آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور برے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بھی یہی کلمات پڑھا کرتے تھے (تاہم ان میں یہ پڑھا کرتے تھے)

3312- اخرجه احمد (١/ ٤٤٠)، ومسلم (٤/ ٢٠٨٩): كتاب الذكر و الدعاء والتوبة و الاستغفار: باب: التعوذ من شر ما عمل، و من شر ما لم يعمل، حديث (٧٦ - ٢٧٢٣)، و ابوداؤد (٤/ ٣١٧، ٣١٨): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٧١)، من طريق عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود فذكره.

''ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسَى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو یہ تعلیم دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب تم صبح کرو' تو یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے صبح کی' تیری مرضی سے ہم شام کریں گے' تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں' تیری مرضی سے ہی ہم مریں گے' اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

اور جب شام ہو' تو آدمی یہ پڑھے:

''اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے شام کی' تیری مرضی سے ہم صبح کریں گے' تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں' تیری مرضی سے ہم مریں گے' اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 14: بلاعنوان

3314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

3313- اخرجه ابوداؤد (٣١٧/٤): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٦٨)، و ابن ماجه (١٢٧٢/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حديث (٣٨٦٨)، من طريق سهيل عن ابيه عن ابي هريرة فذكره.

3314- اخرجه احمد (٤/١/١) عن ليث عن مجاهد عن ابي بكر الصديق فذكره.

شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' ہر چیز کے پروردگار' اور اس کے مالک' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ میں اپنی ذات کے شر سے' شیطان کے شر سے اور اس کے شرک (یا اس کے شریک ہونے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صبح کے وقت' شام کے وقت اور جب تم سونے لگو اس وقت پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 15: بلاعنوان

3315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ اَبْزٰى وَبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ

◆◆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں سید الاستغفار کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں (اس کے الفاظ یہ ہیں)

3315- انفرد به الترمذی بروایة من طریق عثمان بن ربیعة عن شداد بن اوس، و للحدیث طریق آخر من طریق بشیر بن کعب العدوی عن شداد بن اوس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: سید الاستغفار ان یقول: اللهم ــ الحدیث. و من هذا الطریق اخرجه البخاری (۱۰/۱۰۰): کتاب الدعوات: باب: افضل الاستغفار حدیث (۶۳۰۶).

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں' جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں' میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ دُعا پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اگر کوئی شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے اور شام سے پہلے انتقال کر جائے' تو اس کے لیے بھی جنت واجب ہو جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابن بزی رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے' شداد بن اوس سے منقول ہے۔

عبدالعزیز بن ابوحازم نامی راوی ابن ابی حازم زاہد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

باب 16: سوتے وقت کی دُعا

3316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

3316- اخرجه البخاری (۱۱۲/۱۱): كتاب الدعوات: باب: اذا بات طاهرا، حديث (۶۳۱۱)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): كتاب الذكر، و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۵۶ - ۲۷۱۰) من طريق سعد بن عبيدة عن البراء من عازب بنحوه.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں؟ جنہیں تم اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لیے جاؤ) اگر تم اس رات میں انتقال کر گئے تو تم دین اسلام پر مرو گے اور اگر تم صبح تک زندہ رہے تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی، تم یہ کلمات پڑھو۔

"اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، میں تیری طرف متوجہ ہو گیا، میں نے اپنے معاملات تجھے سونپ دیئے۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تو نے جو کتاب نازل کی ہے اور جس نبی کو تو نے بھیجا ہے، میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔"

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دعا کو پڑھتے ہوئے (میں نے کہا)

"میں تیرے رسول پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: یہ پڑھو۔

"میں تیرے اس نبی پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

"جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ اور تم باوضو حالت میں ہو تو یہ کلمات پڑھو۔"

3317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ اَخِىْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

3317- اخرجه النسائي في الكبرى (۱۹۲/۶): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: وما يقول من يفزع في منامه، حديث (۱۰۶۰۷ - ۷) و ذكره المنذري في (الترغيب و الترهيب) (۴۶۵/۱، ۴۶۶)، حديث (۸۷۴)، و عزاه للترمذي، من طريق يحيى بن اسحاق ابن اخي رافع عن رافع فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پڑھے:

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا' میں نے اپنا رُخ تیری طرف کرلیا' میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ہمیں کھلایا' جس نے ہمیں پلایا' جس نے ہمیں کفایت نصیب کی' جس نے ہمیں پناہ گاہ نصیب کی' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں' جن کے لیے کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے' اور انہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

3319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِىْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىَّ الْقَيُّوْمَ

3318۔ اخرجه مسلم (۴/۲۰۸۵): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (۶۴/۲۷۱۵)، و ابوداؤد (۴/۳۱۲): كتاب الادب: بابٌ ما يقال عند النوم (۵۰۵۳)، و الحديث ليس فى البخارى كما جزم بذلك الحافظ المزى فى (تحفة الاشراف) (۱/۱۱۷)، من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس۔

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَّاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْوَصَّافِيِّ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بستر پر لیٹ کر (سوتے وقت) یہ پڑھے:

''میں اس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ حی اور قیوم ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں' اگرچہ وہ درختوں کے پتوں جتنے ہوں' اگرچہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' اگرچہ وہ دُنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبیداللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 18: بلاعنوان

3320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے' تو آپ ﷺ اپنا دست مبارک اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دوبارہ زندہ کرے گا۔''

3319۔ اخرجه احمد (۱۰/۳)، من طريق عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية العوفي عن ابي سعيد الخدري به و قال المنذري في الترغيب و الترهيب بعد ان اورده (۴۷۱/۱)، حديث (۸۸۴): قال المملي: عبيد الله هذا و اه، عليه عصام بن قدامة و هو ثقة خرجه البخاري في تاريخه من طريق بنحوا.

3320۔ اخرجه احمد (۳۸۲/۵)، و الحميدي (۲۱۰/۱، ۲۱۱)، حديث (۴۴۴)، من طريق ربعي بن حراش عن حذيفة بن اليمان فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هُوَ السَّلُوْلِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهٗ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا اَحَدًا وَّرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوٰى اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ان دونوں کے درمیان کسی فرد کا ذکر نہیں کیا۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' ابوعبیدہ اور ایک اور شخص کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسرائیل نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' عبداللہ بن یزید کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور ابواسحاق کے حوالے سے' ابوعبیدہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 19: بلاعنوان

3322 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

3321- اخرجه النسائی فی الکبری (۱۸۹/۶): کتاب عمل الیوم واللیلة: باب: ما یقول اذا اوی الی فراشه، حدیث (۱۰۵۹٤) من طریق ابی اسحاق، عن ابی بردة عن البراء بن عازب فذکره و من طریق عبد الله بن یزید عن البراء بن عازب اخرجه ابوداؤد (٤/۳۱۰، ۳۱۱) کتاب الادب: باب: ما یقال عند النوم، حدیث (۵۰٤۵)، و اخرجه الترمذی فی الشمائل ص (۲۱٦)، حدیث (۲۵۵) و اقال الحافظ فی الفتح (۱۱/۱۱۹): و سنده صحیح۔

3322- اخرجه مسلم (۹/۱۱۷ - الابی): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة، باب: ما یقول عن النوم و اخذالمضجع، حدیث (۵٦/۲۷۱۰)، وابو داؤد (۲/۷۳۲): کتاب الادب: باب: ما یقول عند النوم، حدیث (۵۰۵۱).

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے ہم میں سے کوئی شخص جب سونے لگے تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ! اے آسمانوں کے پروردگار! اور زمین کے پروردگار! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے ہر شر والی چیز کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تو اسے پیشانی سے پکڑ لے تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں ہوگا تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں ہے تو ہی باطن ہے تجھ سے نیچے کوئی نہیں ہے میرا قرض ادا کردے اور مجھے فقر سے بے نیاز کردے (یعنی میرا فقر ختم کردے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 20: بلاعنوان

3323 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ

3323۔ اخرجه البخاری (۱۳۰/۱۱): کتاب الدعوات، الباب الثالث عشر، حدیث (۶۳۲۰)، باب: التوحید، باب: السوال باسماء اللّٰه تعالیٰ والاستعاذة بها، حدیث (۷۳۹۳)، و الادب المفرد ص (۳۵۳)، حدیث (۱۲۱۴)، و اخرجه مسلم (۱۱۹/۹ ۔ الابی): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار ،باب: ما یقول عند النوم و اخذ المضجع، حدیث (۲۷۱۴/۶۴)، و ابوداؤد (۷۳۲/۲): کتاب الادب: ما یقول عند النوم، حدیث (۵۰۵۰)، وابن ماجه (۱۲۷۵/۲): کتاب الدعاء باب: ما یدعو به اذا اوی الی فراشه حدیث (۳۸۷۴).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بستر سے اُٹھ کر جائے' تو جب وہ اس بستر پر واپس آئے' تو اپنے تہبند کے پلو سے' اُسے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی تھی' پھر جب وہ لیٹ جائے' تو یہ دُعا پڑھے:

''اے میرے پروردگار! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے اس کو اُٹھاؤں گا' اگر تو میری جان کو روک لے' تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے واپس کر دے' تو اس کی حفاظت کرنا' اسی طرح جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی بیدار ہوتے وقت یہ پڑھے:

''ہر طرف کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت عطا کی اور میری روح کو واپس کر دیا' اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی۔''

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 21: سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا

3324 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَاَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اخلاص' سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر دم کرتے تھے' پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا تھا' پھیر لیتے تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر' اپنے چہرے پر اور جسم کے آگے والے حصے پر پھیرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

3324- اخرجه البخاري (۲۱۹/۱۰، ۲۲۰): كتاب الطب: باب: النفث من لرقية، حديث (۵۸۴۸)، و ابوداؤد (۳۱۳/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (۵۰۵۶)، و ابن ماجه (۱۲۷۵/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به اذا اوى الى فراشه، حديث (۳۸۷۵)، و عبد بن حميد ص (۴۳۱)، حديث (۱۴۸۴)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 22: بلاعنوان

3325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِىْ قَالَ اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَائَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَّاَحْيَانًا لَّا يَقُوْلُهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَدِ اضْطَرَبَ اَصْحَابُ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَخُوْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

◆◆ حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں! جسے میں رات سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سورۂ کافرون پڑھا کرو، کیونکہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔

شعبہ نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں، میرے استاد نے اس روایت میں بعض اوقات "ایک مرتبہ" کا لفظ نقل کیا ہے اور بعض اوقات نقل نہیں کیا۔

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

زہیر نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے فروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہے اور شعبہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابواسحاق کے شاگردوں نے اس حدیث کو روایت کرنے میں اضطراب کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن نوفل نے اسے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ عبدالرحمٰن، حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

3325- اخرجه ابوداؤد (٣١٣/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عن النوم حديث (٥٠٥٥)، و الدارمى (٤٥٩/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل (قل يا ايها الكافرون) و احمد (٤٥٦/٥).

3326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ بِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ اِنَّمَا سَمِعْتُهٗ مِنْ صَفْوَانَ اَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوٰى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ لَيْثٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے' جب تک سورۂ تنزیل سجدہ' اور سورۂ ملک نہیں پڑھ لیتے تھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو اسی طرح لیث کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

زبیر نے اس حدیث کو ابوزبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنی' میں نے یہ صفوان یا ابن صفوان کی زبانی سنی ہے۔

شبابہ نے اس روایت کو مغیرہ بن مسلم کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے' اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے لیث نے نقل کیا ہے۔

3327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِى لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الزُّمَرَ وَبَنِىْ اِسْرَآئِيلَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا اسْمُهٗ مَرْوَانُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَّسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے' جب تک سورۂ زُمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) امام بخاری نے مجھے یہ بتایا ہے، اس روایت کے راوی ابولبابہ کا نام مروان ہے' اور یہ عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے' اور حماد بن زید نے ان سے احادیث کا

3327- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۲/۳۰۳)، حدیث (۱۷۶۰۱) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۲/۴۳۴)، و قال الشيخ الألبانى فى السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۳)، حديث (۶۴۱)، اسناده جيد، سكت عليه الحاكم و الذهبى و رجاله ثقات.

سماع کیا ہے۔

3328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے' جب تک مسبحات کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ان میں ایک ایسی آیت بھی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب 23: بلاعنوان

3329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنْظَلَةَ

متنِ حدیث: قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِى الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَىْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْجُرَيْرِىُّ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِىُّ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ

بنو حنظلہ قبیلے کے ایک صاحب کہتے ہیں، میں ایک دن حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے کام (یعنی معاملات) کی مضبوطی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اچھی طرح سے عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سچی زبان' درست (نظریات رکھنے والا) دل

3329۔ اخرجه احمد (۱۲۵/٤) عن شداد بن اوس فذكره

مانگتا ہوں۔ میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو تیرے علم میں ہے' اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے علم میں ہے' اور میں ہر اس چیز سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا علم رکھنے والا ہے۔''

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی ایک سورۃ پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتے کو مقرر کردے گا' تو تکلیف دینے والی کوئی بھی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے پاس نہیں آئے گی' خواہ وہ جب بھی بیدار ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے' یا وہ ابومسعود جریری ہیں۔

ابوالعلاء نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 24: سوتے وقت سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدللہ پڑھنا

3330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَّتَسْبِيحٍ وَّتَكْبِيرٍ وَّفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے یہ شکایت کی کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا: اگر تم اپنے والد محترم سے کوئی خادم مانگ لو' تو بہتر ہوگا (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی خادم کے لیے کہا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو تم دونوں (میاں بیوی) کے لیے خادم (مل جانے سے زیادہ) فضیلت رکھتی ہے، تم لوگ سوتے وقت **33** مرتبہ الحمدللہ' **33** مرتبہ سبحان اللہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو ابن عون سے منقول ہے۔

3330۔ اخرجه عبد الله بن احمد من الزوائد (۱/۱۲۳)، عن عبيدة عن علي به۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ جَائَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلًا بِيَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چکی پینے کی وجہ سے ہاتھ چھل جانے کی شکایت کی؛ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سبحان اللہ پڑھنے' اللہ اکبر پڑھنے اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

بَابُ مِنْهُ

باب 25: بلاعنوان

3332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ لَا يَفْعَلُ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو خصلتیں (ایسی ہی)

3332۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۳۵۵)، حدیث (۱۲۲۱)، و ابوداؤد (۸۱/۲): کتاب الصلاة: باب: التسبیح بالحصی، حدیث (۱۵۰۲)، و یوجد من ابوداؤد ایضا (۵۰۶۵)، و النسائی (۷۴/۳): کتاب السهو: باب: عد التسبیح بعد التسلیم، حدیث (۱۳۴۸) و یوجد من النسائی ایضا (۱۳۵۵)، و ابن ماجه (۲۹۹/۱): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما یقال بعد التسلیم حدیث (۹۲۶)، و احمد (۱۶۰/۲)، (۲۰۴/۲)، و الحمیدی (۲۶۵/۱)، حدیث (۵۸۳)، و ابن حمید ص (۱۳۹، ۱۴۰)، حدیث (۳۵۶).

جنہیں اگر کوئی مسلمان اختیار کرلے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ دونوں آسان بھی ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر اس کو گن رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زبان سے پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس ہوں گے لیکن میزان میں یہ ایک ہزار پانچ سو ہوں گے (کیونکہ نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جب تم سونے لگو! تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمدللہ (یعنی انہیں 33 '33 مرتبہ پڑھ لو) تو یہ زبان سے پڑھنے میں ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔ تو تم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو روزانہ دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو (لیکن وہ اس عمل کے ذریعے روزانہ دو ہزار پانچ سو نیکیاں حاصل کرے گا) لوگوں نے عرض کی: ہم بھلا کیوں اس کا خیال نہیں رکھیں گے؟ (یعنی اس کو انشاء اللہ باقاعدگی سے کریں گے)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے۔ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو شیطان یہ کہتا ہے: فلاں فلاں چیز یاد کرو! یہاں تک کہ اس آدمی کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی وہ کام نہ کرے۔

پھر جب آدمی سونے لگتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے سلاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ آدمی سو جاتا ہے (اس لیے تم نے اس معاملے میں احتیاط کرنی ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اعمش نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

3333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ انگلیوں پر گنتے ہوئے سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

3334- اخرجه مسلم (۵۲۲/۲، ۵۲۳): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته، حديث (۵۹۶/۱۴۵)، و النسائي (۷۵/۳): كتاب السهو: باب: نوع آخر من عدد التسبيح حديث (۱۳۴۹)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ

اختلاف روایت: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نماز کے بعد چند وظائف) پڑھنے والا شخص محروم نہیں رہتا' وہ ہر نماز کے بعد **33** مرتبہ سبحان اللہ پڑھے' **33** مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عمرو بن قیس ملائی نامی راوی حافظ اور ثقہ ہیں۔

شعبہ نے اس حدیث کو حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

منصور بن معتمر نے اسے حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ قَالَ فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ اَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَّعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ افْعَلُوا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد **33** مرتبہ سبحان اللہ' **33** مرتبہ الحمد للہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی ہدایت ملی۔ راوی کہتے ہیں: ایک انصاری نے خواب میں دیکھا' اور بتایا: (خواب میں فرشتے نے پوچھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے: تم **33** مرتبہ سبحان اللہ' **33** مرتبہ الحمد للہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (تو وہ فرشتہ بولا:) تم اسے **35** مرتبہ پڑھو اور اس کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ بھی پڑھو۔ اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3335- اخرجه النسائي (٣/٧٦): كتاب السهو: باب: نوع آخر من عدد التسبيح، حديث (١٣٥٠)، و الدارمي (١/٣١٢): كتاب الصلاة: باب التسبيح من دبر الصلاة، و احمد (٥/١٨٤، ١٩٠)، و عبد بن حميد ص (١٠٩)، حديث (٢٤٥)، و ابن خزيمة (١/٣٧٠) حديث (٧٥٢).

میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 26: رات کے وقت بیدار ہونے پر پڑھی جانے والی دُعا

3336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

3337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ سَجْدَةٍ وَّيُسَبِّحُ مِائَةَ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بات بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"

پھر وہ یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار میری مغفرت کر دے۔"

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پھر وہ شخص جو دُعا مانگے گا وہ دُعا قبول ہوگی اگر وہ ہمت کر کے وضو کر کے نماز بھی ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

مسلمہ بیان کرتے ہیں، عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

3336۔ اخرجه البخاري (۴۷/۳، ۴۹): كتاب التهجد: باب: فضل من تعار من الليل فصلى، حديث (۱۱۵۴)، و ابوداؤد (۳۱۴/۴): كتاب الادب: باب: ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، حديث (۵۰۶۰)، و ابن ماجه (۱۲۷۶/۲): كتاب الدعاء: باب ما يدعوبه اذا انتبه من الليل ـ حديث (۳۸۷۸)، و الدارمي (۲۹۱/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يقول اذا انتبه من نومه، و احمد (۳۱۳/۵).

بَابُ مِنْهُ

باب 27: بلاعنوان

3338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُعْطِيْهِ وَضُوْئَهٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس رات کے وقت موجود رہتا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پست آواز میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" پڑھتے ہوئے سنتا تھا اور پست آواز میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" پڑھتے ہوئے سنتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 28: بلاعنوان

3339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا نَفْسِىْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

3338۔ اخرجه البخاری من المفرد ص (٣٠٦)، حديث (١٢٢٣)، والنسائی (٢٠٩/٣): كتاب قيام الليل و تطوع النهار، باب: ذكر ما يستفتح به القيام، حديث (١٦١٨)، و ابن احمد (١٢٧٦/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوبه اذا انتبه من الليل، حديث (٣٨٧٩)، و احمد (٥٧/٤).

3339۔ اخرجه البخاری (١١٧/١١): كتاب الدعوات: باب: ما يقول اذا نام، حديث (٦٣١٢)، طرفه من (٦٣١٤، ٦٣٢٤، ٧٣٩٤) و من الادب المفرد ص (٣٥٢)، حديث (١٢٠٩)، و ابوداؤد (٣١١/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٩)، و ابن ماجه (١٢٧٧/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوبه اذا انتبه ض من الليل، حديث (٣٨٨٠)، و الدارمی (٢٩١/٢): كتاب الاستيذان : باب: ما يقول اذا انتبه من نومه، و احمد (٣٨٥/٥، ٣٨٧، ٣٩٧، ٣٩٩، ٤٠٧).

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے سوتا ہوں اور اُٹھوں گا۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے نیند دینے کے بعد بیداری عطا کی اور اسی کی بارگاہ میں دوبارہ اکٹھے ہونا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب 29: آدمی جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے (اُٹھے) تو کیا پڑھے؟

3340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے اُٹھتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے' اور ان میں موجود ہر چیز کا بھی پروردگار ہے' تو حق ہے' تیرا کیا ہوا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے' قیامت

3340- اخرجه مالك (۱/۲۱۵، ۲۱٦): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (٣٤)، و البخاري (۳/٥): كتاب التهجد: باب: (۱) التهجد بالليل، حديث (۱۱۲۰)، و اطرافه في (٦٣١٧، ٧٣٨٥، ٧٤٤٢، ٧٤٩٩) ومن الادب المفرد ص (٧٠٤)، حديث (٢٠٤)، و مسلم (۳/۱۰٤، ۱۰٥، ۱۰٦ - الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الدعاء من صلاة الليل و قيامه حديث (۱۹۹/۷٦۹)، و ابوداؤد (۱/۲۰٥): كتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (۷۷۱)، (۷۷۲) و النسائي (۳/۲۰۹): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ما يستفتح به القيام، حديث (۱٦۱۹). و ابن ماجه (۱/٤۳۰): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل، حديث (۱۳٥٥)، و الدارمي (۱/۳٤۸): كتاب الصلاة: باب: الدعاء عند التهجد، و احمد (۱/۲۹۸، ۳۰۸، ۳٥۸، ۳٦٦)، و الحميدي (۱/۲۳۱)، حديث (٤۹٥)، و ابن خزيمة (۲/۱۸٤)، حديث (۱۱٥۱)، (۱۱٥۲)، و ابن حميد ص (۲۱۱)، حديث (٦۲۱).

حق ہے اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سر کو جھکا دیا' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تجھ پر توکل کیا' میں تیرا فرمانبردار ہوا' میں تیری مدد سے کسی سے اختلاف کرتا ہوں' تجھے ہی حاکم تسلیم کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے ہر اس چیز کی جو میں پہلے کر چکا ہوں' آئندہ کروں گا' جو چھپ کر کی ہے' جو علانیہ طور پر کی ہے' تو میرا معبود ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 30: بلاعنوان

3341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِیٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا

3341- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۵/۱۸۴)، حدیث (۶۲۹۲) من اصحابك الكتب الستة، و ذكره المتقی الهندی (۲/۱۷۲)، حديث (۳۶۰۸)، و عزاه للطبرانی و للبيهقی فی الدعوات عن ابن عباس.

لِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطُوْلِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل ادا کرنے کے بعد یہ دُعا مانگی۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری وہ رحمت مانگتا ہوں جس کے ذریعے تو میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے معاملات کو سمیٹ دے' میری مشکلات کو آسان کر دے' اس کے ذریعے میرے غائب کی اصلاح کر دے' اس کے ذریعے میرے شاہد کو بلند کر دے' اس کے ذریعے میرے عمل کا تزکیہ کر دے' اس کے ذریعے مجھے ہدایت الہام کر دے' اس کے ذریعے میری الفت لوٹا دے' اس کے ذریعے مجھے ہر برائی سے بچا' اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر دے جس کے بعد کفر نہ ہو' اور ایسی رحمت عطا کر دے جس کے ذریعے میں دُنیا اور آخرت میں تیری طرف سے عطا کردہ بزرگی کے شرف تک پہنچ جاؤں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عطا میں (اور ایک روایت کے مطابق قضاء میں) کامیابی کا سوال کرتا ہوں' شہداء کے مرتبے کا' سعادت مند لوگوں کی طرح زندہ رہنے کا' دشمن کے خلاف مدد کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں' اگرچہ میری عقل کمزور ہے' اور عمل ضعیف ہے' لیکن میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے تمام کاموں کو پورا کرنے والے' اے سینوں کو شفا دینے والے' میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کے درمیان نجات نصیب کرتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب سے' بربادی کی دُعا سے' قبر کی آزمائش سے نجات نصیب کر۔ اے اللہ! جس بھی بھلائی کے بارے میں میری سوچ کمزور ہے' میری نیت اس تک نہیں پہنچتی' میرا سوال اس کے بارے میں نہیں ہو سکا اور تو نے اس بھلائی کا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہو وہ بھلائی جو تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی عطا کرے گا میں تیری بارگاہ میں اس کا طلبگار ہوں اور میں وہ بھلائی تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے زبردست قوت کے مالک! اے درست فیصلہ کرنے والے! میں قیامت کے دن امن کے حصول کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور آخرت میں مقرب فرشتوں کے ہمراہ جنت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جو رکوع کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں' بے شک تو رحم کرنے والا اور مہربان ہے' تو جو ارادہ کرتا ہے وہ تو کر لیتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ اور دوسروں کو ہدایت دینے والا بنا دے' ہمیں گمراہ یا دوسروں کو گمراہ کرنے والا نہ بنا۔ ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا دے۔ ہم تیری محبت کی وجہ سے ہر اس شخص سے محبت رکھیں' جو تجھ سے محبت رکھتا ہے' اور تیری دشمنی کی وجہ سے

ہر اس شخص کو دشمن رکھیں جو تیری مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میری دُعا ہے جسے قبول کرنا تیرا کام ہے۔ یہ ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اور بھروسہ تیری ذات پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے۔ میری قبر میں نور کر دے۔ میرے آگے نور کر دے۔ میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے دائیں طرف نور کر دے۔ میرے بائیں طرف نور کر دے۔ میرے اوپر نور کر دے۔ میرے نیچے نور کر دے۔ میری سماعت کو نور کر دے۔ میری بصارت کو نور کر دے۔ میرے بالوں کو نور کر دے۔ میری چمڑے کو نور کر دے۔ میرے گوشت کو نور کر دے۔ میرے خون کو نور کر دے۔ میری ہڈیوں کو نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ کر دے۔ مجھے نور عطا کر دے۔ مجھے نور والا بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر کو اوڑھ لیا اور اسے اپنے ساتھ مخصوص کر لیا۔ پاک ہے وہ جس نے بزرگی کے لباس کو پہن کر اس کے ذریعے اپنی عزت ظاہر کی۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو فضل کرنے والا ہے جو بزرگی کا مالک ہے اور کرم والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو جلال اور اکرام والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔ مکمل روایت ذکر نہیں کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

باب 31: رات کے وقت نوافل کے آغاز میں دُعا مانگنا

3342 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل

3342- اخرجه مسلم (۱۰۷/۳، ۱۰۸ - الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الدعاء في صلاة الليل و قيامه، حديث (۲۰۰/۷۷۰)، و ابوداؤد (۲٦٤/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (۷٦۷)، و النسائي (۲۱۲/۳): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: باى شيء تستفتح صلاة الليل، حديث (۱٦۲٥)، و ابن ماجه (٤۳۱/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل، حديث (۱۳٥۷)، و احمد (۱٥٦/٦)، و ابن خزيمة (۱۸٥/۲)، حديث (۱۱٥۳).

ادا کرنے لگتے تھے تو آپ ﷺ نماز کے آغاز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ جب رات کی نماز ادا کرنے لگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے جبرائیل علیہ السلام، میکائیل، اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تیرے بندے جس چیز کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں تو بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا تو مجھے اس حق کے بارے میں ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جس کے بارے میں تیرے اذن کے ساتھ اختلاف کیا جاتا ہے بے شک تو ہی صراطِ مستقیم پر (چلا سکتا ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 32: بلاعنوان

3343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِنَّهٗ لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرَ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے یہ پڑھتے تھے:

"میں اپنا رُخ اس ذات کی طرف کر رہا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' بے شک گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے' تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب فرما اور اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کرسکتا ہے' تو مجھ سے برے اخلاق کو دُور کر دے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا' تیری ذات برکت والی ہے' بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے سامنے سرِ تسلیم خم کیا' میری سماعت' بصارت' مغز' ہڈیاں' پٹھے سب تیری بارگاہ میں جھک گئے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان میں موجود ساری جگہ کو بھر دے اور اتنی جتنی اس چیز کو بھر دے جو تو چاہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے خود کو جھکا دیا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا' اسے شکل وصورت عطا کی' اسے سماعت اور بصیرت نصیب کی' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے جو کچھ پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا یا جو اعلانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کر دے۔ اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ وَيُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ وَقَالَ يُوْسُفُ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنِى الْاَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِىْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا

يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے، تو اس میں یہ دُعا پڑھتے۔

"میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک طور پر پیدا کیا' میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر' اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے' اور تو مجھ سے برے اخلاق کو دُور کر دے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں حاضر ہوں تیرا فرمانبردار ہوں' ہر طرح کی بھلائی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تیری طرف کوئی شر نہیں جا سکتا۔ میں تیری مدد سے (سب کام کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں) تیری ذات برکت والی ہے' تو بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' تجھ پر ایمان لایا' تیری بارگاہ میں سرِ تسلیم خم کیا۔ میری سماعت' میری بصارت' میری ہڈیاں' میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔" (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان والی جگہ کو بھر دے اور اس کے بعد ہر اس چیز کو بھر دے جسے تو چاہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا' اسے شکل وصورت عطا کی' اسے سماعت اور بصارت عطا کی' تو اللہ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں تشہد کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جو پہلے کر چکا ہوں' جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا' جو کچھ اعلانیہ کیا' ان سب کی مغفرت کر دے اور جو میں نے اپنے معاملے میں اسراف کیا (اسکی بھی مغفرت کر دے) تو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3345 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَاَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهَا اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَاُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ اَنْ يَّقُولَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَاَحْمَدُ لَا يَرَاهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ

سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے' تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت مکمل کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سَر اُٹھاتے تو ایسا ہی کرتے البتہ نماز کے دوران بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرنے کے بعد کھڑے ہوتے' تو پھر اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

''میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے' اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو برحق ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کردے' بے شک صرف تو ہی گناہوں کی بخشش کرسکتا ہے۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر' اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کرسکتا ہے۔ تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کردے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں' میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے' تو رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکی ہوئی ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھتے پڑھتے اور اس کے بعد یہ پڑھتے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے ہے' اس کے بعد ہر وہ چیز جو تو چاہے اس کی جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے'

میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا' جس نے اسے سماعت اور بصارت نصیب کی' اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے۔''

نبی اکرم ﷺ جب نماز ختم کرنے لگتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا' جو بعد میں کروں گا' جو چھپ کر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' تو اس کی مغفرت کر دے' تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی اور ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل اس بات کے قائل نہیں ہیں۔

میں نے امام ابواسماعیل ترمذی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا، محمد بن اسماعیل (بخاری) نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: ہمارے نزدیک یہ روایت زہری کی حدیث کی مانند ہے' جسے انہوں نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

باب 33: سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟

3346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي وَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں، جب میں سجدے میں گیا' تو میرے سجدہ کرنے کے ساتھ درخت بھی سجدے میں چلا گیا، میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا:

''اے اللہ! اس کی وجہ سے میرے لیے اپنی بارگاہ میں اُجر لکھ لے اور اس کی وجہ سے میرے بوجھ کو ختم کر دے اور

اسے میرے لیے ذخیرے کے طور پر محفوظ کر لے اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا“

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں، تمہارے دادا نے مجھے یہ بتایا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں وہی کلمات پڑھے جو اس شخص نے درخت کے کلمات کے طور پر بیان کیے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت سجدۂ تلاوت کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

”میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے' جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی اپنی مدد اور اپنی قوت (کے تحت عطا کی)۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب 34: جب آدمی گھر سے نکلے تو کیا پڑھے؟

3348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے۔

3348۔ اخرجه ابوداؤد (٤/٣٢٥): كتاب الادب: باب: ما جاء فمن يخل بيته ما يقول، حديث (٥٠٩٥).

(راوی کہتے ہیں یعنی) جب وہ اپنے گھر سے نکلے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔''

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے، تمہاری کفایت ہوگئی تمہیں بچالیا گیا اور پھر شیطان (اس گھر سے دُور رہتا ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 35: بلاعنوان

3349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (ہم گھر سے نکلتے ہیں) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا ہم گمراہ ہوجائیں یا ہم زیادتی کریں یا ہم پر زیادتی کی جائے یا ہم جہالت کا مظاہرہ کریں یا ہمارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

باب 36: بازار میں داخل ہونے کی دعا

3350 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِيْ اَخِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي

3349۔ اخرجه ابوداؤد (٤/٣٢٥): كتاب الادب: باب: ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، حديث (٥٠٩٤)، و النسائي (٨/٢٦٨): كتاب الاستعاذة: باب الاستعاذة من الضلال، حديث (٥٤٨٦)، و ابن ماجه (٢/١٢٧٨): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا خرج من بيته، حديث (٣٨٨٤)، و احمد (٦/٣٠٦، ٣١٨، ٣٢١)، و الحميدي (١/١٤٥) حديث (٣٠٣)، و ابن ماجه ص (٤٤٣)، حديث (١٥٣٦).

وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی ساری اس کے لیے مخصوص ہے' حمد اس کے لیے مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے' وہی موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' جو کبھی نہیں مرے گا۔ بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

• نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کو عمرو بن دینار نے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی تھے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

3351 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هٰذَا هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ

اختلاف سند: وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

◆◆ عمرو بن دینار' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی ہیں' وہ سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد

3350- اخرجه ابن ماجه (۷۵۲/۲): كتاب التجارات: باب: الاسواق و دخولها (۲۲۳۵)، و الدارمي (۲۹۳/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يقول اذا دخل السوق، و احمد (۴۷/۱)، و عبد بن حميد ص (۳۹، ۴۰)، حديث (۲۸)۔

3351- اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۶/۲): كتاب الادب: باب: فضل لا اله الا الله، حديث (۳۷۹۴)، عبد بن حميد ص (۲۹۳، ۲۹۴) حديث (۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵)۔

کے حوالے سے ان کے دادا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' جو کبھی نہیں مرے گا' بھلائی اس کے دستِ قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے' اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے راوی عمرو بن دینار بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔ بعض محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

یحییٰ بن سلیم طائفی نے عمران بن مسلم' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

باب 37: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے' تو کیا پڑھے؟

3352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِى مُسْلِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِى سَعِيدٍ وَّاَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِى وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِى لَا شَرِيكَ لِى وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِى وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِى مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِى مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَاَبِى سَعِيدٍ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں سب سے بڑا ہوں۔'' جب بندہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں۔ جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' بادشاہی اس کے لیے مخصوص ہے' اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' بادشاہی میرے لیے مخصوص ہے' اور حمد بھی میرے لیے مخصوص ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میری مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص بیماری کے دوران ان کلمات کو پڑھے اور پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے' اغر ابومسلم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ حدیث کا مضمون یہی ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ بات محمد بن بشار نے اپنی سند کے حوالے سے' بیان کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى مُبْتَلًى

باب 38: کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِىَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ اٰلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِىٌّ وَّلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاَحَادِيْثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

3352- اخرجه عبد بن حميد ص (۴۳، ۴۴)، حديث (۳۸).

قول امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَتَعَوَّذَ مِنْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ

◈◈ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب کوئی شخص کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھے تو یہ دُعا پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے' جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے' اور مجھے (عافیت عطا کرنے کے حوالے سے) بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس وقت تک وہ اس آزمائش میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

عمرو بن دینار نامی راوی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل کے خزانچی ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور علم حدیث میں مستند تسلیم نہیں کیے گئے۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے' بہت سی روایات نقل کی ہیں' جن میں یہ منفرد ہیں۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی کسی شخص کو کسی آزمائش میں مبتلا دیکھے تو دل میں یہ دُعا پڑھے، اس کی آواز اس شخص تک نہ پہنچے جو آزمائش میں مبتلا ہے (ورنہ اسے تکلیف ہوگی)۔

3354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◈◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی شخص کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر یہ پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے' جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے' اور (اس آزمائش سے بچانے کے حوالے سے) مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3353۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٤٠٩/٩)، حديث (١٢٦٩٠) من اصحابك الكتب الستة، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، و عزاه للبزار و للطبراني في الصغير والاوسط بنحوه، و قال: و اسناده حسن عي ابي هريرة

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب 39: محفل سے اُٹھتے وقت کی دُعا

3355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی محفل میں بیٹھا ہو جہاں بہت سی لغو باتیں ہوئی ہوں' تو وہ شخص وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس محفل میں جو غلطی بھی ہوئی ہوگی اس کو بخش دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کے سہیل سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

3355- اخرجه احمد (۳۶۹/۲، ۴۹۴) عن سهل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة به.

3356- اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۱۸۱)، حديث (۶۲۲)، و ابوداؤد (۸۵/۲): كتاب الصلاة: باب: فی الاستغفار، حديث (۱۵۱۶)، و ابن ماجه (۱۲۵۳/۲): كتاب الادب: باب: فی الاستغفار، حديث (۳۸۱۴)، و احمد (۲۱/۲)، و عبد بن حميد ص (۲۵۱)، حديث (۷۸۶).

بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفل سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

"اے میرے پروردگار! تو مجھے بخش دے، تو میری توبہ قبول کر لے بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے اور مغفرت کرنے والا ہے۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب 40: پریشانی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جو بردبار ہے اور حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور کریم عرش کا پروردگار ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3357۔ اخرجه البخاری (١٤٩/١١): كتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الكرب، حديث (٦٣٤٥)، و طرفه في (٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١)، و من الادب المفرد ص (٢٠٦)، حديث (٧٠٧)، و مسلم (٢٠٩٢/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، حديث (٢٧٣٠/٨٣)، و ابن ماجه (١٢٧٨/٢): كتاب الدعاء: باب: الدعاء عند الكرب، حديث (٣٨٨٣)، و احمد (٢٢٨/١، ٢٥٤، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٨٠، ٢٨٤، ٣٣٩، ٣٥٦، ٢٦٨)، و ابن حميد ص (٢٢٠، ٢٢١)، حديث (٦٥٧، ٦٥٨، ٦٦٠).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پریشان ہوتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دُعا پڑھتے تھے:

"عظیم اللہ تعالیٰ کی ذات (ہر طرح کے عیب سے) پاک ہے۔"

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں زیادہ کوشش کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

"اے حیّ اے قیوم"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب 41: پڑاؤ کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَيَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ قَالَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ

3358۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٤٦٧/٩)، حديث (١٢٩٤١) و ذكر البغوی فی شرح السنة (١٢٥/٣)، حديث (١٣٢٦)، و قال: وهو حديث غريب عن ابی هريرة۔

3359۔ اخرجه مالك (٩٧٨/٢): كتاب الاستئذان: باب: ما يومر به من الكلام فی السفر، حديث بعيد (٣٤.٠)، و مسلم (٢٠٨٠/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: من سوء القضاء و درك الشقاء وغيره، حديث (٢٧٠٨/٥٤)، و احمد (٣٧٧/٦)، و ابن خزيمة (١٥٠/٤، ١٥١)، حديث (٢٥٦٦، ٢٥٦٧)۔

◄◄ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اور پھر یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: تو اسے کوئی بھی چیز اس وقت تک نقصان نہیں پہنچائے گی جب تک وہ اس پڑاؤ سے روانہ نہیں ہو جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ انہیں یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے اس روایت کا پتہ چلا ہے انہوں نے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو ابن عجلان نے یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم لیث کی نقل کردہ روایت ابن عجلان کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب 42: جب کوئی شخص سفر کے لیے نکلے تو کیا پڑھے

3360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كُنْتُ لَا اَعْرِفُ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ عَدِيٍّ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ بِهٖ سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ

◄◄ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہوتے اور سواری پر بیٹھ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

(شعبہ نامی راوی نے اپنی انگلی کو اُٹھا کر دکھایا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے۔

3360۔ اخرجه النسائي (۲۷۳/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من كابة المنقلب، حديث (۵۵۰۱)، و احمد (۴۰۱/۲).

''اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے' اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! تو اپنی مہربانی ہمارے شامل حال رکھنا' ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھنا' اے اللہ! ہمارے لیے سفر کو مختصر کر دینا اور اسے آسان کر دینا' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' کوئی بھی غم اور نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس روایت کو سوید بن نصر نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' شعبہ کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' اور اس کا مفہوم بھی یہی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابن ابی عدی کی شعبہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّيُرْوٰى الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ اَيْضًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ اَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ يُقَالُ اِنَّمَا هُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْكُفْرِ اَوْ مِنَ الطَّاعَةِ اِلَى الْمَعْصِيَةِ اِنَّمَا يَعْنِي مِنَ الرُّجُوْعِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْخَيْرِ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الشَّرِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا ساتھی ہے' اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا رکھوالا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' پریشانی' نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مظلوم کی بددعا اور اپنے اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی بھی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق اس میں یہ الفاظ ہیں: اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

حدیث کے یہ الفاظ: اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ اَوِ الْكَوْرِ

یہ دونوں الفاظ منقول ہیں اور اس سے مراد یہ ہے: ایمان کو چھوڑ کر کفر کی طرف لوٹ جانا' یا فرمانبرداری کو چھوڑ کر معصیت

3361۔ اخرجه مسلم (۹۷۹/۲): كتاب الحج: باب: ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره، حديث (۱۳۴۳/۴۲۶)، و النسائي (۲۷۲/۸، ۲۷۳): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الحور بعد الكور، حديث (۵۴۹۸، ۵۴۹۹) و يوجد في الحديث (۵۵۰۰)، و ابن ماجه (۱۲۷۹/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا سافر، حديث (۳۸۸۸)، و الدارمي (۲۸۷/۲): كتاب الاستئذان: باب: الدعاء في السفر، و احمد (۸۲/۵۰، ۸۳)، و ابن خزيمة (۱۳۸/۴)، حديث (۲۵۳۳)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲، ۱۸۳)، حديث (۵۱۰، ۵۱۱)۔

کی طرف لوٹ جانا' یعنی بھلائی سے برائی کی طرف لوٹنا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ

باب 43: جب آدمی سفر سے واپس آئے' تو کیا پڑھے؟

3362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

''ہم لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ربیع بن براء کا ذکر نہیں کیا تاہم شعبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3363 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی دیواریں ملاحظہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے تھے' اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے' تو اس کی رفتار کو بھی تیز کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مدینہ منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

3362- اخرجه احمد (٢٨١/٤، ٢٨٩، ٢٩٨، ٣٠٠) عن الربيع بن البراء بن عازب عن ابيه

3363- اخرجه البخاري (٧٢٦/٣): كتاب العمرة: باب: من اسرع ناقته اذا بلغ ناقته، حديث (١٨٠٢)، طرفه في (١٨٨٦)، و احمد (١٠٩/٣).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

باب 44: کسی شخص کو رخصت کرتے وقت دی جانے والی دعا

3364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعِ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے، جب تک وہ خود اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھڑوا لیتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کا اللہ تعالیٰ کو امین بناتا ہوں۔''

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ

متنِ حدیث: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ادْنُ مِنِّي أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس شخص نے سفر پر جانا ہوتا، وہ اس سے یہ فرماتے تھے: تم میرے پاس آؤ! تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

3364۔ اخرجه ابن ماجه (۹٤۳/۲): كتاب الجهاد: باب: تشييع الغزاة و وداعهم، حديث (۲۸۲٦)۔

3365۔ اخرجه احمد (۷/۲) عن حنظلة عن سالم عن ابن عمر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو سالم بن عبداللہ سے منقول ہے۔

3366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ حَدَّثَنَا سَیَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَیَسَّرَ لَكَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا كُنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زادِراہ عنایت کیجئے (یعنی کوئی دُعا دیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا دی: اللہ تعالیٰ! تمہیں تقویٰ کا زادِراہ عطا کرے۔ اس نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہاری مغفرت بھی کرے۔ اس نے عرض کی مزید عنایت کیجئے، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پرہیزگاری لازم اختیار کرو، ہر بلندی پہ چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب وہ شخص واپس چلا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! اس شخص کے لیے زمین کی مسافت کو کم کر دینا اور یہ سفر اس کے لیے آسان کر دینا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3366- اخرجه ابن خزيمة (١٣٨/٤)، حديث (٢٥٣٢) عن ثابت عن انس بن مالك.

3367- اخرجه ابن ماجه (٩٢٦/٢): كتاب الجهاد: باب: فضل الحرس و التكبير في سبيل الله، حديث (٢٧٧١)، و احمد (٣٢٥/٢، ٣٣١، ٤٤٣، ٤٧٦)، و ابن خزيمة (١٤٩/٤)، حديث (٢٥٦١).

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ النَّاقَةَ

باب 45: سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا

3368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے لیے سواری کا جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو یہ دعا پڑھی:

"پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے ورنہ ہم تو اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا اور پھر یہ پڑھا: "تو پاک ہے (اے اللہ) میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔"

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیے۔ میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے تھے تو میں نے عرض کی تھی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرا دیے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارا پروردگار اپنے بندے کی اس بات کو بہت پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے تیرے علاوہ گناہوں کو اور کوئی بخش نہیں سکتا۔"

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3368- اخرجه ابوداؤد (٣/٣٤): كتاب الجهاد: باب: ما يقول الرجل اذا ركب، حديث (٢٦٠٢)، و احمد (١/٩٦، ٩٧، ١١٥، ١٢٨)، و عبد بن حميد ص (٥٨، ٦٠)، حديث (٨٨)، (٨٩).

3369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اٰيِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے' تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے' اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اس سفر کے دوران تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لیے زمین کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر کے دوران تو ہی ہمارا ساتھی ہے' اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا تو ہی نگہبان ہے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا خیال رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس اپنے گھر تشریف لاتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب 46: مسافر کی دُعا کا تذکرہ

3369- اخرجه مسلم (۹۷۸/۲): كتاب الحج: باب: مايقول اذا ركب الى الحج، وغيره، حديث (۱۳٤۲/٤۲٥)، و ابوداؤد (۳۳/۳): كتاب الجهاد: باب: ما يقول الرجل اذا سافر، حديث (۲۵۹۹)، و الدارمي (۲۸۷/۲): كتاب الاستيذان: باب: الدعاء اذا سافر، و الدارمي (۲۹۰/۲): كتاب الاستيذان، باب: ما يقول اذا قفل من السفر، و احمد (۱٤٤/۲، ۱۵۰)، و ابن خزيمة (۱٤۱/٤)، حديث (۲۵٤۲)، و ابن حميد ص (۲٦۳)، حديث (۸۳۳).

3370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِىِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِيْهِنَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِىُّ هٰذَا الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيٰى ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں کی جانے والی دعا۔

علی بن حجر نے اسماعیل بن ابراہیم' ہشام دستوائی' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''ایسی مستجاب دعائیں جن کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوجعفر رازی نامی وہ راوی جس کے حوالے یحییٰ بن ابوکثیر نے حدیث روایت کی ہے اس کو ابوجعفر موذن بھی کہا جاتا ہے۔ ہمیں اس کے نام کا علم نہیں۔ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس کے حوالے سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

باب 47: آندھی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيْحَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز چلتی ہوئی ہوا کو دیکھتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

3371- اخرجه مسلم (۶۱۶/۲): كتاب صلاة الاستسقاء: باب: التعوذ عند روية الريح و الغيم و الفرح بالمطر، حديث (۸۹۹/۱۵).

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی' اس میں موجود بھلائی اور جس بھلائی کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر' اس میں موجود شر اور جس شر کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس بارے میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب 48: بادل کی گرج سن کر پڑھی جانے والی دُعا

3372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا تو ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا کر دینا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب 49: پہلی کے چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ

3372۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (٢١٢)، حديث (٧٢٨)، و احمد (١٠٠/٢) عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه

3373۔ اخرجه الدارمي (٤/٢): كتاب الصوم: باب ما يقال عند روية الهلال، و احمد (١٦٢/١)، و عبد بن حميد ص (٦٥)، حديث (١٠٣)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اسے بھلائی' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ہمراہ ہم پر طلوع کرنا۔''

(پھر چاند کو مخاطب کر کے یہ فرماتے تھے)

''میرا اور تمہارا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب 50: غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟

3374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِىْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَاتَ مُعَاذٌ فِىْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَآهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى يُكْنٰى اَبَا عِيسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهُ يَسَارٌ وَّرُوِىَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ اَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمی لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر شدید غصے کی کیفیت کا اظہار ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے' اگر یہ شخص اسے پڑھ لے' تو اس کا یہ غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ کلمہ ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' ہے۔

اس بارے میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3374- اخرجه ابوداؤد (٢٤٨/٤): كتاب الادب: باب: ما يقال عند الغضب، حديث (٤٧٨٠)، و احمد (٢٤٠/٥، ٢٤٤)، و عبد بن حميد ص (٦٨)، حديث (١١١) عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن معاذ بن جبل.

محمد بن بشار نے اسے عبدالرحمٰن کے حوالے سے' سفیان سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یہ روایت مُرسل ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ہو گیا تھا اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی (جبکہ ان کے والد ابولیلیٰ کا نام) یسار تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ قول منقول ہے، میں نے ایک سو بیس انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب 51: ناپسندیدہ ڈراؤنا خواب دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَاَى وَاِذَا رَاَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِيْنِىُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَّالنَّاسُ

◄◄ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند آئے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جسے چاہے اسے وہ خواب سنا دے لیکن جب وہ اس کے برعکس کوئی خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف ہوگا۔ وہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اس کا کوئی تذکرہ نہ کرے۔ تو وہ خواب اسے کوئی

3375- اخرجه البخاری (۳۸۵/۱۲): كتاب التعبير: باب: الرويا الصادقة، حديث (۶۹۸۵)، طرفه من (۷۰۴۵)، و احمد (۸/۳)۔

نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابن الہاد نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے افراد نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب 52: موسم کا پہلا پھل دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا

3376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّىْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا: جب موسم کا پہلا پھل اتارتے تو وہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت نصیب کر اور ہمارے شہر میں برکت نصیب کر، ہمارے صاع میں برکت نصیب کر اور ہمارے مُد میں برکت نصیب کر۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، میں بھی تیرا بندہ تیرا خلیل تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی میں وہی دعا مدینہ منورہ کے لیے کرتا ہوں، جو انہوں نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لیے کی تھی (یعنی اس کی مانند عطا کرنے کی دعا کرتا ہوں)۔"

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے کم سن بچے کو بلاتے اور پھر وہ پھل اسے عطا کر دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3376۔ اخرجه مالك (٨٨٥/٢): كتاب الجامع: باب: الدعاء للمدينة و اهلها، حديث (٢)، ومسلم (١٠٠٠/٢): كتاب الحج: باب: فضل المدينة و دعاء النبى صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، حديث (١٣٧٣/٤٧٣)، و البخارى فى الادب المفرد ص (١١١) حديث (٣٦٢)، و ابن ماجه (١١٠٥/٢): كتاب الاطعمة: باب: اذا اتى باول الثمرة، حديث (٣٣٢٩)، و الدارمى (١٠٦/٢، ١٠٧): كتاب الاطعمة: باب: الباكورة

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

باب 53: کھانا کھانے کے بعد پڑھی جانے والی دعا

3377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهِ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوا، میرے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس دودھ کا برتن لے کر آئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پینے کی باری تو تمہاری ہے لیکن اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچی ہوئی چیز کے بارے میں کسی کے لیے ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو کوئی چیز کھانے کے لیے عطا کرے تو اس شخص کو چاہیے وہ یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! میرے لیے اس میں برکت عطا کر اور مجھے اس سے بہتر کھانا نصیب کر۔''

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو دودھ پینے کے لیے دے تو وہ یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں مزید یہ عطا کر۔''

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کافی ہو۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ بعض راویوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے راوی کا نام عمر بن حرملہ نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے عمرو بن حرملہ نقل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔

3377۔ اخرجه ابوداؤد (۳۳۹/۳): كتاب الاشربة: باب: ما يقول اذا شرب اللبن، حديث (۳۷۳۰)، و احمد (۲۲۰/۱، ۲۲۵، ۲۸۴)، و الحميدی (۲۲۵/۱)، حديث (۴۸۲).

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب 54: کھانے سے فارغ ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

3378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھا دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو جس میں برکت موجود ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اور استغناء اختیار نہ کرے“۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ اَخِىْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِاَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا کچھ پیتے تو یہ پڑھتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھانے کے لیے دیا اور جس نے ہمیں پینے کے لیے دیا، اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا“۔

3380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ

3378- اخرجه البخارى (۴۹۳/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول اذا فرغ من طعامه، حديث (۵۴۵۸، ۵۴۵۹)، و ابوداؤد (۳۶۶/۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حديث (۳۸۴۹)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲، ۱۰۹۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۴)، و الدارمى (۹۵/۲): كتاب الاطعمة: باب: الدعاء بعد الفراغ من الطعام، و احمد (۲۵۲/۵، ۲۵۶).

3379- اخرجه ابوداؤد (۳۶۶/۳): كتاب الاطعمة: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حديث (۳۸۵۰)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۳)، و احمد (۳۲/۳، ۹۸)، و عبد بن حميد ص (۲۸۴)، حديث (۹۰۷).

3380- اخرجه ابوداؤد (۴۲/۴): كتاب اللباس: باب: (۲۰۰۰)، حديث (۴۰۲۳)، و ابن ماجه (۱۰۹۳/۲): كتاب الاطعمة: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حديث (۳۲۸۵)، و الدارمى (۲۹۲/۲): كتاب الاستيذان: باب: ما يقول اذا لبس ثوبا، و احمد (۴۳۹/۳).

اَیُّوْبَ حَدَّثَنِی اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کھائے اور یہ پڑھے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے یہ چیز مجھے کھانے کے لیے دی اور میری کسی قدرت اور طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابومرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

باب 55: گدھے کے رینکنے کی آواز سن کر کیا پڑھے؟

3381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَانًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر یہ آواز نکالتا ہے' اور جب تم گدھے کی رینکنے کی آواز سنو تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ اس (گدھے نے) شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3381- اخرجه البخاری (۴۰۳/۶): كتاب بدء الخلق: باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، حديث (۳۳۰۳)، و مسلم (۲۰۹۲/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب: الدعاء عند صياح الديكة، حديث (۲۷۲۹/۸۲)، و ابوداؤد (۳۲۷/۴): كتاب الادب: باب: ما جاء في الديك و البهائم، حديث (۵۱۰۲)۔ و في الادب المفرد، للبخاری ص (۳۶۰)، حديث (۱۲۴۱)، و احمد (۳۲۱/۲، ۳۰۶، ۳۶۴) من طريق الاعرج عن ابی هريرة به۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

باب 56: سبحان اللہ پڑھنے' اللہ اکبر پڑھنے' اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت

3382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ اَيْضًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، روئے زمین پر موجود جو بھی شخص یہ کلمہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔''

تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابوبلج کے حوالے سے' اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوبلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے' اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سلیم ہے۔

محمد بن بشار نے اسی سند کے ہمراہ ابوبلج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' جو ابوبلج سے منقول ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور نقل نہیں کیا۔

3383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ

3382- اخرجه احمد (۱۵۸/۲، ۲۱۱، ۲۱۰) عن عبد الله بن عمرو۔

السَّعْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَّاَبُوْ نَعَامَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ اِنَّمَا يَعْنِيْ عِلْمَهٗ وَقُدْرَتَهٗ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، جب ہم واپس آ رہے تھے' جب ہم مدینہ منورہ کے پاس پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرا نہیں ہے' یا غیر موجود نہیں ہے۔ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم نہ دوں؟ (وہ یہ کلمہ ہے)

"لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔

ابونعامہ نامی راوی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے) اس سے مراد ہے: یعنی علم اور قدرت کے حوالے سے' تمہارے اتنے قریب ہے۔

3384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِءْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جس رات مجھے

3384- تفردبه الترمذی انظر التحفة (٧٦/٧)، حديث (٩٣٦٥) من اصحابك الكتب الستة، و ذكره المنذري في الترغيب و الترهيب (٢/٤٠٧، ٤٠٨)، حديث (٢٢٩٤)، و عزاه للترمذي و الطبراني في الصغير و الاوسط عن ابن مسعود

معراج کروائی گئی میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی اُمت کو میرا اسلام کہیں اور انہیں بتا دیں کہ جنت کی مٹی بہت بہترین ہے۔ اس کا پانی بہت میٹھا ہے۔ جنت ایک ہموار میدان ہے اس میں درخت لگانے کا طریقہ یہ ہے: یہ کلمہ پڑھا جائے:

"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر"

"اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

3385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَالَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ ایک ہزار نیکیاں بھی نہیں کما سکتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے لوگوں میں سے کسی شخص نے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک سو مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ایک ہزار گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ

3385- اخرجه مسلم (٢٠٧٣/٤): كتاب الذكر الدعاء و الاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح والدعاء، حديث (٢٦٩٨/٣٧)، و احمد (١٧٤/١، ١٨٠، ١٨٥)، و ابن حميد ص (٧٦)، حديث (١٣٤)، و الحميدي (٤٣/١)، حديث (٨٠).

3386- تفردبه الترمذي انظر التحفة (٢٩٢/٢)، حديث (٢٦٨٠) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه ابن حبان في صحيحه (١٠٩/٣)، حديث (٨٢٦)، و النسائي في عمل اليوم و الليلة، (٢٠٧/٦)، حديث (١٠٦٦٣ - ١)، و الحاكم (٥٠١/١، ٥١٢).

عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

"سبحان الله العظيم وبحمده" تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔ ہم اسے صرف ابوزبیر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

"سبحان الله العظيم وبحمده"

تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے:

"سبحان الله وبحمده"

جو شخص اسے ایک سو مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي

3388۔ اخرجه مالك (۲۰۹/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء من ذكر الله تبارك و تعالىٰ، حديث (۲۱)، و البخارى (۲۱۰/۹۱): كتاب الدعوات: باب: فضل التسبيح، حديث (۶۴۰۵)، و مسلم (۲۰۷۱/۴): كتاب الذكر الدعاء و التوبة والاستغفار؛ باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، حديث (۲۶۹۱/۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۵۳/۲): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (۳۸۱۲)، و احمد (۳۰۲/۲، ۳۷۵، ۵۱۵)۔

3389۔ اخرجه البخارى (۲۱۰/۱۱): كتاب الدعوات: باب: فضل التسبيح، حديث (۶۴۰۶)، و طرفاه فى (۶۶۸۲، ۷۵۶۳)، و مسلم (۲۰۷۲/۴): كتاب الذكر و الدعاء والتوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (۲۶۹۴/۳۱)، و ابن ماجه (۱۲۵۱/۲): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (۳۸۰۶)، و احمد (۲۳۲/۲)۔

زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوکلمات زبان سے پڑھنے میں آسان ہیں، لیکن میزان میں بہت وزنی ہوں گے۔ رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، وہ یہ ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ فِىْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِىَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ کلمہ روزانہ سومرتبہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اس کے لیے مخصوص ہے' حمد اس کے لیے مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے وہی مارتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔"

تو یہ عمل اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اس شخص کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور وہ شخص اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اس دن کسی بھی شخص کا عمل اس کے اس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' ماسوائے اس کے جس نے اس کلمے کو اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔

3390- اخرجه مالك (٢٠٩/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء في ذكر الله تبارك و تعالىٰ، حديث (٢٠)، و البخاري (٣٩٠/٦): كتاب بدء الخلق: باب: صفة ابليس و جنوده، حديث (٣٢٩٣)، و طرفه في (٦٤٠٣)، و مسلم (٢٠٧١/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل التهليل والتسبيح و الدعاء، حديث (٢٦٩١/٢٨)، و ابن ماجه (١٢٤٨/٢): كتاب الادب: باب: فضل لا اله الا الله، حديث (٣٧٩٨)، و احمد (٣٠٢/٢، ٣٦٠، ٣٧٥).

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔
جو شخص "سبحان اللہ وبحمدہ" ایک سو مرتبہ پڑھ لے اس کو بخش دیا جاتا ہے' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
متنِ حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِىْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمہ سو مرتبہ پڑھے:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"
تو قیامت کے دن کسی بھی شخص کا عمل (اس دن میں) اس شخص کے اس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ اس کلمے کو پڑھا ہو۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَّمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَّمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهٗ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا، تم یہ سو مرتبہ پڑھا کرو:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"
جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک سو نیکیاں ملتی ہیں اور جو اسے ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک ہزار نیکیاں ملتی

3391۔ اخرجه مسلم (٢٠٧١/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (٢٩/٢٦٩٢)، و ابوداؤد (٣٢٤/٤): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٩١)۔
3392۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (٢٣١/٦)، حديث (٨٤٤٦) الخطيب البغدادى فى (تاريخ بغداد) (٢٠١/٨)، ترجمة (٤٣١٤)، من طريق عطاء من عبد الله بن عمر۔

ہیں۔ جو شخص اسے زیادہ پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا کرے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا' تو وہ اس کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَّمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص روزانہ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت ''سبحان اللہ'' پڑھ لے' تو اسے ایک سو مرتبہ حج کرنے کا ثواب ملے گا۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ''الحمد للہ'' پڑھ لے' تو اسے اتنا ثواب ملے گا' جیسے اس نے اللہ کی راہ میں (جہاد میں شرکت کے لیے) گھوڑے فراہم کیے ہوں، بلکہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے ایک سو جنگوں میں شرکت کی ہو۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ لے' تو اسے اتنا ثواب ملے گا' جیسے اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کیے ہوں۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لے تو اس دن اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت والا اور کسی کا عمل نہیں ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جس نے اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ

◆◆ زہری بیان کرتے ہیں، رمضان کے مہینے میں ایک تسبیح (یا ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا) رمضان کے علاوہ میں ایک ہزار تسبیح پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

3393۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٦/٣١٧)، حدیث (٨٧١٩) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه النسائی فی الكبری (٦/٢٠٥): كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: من اوى الى فراشه فلم يذكر الله تعالى، حديث (١٠٦٥٧) عن عبد الله بن عمرو۔

3395۔ اخرجه احمد (١٠٣/٤) عن الازهر بن عبد الله عن تميم الداری فذكره۔

متن حدیث: مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہی ایک معبود ہے وہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے وہ بیوی بچوں سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے نامۂ اعمال میں چالیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

اس روایت کا راوی خلیل بن مرہ' محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں یہ شخص ''منکر الحدیث'' ہے۔

3396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِيْ حِرْزٍ مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس طرح بیٹھے جس طرح نماز میں تشہد کے دوران بیٹھا جاتا ہے' اور پھر کسی سے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں)

تو اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند

3396- اخرجه احمد (٢٢٧/٤) عن عبد الرحمن بن غنم عن ابی ذر فذكره.

کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ شخص اس دن ہر ناپسندیدہ صورتحال سے محفوظ رہتا ہے۔ شیطان سے بچا رہتا ہے' اور اس دن اسے کوئی گناہ ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا سوائے اس چیز کے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم ﷺ سے منقول جامع دعائیں

3397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِیُّ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰی شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا اَخَذَهٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں' جو میں نے اس بات کی گواہی دی ہے' تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' تو بے نیاز ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا' جس کو جنم نہیں دیا گیا' جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے وہ اسم اعظم کہ جس کے وسیلے سے دُعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، چند برس بعد میں نے اس روایت کا تذکرہ زہیر بن معاویہ سے کیا' تو انہوں نے بتایا: ابواسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے' روایت مجھے بیان کی ہے۔

3397۔ اخرجه ابوداؤد (۷۹/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۹۳، ۱۴۹۴). و ابن ماجه (۱۲۶۷/۲): كتاب الدعاء: باب: اسم الله الاعظم، حديث (۳۸۵۷)، و احمد (۳۴۹/۵، ۳۵۰، ۳۶۰).

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، پھر میں نے اس کا تذکرہ سفیان سے کیا' تو انہوں نے یہ مالک کے حوالے سے' حدیث مجھے سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

شریک نے اس روایت کو' جو ابواسحاق کے حوالے سے' ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد سے منقول ہے۔

ابواسحاق نے اس روایت کو مالک بن مغول سے نقل کیا ہے۔

3398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ اُدْعُ تُجَبْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهٗ حُمَيْدُ ابْنُ هَانِئٍ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص (مسجد کے) اندر آیا اس نے نماز ادا کی' پھر دُعا کی:

''اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے جب تم نماز ادا کر لو' تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم دُعا مانگو' تمہاری دُعا قبول ہوگی۔

حیوۃ بن شریح نے اسے ابوہانی خولانی سے نقل کیا ہے۔

ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے، ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

3399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

3398- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۰/۳۵۲)، حديث (۱۴۵۳۱) من اصحابك الكتب السنة، واخرجه الحاكم (۴۹۳/۱)، وقال: هذا مستقيم الاسناد تفرد به صالح المرى و هو احد زهاد اهل البصرة، و لم يخرجاه، و قال الذهبي: صالح متروك.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دُعا مانگتے ہوئے سنا، اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ فرمایا' یا کسی دوسرے شخص کو فرمایا: جب کوئی شخص دُعا مانگے' تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ) وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ (الم اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

''اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

(اور دوسری) سورہ آل عمران کی ابتدائی یہ آیت

''الم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ حی اور قیوم ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3499۔ اخرجه ابوداؤد (٧٧/٢): كتاب الصلاة:باب: الدعاء، حديث (١٤٨١)، و النسائی (٤٤/٣): كتاب السهو: باب: التمجيد و الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم فی الصلاة، حديث (١٢٨٤)، احمد (١٨/٦) و ابن خزيمة (٣٥١/١)، هديث (٧٠٩، ٧١٠)۔

3401۔ اخرجه ابوداؤد (٨٠/٢): كتاب الصلاة: باب الدعاء، حديث (١٤٩٦)، وابن ماجه (١٢٦٧/٢): كتاب الدعاء: باب: اسم الله الاعظم، حديث (٣٨٥٥)، و الدارمی (٤٥٠/٢): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة، و احمد (٤٦١/٦)، و عبد بن حميد ص (٤٥٦)، حديث (١٥٧٨)۔

توضیح راوی: سَمِعْتُ عَبَّاسًا الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ اكْتُبُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيِّ فَإِنَّهُ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو تمہیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔ یہ بات یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ "حدیث غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے عباس عنبری کو کہتے ہوئے سنا ہے: عبداللہ بن معاویہ جمحی کے حوالے سے احادیث نوٹ کرلیا کرو کیونکہ وہ "ثقہ" ہیں۔

3402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا وَاللَّهُ اَعْلَمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے جسمانی طور پر عافیت نصیب کر، میری بصارت میں عافیت نصیب کر اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بڑا بردبار اور کرم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ

3402- تفردبه الترمذي انظر التحفة (۱۲/۲۳۵)، حديث (۱۷۳۷٤) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم (۱/۵۳۰) وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ان سلم سماع طبيب من عروة ولم يخرجاه، وقال الذهبي: و بكر قال النسائي: ليس بثقة.

وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَّهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خادم مانگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار! اے عظیم عرش کے پروردگار! اے ہمارے پروردگار! اے ہر چیز کے پروردگار! اے تورات انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے اور کچھ نہیں ہے تو سب کے بعد ہے تیرے بعد اور کچھ نہیں ہوگا تو ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر اور کوئی نہیں ہے تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن اور کوئی نہیں ہے تو میرا قرض ادا کردے اور مجھے غربت سے بے نیاز کردے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اعمش کے بعض شاگردوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابوصالح سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

3404- تفرد به الترمذي، انظر التحفة (۲۹۰/۶)، حديث (۸۶۲۹) من هذا الطريق و اخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴)، حديث (۷۳ - ۲۷۲۲)، و النسائي (۲۶۰/۸)، حديث (۵۴۵۸)، من طريق زيد بن ارقم.

''اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشیت نہ ہو ایسی دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو سیر نہ ہو' ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے' میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: اے حصین! تم آج کل کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ تو میرے والد نے جواب دیا: سات کی، ان میں سے چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم حقیقی طور پر اُمید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس خدا سے جو آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا' جو تمہیں نفع دیں گے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ دو کلمات سکھائیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! تو مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے میری ذات کے شر سے محفوظ رکھ۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3405۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۷۵/۸)، حدیث (۱۰۷۹۷) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فی المستدرك بزيادة فيه من طريق ربعی بن جراس عن عمران بن حصين عن ابيه (۵۱۰/۱)، وقال: صحيح علی شرط الشيخين و لم يخرجاه، ووافقه الذهبی۔

3406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ذریعے دُعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں شدید غم' پریشانی' عاجز ہو جانے' سستی' کنجوسی' قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو عمرو بن ابوعمرو سے منقول ہے۔

3407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' بزدلی' کنجوسی' دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

باب 58: انگلیوں پر تسبیح گننا

3406- اخرجه البخاری (۱۸۲/۱۱): كتاب الدعوات: باب: الاستعاذة من الجبن و الكسل، كسالی و كسالی و احد، حديث (۶۳۶۹)، و فی الادب المفرد ص (۲۳۸)، حديث (۸۱۰)، ص (۱۹۸)، حديث (۶۷۹)، و ابوداؤد (۹۰/۲): كتاب الصلاة: باب: من الاستعاذة، حديث (۱۵۴۱)، و النسائی (۲۵۷/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الهم، حديث (۵۴۵۰)، (۲۶۵/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الهم، حديث (۵۴۵۰)، (۲۶۵/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من خلع الدين، حديث (۵۴۷۶)، (۲۷۴/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من غلبة الرجل، حديث (۵۵۰۳)، و احمد (۱۲۲/۳، ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۴۰).

3407- اخرجه النسائی (۲۵۷/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الهم، حديث (۵۴۵۱)، (۲۶۰/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الكسل، حديث (۵۴۵۷)، (۲۷۱/۸): كتاب الاستعاذة، باب: الاستعاذة من شر الكبر، حديث (۵۴۹۵)، واحمد (۱۷۹/۳، ۲۰۱، ۲۰۵، ۲۳۵، ۲۶۴)، و ابن خميد ص (۴۱۱) حديث (۱۳۹۷).

3408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُوْلِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ پر (یعنی انگلیوں پر) تسبیح گنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو اعمش کے حوالے سے عطاء سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! پوروں کے ذریعے تسبیح پڑھا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی دی جائے گی۔

3409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ اَمَا كُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے جو بیماری

3409۔ اخرجه مسلم (۲۰۶۸/٤، ۲۰۶۹): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار باب: كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، حديث (۲٦۸۸/۲۳)، و احمد (۱۰۷/۳، ۲۸۸).

کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ کیا تم اپنے پروردگار سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو یہ دعا مانگا کرتا تھا، اے اللہ! تو نے جو عذاب مجھے آخرت میں دینا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهِ (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً) قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةُ

◆◆ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر'' کے بارے میں یہ کہتے ہیں: دنیا کی بھلائی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت کی بھلائی سے مراد جنت ہے۔

3411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی کا سوال کرتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَائِذُ اللّٰهِ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

3410۔ تفردبه الترمذی وذكره السيوطي في الدر المنثور (٤١٩/١) في تفسير سورة البقرة آية (٢٠١) و عزاه لا بن ابي شيبة و عبد بن حميد و ابن جرير و الذهبي في فضل العلم و البيهقي في الشعب عن الحسن.

3411۔ اخرجه مسلم (٢٠٨٧/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، حديث (٢٧٢١/٧٢)، و البخاري في الادب المفرد ص (١٩٩)، حديث (٦٨١)، و ابن ماجه (١٢٦٠/٢): كتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (٣٨٣٢)، و احمد (٣٨٩/١، ٤١١، ٤١٦، ٤٣٤، ٤٤٣).

3412۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٢٢٥/٨)، حديث (١٠٩٤٢) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٣٣/٢)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه، و قال الذهبي: بل عبد الله هذا قال احمد: احاديثه موضوعة.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِىْ يُبَلِّغُنِىْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ نَّفْسِىْ وَاَهْلِىْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا (سوال کرتا ہوں) جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا (سوال کرتا ہوں) جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت میرے نزدیک میری اپنی ذات' میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ' پسندیدہ کر دے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے' جب ان کے حوالے سے' کوئی بات بیان کیا کرتے تھے' تو یہ فرمایا کرتے تھے: وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِىِّ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِىْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِىْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّىْ فِيْمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّىْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّىْ فِيْمَا تُحِبُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِىُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُمَاشَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت نصیب کر جس سے محبت رکھنا تیری بارگاہ میں مجھے فائدہ دے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے' تو اسے میرے لیے اس چیز کے بارے میں قوت بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جو تو نے مجھے عطا نہیں کیا ہے' جسے میں پسند کرتا تھا' تو اسے میرے لیے اس چیز کی طرف یکسوئی کا ذریعہ بنا دے' جسے تو پسند کرتا ہے۔''

3413- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۸۶/۷)، حديث (۹۶۷۶) من اصحابك الكتب الستة، وذكره المتقي الهندي في الكنز، (۱۸۰/۲)، حديث (۳۶۳۲)، وعزاه للمصنف عن عبد الله بن يزيد

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

3414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَتِفِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ فَرْجَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى

◄► حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا تعوذ (کا کلمہ) بتائیں جس کے ذریعے میں (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کروں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے اپنی بصارت کے شر سے اپنی زبان کے شر سے اپنے ذہن کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

3415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَّهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

3414۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد ص (١٩٦)، حديث (٦٦٨)، و ابوداؤد (٩٢/٢): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (١٥٥١) و النسائي (٢٥٥/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السمع و البصر، حديث (٥٤٤٤)، (٢٥٩/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السمع و البصر، حديث (٥٤٥٥)، (٢٦٠/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر البصر، حديث (٥٤٥٦)، (٢٦٧/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر الذكر، حديث (٥٤٨٤)، واحمد (٤٢٩/٣).

3415۔ اخرجه مالك (٢١٤/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (٣١)، و النسائي (٢٢٢/٢): كتاب التطبيق: باب: الدعاء في السجود نوع آخر، حديث (١١٣٠).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی' رات کے کسی وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا' میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر پڑا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' اور یہ دُعا مانگ رہے تھے:

''میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف اس طرح نہیں کرسکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

قتیبہ نے یہ روایت اپنی سند کے ہمراہ نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں۔

''میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری حقیقی تعریف نہیں کرسکتا''۔

3416 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3417 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

3416۔ اخرجه مالك (۲۱۵/۱): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۳۳)، مسلم (۵۱۴/۲ ۔ الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث (۱۳۴/ ۵۹۰)، و ابوداؤد (۹۰/۲، ۹۱): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (۱۵۴۲)، و ابوداؤد (۲۵۹/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يقول بعد التشهد، حديث (۹۸۴) و النسائي (۱۰۴/۴): كتاب الجنائز: باب: التعوذ من عذاب القبر، حديث (۲۰۶۳)، (۲۷۶۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من فتنة الممات حديث (۵۵۲۲)، و احمد (۲۴۲/۱، ۲۵۸، ۲۹۸، ۳۱۱).

اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے' قبر کی آزمائش سے اور خوشحالی کے شر سے اور غربت کے شر سے اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں کو اولوں اور برف کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیتا ہے' اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3418 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: عِنْدَ وَفَاتِهٖ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میری مغفرت کر دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

3417- اخرجه البخاری(۱۸۵/۱۱): كتاب الدعوات : باب : الاستعاذة من فتنة الغنی ، حديث (٦٣٧٦)، (۱۸۰/۱۱): كتاب الدعوات: باب : التعوذ من المأثم و المغرم ، حديث(٦٣٦٨)، و مسلم (۵۱۳/۲ - ابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث (۵۸۹/۱۲۹)، و ابوداؤد (۹۱/۲): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (١٥٤٣)، و النسائی (۵۱/۱): كتاب الطهارة: باب: الوضوء على الثلج، حديث (٦١)، (۱۷٦/۱): كتاب المياه: باب: الوضوء بماء الثلج و البرد، حديث (٣٣٣)، (۲٦۲/۸)، كتاب الاستعاذة: باب : الاستعاذة من شر فتنة القبر، حديث (٥٤٧٧)، (۲٦٦/۸) كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر فتنة الغنی، حديث (٥٤٧٧)، و ابن ماجه (۱۲٦۲/۲): كتاب الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣٨٣٨)، و احمد (۵۷/٦)، (۲۰۷/٦)، و عبد بن حميد ص (٤٣٣)، حديث (١٤٩٢).

3418- اخرجه مالك (۲۳۸/۱): كتاب الجنائز : باب : جامع الجنائز، حديث (٤٦) و البخاری (۷٤۵/۷): كتاب المغازی: باب: مرض النبی صلى الله عليه وسلم ووفاته، حديث (٤٤٤٠) و طرفه في (٥٦٧٤)، و مسلم (۱۸۹۳/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل عائشة رضي الله عنها ، حديث (۸۵/۲٤٤٤)، و احمد(۲۳۱/٦).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، کوئی شخص یہ نہ کہے:

''اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کردے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی کو مانگتے ہوئے پورا یقین ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّرِفَاعَةَ الْجُهَنِیِّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارا پروردگار روزانہ جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے' تو اس وقت آسمان دنیا پر خاص توجہ کرتا ہے' پھر یہ فرماتا ہے:

''کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں' کون

3419۔ اخرجه مالك (٢١٣/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء فی الدعاء، حديث (٢٨)، و البخاری (١٤٤/١١): كتاب الدعوات: باب: يعزم المسالة فانه لا تكره له، حديث (٦٣٣٩) طرفه فی (٧٤٧٧)، و ابوداؤد (٧٧/٢): كتاب الصلاة: باب: الدعاء حديث (١٤٨٣)، و ابن ماجه (١٢٦٧/٢): كتاب الدعاء: باب: لا يقول الرجل: اللهم اغفر لی ان شئت، حديث (٣٨٥٤)، و احمد (٢٤٣/٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٤٨٦، ٥٣٠)، و الحميدی (٤٢٧/٢)، حديث (٩٦٣)۔

3420۔ اخرجه مالك (٢١٤/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء فی الدعاء حديث (٣٠)، و البخاری (٣٥/٣، ٣٦): كتاب التهجد: باب: الدعاء و الصلاة من آخر الليل، حديث (١١٤٥)، و طرفه فی (٦٣٢١، ٧٤٩٤)، و مسلم (٨٤/٣ ـ الابی): كتاب صلاة المسافرين (و قصرها: باب: الترغيب فی الدعاء و الذكر فی آخر الليل و الاجابة منه، حديث (٧٥٨/١٦٨)، و ابوداؤد (٣٤/٢): كتاب الصلاة: باب: باب: ای الليل افضل، حديث (١٣١٥)، (٢٣٤/٤): كتاب السنة: باب: فی الرد علی الجهميه، حديث (٤٧٣٣)، و ابن ماجه (٤٣٥/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فی ای ساعات الليل افضل، حديث (١٣٦٦)، و الدارمی (٣٤٦/١، ٣٤٧): كتاب الصلاة: باب: ينزل الله الی السماء و احمد (٢٦٤/٢، ٢٦٧، ٤٨٧، ٥٠٤)، و فی الادب المفرد ص (٢٢٣)، حديث (٧٦٠)۔

مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔"

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ الدُّعَاءُ فِيهِ اَفْضَلُ اَوْ اَرْجٰى اَوْ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے' (راوی کو شک ہے یا شاید) اس کے قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہوتی ہے۔

یا اسی کی مانند ہے کوئی دوسرا لفظ ہے۔

3422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهِلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ اِلَيَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا

توضیح راوی: وَاَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ وَّيُقَالُ ابْنُ نُقَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

3421۔ تفردبه الترمذي انظر التحفة (١٧٣/٤)، حديث (٤٨٩٢) من اصحاب الكتب الستة، و ذكر المنذري في الترغيب و الترهيب (٤٨٦/٢)، حديث (٢٤٥٥)، عن ابي امامة، و عزاه للترمذي، و قال: حديث حسن.

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سنی تھی مجھ تک اس میں سے جو حصہ پہنچا وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میرے ذنب کی مغفرت کر دے اور میرے لئے میرے رزق میں کشادگی کر دے اور جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت پیدا کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ ان میں کوئی چیز باقی رہ گئی ہو۔

ابوسلیل نامی راوی کا نام ضریب بن نفیر ہے۔ ایک قول کے مطابق ضریب بن نقیر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَّهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◄► مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص صبح کے وقت یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! ہم تجھے گواہ بناتے ہیں، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں، تیرے تمام فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہیں، اس بات پر کہ (ہم یہ اعتراف کرتے ہیں) کہ تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، صرف تو ہی معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں) تو اس شخص نے اس دن میں جو بھی گناہ کیے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا' اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ دعا مانگے گا' تو اس شخص نے اس رات میں جو گناہ کیا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

3424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ

3423- اخرجه ابوداؤد (٤/٣٢٠): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٧٨)، و البخاري في الادب المفرد ص (٣٥١)، حديث (١٢٠٥) عن مسلم بن زياد عن انس فذكره.

3424- تفرد به الترمذي انظر التحفة (١١٦/١٠)، حديث (١٣٥١٢) من اصحاب الكتب الستة، من طريق ابي السليل عن ابي هريرة.

متن حدیث: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اکثر جب کسی محفل سے اٹھتے تھے تو اپنے ساتھیوں کے لئے دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! ہمارے لئے اپنی وہ خشیت نصیب کر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں وہ اطاعت نصیب کر دے جس کے ذریعے تو ہمیں جنت تک پہنچا دے اور وہ یقین نصیب کر دے جس کے ذریعے تو دنیاوی مصیبتیں ہمارے لئے آسان کر دے اور ہمیں سماعت بصارت اور قوت (میں طاقت کے اعتبار سے) اضافہ نصیب کر! جب تک تو ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ اور اسے ہمارا وارث بنا دے ہمیں ان لوگوں پر غلبہ دے جو ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر! جو ہم سے دشمنی رکھیں تو ہماری مصیبت کو دین میں نازل نہ کرنا' اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دینا' اور (اسے) ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہم پر ایسا شخص مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خالد بن ابوعمران کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ

متن حدیث: سَمِعَنِىْ اَبِىْ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَىَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُنَّ:

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

3425۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۵۷/۹)، حدیث (۱۱۷۰۵) من اصحاب الکتب الستة، و ذکره المتقی الهندی فی الکنز (۲۰۳/۲)، حدیث (۳۷۶۳)، و عزاه للترمذی عن ابی بکرة۔

◆◆ مسلم بن ابوبکر بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے سنا میں یہ دعا مانگ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں شدید غم، سستی، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے تم نے یہ دعا کس سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم ان کو لازم پکڑ لو! کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَّاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي اٰخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم اگر انہیں پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا۔ اگرچہ تمہاری پہلے ہی مغفرت ہو چکی ہو (پھر بھی تمہیں یہ کلمات ضرور پڑھنے چاہئیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار اور کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے''۔

علی بن خشرم بیان کرتے ہیں: علی بن حسین نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات اضافی نقل کئے ہیں۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو اسحاق نے حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ

3426- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۷/۳۵۳)، حديث (۱۰۴۰) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰/۱۸۳)، و عزاه للطبراني من طريق زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا علي الا اعلمك كلمات ــــ فذكره، وقال: و فيه حبيب بن اخو حمزة الزيات، و هو ضعيف.

3427- اخرجه احمد (۱/۱۷۰) عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد فذكره.

اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: دَعْوَةُ ذِی النُّونِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِی بَطْنِ الْحُوتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِی شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ

اختلافِ سند: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اَبِيهِ وَقَدْ رَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ اَبِيهِ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ وَهُوَ اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِی اِسْحٰقَ فَقَالُوا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ وَّكَانَ يُونُسُ بْنُ اَبِی اِسْحٰقَ رُبَّمَا ذَكَرَ فِی هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ اَبِيهِ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے اس وقت انہوں نے جو دعا مانگی تھی، جو بھی شخص جس بھی مسئلے میں وہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا۔ (وہ دعا یہ ہے)

"(اے اللہ) تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ظا

محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں محمد بن یوسف نامی راوی نے ایک مرتبہ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اس حدیث کو یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم بن محمد کے والد سے یہ بات مذکور ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بعض محدثین نے، جو ابواحمد زبیری ہیں، اسے یونس بن ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ جیسا کہ محمد بن یوسف نے روایت کیا ہے۔

یونس بن ابواسحاق نامی راوی بعض اوقات اس حدیث میں ابراہیم بن محمد کے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔

3428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

3428- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۱۰/۳۹۳)، حدیث (۱۴۶۷۴) من هذا الطریق و سیأتی برقم (۳۵۰۸) من طریق الاعرج عن ابی هریرة بنحوه.

اسنادِ دیگر: قَالَ يُوسُفُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں' یعنی ایک کم سو' جو شخص انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یوسف نامی راوی نے اس روایت کو عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ہشام کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

3429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيَ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّئُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3429- اخرجه ابن ماجه (١٢٦٩/٢، ١٢٧٠): كتاب الدعاء: باب: اسماء الله عزوجل، حديث (٣٨٦١).

وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَثِيرِ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ ذِكْرَ الْاَسْمَاءِ اِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْاَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے **99** نام ہیں جو شخص انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (وہ اسماء یہ ہیں)

وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے جو رحمٰن ہے، رحیم ہے، بادشاہ ہے، برائیوں سے پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل وصورت عطا کرنے والا ہے، بخشش کرنے والا ہے، زبردست ہے، بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے، رزق عطا کرنے والا ہے، راستے کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی پیدا کرنے والا ہے، کشادگی پیدا کرنے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے، فیصلہ کرنا والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، باخبر ہے، بردبار ہے، عظمت والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، شکر قبول کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، قوت دینے والا ہے، کفایت کرنے والا ہے، جلیل ہے، کریم ہے، نگران ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، وسعت عطا کرنے والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، (قیامت کے دن) زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، کارساز ہے، زبردست ہے، قوت والا ہے، مددگار ہے، لائق حمد ہے، شمار میں رکھنے والا ہے، آغاز میں پیدا کرنے والا ہے، دوبارہ زندگی دینے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، خود زندہ ہے، بذاتِ خود قائم ہے، اور سب کچھ اس سے قائم ہے، پانے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، والی ہے، بلند و برتر ہے، بھلائی کرنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، حقیقی بادشاہ ہے، جلال و اکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، جمع کرنے والا ہے، غنی ہے، غنی کر دینے والا ہے، روکنے والا ہے، ضرر پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا ہے، بے مثال ایجاد کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت نصیب کرنے والا ہے، برداشت کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ کئی راویوں نے اسے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق یہ صرف صفوان سے منقول ہے اور محدثین کے نزدیک یہ صاحب ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق جن روایات میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کا تذکرہ ہوا ہے ان میں سے صرف یہی ایک روایت ایسی ہے جس کی سند مستند ہے۔

آدم بن ایاس نے اس روایت کو دیگر حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اس میں ایسے اسماء کا ذکر کیا ہے جن کی سند مستند نہیں ہے۔

3430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَسْمَاءَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے **99** نام ہیں' جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے گا وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ان اسماء کا تذکرہ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو ابو یمان نے شعیب بن ابوحمزہ کے حوالے سے ابو زناد کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں ان اسماء کا ذکر نہیں ہے۔

3431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَّ حُمَيْدًا الْمَكِّيَّ مَوْلٰى ابْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کچھ کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3430۔ اخرجه البخاری (٤١٧/٥): كتاب الشروط: باب: ما يجوز من الاشتراط و الثنيا من الاقرار، حديث (٢٧٣٦)، طرفاه فى (٦٤١٠، ٧٣٩٢)، و مسلم (٢٠٦٢/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: من اسماء الله تعالىٰ و فضل من احصاها، حديث (٢٦٧٧/٥)، و احمد (٢٥٨/٢)، و الحميدى (٤٧٩/٢)، حديث (١١٣٠)۔

3431۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (٢٦٠/١٠)، حديث (١٤١٧٥) من اصحاب الكتب الستة، وذكره المنذرى فى الترغيب و الترهيب (٤٢٢/٢)، حديث (٢٣٢٣)، و عزاه للترمذى، و قال: قال الحافظ: وهو مع غرائب حسنة الاسناد۔

3432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو کھا پی لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 59: بلا عنوان

3433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ احْتَسَبْتُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ

◆◆ اُم المؤمنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ یہ پڑھ لے۔

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت کا تجھ سے اجر چاہتا ہوں تو مجھے اس کا اجر نصیب کر اور مجھے اس کے بدلے میں بہتری عطا کر دے۔''

3432۔ اخرجه احمد (۳/۱۵۰) عن محمد بن ثابت البنانی عن ابيه عن انس۔

3433۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۵۰۹): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصبر على المصيبة، حديث (۱۵۹۸)، و احمد (۴/۲۷)۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے دعا کی۔
''اے اللہ! میرے بعد میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا کرنا''
راوی بیان کرتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ پڑھا۔
''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی اس مصیبت کے اجر کی طلب گار ہوں' تو (اے اللہ!) مجھے اس کا اجر عطا کر۔''
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔
حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا۔

3434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی کا سوال کرو! پھر وہ شخص اگلے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند جواب دیا پھر وہ شخص تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی جواب دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں دنیا میں عافیت دیدی جائے اور آخرت میں بھی دے دی جائے تو تم کامیاب ہو گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

3434۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲۶۵): کتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعفو و العافية، حديث (۳۸۴۸)، و البخاری فی الادب المفرد ص (۱۸۰)، حديث (۶۳۹).

3435۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۲۶۵): کتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعفو و العافية، حديث (۳۸۵۰)، احمد (۶/۱۷۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۰۸).

بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَىُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِى اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ فلاں رات "شب قدر" ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے مجھے کیا پڑھنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے مہربان ہے معافی کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کردے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِىْ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

◆◆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگیں۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کچھ دن بعد میں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے حضرت عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ عبداللہ بن حارث نامی راوی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع کیا ہے۔

3437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِىُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّهُوَ الْمُلَيْكِىُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

3436۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (۲۱۳)، حدیث (۷۳۳)، واحمد (۱/۲۰۹)، و الحمیدی (۱/۲۱۹)، حدیث (۴۶۱)۔

3437۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۶/۲۴۶)، حدیث (۸۵۰۴) من اصحاب الکتب الستة، واخرجه الحاکم (۱/۴۹۸)، و قال: حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه، و قال الذهبی: الملیکی ضعیف۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابوعبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِىْ وَاخْتَرْ لِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَنْفَلٍ

توضیح راوی: وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرَفِىُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَّتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میرے لئے خیر کردے اور (اس کام کو) میرے لئے اختیار کرلے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔اسے زنفل عرفی کہا جاتا ہے اس نے عرفات میں سکونت اختیار کی تھی۔

یہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی متابعت نقل نہیں کی گئی ہے۔

3439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ

3438۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٥/٣١٥)، حديث (٦٦٣٨) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه البغوی فی شرح السنة (٥٢٧/٢)، حديث (١٠١٢)، و ذكره كلام الترمذی بعده

3439۔ اخرجه مسلم (٤/٢ ابی): كتاب الطهور: باب: فضل الوضوء، حديث (٢٢٣/١)، و ابن ماجه (١٠٢/١): كتاب الطهارة و سننها: باب: الوضوء شطر الايمان، حديث (٢٨٠) والدارمي (١٦٧/١): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في الطهور، و احمد (٣٤٢/٥، ٣٤٣، ٣٤٤)۔

النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوبِقُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ وضو نصف ایمان ہے الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا زمین و آسمان کے اردمیان (جگہ کو نیکیوں یا انوار سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر ضیاء ہے، قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی جب نکلتا ہے تو اپنا سودا کرتا ہے یا وہ خود کو آزاد کروالیتا ہے یا خود کو غلام بنالیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبحان اللہ پڑھنا نصف میزان ہے اور الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے جبکہ لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي اَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْاِيمَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

◆◆ جری نہدی بنو سلیم قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں پر یہ الفاظ گنوائے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ تھے) اپنے ہاتھ کے ذریعے گنوائے تھے سبحان اللہ پڑھنا نصیب میزان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے اللہ اکبر پڑھنا آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور

3440- تفردبه الترمذی انظر التحفة من اصحاب الكتب الستة، ينظر تحفة الاشراف (٨٨٦٣)، و ذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (٣٩٧/٢)، حديث (٢٢٦٩)، وعزاه للترمذی و قال: هديث غريب، عن عبد الله بن عمرو.

3441- تفردبه الترمذی ينظر التحفة الاشراف (١٥٥٤١) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المنذری فی الترغيب و الترهيب (٤١١/٢)، حديث (٢٣٠١)، و عزاه للترمذی، وقال: حسن.

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي اَسَدٍ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَاِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ عرفہ کی شام میدان عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر یہی دعا کی۔

"اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے جیسے حمد بیان کریں اور وہ حمد جو ہمارے بیان کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اے اللہ میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت تیرے لئے ہے۔ میں نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ میری میراث تیرے لئے ہے اے اللہ! میں قبر کے عذاب، ذہن کے وسوسے، معاملات کے بکھرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہوا جو شر لے کر آتی ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہمیں وہ یاد نہیں ہوسکیں تو ہم

3442۔ اخرجه ابن خزيمة (٤/ ٢٦٤)، حديث (٢٨٤١)، من طريق الاغر بن الصباح، عن خليفة بن حصين، فذكره.

3443۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد (٦٨٦)، من طريق ثابت بن عجلان، عن ابي عبد الرحمن، فذكره.

نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی ہیں لیکن ہم انہیں یادنہیں رکھ سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس دعا کی جانب نہ کروں جوان سب کو شامل ہو؟ تم یہ کہو:

''اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتے ہیں جو بھلائی تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگی ہے اور ہم ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تو ہی حقیقی مددگار ہے۔ (بھلائی کو) پہنچانا تیرے ہی ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3444 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيْرِ حَدَّثَنِيْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ دُعَائَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المومنین! نبی اکرم ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تھے تو آپ ﷺ کون سی دعا بکثرت مانگا کرتے تھے؟ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں:

''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا''

نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اے ام سلمہ! ہر شخص کا ذہن اللہ تعالیٰ کی دوانگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

اس کے بعد معاذ نامی راوی نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے تو پھر ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ،

3444- اخرجه احمد (٦/ ٢٩٤، ٣٠١، ٣١٥)، وعبد بن حميد (٤٤٣)، حديث (١٥٣٤)، من طريق شهر به حوشب، فذكره.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِينَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

توضیحِ راوی: وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں خوف کی وجہ سے رات سو نہیں سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر ان آسمانوں نے سایہ کیا ہوا ہے۔ اے تمام زمینوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جو اس پر چلتی ہیں۔ اے تمام شیاطین کے پروردگار اور ان کے پروردگار! جنہیں ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے۔ تو میرے لئے اپنی ساری مخلوق کے شر سے (بچنے کی) پناہ بن جا! ان میں سے کوئی بھی مجھ پر زیادتی نہ کر سکے مجھ پر ظلم نہ کر سکے۔ تیری پناہ زبردست ہے' تیری ثناء بزرگ و برتر ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف تو ہی معبود ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے حکم بن ظہیر نامی راوی کی روایات کو بعض محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الرُّحَيْلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَخِي زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ

3445۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (۷۵/۲) من اصحاب الکتب الستة، وذکره الهیثمی فی مجمع الزوائد (۱۲۹/۱۰)، و عزاه للطبرانی فی الاوسط وقال: و رجاله رجال الصحیح الا ان عبد الرحمن بن سابط لم یسمع من خالد بن الولید

3446۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (۳۰۳/۱) من اصحاب الکتب الستة، وذکره المتقی الهندی فی الکنز (۶۵۹/۲)، حدیث (۵۰۰۲)، و عزاه لابن البخاری، عن انس، و حدیث الظوا بیاذا الجلال، ذکره المتقی فی الکنز حدیث (۳۲۱۸) و عزاه للترمذی

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے حی! اے قیوم! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد مانگتا ہوں۔''

3447 سند حدیث: وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے۔

''یا ذالجلال والاکرام'' (پڑھنے) کو لازم پکڑلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

اسنادِ دیگر: وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَمُؤَمَّلٌ غَلِطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَا يُتَابَعُ فِيْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''یا ذالجلال و الاکرام'' پڑھنے کو لازم پکڑلو''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے حمید کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے اور یہ ہی درست ہے۔

مؤمل نامی راوی نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ بیان کیا ہے یہ حماد کے حوالے سے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَّذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ

3449۔ تفردبه الترمذی ینظر تحفة الاشراف (۱۷۲/۴) من اصحاب الکتب الستة، و ذکره المنذری فی الترغیب و الترهیب (۴۶۳/۱)، حدیث (۸۶۹)، و عزاه للترمذی عن شهر بن حوشب عن ابی امامة، وقال: حدیث حسن.

اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَـدْ رُوِىَ هٰـذَا اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

''جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے اونگھ آ جائے تو وہ اس رات کے جس بھی حصے میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھی بھلائی کے بارے میں سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے ابوظبیہ کے حوالے سے عمرو بن عبسہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3450 سندِ حدیث: حَدَّثَـنَـا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَـنَـا اَحْـمَـدُ بْـنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مکمل نعمت سے مراد کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کی وہ دعا جو میں مانگوں اور میں اس کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکمل نعمت جنت میں داخل ہو جانا اور جہنم سے بچ جانا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو ''یا ذالجلال والاکرام'' پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہو گی تم مانگو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا۔

3450۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد (۷۳۲)، و احمد (۲۳۱/۵، ۲۳۵)، من طريق سعيد الجريری، عن ابی الورد بن ثمامة، عن للجلاج، فذكره.

''اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔''
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے آزمائش کا سوال کیا ہے تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت احمد بن منیع نے اسماعیل بن ابراہیم کے حوالے سے جریری سے اسی سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔
جب کوئی شخص سوتے ہوئے ڈر جائے تو وہ یہ پڑھے۔
''میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیطان کے وسوسوں اور اس کے میرے پاس آنے سے، اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔''
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب وہ یہ پڑھ لے گا تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔
راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی اس اولاد کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے جو بالغ ہو چکی تھی اور جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے ان کے لئے اس دعا کو لکھ کر (تعویذ کے طور پر) ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰى اِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا

3451۔ اخرجه ابوداؤد (١٢/٤): كتاب الطب: باب: اكيف الرقى، حديث (٣٨٩٣)، و احمد (١٨١/٢)، من طريق محمد بن اسحاق، عن عمرو بن شعيب، عن ابيه فذكره۔

3452۔ اخرجه البخاري في الادب المفرد (١٢٠٨)، واحمد (١٩٦/٢) من طريق محمد بن زياد الالهاني، عن ابي راشد الحبراني، فذكره۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ ابوراشد حبرانی بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے صحیفہ میری طرف بڑھایا اور فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھوا کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں صبح کے وقت اور شام کے وقت پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تم یہ پڑھا کرو!

"اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو ہر شے کا پروردگار ہے اور اس کا مالک ہے۔ میں اپنی ذات کے شر سے، شیطان کے شر سے اس کے شریک ہونے سے اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ

متنِ حدیث: قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو وائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (عمرو بن مرہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے)

"اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے فحاشی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی تعریف کی ہے"۔

3453- اخرجه البخاری (١٥٦/٨): كتاب التفسير: باب: انما حرم ربي الفواحش-)، حديث (٤٦٣٧)، و مسلم (٢١١٣/٤): كتاب التوبة: باب: غيرة الله تعالىٰ، و تحريم الفواحش، حديث (٣٢، ٣٣، ٣٤/ ٢٧٦٠)، و احمد (٣٨١/١، ٤٢٥، ٤٣٢)، و الدارمي (١٤٩/٢): كتاب النكاح: باب: الغيرة من طريق شقيق ابي وائل، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ

توضیحِ راوی: وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ پڑھا کرو۔

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کردے مجھ پر رحم کردے بے شک تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

یہ وہ روایت ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ ابوالخیر نامی راوی کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

3455 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ مطلب بن ابووداعہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یوں ظاہر

3454- اخرجه البخاري (٣٧٠/٢): كتاب الاذان: باب: الدعاء قبل السلام، حديث (٨٣٤)، و طرفاه في: (٦٣٢٦، ٧٣٨٨) و مسلم (٢٠٧٨/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، حديث (٢٧٠٥/٤٨)، و ابن ماجه (١٢٦١/٢): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء، حديث (٣٨٣٥)، و النسائي (٥٣/٣): كتاب السهو: باب: الدعاء بعد الذكر، حديث (١٣٠٢)، و احمد (٣/١، ٧) و ابن خزيمة (٢٩/٣، ٣٠)، حديث (٨٤٥، ٨٤٦)، من طريق يزيد بن ابي حبيب، عن ابي الخير، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، فذكره.

3455- اخرجه احمد (٢١٠/١) من طريق المطلب عن وداعة، عن العباس فذكره.

ہو رہا تھا' جیسے انہوں نے کوئی ناگوار بات سنی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ پر سلامتی نازل ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ''محمد'' ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سے سب سے بہترین حصے میں رکھا پھر اس نے اس کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا' تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا' پھر اس نے اس کے قبائل بنائے تو مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا پھر اس نے اس قبیلے کے مختلف گھرانے بنائے تو مجھے سب سے بہترین گھرانے اور سب سے بہترین نسب میں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَّابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سَمَاعًا مِّنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ رَاٰهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا عصا مبارک اس پر مارا تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ' وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ (پڑھنے سے) بندے کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہو تاہم اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

3457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْجُلَاحِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَاِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ

3456- تفردبه الترمذي ينظر تحفة الاشراف (٨٩٤) من اصحاب الكتب الستة، وذكره المتقي الهندي في الكنز (٤٦٣/١)، حديث (٢٠١٢)، وعزاه للترمذي عن انس.

3457- اخرجه النسائي في عمل اليوم، و الليلة كما في التحفة (٤٨٨/٧).

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص یہ کلمہ دس مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ۔ ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے، وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے کو مقرر کر دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامۂ اعمال میں دس ایسی نیکیاں لکھ دیتا ہے جو رحمت کو واجب کر دیتی ہیں اور اس کے دس ایسے گناہ معاف کر دیتا ہے جو ہلاکت کو لازم کر دیتے ہیں اور اس شخص کو دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

باب 60: توبہ کرنے' استغفار کرنے کی فضیلت' اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر رحمت کرنے کا تذکرہ

3458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِىَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِىْ صَدْرِى الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِى الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِىٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِيٍّ يَّا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِىُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا عَرْضُهٗ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِىْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے

موزوں پرمسح کا مسئلہ دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا اے زر! تم کس کام سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا فرشتے اپنے پَر علم کے طلب گار کے لئے بچھا دیتے ہیں اس کی طلب سے راضی ہونے کی وجہ سے میں نے کہا میرے ذہن میں موزوں پرمسح کرنے کے بارے میں کھٹک ہے کہ پاخانہ کرنے اور پیشاب کرنے کے بعد (ایسا کیا جاسکتا ہے؟) آپ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں تو اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس حوالے سے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت صفوان نے جواب دیا جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کی وجہ سے حکم مختلف ہوگا' پاخانہ کرنے پیشاب کرنے یا سونے کے بعد (انہیں اتارنا ضروری نہیں ہے)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ہم آپ ﷺ کے پاس ہی موجود تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد ﷺ نبی اکرم ﷺ نے اسے اتنی ہی بلند آواز میں جواب دیا ''ادھر آ جاؤ'' تو ہم نے اس دیہاتی سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ (کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کرو) تو وہ دیہاتی بولا: اللہ کی قسم! میں تو اپنی آواز کم نہیں کروں گا پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا آدمی بعض اوقات کچھ لوگوں کو پسند کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جس سے محبت رکھتا ہے قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

اس کے بعد وہ ہمیں احادیث سناتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی سمت میں ایک دروازے کا تذکرہ کیا جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہوگی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی چوڑائی میں کوئی سوار چالیس برس تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس تک چلتا رہے تو (دوسرے کنارے تک پہنچے گا)

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ شام کی سمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس دن پیدا کیا تھا جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا فِي سَفَرٍ اَوْ

مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا) الْاٰيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

◆◆ زربن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رٹی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا علم کے حصول کے لئے انہوں نے بتایا مجھے اس حدیث کا پتہ چلا ہے کہ فرشتے علم کے طلب گار کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پَر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے تو کیا آپ کو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت لاحق ہو جائے تو پھر اتاریں گے لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد (وضو کرتے ہوئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے)

زربن حبیش بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا خواہش نفس کے بارے میں آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے' ایک شخص آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے پکارا وہ شخص سب سے پیچھے تھا وہ ایک دیہاتی تھا جو سخت مزاج اور بدتمیز قسم کا شخص تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے اس سے کہا چپ کرو! تمہیں اس طرح (بلانے سے) منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتنی ہی اونچی آواز میں کہا "ادھر آجاؤ" اس شخص نے کہا: کوئی شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جس شخص کے ساتھ محبت کرتا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

زربن حبیش بیان کرتے ہیں اس کے بعد حضرت صفوان ہمارے سامنے احادیث بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: اللہ تعالیٰ نے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ توبہ کے لئے ہے۔ یہ بند نہیں ہوگا۔ اس وقت تک جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

"جس دن تمہارے پروردگار کی ایک نشانی ظاہر ہوگی۔ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن نامی راوی سے منقول ہے۔

3461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَكْحُولٍ بِاِسْنَادٍ لَهُ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو پالیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو ابوزناد سے منقول ہے۔

3460- اخرجه ابن ماجه (١٤٢٠/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (٤٢٥٣)، و اخرجه احمد (١٣٢/٢ - ١٥٣)، و عبد بن حميد ص (٢٦٧) حديث (٨٤٧)، عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول، عن جبير بن نفير عن ابن عمر به.

3461- اخرجه مسلم (٢١٠٢/٤): كتاب التوبة: باب: في الحض على التوبة و الفرح بها، حديث (٢٦٧٥/٢)، و ابن ماجه (١٤١٩/٤): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (٤٢٤٧)، عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة به.

یہی روایت مکحول کے حوالے سے حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ وَيَغْفِرُ لَهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تم سے ایک روایت چھپا رکھی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کر دے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ فَائِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

3461- اخرجه مسلم (۲۱۰۵/۴): كتاب التوبة: باب: سقوط الذنوب بالاستغفار، توبة، حديث (۹ - ۲۷۴۸/۱۰)۔ و اخرجه احمد (۴۱۴/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۰۵)، حديث (۲۳۰)۔ عن ابى صرمة، عن ابى ايوب الانصارى به۔

3463- تفرد به الترمذى من اصحاب الكتب الستة، وذكره المنذرى فى الترغيب و الترهيب (۴۶۴/۲)، حديث (۲۴۰۴)، و عزاه للترمذى عن انس بن مالك فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تم مجھ سے دعا مانگتے رہو گے جب تک تم مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا۔ خواہ تمہارا عمل جو بھی ہو۔ میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا اور میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم روئے زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں آؤ اور پھر تم اس حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ سمجھتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ

باب 61: اللہ تعالیٰ کا ایک سو رحمتیں پیدا کرنا

3464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ رَحْمَةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے **100** رحمتیں پیدا کی ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور **99** رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

3464۔ اخرجه مسلم (۲۱۰۸/٤): كتاب التوبة: باب: في سعة رحمة الله تعالىٰ و انها سبقت غضبه، حديث (۲۷۵۲/۱۸)، و احمد (۳۳٤/۲، ٤٨٤)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود عذاب کا پتہ چل جائے تو اسے جنت کی امید ہی نہ رہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف علاء کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو اس نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعے اپنے اوپر یہ بات لازم کی۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَغْدَادَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَ دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3465- اخرجه مسلم (٢١٠٩/٤): كتاب التوبة: باب: في سعة رحمة الله تعالىٰ و انها سبقت غضبه، حديث (٢٧٥٥/٢٣)، و احمد (٣٣٤/٤، ٣٩٧، ٣٨٤).

3466- اخرجه ابن ماجه (٦٧/١): كتاب المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية، حديث (١٨٩)، (١٤٣٥/٢): كتاب الزهد: باب: ما يرجى رحمة الله يوم القيامة، حديث (٤٢٩٥)، و احمد (٤٣٣/٢).

3467- تفرد به الترمذي انظر التحفة (٢٤٨/١)، حديث (٩٣٦) من ثابت عن انس ، و اخرجه احمد (١٢٠/٣)، و ابن ماجه (١٢٦٨/٢)، حديث (٣٨٥٨)، من طرق انس بن سيرين عن انس بن مالك فذكره.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت ایک شخص وہاں نماز ادا کر رہا تھا وہ دعا مانگ رہا تھا اور دعا میں یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے اس نے کیا دعا مانگی ہے؟ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے غریب ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَاب قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ

باب 62: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو''

3468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهُ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَرِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ

مذاہبِ فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَ عَنْهُ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آجائے اور پھر وہ پورا گزر بھی جائے لیکن اس شخص کی مغفرت نہ ہو سکے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے

3468- اخرجه احمد (۲/ ۲۵٤) عن سعيد بن ابى سعيد عن ابى هريرة فذكره.

اس کے ماں باپ کا بڑھاپا آئے اور وہ دونوں ماں باپ اسے جنت میں داخل نہ کرواسکیں۔ (یعنی وہ ماں باپ کی خدمت کرکے جنت میں داخل نہ ہوسکے)

عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت حسن ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

ربعی بن ابراہیم نامی راوی اسماعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور یہی ابن علیہ ہیں۔

اہل علم سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی محفل میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے پر) ایک مرتبہ درود بھیج دے تو اب وہ اس محفل میں جتنی بار بھی نام لے گا تو ایک مرتبہ درود پڑھنا کافی ہوگا۔

3469 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ عبداللہ بن علی اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 63: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

3470 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

3469- اخرجه احمد (۱/ ۲۰۱) عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن ابيه حسين بن علي بن ابي طالب فذكره.

3470- تفردبه الترمذي انظر التحفة (۴/ ۲۸۶)، حديث (۵۱۷۵) من اصحاب الكتب الستة، من طريق عطاء بن السائب، و اخرجه احمد (۴/ ۳۵۴)، و البخاري و مسلم و النسائي، بنحوه من طريق مجزاة بن زاهر عن عبد الله بن ابي اوفى فذكره.

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے دھودے! اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کردیتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَاب

باب 64: بلاعنوان

3471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ

توضیح راوی: وَهُوَ الْمَكِّيُّ الْمُلَيْكِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوٰى اِسْرَآئِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کو کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازوں کو کھول دیا گیا اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔ دعا اس چیز کے بارے میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور اس کے بارے میں فائدہ دیتی ہے جو نازل نہ ہوئی ہو اس لئے اے اللہ کے بندو! تم دعا کو لازم پکڑلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابوبکر قرشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور یہ علم حدیث میں ضعیف ہیں۔

بعض اہل علم نے انہیں ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسرائیل نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے''۔

قاسم بن دینار کوفی نے یہ روایت اسحاق بن منصور کے حوالے سے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

3472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تُرِكَ حَدِيثُهُ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْاِثْمِ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اَبِي اِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ

◆◆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم رات کے وقت نوافل ضرور ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور آدمی گناہوں سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ برائیوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا محمد قرشی نامی راوی محمد بن سعید شامی ہیں جو ابن ابی قیس ہیں اور یہ محمد بن حسان ہیں جن کی حدیث کو متروک قرار دیا گیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے اس روایت کو ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ رات کے وقت نوافل ضرور ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم

3472۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۰۶/۲)، حدیث (۲۰۳۶) من اصحاب الکتب الستة، وذکره المنذری فی الترغیب و الترهیب (۴۸۱/۱) عن سلمان الفارسی، حدیث (۹۰۸)، وعزاه للطبرانی فی الکبیر.

سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کا باعث ہے۔ یہ گناہوں کو ختم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوادریس کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَعْمَارُ اُمَّتِىْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کی اوسط عمریں ساٹھ سے لے کر ستر سال تک ہوں گی۔ ان میں سے بہت کم لوگ اسے عبور کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عمرو کی ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے کے حوالے سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِىْ دُعَاءِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 65: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

3474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِىُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّىْ وَلَا تُعِنْ عَلَىَّ وَانْصُرْنِىْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَىَّ وَامْكُرْ لِىْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَىَّ وَاهْدِنِىْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِىْ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَىَّ رَبِّ اجْعَلْنِىْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِىْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِىْ وَاَجِبْ دَعْوَتِىْ وَثَبِّتْ حُجَّتِىْ وَسَدِّدْ لِسَانِىْ وَاهْدِ قَلْبِىْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِىْ

3473۔ اخرجه ابن ماجه (١٤١٥/٢): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل حديث (٤٢٣٦).

3474۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص (١٩٦)، حديث (٦٦٩)، و ابوداؤد (٨٣/٢، ٧٤) كتاب الصلاة: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣٨٣٠)، و ابن ماجه (١٢٥٩/٢): كتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣٨٣٠)، و احمد (٢٢٧/١)، و عبد بن حميد ص (٢٣٦) حديث (٧١٧).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے۔

''اے میرے پروردگار تو میری اعانت کر میرے خلاف اعانت نہ کر تو میری مدد کر میرے خلاف مدد نہ کر میرے لئے تدبیر کر میرے خلاف تدبیر نہ کر تو مجھے ہدایت نصیب کر ہدایت کو میرے لئے آسان کردے جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرنا چاہتا ہو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا انتہائی شکر کرنے والا بندہ بنا دے۔ اپنا انتہائی ذکر کرنے والا اپنے سے ڈرنے والا اپنا فرمانبردار بنا دے۔ اپنے سامنے آہ وزاری کرنے والا بنا دے۔ اپنی طرف رجوع کرنے والا اور لوٹنے والا بنا دے۔ اے میرے پروردگار تو میری توبہ کو قبول کرلے۔ میری برائیوں کو دھو دے میری دعا کو قبول کرلے میری حجت کو ثابت کردے۔ میری زبان کو روک دے (یعنی اس کی حفاظت کر) میرے دل کو ہدایت نصیب کر میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے اسے محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ساتھ ظلم کرنے والے کو بددعا دیدے اس نے بدلہ لے لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوحمزہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے ابوحمزہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ صاحب میمون اعور ہیں۔

قتیبہ نے حمید کے حوالے سے ابواسود کے حوالے سے ابوحمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

3476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ

3475- تفردبه الترمذي انظر التحفة (١١/٣٧٤)، حديث (١٦٠٠٣) من اصحاب الكتب الستة، وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/٢٣٧)، وعزاه للترمذي عن عائشة

3476- اخرجه البخاري (١١/٢٠٤): كتاب الدعوات: باب: فضل التهليل حديث (٦٤٠٤)، ومسلم (٤/٢٠٧١، ٢٠٧٢): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (٢٦٩٣/٣٠) و احمد (٥/٤١٨)، و عبد بن حميد ص (١٠٣)، حديث (٢٣١).

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ قَالَ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْقُوفًا

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سا ثواب ملے گا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے حمد اس کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

یہی روایت حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهَذِهِ أَلَا أُعَلِّمُكِ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلِّمْنِي فَقَالَ قُولِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میرے سامنے اس وقت چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم نے ان سب گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے؟ کیا میں تمہیں ایسی تسبیح کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا ثواب ان سب کو پڑھنے سے زیادہ ہو۔ میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جتنی تعداد ہے میں اتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ہاشم بن سعید کوفی نے نقل کیا ہے۔ اس کی سند معروف نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

3478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

3477- تفرد به الترمذي انظر التحفة (۱۱/۳٤۰)، حديث (۱۵۹۰٤) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۵٤۷)، وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه، و وافقه الذهبي

قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ الْمَسْعُوْدِيُّ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر موجود تھیں پھر دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ان سے دریافت کیا کیا تم اس وقت سے اسی حالت میں ہو؟ تو سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جنہیں تم پڑھ لیا کرو۔(تم یہ پڑھا کرو)

"میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی آل طلحہ کے غلام ہیں۔یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔

مسعودی اور سفیان ثوری نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

3479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ صَاحِبُ

3478۔ اخرجه مسلم (۲۰۹۰/۴): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح اول النهار و عند النوم، حديث (۲۷۲۶/۷۹)، و البخاري في الادب المفرد ص (۱۹۲)، حديث (۶۴۹)، و النسائي (۷۷/۳): كتاب السهو: باب: عدد التسبيح بعد التسليم، نوع آخر من عدد التسبيح، حديث (۱۳۵۲)، و ابن ماجه (۱۲۵۱/۲): كتاب الادب: باب: فضل التسبيح، حديث (۳۸۰۸)، و احمد (۳۲۴/۶، ۳۲۹).

الْاَنْمَاطِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَّسْتَحْيِي اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''بے شک اللہ تعالیٰ ''حی'' ہے اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں اٹھائے تو وہ ان دونوں ہاتھوں کو خالی اور نامراد واپس کر دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اَشَارَ الرَّجُلُ بِاِصْبَعَيْهِ فِی الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيْرُ اِلَّا بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے دعا مانگ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کے ذریعے ایک کے ذریعے۔ (اشارہ کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: جس وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے دعا کے دوران آدمی اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتا ہے۔ اس وقت صرف ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرے۔

3481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ اسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

3479۔ اخرجه ابوداؤد (۷۸/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۸۸)، وابن ماجه (۱۲۷۱/۲): كتاب الدعاء: باب: رفع اليدين في الدعاء، حديث (۳۸۶۵)، و احمد (۴۳۸/۵).

3480۔ اخرجه النسائي (۳۸/۳): كتاب السهو: باب: النهي عن الاشارة باصبعيه وباي اصبع يشير، حديث (۱۲۷۳)، و احمد (۴۲۰/۲، ۵۲۰).

3481۔ اخرجه احمد (۳/۱) من طريق معاذ بن رفاعة عن ابيه عن ابي بكر الصديق فذكره.

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ معاذ بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے پھر انہوں نے بتایا: گزشتہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر اور کوئی چیز نہیں دی گئی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِاَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِىِّ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص مغفرت طلب کرے اس نے گویا گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کرے''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف ابونصیرہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْاَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِىْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِىْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِىْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِىْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِىْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

3482۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۸۴): كتاب الصلاة: باب: من الاستغفار حديث (۱۵۱۴)۔

3483۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۷۸): كتاب اللباس: باب: ما يقول الرجل اذا لبس ثوبا جديدا، حديث (۳۵۵۷)، و احمد (۱/۴۴)، و ابن حميد ص (۳۵)، حديث (۱۸)۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے تو یہ دعا مانگی "ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے یہ کپڑے دیئے ہیں جن کی مدد سے میں اپنا ستر چھپا لیتا ہوں اور اپنی دنیاوی زندگی میں جس کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔"

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پرانے کپڑے صدقہ کر دیئے اور پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص نئے کپڑے پہن کر یہ دعا مانگے۔

"ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے کپڑے دیئے ہیں جن کے ذریعے میں اپنے ستر کو چھپا لیتا ہوں اور اپنی دنیاوی زندگی میں جن کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔"

پھر وہ شخص اپنے پرانے کپڑوں کو صدقہ کر دے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا۔ زندگی کے دوران بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اسے عبیداللہ کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِى حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَّمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّاَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ اُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَمَّادُ بْنُ اَبِى حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک مہم روانہ کی ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت ملا وہ لوگ جلدی واپس آ گئے ایک ایسا شخص جو اس مہم میں شریک نہیں تھا وہ یہ بولا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو ان لوگوں سے زیادہ جلدی واپس آئی ہو اور جسے ان سے زیادہ مال غنیمت ملا ہو تو

3484- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۸/۹)، حدیث (۱۰۴۰۰) من اصحاب الكتب الستة، ورواه البزار كما فى الكشف حديث (۳۰۹۲)، و ابن حبان فى صحيحه مختصراً، (۱۴۲/۱۱)، حديث (۴۸۱۴)، عن ابى هريرة۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف کروں جنہیں زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے اور وہ زیادہ جلدی واپس آتے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز با جماعت میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی واپس آ جاتے ہیں اور انہیں مال غنیمت بھی زیادہ ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حماد بن ابوابراہیم نامی راوی ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں۔ یہ محمد بن ابوحمید مدنی ہیں اور یہ علم حدیث میں "ضعیف" ہیں۔

3485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَىْ اُخَىَّ اَشْرِكْنَا فِىْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھنا ہمیں بھول نہ جانا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3486 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ مُكَاتَبًا جَائَهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِىْ فَاَعِنِّىْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابووائل بیان کرتے ہیں ایک مکاتب غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنی کتابت کا معاوضہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ آپ میری مدد کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تم پر "شبیر پہاڑ" جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی ادا کروادے گا پھر انہوں نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا کردے میری ضروریات پوری کردے اور مجھے حرام سے بچا اور اپنے فضل کے ذریعے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک شے سے بے نیاز کردے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3485۔ اخرجه ابوداؤد (۸۰/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (١٤٩٨)، و ابن ماجه (٩٦٦/٢): كتاب المناسك: باب: فضل دعاء الحاج، حديث (٢٨٩٤)، و احمد (٢٩)۔

3486۔ اخرجه عبد الله بن احمد في (الزوائد) (١٥٣/١)۔

بَابُ فِيْ دُعَاءِ الْمَرِيضِ

باب 66: بیمار شخص کی دعا

3487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت یہ کہہ رہا تھا۔

"اے اللہ! اگر میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے راحت دیدے (یعنی موت دیدے) اور اگر ابھی آخری وقت میں دیر ہے تو پھر مجھے ٹھیک کر دے اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر نصیب کر"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمات دوبارہ دہرائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاؤں کے ذریعے مارا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت نصیب کر۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے شفا نصیب کر۔

یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ اللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ فَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

3487- اخرجه احمد (۱/۸۳، ۸۴، ۱۰۷، ۱۲۸)، و (عبد بن حميد) ص (۵۳)، حديث (۷۳).

3488- اخرجه احمد (۱/۷۶)، و (عبد بن حميد) ص (۵۲)، حديث (۶۶).

''اے تمام لوگوں کے پروردگار اس سے تکلیف کو دور کردے تو شفا عطا کردے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے ایسی شفا عطا کردے جو بیماری کو بالکل نہ رہنے دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الْوِتْرِ

باب 67: وتر کی دعا

3488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثناء نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو حماد بن سلمہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهٖ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ

باب 68: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نماز کے بعد دُعا مانگنا اور کلماتِ تعوذ پڑھنا

3490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ عَدِیٍّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو الرَّقِّیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَا

3488: اخرجه ابوداؤد (۲/۶۴): کتاب الصلاة: باب: القنوت فی الوتر، حدیث (۱۴۲۷)، و النسائی (۳/۲۴۸): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: الدعاء فی الوتر حدیث (۱۷۴۷)، و ابن ماجه (۱/۳۷۳): کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها: باب: ما جاء فی القنوت فی الوتر، حدیث (۱۱۷۹)، و احمد (۱/۹۶، ۱۱۸)، و عبد الله بن احمد فی (الزوائد) (۱/۱۵۰)، و (عبد بن حمید) ص (۵۶)، حدیث (۸۱)۔

3490: اخرجه البخاری (۶/۴۳): کتاب الجهاد و السیر: باب: ما یتعوذ من الجبن، حدیث (۲۸۲۲)، و اطرافه فی (۶۳۶۵، ۶۳۷۰، ۶۳۷۴، ۶۳۹۰)، و النسائی (۸/۲۵۶): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الجبن حدیث (۵۴۴۵)، (۵۴۴۷)، (۸/۲۷۱): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من ارذل العمر، حدیث (۵۴۹۶)، و احمد (۱/۱۸۳، ۱۸۶)، و ابن خزیمة (۱/۳۶۷)، حدیث (۷۴۶)۔

متن حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِىُّ يَضْطَرِبُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے :

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام دارمی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن میمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح'' ہے۔

3491 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهَا

متن حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدٍ

◆◆ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی

3491- اخرجه ابوداؤد (۸۱/۲): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۰).

ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

"میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

3492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ اِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِي سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

"پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

3493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا اَجِدُنِي اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ

3492۔ اخرجه ابوعبيد بن حميد ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493۔ تفردبه الترمذي انظر التحفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣١٧/١): و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، و قال الذهبي: هذا حديث منكر شاذ اخاف ان يكون موضوعاً و قد حيرني و الله جودة سنده.

اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِي قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَّقَدْ قَالَ اَخِي يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ (سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي) يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰس وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰم الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَّعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهُنَّ وَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً اَوْ نَحْوَهَا وَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا اَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یاد نہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ سیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہوسکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

میرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)
''میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا''
ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر تم یہ نہ کر سکتے ہو تو پھر رات کے درمیانی حصے میں نفل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہو تو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعات ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ یٰسین پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''حم دخان'' پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''الم تنزیل'' پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''سورہ ملک'' پڑھو جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

''اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رحم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رحم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہو تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور و فکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جا سکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے''۔

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہو گی جس ذات نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد ہوتی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں' تو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِی انْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

3494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدْ خُوْلِفَ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّحَدِيْثُ اَبِيْ نُعَيْمٍ اَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَصَحَّ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' اس کی روایت میں اختلاف کیا گیا ہے' حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے' یہ حافظ نہیں ہے' ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔

شیخ ابونعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابونعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

3495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ

3494- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۲۸/۷)، حدیث (۹۵۱۵) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه ابن ابی الدنیا فی الذکر و ابو نعیم فی الحلیة (۱۲۷/۱، ۲۲۸).

3495- اخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴): کتاب الذکر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل، حدیث (۲۷۲۲/۷۳).

زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' عاجز ہو جانے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

3496 متنِ حدیث: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3497 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطاء کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی بُرائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن ثوبان نامی راوی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں' جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

3498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ

3497- اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (٣٢٩/٥)، عن مكحول عن جبير بن نفير عن عبادة بن الصامت فذكره

ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِىْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرلو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا' میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی' تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے' اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تاکہ انہیں اچھی طرح یاد کرلوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

''میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

''میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے' صرف اسی روایت میں ہے۔

3499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ

3498- اخرجه البخاري (١/٤٢٦): كتاب الوضوء: باب: فضل من بات على وضوء، حديث (٢٤٧) و اطرافه في (٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥، ٦٤٨٨)، و مسلم (٤/٢٠٨١): كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (٥٦/٢٧١٠)، و ابوداؤد (٤/٣١١): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٦)، (٥٠٤٨)، (٥٠٤٧)، و احمد (٤/٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٦، ٣٠٠)، و ابن خزيمة (١/١٠٨)، حديث (٢١٦).

3499- اخرجه ابوداؤد (٤/٣٢١، ٣٢٢): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٨٢)، و النسائي (٨/٢٥٠): كتاب الاستعاذة: باب: (١)، حديث (٥٤٢٩)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (٥/٣١٢)، و عبد بن حميد ص (١٨٧)، حديث (٤٩٤).

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متن حدیث: خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةٍ مَطِیرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْبَرَّادُ هُوَ اَسِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِیْدٍ مَدَنِیٌّ

◆◆ معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی بہت زیادہ تھی ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر یہ فرمایا: تم پڑھو' میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورۂ اخلاص' سورۂ فلق' سورۂ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو' یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوسعید براد نامی راوی اُسید بن ابواُسید مدنی ہیں۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الضَّیْفِ

باب 71: مہمان کی دُعا

3500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ الشَّامِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ یَاْكُلُ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّیْ فِیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَی النَّوٰی بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500- اخرجه مسلم (۱۶۱۵/۳): كتاب الاشربة: باب: استحباب وضع النوى خارج التمر، و استحباب دعاء الضيف لاهل الطعام، و طلب الدعاء من الضيف الصالح، و اجابته لذلك، حديث (۲۰۴۲/۱۴۶)، و ابوداؤد (۳۳۸/۳): كتاب الاشربة: باب: في النفخ في الشراب و التنفس فيه، حديث (۳۷۲۹)، و اخرجه احمد (۱۸۸/۴ - ۱۹۰)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲): حديث (۵۰۷)، عن شعبة، عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں کھانے لگے اور گٹھلیاں اپنی ان دو انگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دو انگلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے' اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کردے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

''میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم ہے' میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

3501- اخرجه ابوداؤد (۸۵/۲): كتاب الصلاة: باب: الاستغفار حديث (۱۵۱۷)، عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبى صلى الله عليه وسلم عن ابيه عن جده زيد فذكره.

متن حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرمانے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام دارمی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن میمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح'' ہے۔

3491 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا

متن حدیث: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ

◆◆ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی

3491۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۸۱): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۰)۔

ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

3492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيْهِ اِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِىْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

''پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ فِىْ دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

3493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِىْ فَمَا اَجِدُنِىْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهٗ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِىْ صَدْرِكَ قَالَ

3492۔ اخرجه ابوعبد بن حميد ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493۔ تفرد به الترمذى انظر التحفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٣١٧/١): و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، و قال الذهبى: هذا حديث منكر شاذ اخاف ان يكون موضوعاً و قد حيرنى و الله جودة سنده.

أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَّقَدْ قَالَ أَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ (سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ) يَقُوْلُ حَتّٰى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسَطِهَا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰس وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحم الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَّعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْإِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ اٰيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ وَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً أَوْ نَحْوَهَا وَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یادنہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ سیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

میرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)
''میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا۔''
ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر تم یہ نہ کر سکتے ہو تو پھر رات کے درمیانی حصے میں نفل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہو تو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعات ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ یٰسین پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''حم دخان'' پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''الم تنزیل'' پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ''سورہ ملک'' پڑھو جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

''اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رحم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رحم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہو تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور و فکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جا سکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے''۔

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہو گی جس ذات نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد ہوتی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں' تو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِي انْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

3494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدْ خُوْلِفَ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّحَدِيْثُ اَبِىْ نُعَيْمٍ اَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَصَحَّ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' اس کی روایت میں اختلاف کی گیا ہے' حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے' یہ حافظ نہیں ہے' ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔

شیخ ابونعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابونعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

3495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ

3494- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱۲۸/۷)، حدیث (۹۵۱۵) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه ابن ابی الدنیا فی الذکر و بو نعیم فی الحلیة (۱۲۷/۱، ۱۲۸).

3495- اخرجه مسلم (۲۰۸۸/٤): کتاب الذکر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل، حدیث (۲۷۲۲/۷۳).

زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :
متن حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:
''اے اللہ! میں کاہلی' عاجز ہو جانے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

3496 متن حدیث: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3497 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ
توضیح راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطاء کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی بُرائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔
ابن ثوبان نامی راوی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں' جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

3498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ

3497- اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (٥/٣٢٩)، عن مكحول عن جبير بن نفير عن عبادة بن الصامت فذكره.

ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرلو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا' میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی' تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے' اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تاکہ انہیں اچھی طرح یاد کرلوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

''میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

''میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے' صرف اسی روایت میں ہے۔

3499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ

3498- اخرجه البخاری (١/٤٢٦): كتاب الوضوء: باب: فضل من بات على وضوء، حديث (٢٤٧) و اطرافه في (٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥، ٧٤٨٨)، و مسلم (٤/٢٠٨١): كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عند النوم و اخذ المضجع، حديث (٥٦/٢٧١٠)، و ابوداؤد (٤/٣١١): كتاب الادب: باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٦)، (٥٠٤٨)، (٥٠٤٧)، و احمد (٤/٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٦، ٣٠٠)، و ابن خزيمة (١/١٠٨)، حديث (٢١٦)۔

3499- اخرجه ابوداؤد (٤/٣٢١، ٣٢٢): كتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٨٢)، و النسائي (٨/٢٥٠): كتاب الاستعاذة: باب: (١)، حديث (٥٤٢٩)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (٥/٣١٢)، و عبد بن حميد ص (١٨٧)، حديث (٤٩٤)۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متن حدیث: خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةٍ مَطِیْرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْبَرَّادُ هُوَ اَسِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِیْدٍ مَدَنِیٌّ

◆◆ معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی بہت زیادہ تھی، ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا' آپ ﷺ نے پھر یہ فرمایا: تم پڑھو' میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورۂ اخلاص' سورۂ فلق' سورۂ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو' یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ابوسعید براد نامی راوی اُسید بن ابواُسید مدنی ہیں۔

بَابُ فِیْ دُعَاءِ الضَّیْفِ

باب 71: مہمان کی دُعا

3500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ الشَّامِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ یَاْكُلُ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّیْ فِیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَی النَّوٰی بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500۔ اخرجه مسلم (۱۶۱۵/۳): كتاب الاشربة: باب: استحباب وضع النوى خارج التمر، و استحباب دعاء الضيف لا هل الطعام، و طلب الدعاء من الضيف الصالح، و اجابته لذلك، حديث (۲۰۴۲/۱۴۶)، و ابوداؤد (۳۳۸/۳): كتاب الاشربة: باب: فى النفخ فى الشراب و التنفس فيه، حديث (۳۷۲۹)، و اخرجه احمد (۱۸۸/۴ - ۱۹۰)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲): حديث (۵۰۷)، عن شعبة، عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر به

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھانے لگے اور گٹھلیاں اپنی ان دوانگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دوانگلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا ور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے' اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کردے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

"میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم ہے' میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

3501- اخرجه ابوداؤد (۸۵/۲): كتاب الصلاة: باب: الاستغفار حديث (۱۵۱۷)، عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه عن جده زيد فذكره.

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس کی بخشش ہو جائے گی' اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کی ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِيَ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ

توضیح راوی: وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هُوَ أَخُو سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

◆◆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو تم اس پر صبر کرو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا' انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں! چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگیں:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت قبول کر لے!"

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے' ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابوجعفر سے منقول ہے۔

یہ صاحب خطمی ہیں اور اس روایت کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن حنیف کے بھائی ہیں۔

3503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

3502- اخرجه ابن ماجه (۴۴۱/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة، حديث (۱۳۸۵)، و احمد (۱۳۸/۴)، و عبد بن حميد ص (۱۴۷)، حديث (۳۸۹)، و ابن خزيمة (۲۲۵/۲) حديث (۱۲۱۹)۔

3503- اخرجه مسلم (۱۸۲/۲ ابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: اسلام عمرو بن عبسة، حديث (۸۳۲/۱۹۴)، و ابوداؤد (۲۵/۲): كتاب الصلاة: باب: من رخص: فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث (۱۲۷۷) و النسائي (۹۱/۱): كتاب الطهارة: باب: ثواب من توضأ كما امر، حديث (۱۴۷)، (۲۷۹/۱): كتاب المواقيت: باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، حديث (۵۷۲)، و احمد (۱۱۱/۴، ۱۱۲) و عبد بن حميد ص (۱۲۳)، حديث (۲۹۸)، و ابن خزيمة (۱۸۲/۲) حديث (۱۱۴۷)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے' اگر تم اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہو تو ایسا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اِس حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا دَوْسٍ الْيَحْصُبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ اِنَّمَا يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ يَعْنِيْ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ

حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے اس وقت یاد کرے جب وہ جنگ کرنے لگے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد قتال ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' اس کی سند قوی نہیں ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ اس سے مرد یہ ہے کہ جنگ کے وقت یعنی وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب 72: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی فضیلت

3505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

3504۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (٧/٤٨٧)، حديث (١٠٣٨٩) من اصحاب الكتب الستة، و اورده ابن سعد في الطبقات الكبرى (٧/٣٠١)، ترجمة (٣٧٨٤)، عمارة بن زعكرة، عن ابن عائذ اليحصبي عن عمارة بن زعكرة فذكره

مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

متن حدیث: اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِىْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے سپرد کیا' تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کریں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

3506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِّنَ الْاَرْضِ حَتّٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

◆◆ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: زمین سے جو بھی فرشتہ اوپر جاتا ہے' وہ یہ پڑھتا ہے:

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔ (اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا)۔

بَابُ فِىْ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ

باب 73: تسبیح' تہلیل اور تقدیس کی فضیلت

3507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ

متن حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ

◆◆ سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجر خواتین میں سے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح' تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو' تم اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن ان تسبیحات سے) سوال کیا جائے

3505۔ اخرجه احمد (۴۲۲/۳) من حديث قيس بن سعد بن عبادة عن ابيه به.

3507۔ اخرجه ابوداؤد (۸۱/۲): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث (۱۵۰۱)، و احمد (۳۷۰/۶)، و عبد بن حميد ص (۴۵۴)، حديث (۱۵۷۰)۔

گا (کہ تمہیں کس نے پڑھا تھا؟) اور یہ جواب دیں گی (اے خواتین!) تم غافل نہ ہونا کیونکہ (اس صورت میں) تم رحمت کو بھول جاؤ گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ہانی بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے اسے ہانی بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

بَابُ فِي الدُّعَاءِ اِذَا غَزَا

باب 74: جنگ کے وقت دعا مانگنا

3508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِي وَاَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ اُقَاتِلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَضُدِي يَعْنِي عَوْنِي

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

"اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے تو ہی میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے ہی جنگ میں حصہ لے رہا ہوں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ: عَضُدِي اس سے مراد "میری مدد" ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب 75: عرفہ کے دن کی دعا

3509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَمَّادُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُو اِبْرَاهِيمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

3508۔ اخرجه ابوداؤد (۳/۴۲): كتاب الجهاد: باب: ما يدعى عند اللقاء، حديث (۲٦۳۲)، و احمد (۳/۱۸٤)۔

3509۔ اخرجه احمد (۲/۱۲۰) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (عبد الله بن عمرو) فذكره۔

فرمائی ہے: سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن مانگی جانے والی دعا ہے اور سب سے بہترین جملہ وہ ہے جو میں نے بھی پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء نے بھی پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُس کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حماد بن ابوحمید نامی راوی محمد بن ابوحمید ہیں' اور یہ ابوابراہیم انصاری مدینی ہیں' یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

3510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◄► حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو نیک کر دے' اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو نے لوگوں کو جو مال' اہل اور اولاد عطاء کی ہے اُن میں سے صالح مجھے بھی عطاء کر' ایسے جو نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کریں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

3510- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۸/۵۳)، حدیث (۱۰۵۱۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه ابونعيم في الحلية (۱/۵۳).

3511- تفردبه الترمذی انظر التحفة (۴/۱۵۶)، حديث (۴۸۴۸) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۳۲۱)، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، و البغوي في (شرح السنة) (۱/۱۵۴)، حديث (۸۸)، من طريق ابي ادريس الخولاني عن النواس بن سمعان الكلابي مذكره.

◆◆ عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' آپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھا ہوا تھا اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو بند کیا ہوا تھا اور شہادت کی انگلی کو کھولا ہوا تھا اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ!''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ فِي الرُّقْيَةِ إِذَا اشْتَكَى

باب 76: بیمار ہونے پر دم کرنا

3512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◆◆ محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ تو اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھو جہاں تکلیف ہو اور پھر یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اُس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو مجھے یہ تکلیف ہو رہی ہے''۔

پھر انہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اور دوبارہ یہی عمل کرو' ایسا طاق تعداد میں کرو' کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یہ عمل کرنے کے لیے) فرمایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' محمد بن سالم نامی راوی بصری بزرگ ہیں۔

3512- اخرجه الحاكم في المستدرك (٢١٩/٤): كتاب الطب، و قال: هذا حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه، اخرجه من طريق ثابت البنانى عن انس فذكره.

بَاب دُعَاءِ اُمِّ سَلَمَةَ

باب 77: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

3513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهَا اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِى اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَفْصَةُ بِنْتُ اَبِىْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا نَعْرِفُ اَبَاهَا

◆◆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تعلیم کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! یہ تیری رات آ گئی ہے اور تیرا دن رخصت ہو گیا ہے' یہ تجھے پکارنے والوں کی آواز (سننے) کا وقت ہے اور تیری نماز میں حاضر ہونے کا وقت ہے' میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حفصہ بنت ابوکثیر نامی، خاتون سے ہم واقف نہیں ہیں' ان کے والد کے بارے میں' ہمیں پتہ نہیں ہے۔

3514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِىَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پورے خلوص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہے اُس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے (یہ اس وقت ہوتا ہے) جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔

3513۔ اخرجه ابوداؤد (١/١٤٦): كتاب الصلاة: باب: ما يقول عند اذان المغرب، حديث (٥٣٠) من طريق ابى كثير مولى ام سلمة عن ام سلمة به۔

3514۔ اخرجه النسائى فى الكبرى: كتاب عمل اليوم و الليلة (٦/٢٠٨): باب: افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (١٠٦٦٩/٣)، من طريق يزيد بن كيسان عن ابى هريرة فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ زیاد بن علاقہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق، اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے، زیاد بن علاقہ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

3516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے، اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ پڑھا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کیلئے صبح وشام پاکی بیان کرتا ہوں"۔

3515۔ اخرجه الحاكم في المستدرك (۵۳۲/۱): كتاب الدعاء،من طريق مسعر عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك و قال: هذا حديث صحيح الاسناد على شرط مسلم ، و لم يخرجاه ، وذكره المتقي الهندي في الكنز (۱۸۶/۱)، حديث (۳۶۷۱)، و عزاه للترمذي و الطبراني و الحاكم عن عم زياد بن علاقة۔

3516۔ اخرجه النسائي (۱۲۵/۲): كتاب الافتتاح: باب: القول الذي يفتتح به الصلاة، حديث (۸۸۵، ۸۸۶) عن عمرو بن مرة عن عون بن عبد الله عن ابن عمر به۔ وذكره المتقي الهندي في الكنز (۴۳۲/۷)، حديث (۱۹۶۴۵)، و عزاه لعبد الرزاق عن ابن عمر۔

تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ (دعا) پسند آئی۔ اس (دعا) کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی جب سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

حجاج بن ابوعثمان نامی راوی حجاج بن میسرہ صواف ہیں ان کی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں

بَاب اَیُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

باب 78: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام پسندیدہ ہے

3517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی عیادت کرنے کیلئے آئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے۔ وہ یہ کلمات ہیں:

"میرا پروردگار پاک ہے حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے میرا پروردگار پاک ہے حمد اُس کے لیے مخصوص ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِی الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب 79: عفو اور عافیت کا بیان

3518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا

3517- اخرجه احمد (١٤٨/٥، ١٦١)، و مسلم (٢٠٩٣/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل سبحان الله و بحمده، حديث (٨٤ - ٢٧٣١) عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر الغفار فذكره.

3518- اخرجه احمد (١١٩/٣، ١٥٥)، و ابوداؤد (١٤٤/١): كتاب الصلاة: باب: ما جاء فی الدعاء بين الاذان، و الاقامة، حديث (٥٢١)، من طريق معاوية بن قرة عن انس بن مالك فذكره.

سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِىْ اِيَاسٍ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت کیا دعا مانگیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یحییٰ بن یمان نامی راوی نے اس حدیث میں اس لفظ کا اضافہ کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: پھر ہم کیا پڑھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

3519 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق ہمدانی نے اس روایت کو اسی طرح برید بن ابومریم کوفی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

3520 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا

3520- الحديث اخرجه احمد (٣٢٣/٢) من طريق ابن يعقوب عن ابى هريرة، و اخرجه احمد (٤١١/٢) و مسلم (٢٠٦٢/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: الحث على ذكر الله تعالىٰ، حديث (٤ - ٢٦٧٦) من طريق روح بن القاسم عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة فذكره، و اما من طريق ابى سلمة فلم يخرجه الا الترمذى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مفرد لوگ سبقت لے گئے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مفرد لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں' یہ ذکر اُن کے بوجھ کو ختم کردے گا اور جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو ہلکے پھلکے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا یہ پڑھنا میرے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے):

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُمِّيِّ عَنْ اَبِىْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِىْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَسَعْدَانُ الْقُمِّىُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ مُجَاهِدٍ هُوَ سَعْدٌ الطَّائِىُّ وَاَبُوْ مُدِلَّةَ هُوَ مَوْلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ

3521۔ اخرجه مسلم (٢٠٧٢/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، حديث (٢٦٩٥/٣٢) عن ابى معاوية، عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة۔

3522۔ اخرجه ابن ماجه (٥٥٧/١): كتاب الصيام: باب: الصائم لا ترد دعوته، حديث (١٧٥٢)، و الدارمي (٣٣٣/٢): كتاب الرقائق: باب: في بناء الجنة و اخرجه احمد (٣٠٤/٢، ٣٠٥، ٤٤٣، ٤٤٥، ٤٧٧)، و الحميد (٤٨٦/٢): حديث (١١٥٠)، و عبد بن حميد ص (٤١٥)، حديث (١٤٢٠)، و ابن خزيمة (١٩٩/٣): حديث (١٩٠١)، عن سعد بن عبيد ابي مجاهد الطائي، عن ابي المدلة (مولى ام المومنين) عن ابى هريرة به، و اخرجه ابن حبان في صحيحه (٢١٥/٨): كتاب الصوم: باب: فضل الصوم، في ذكر رجاء استجابة دعاء الصائم عند افطاره، وقال ابن حبان: قال ابوحاتم: ابوالمدله، اسمه عبيد الله بن عبد الله مدني ثقة

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص کی جب تک وہ افطاری نہیں کرتا' عادل حکمران کی اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے اور اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے' اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد کروں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سعدان قمی' سعدان بن بشر ہیں' ان کے حوالے عیسیٰ بن یونس' ابوعاصم اور دیگر اکابر محدثین نے احادیث نقل کی ہیں۔

ابومجاہد نامی راوی سعد طائی ہیں۔

ابومدلہ نامی راوی اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' ہم انہیں صرف اس حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں' اُن کے حوالے سے یہ روایت زیادہ طویل اور مکمل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

3523 سندِ حدیث:* حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِىْ بِمَا عَلَّمْتَنِىْ وَعَلِّمْنِىْ مَا يَنْفَعُنِىْ وَزِدْنِىْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! تو نے مجھے جو تعلیم دی ہے اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطاء کر اور مجھے اُس چیز کا علم عطاء کر جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ کر' ہر حال میں ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور میں اہلِ جہنم کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ

باب 80: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں

3524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3523- اخرجه ابن ماجه (۹۲/۱) المقدمة: باب: الانتفاع بالعلم و العمل به حديث (۲۵۱)، و كتاب الادب الادب: باب: فضل الحامدين، حديث (۳۸۰۴) وكتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم. حديث (۳۸۳۳)۔ و عبدبن حميد ص (٤١٥): حديث (١٤١٩) موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابى هريرة به.

متن حدیث: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فُضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيئُونَ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللّٰهُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْنِي فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَأَيَّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں' یہ اُن فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں' یہ فرشتے جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہوئے کہتے ہیں: اپنی منزل کی طرف آ جاؤ' پھر وہ لوگ آتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک اُن لوگوں کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔

(پھر وہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا' وہ کیا کر رہے تھے؟ تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ تیری حمد بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے تھے' تیرا ذکر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ فرماتا ہے: کیا اُن لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ حمد بیان کرتے' زیادہ بہتر طور پر بزرگی بیان کرتے' زیادہ شدت کے ساتھ تیرا ذکر کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ کیا مانگ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جنت مانگ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے

3524- اخرجه البخاري (٢١٢/١١): كتاب الدعوات: باب: فضل ذكر الله عزوجل، حديث (٦٤٠٨). و مسلم (٢٠٦٩/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل مجالس الذكر، حديث (٢٦٨٩/٢٥) و اخرجه احمد (٢٥١/٢، ٢٥٢، ٣٥٨، ٣٨٢، ٣٥٩)، عن ابي صالح ذكوان عن ابي هريرة به.

ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس کے طلبگار ہوتے اور اس کے حصول کے زیادہ خواہش مند ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو اُس سے زیادہ دور بھاگتے اور اس سے زیادہ خوفزدہ ہوتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ نبی اکرم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں خطاکار شخص بھی ہے' جو اُن کے ساتھ (دعا) میں شامل ہونے نہیں آیا تھا بلکہ وہ ان کے پاس اپنے کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔

بَاب فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب 81: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی فضیلت

3525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو' کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

مکحول فرماتے ہیں: جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ پڑھتا ہے' اس شخص سے پریشانی کے ستر دروازے (اللہ تعالیٰ) دور کر دیتا ہے' جن میں سے سب سے کم تر غربت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ مکحول نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَّاِنِّىْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِىْ وَهِىَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

3525- انفرد به الترمذي انظر (تحفة الاشراف (۱۰/۳۷۵)، حديث (۱۴۶۲۱) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۵۱۷)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه هكذا، ووافقه الذهبي.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ لی ہے۔ان میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو انشاء اللہ وہ دعا اُسے نصیب ہوگی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 82: اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

3527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَّاَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَیُرْوٰی عَنِ الْاَعْمَشِ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا یَعْنِیْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

وَهٰکَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَاهُ یَقُوْلُ اِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِیْ وَمَا اَمَرْتُ اُسْرِعُ اِلَیْهِ بِمَغْفِرَتِیْ وَرَحْمَتِیْ وَرُوِیَ

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ (فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ) قَالَ اذْکُرُوْنِیْ بِطَاعَتِیْ اَذْکُرْکُمْ بِمَغْفِرَتِیْ

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الرَّمْلِیُّ عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں محفل کے بغیر اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ دوسروں کی موجودگی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر لوگوں کے سامنے

3527۔ اخرجہ البخاری (۳۹۵/۱۳): کتاب التوحید: باب: قول اللّٰہ تعالیٰ (و یحذرکم اللّٰہ نفسہ)، حدیث (۷۴۰۵ - ۷۵۰۵)، و حدیث (۷۵۳۷)، و مسلم (۲۰۶۱/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: الحث علی ذکر اللّٰہ تعالیٰ، حدیث (۲۶۷۵/۲)، و ابن ماجہ (۱۲۵۵/۲): کتاب الادب: باب: فضل العمل، حدیث (۳۸۲۲)، و اخرجہ احمد (۲۵۱/۲ - ۴۱۳ - ۴۸۰ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۲۴ - ۵۳۴)، عن ابی صالح ذکوان عن ابی هریرة ص بہ

اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ذراع (یعنی جو کہنی تک کا فاصلہ ہوتا ہے) اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ذراع مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اعمش سے اس حدیث کی تشریح منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہاں حدیث کے الفاظ ''جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں' اس سے مراد یہ ہے کہ میں مغفرت اور رحمت اس کے قریب کرتا ہوں''۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جب میرا بندہ میری فرمانبرداری اور جس بات کا میں نے حکم دیا ہے (اس کی پیروی) کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو میں اُس سے زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی مغفرت اور رحمت اس کی طرف کرتا ہوں۔

سعید بن جبیر اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا''۔

یعنی تم میری فرمانبرداری کے ذریعے میرا ذکر کرو اور میں مغفرت کر کے تمہارا ذکر کروں گا۔

یہ روایت عبد بن حمید نے اپنی سند کے حوالے سے سعید بن جبیر سے نقل کی ہے۔

بَابُ فِی الْاِسْتِعَاذَةِ

باب 83: پناہ مانگنا

3528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اسْتَعِیذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاسْتَعِیذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِیذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3528۔ اخرجه البخاری فی الادب المفرد ص ۱۹۲، حدیث (۶۵۰)، عن ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة به۔

متن حدیث: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو اس رات میں اُسے کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ کر انہیں ہر رات پڑھنا شروع کیا۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک بچی کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا تھا لیکن اس سے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ جبکہ عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے اسے سہیل سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَاب مِنْ اَدْعِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 84: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

3530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ فَضَالَةَ الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

متن حدیث: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

3529- اخرجه احمد (۲/ ۲۹۰) من طريق هشام بن حسان عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

3530- اخرجه احمد (۲/ ۳۱۱)، (۲/ ۴۷۷) من طريق ابوفضالة الفرج بن فضالة عن ابى سعيد المقبرى عن ابى هريرة فذكره.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا یاد کی ہے' میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔

''اے اللہ! مجھے ایسا کردے کہ میں تیرا زیادہ شکر کروں اور تیرا بکثرت ذکر کروں' تیرے فرمان کی پیروی کروں اور تیرے حکم پر عملدرآمد کروں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَاب اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِي غَيْرِ قَطِيعَةِ رَحِمٍ

باب 85: دعا کا مستجاب ہونا' جبکہ وہ قطع رحمی کے بارے میں نہ ہو

3531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول ہوتی ہے' اس کا صلہ یا تو انسان کو دنیا میں مل جاتا ہے یا پھر آدمی کے لئے' آخرت کے لئے اسے سنبھال کر رکھ لیا جاتا ہے۔ یا پھر اس کے بدلے میں آدمی کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ اسی حساب کے ساتھ جو اس نے دعا کی ہو۔ بشرطیکہ انسان نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگی ہو' یا (دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے کے حوالے سے) وہ جلدی کا طلب گار نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جلدی کا طلب گار ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے' میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی لیکن اس نے میری دعا قبول ہی نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اِس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبْطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا

3531- تفرد به الترمذی ينظر (التحفة) (٩/٤٥٤)، حديث (١٢٩٠٦) و ذكره المتقی فی الكنز (٢/٦٤)، حديث (٣١٢٩) و عزاه للترمذی، عن ابی هريرة.

3532- ذكره المتقی فی الكنز (٢/٨٢)، حديث (٣٢٤١) بلفظ و عزاه للترمذی عن ابی هريرة.

اختلافِ روایت: وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بندہ اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کرے یہاں تک کہ اس کی بغلیں نظر آنے لگیں' وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا' بشرطیکہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا جلد بازی کرنا کیسے ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے: میں نے مانگا' پھر مانگا لیکن مجھے تو کچھ نہیں ملا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ان الفاظ میں منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انسان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوئی''۔

3533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سُمَیْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا' اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِیَنْظُرَنَّ اَحَدُکُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا یُکْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِیَّتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمر بن ابوسلمہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کیا آرزو کررہا ہے؟ کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اُس کی کونسی آرزو اس کے نصیب میں لکھ دی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ

3533- اخرجه ابوداؤد (۲۹۸/٤): کتاب الادب: باب: من حسن الظن، حدیث (٤۹۹۳)، و احمد (۳۵۹/۲)، و الحاکم (۲٤۱/٤) و ابن حبان فی صحیحه (۳۹۹/۲): باب: حسن الظن باللّٰه، حدیث (٦۳۱) وذکر المنذری فی الترغیب (۱٦٤/٤)، حدیث (٤۹۵۷)۔

3534- تفردبه الترمذی انظر تحفة (٤۳۲/۱۳)، حدیث (۱۹۵۷۷) عن ابوسلمة بن عبد الرحمن و هو مرسله

3535- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (٦۵۲) من طریقه

سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّىْ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِىْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری سماعت اور بصارت سلامت رکھ اور ان دونوں کو میرا وارث بنا دے اور جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرے' اس کے مقابلے میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ لِيَسْاَلِ الْحَاجَةَ مَهْمَا صَغُرَتْ

باب 86: آدمی کو اپنی ضرورت (اللہ تعالیٰ سے) مانگنی چاہیے' خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو

3536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجْزِىُّ حَدَّثَنَا قَطَنٌ الْبَصْرِىُّ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَنَسٍ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار سے مانگی چاہیے' یہاں تک کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ کئی راویوں نے اسے جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

3537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قَطَنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

3536۔ ذكره ابن حبان في صحيحه (۱٤۸/۳)، حديث (۸٦٦) و قال اخرجه الطبراني في الدعاء (۲٥)، و ابونعيم في (تاريخ اصبهان) (۲۸۹/۲) و البزار في مسنده رقم (۳۱۳٥)، و كذا ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱٥۳/۱۰): و قال و رجاله رجال الصحيح غير سيار بن حاتم و هو ثقة

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ اسی سے نمک مانگنا چاہیے اور اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے)۔

یہ روایت قطن کی جعفر بن سلیمان سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی فضیلت کا بیان

3538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو منتخب کیا بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

3538۔ اخرجہ مسلم (۱۷۸۲/٤): کتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث (۲۲۷٦/۱)، و احمد (۱۰۷/٤) عن ابی عمار عن و اثلة بن الاسقع فذکرہ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ (کی اولاد) میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" صحیح ہے۔

3540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم قریش بیٹھے۔انہوں نے اپنے نسب کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایک ایسے درخت کے ساتھ دی جو کسی ٹیلے پر ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا جو دونوں گروہوں میں سے بہتر ہوتا' پھر اس نے قبائل کو بہتر قرار دیا۔ان میں سے مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان گھرانوں کو بہتر قرار دیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانوں میں رکھا۔ میں شخصیت کے اعتبار سے ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانوں کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

عبداللہ بن حارث نامی راوی سے یہ ابن نوفل ہے۔

3541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا

3540- اخرجه احمد فی مسند (۱/ ۲۱۰) (۱۷۸۸) عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب فذكره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

◆◆ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا وہ کوئی بات سن کر آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی نازل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں، جو عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا، تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا پھر اس نے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا، تو مجھے ان میں بہتر حصے میں رکھا، پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا، تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر اس نے ان کے بہترین گھرانے بنائے تو مجھے ان میں سب سے بہترین گھرانے میں رکھا اور سب سے بہترین شخصیت پیدا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سفیان ثوری کے حوالے سے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے اسی طرح کی روایت منقول ہے، جو اسماعیل بن ابی خالد نے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے، عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ کو نبوت کب ملی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے، جانتے ہیں۔

اس بارے میں میسرہ الفجر سے بھی حدیث منقول ہے۔

3543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3542۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۱۱/۷٤)، حديث (۱٥۳۹۷)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۶۰۹)، و سكت عنه و روى قبله حديثا نحوه عن ميسرة الفجر قال: قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم: و متى كنت نبيا؟ قال: و آدم بين الروح و الجسد، و صححه الحاكم و وافقه الذهبي۔

متن حدیث: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِى وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّى وَلَا فَخْرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے (قیامت کے دن زمین سے) نکلوں گا جب لوگوں کو مبعوث کیا جائے گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد کی شکل میں آئیں گے۔ میں ان کو خوشخبری دوں گا جب وہ مایوس ہو چکے ہوں گے اور اس دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں اپنے ربّ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ اَبِى خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا پھر مجھے جنت کا ایک حلّہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا۔ مخلوق میں میرے علاوہ کوئی بھی وہاں کھڑا نہیں ہو سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

3545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِى سُلَيْمٍ حَدَّثَنِى كَعْبٌ حَدَّثَنِى اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَلُوا اللّٰهَ لِىَ الْوَسِيلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِى الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ

توضیح راوی: وَكَعْبٌ لَيْسَ هُوَ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِى سُلَيْمٍ

3544- لم يخرجه الاالترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (١٣٣/١٠) حديث (١٣٥٥٦) وذكره صاحب المشكاة (٣٧/١٠ - مرقاة المفاتيح)، حديث (٥٧٦٦) فى صكتاب الفضائل، من طريق عبد الله بن الحارث عن ابى هريرة، و عزاه للترمذى

3545- اخرجه احمد فى مسنده (٢٦٥/٢)، (٣٦٥/٢) عن كعب عن ابى هريرة فذكره

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں موجود ایک درجہ ہے' جس تک کوئی ایک ہی شخص پہنچے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔اس کی سند قوی نہیں ہے۔

کعب نامی راوی معروف نہیں ہے۔

ہم کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہیں جنہوں نے ان کے حوالے سے' روایت نقل کی ہو۔صرف لیث بن ابوسلیم نے نقل کی ہے۔

3546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیگر انبیاء کرام کے درمیان میری مثال اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص ایک گھر بنائے اسے آراستہ کرے مکمل کرے اور خوبصورت کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ایک دن لوگ اس کے گھر کا چکر لگائیں اس کی خوبصورتی پر حیران ہوں اور یہ کہیں: اس اینٹ کی جگہ کو بھی اگر مکمل کرلیا جاتا تو (مناسب ہوتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) انبیاء کے درمیان' میں اس اینٹ کی جگہ کی مانند ہوں۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: جب قیامت کا دن ہوگا' تو میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب ہوں گا' اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ میں یہ بات فخر (تکبر) کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

3546۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٤٣/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤٣١٤). و عبد بن حميد ص ٩٠، حديث (١٧١، ١٧٢)، و اخرجه احمد في (مسنده) (١٢٦/٥، ١٣٧) و عبد بن احمد في الزوائد عن المسند (١٣٨/٥).

متن حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ مِصْرِيٌّ مَدَنِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو! تو تم وہی کہو جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کو دس رحمتیں نازل کرے گا پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ''وسیلہ'' مانگو کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک درجہ ہے' جس تک اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی بندہ پہنچ سکے گا' اور مجھے امید ہے' وہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن جبیر نامی راوی قریشی مصری مدنی ہیں۔

جبکہ عبدالرحمٰن بن نفیر شام کے رہنے والے ہیں۔

3548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں

3547۔ اخرجه مسلم (ابی) (٢٤٢/٢، ٢٤٣): كتاب الصلاة: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة، حديث (١١/٣٨٤)، و ابوداؤد (١٩٩/١): كتاب الصلاة: باب: ما يقول اذا سمع المؤذن، حديث (٥٢٣) والنسائي (٢٥/٢): كتاب الاذان: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان، حديث (٦٧٨)، عبد بن حميد ص (١٣٩)، حديث (٣٥٤): و ابن خزيمة (٢١٨/١، ٢١٩): كتاب: جماع ابواب الاذان و الاقامة: باب: فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤١٨)، و احمد (١٦٨/٢) (٦٥٦٨).

3548۔ اخرجه ابن ماجه (١٤٤٠/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة حديث (٤٣٠٨)، و احمد في مسنده (٢/٣).

کہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ہر ایک نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا' اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ان کے قریب ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنا کہ وہ آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی' تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو خلیل بنایا ہے۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرا شخص بولا: اس سے ◆◆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم اور اس کی روح ہیں۔ ایک اور شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منتخب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور حیران ہونا بھی سنا کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح اور کلیم ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور وہ ایسے ہیں' یاد رکھنا! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن میں نے ''لواء حمد'' کو اٹھایا ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا' اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلے میں جنت کی کنڈی کو کھٹکھٹاؤں گا' اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے

3549- اخرجه الدارمي (۲٦/۱)؛ باب: ما اعطى النبى صلى الله عليه وسلم من الفضل عن عكرمة عن ابن عباس فذكره

کھولے گا' اور مجھے اس میں داخل کرے گا' اور میرے ساتھ غریب مسلمان ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخر کے ساتھ نہیں کہتا میں سب سے پہلے والوں اور سب بعد والوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّصِفَةُ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ

فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ

◆◆ محمد بن یوسف اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: تورات میں یہ بات لکھی ہوئی ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابومودود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' اس گھر میں (جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں) ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

راوی نے اسی طرح عثمان بن ضحاک نام ذکر کیا ہے' لیکن معروف نام ضحاک بن عثمان مدنی ہے۔

3551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَّلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے' تو اس دن ہر ایک چیز روشن ہوگئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو اس دن ہر چیز تاریک ہوگئی تھی۔ ہم نے آپ کو دفن کرنے کے بعد ابھی اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی لیکن ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

3550۔ لم یخرجه الا الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر التحفة (۳۵۶/٤)، حدیث (۵۳۳۶)، و ذکره صاحب مشکاة المصابیح (۴۲/۱۰۔ مرقاة)، حدیث (۵۷۷۲)، و عزاه للترمذی عن عبد الله بن سلام۔

3551۔ اخرجه ابن ماجه (۵۲۲/۱): کتاب الجنائز: باب: ذکر وفاته و دفنه صلی الله علیه وسلم، حدیث (۱۶۳۱)۔ و عبد بن حمید ص (۳۸۶، ۳۸۸)، حدیث (۱۲۸۹)، و احمد (۲۲۱/۳، ۲۴۰)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 2: نبی اکرم ﷺ کے میلاد کا بیان

3552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: قَالَ وُلِدْتُّ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ وَرَفَعَتْ بِيْ اُمِّيْ عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ مطلب بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن غنی نے قباث بن شیم جو بنو یعمر بن لیث سے تعلق رکھتا تھا' اس سے دریافت کیا: آپ بڑے ہیں یا اللہ کے رسول بڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول مجھ سے بڑے ہیں۔ ویسے میری پیدائش پہلے ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ (اُس سال) میری والدہ مجھے گود میں اٹھا کر کہیں لے گئی تھیں تو میں نے ان سب پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے لشکر پر حملہ کیا تھا) اس کی حالت تبدیل ہو چکی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق نامی راوی کے نام سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 3: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا آغاز

3553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ابْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِّنْ

3552ـ اخرجه احمد في مسنده (٢١٥/٤) عن المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه عن جده فذكره.

3553ـ لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة ينظر (تحفة الاشراف) (٤٧٠/٦) حديث (٩١٤١)، و اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (٢٤/٢ ـ ٢٥).

قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ قَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِذَا رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هٰذَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب شام تشریف لے گئے' تو وہاں قریش کے عمر رسیدہ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے' جب یہ افراد ایک راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پالان کھول دیئے۔ راہب نکل کر ان کے پاس آیا۔ یہ حضرات پہلے بھی وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ کبھی نکل کر ان کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ پہلے کبھی ان پر توجہ دی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے پالان کھول رہے تھے وہ ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ قریش کے عمر رسیدہ افراد سے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: جب تم لوگ ٹیلے سے نیچے اتر رہے تھے' تو ہر پتھر اور ہر درخت سجدے میں چلا گیا تھا۔ یہ دونوں صرف کسی نبی ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے مہر نبوت کی وجہ سے انہیں پہچان لیا ہے' جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا اس نے ان حضرات کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے اس راہب نے کہا: انہیں بلا کر لاؤ! جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایک بادل نے سایہ کیا ہوا تھا جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ وہ پہلے ہی ایک درخت کے سائے میں جا چکے تھے' جب نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے' تو اس درخت کا سایہ نبی اکرم ﷺ پر ہو گیا' تو راہب بولا: اس درخت کے سائے کی طرف دیکھو! یہ ان پر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں:

وہ راہب ان کے پاس رہا اور انہیں یہ قسم دیتا رہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روم میں نہ جائیں کیونکہ رومیوں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو آپ ﷺ کو پہچان لیں گے' اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سات آدمی موجود تھے' جو روم سے آئے تھے۔ راہب نے ان لوگوں کا سامنا کیا اور دریافت کیا: تم لوگ کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ اس وجہ سے آئے ہیں کہ اس مہینے میں ایک نبی ﷺ نے تشریف لانا تھا' تو ہر راستے پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے' اور ہمیں تمہارے راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پیچھے کوئی ایسا شخص ہے' جو تم لوگوں سے بہتر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے راستے میں بھی ہو سکتے ہیں' تو راہب بولا تمہارا کیا خیال ہے' جس معاملے کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہتا ہو' تو کیا لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اس کو روک سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو راہب بولا: تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور ان کے ساتھ رہو! پھر اس راہب نے (قریش کے بوڑھوں کو مخاطب کر کے کہا) میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ میں سے ان کا سرپرست کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ابوطالب ہیں' پھر راہب ابوطالب کو واسطے دیتا رہا' یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راہب نے زادِ راہ کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ روٹیاں اور زیتون کا تیل بھی پیش کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ فِیْ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ کَمْ کَانَ حِیْنَ بُعِثَ

باب 4: نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا بیان اور آپ ﷺ کو کتنی عمر میں مبعوث کیا گیا؟

3554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَاَقَامَ بِمَکَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِیْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور مدینہ منورہ میں دس برس قیام کیا جب آپ کا وصال ہوا تھا' تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3554- اخرجه البخاری (۱۹۹/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: مبعث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، حدیث (۳۸۵۱)، و احمد (۲۲۸/۱) (۲۰۱۷)، (۲۳۶/۱)، (۲۱۱۰)، (۲۴۹/۱) (۲۲۴۲)، (۳۷۱/۱) (۳۵۱۷)، (۳۷۰/۱) (۳۵۰۳).

3555 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُبِضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے' اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے محمد بن بشار کے حوالے سے' اسی طرح نقل کیا ہے۔

3556 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِىْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لمبے نہیں تھے' اور چھوٹے بھی نہیں تھے نہ ہی پھیکے سفید تھے' اور نہ ہی بالکل گندمی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنگھریالے بھی نہیں تھے' اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِىْ اٰيَاتِ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ

باب 5: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں (معجزات) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خصوصیات عطا کی ہیں

3557 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا

3556۔ اخرجه مالك في (الموطا) (٩١٩/٢): كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم : باب: ما جاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (١)، و البخاري (٦٥٢/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم : حديث (٣٥٤٧)، (٣٥٤٨)، و من طريق ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحاق قال: سمعت البراء يقول۔ حديث (٣٥٤٩)، و اخرجه مسلم (١٨٢٤/٤): كتاب الفضائل: باب: في صفة النبي صلى الله عليه وسلم و مبعثه و سنه، حديث (٢٣٤٧/١١٣) و اخرجه احمد (١٣٠/٣، ١٤٨، ١٨٥، ٢٤٠)۔

3557۔ اخرجه مسلم (١٧٨٢/٤): كتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبي صلى الله عليه وسلم، و تسليم الحجر عليه قبل النبوة، حديث (٢٢٧٧/٢)، و الدارمي (١٢/١): باب: ما كان عليه الناس قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم، من الجهل و الضلالة، و احمد في مسنده (٨٩/٥، ٩٥، ١٠٥)۔

سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے مبعوث کیا گیا اور میں اسے اِس وقت بھی جانتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ فِيْ قَصْعَةٍ مِّنْ غَدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک پیالے میں کھانا شروع کیا۔ صبح سے کھانا شروع کیا اور کھاتے ہوئے شام ہوگئی۔ لوگ باری باری دس آدمی اٹھتے تھے۔ دس آدمی بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس میں اضافہ کیسے ہوا؟ تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ اس میں اضافہ وہاں سے ہو رہا تھا' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعلاء نامی راوی کا یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

3559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَّقَالُوْا عَنْ

3558۔ اخرجه الدارمی فی مقدمة (۳۰/۱): باب: ما اکرم النبی صلی الله علیه وسلم بنزول الطعام من السماء، و اخرجه احمد (۱۲/۵، ۱۸)۔

3559۔ اخرجه الدارمی (۱۲/۱): باب: کیف کان اول شان النبی صلی الله علیه وسلم عن عباد بن ابی یزید عن علی بن ابی طالب فذکره۔

عَبَّادٍ اَبِی یَزِیْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ

◄◄ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ کے راستے میں آرہا تھا یہی کہہ رہا تھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو ولید بن ابی ثور سے نقل کیا ہے۔

وہ حضرات یہ بات بیان کرتے ہیں: عباد بن ابی زید کے حوالے سے' یہ روایت منقول ہے' ان راویوں میں سے ایک فروہ بن ابومغراء ہے۔

3560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَیٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄◄ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔ وہ ''تنا'' یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دست مبارک لگایا تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' جو اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ

3560- اخرجه ابن ماجه (٤٥٤/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها : باب: ما جاء في بدء شان المنبر، حديث (١٤١٥)، و اخرجه الدارمي (١٩/١): باب ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر، و عبد بن حميد ص (٣٩٦، ٣٩٧)حديث (١٣٣٦)، و احمد (٢٤٩/١، ٢٦٧، ٢٦٦، ٣٦٣).

3561- اخرجه الدارمي (١٣/١): باب: ما اكرم الله نبيه من ايمان الشجرية، و اخرجه احمد (٢٢٣/١)، عن ابي ظبيان عن ابن عباس فذكره.

النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں (اللہ کا رسول) ہوں' تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر گر گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا' تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' صحیح ہے۔

3562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ

متنِ حدیث: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَا لِيْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَاَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ

◆◆ حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا کی۔

عزرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ صحابی ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور اس وقت بھی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ نامی راوی کا نام عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ ہے۔

3563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ

3562- اخرجه احمد (٥/٧٧، ٣٤١) عن علباء بن احمر عن ابى زيد بن اخطب فذكره

3563- اخرجه مالك فى (الموطا) (٢/٩٢٧، ٩٢٨): كتاب صفة النبى صلى الله عليه وسلم : باب: ما جاء فى الطعام و الشراب، حديث (١٩)، و اخرجه البخارى (٩/٤٣٧): كتاب الاطعمة: باب: من اكل حتى شبع، حديث (٥٣٨١)، و اخرجه مسلم (٤/١٧٨٤): كتاب الفضائل: باب: فى معجزات النبى صلى الله عليه وسلم ، حديث (٨/٢٢٨٠)، بطريق معقل عن ابى الزبير عن جابر ان ام مالك به (٣/١٦١٢): كتاب الاشربة: باب: جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك، حديث (٢٠٤٠/١٤٢).

الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر نکالی۔ اس میں کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دے دی اور کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ میں لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہوا نبی نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانے کے سلسلے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سب افراد کھڑے ہوئے میں ان لوگوں کے آگے آگے آیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ لوگوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں) پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے آ کر ملے اور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے لے آؤ۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان روٹیوں کے ٹکڑے کئے گئے اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس موجود کپی میں سے گھی نچوڑ کر اس کا سالن بنا لیا اور نبی اکرم ﷺ نے ان پر جو اللہ کو منظور تھا، وہ پڑھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بھیج دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کھانا کھا لیا جب وہ سیر ہو گئے، تو وہ چلے گئے، پھر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو وہ آئے جب انہوں نے بھی کھا لیا تو وہ بھی چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی اندر آنے کو کہا جب انہوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے' تو وہ بھی چلے گئے۔ تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور وہ سیر ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِىْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی لایا گیا' تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس میں سے وضو کرنا شروع کریں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ

3564ـ اخرجه مالك في الموطا (۳۲/۱): كتاب الطهارة: باب: جامع الوضوء، حديث (۳۲)، و البخاري (۳۲۵/۱): كتاب الوضوء: باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلاة، حديث (۱۶۹)، (۶۷۳/۶): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة في الاسلام، حديث (۳۵۷۳)، و بطريق سعيد عن قتادة عن انس حديث (۳۵۷۲) به، و بطريق حزم قال سمعت الحسن قال: حدثنا انس بن مالك به حديث (۳۵۷٤)۔ و اخرجه مسلم (۱۷۸۳/٤): كتاب الفضائل: باب: في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (۲۲۷۹/۵)، و من طريق معاذ بن هشام حدثني ابي عن قتادة حدثنا انس بن مالك حديث (۲۲۷۹/۶)، و اخرجه النسائي (۶۰/۱): كتاب الطهارة: باب: الوضوء من الاناء: حديث (۷۶)۔ و اخرجه احمد (۱۳۲/۳) عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك فذكره۔

3565ـ اخرجه البخاري (۵۹٤/۸): كتاب التفسير: باب: قوله (خلق الانسان من علق) (العلق:۲)، حديث (۴۹۵۵)، باب: قوله: (اقرا و ربك الاكرم) (العلق:۳)، حديث (۴۹۵۶)، و (۳۶۸/۱۲): كتاب التعبير: باب: اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة، حديث (۶۹۸۲)، و اخرجه مسلم (ابي) (٤۵۵/۱، ٤۵۶، ٤۵۹، ٤۸۹): كتاب الايمان: باب: بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۶۰/۲۵۲، ۱۶۰/۲۵۳، ۱۶۰/۲۵٤)۔ و احمد (۱۵۳/۶، ۲۲۳، ۲۳۲)۔

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا

متن حدیث: قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ اَنْ لَّا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّخْلُوَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبوت کے آغاز میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی کرامت' اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے اظہار' کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی چیز (خواب میں) دیکھتے تھے وہ روزِ روشن کی طرح پوری ہو جاتی تھی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ایسا ہی رہا پھر آپ کو خلوت نشینی پسند آ گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خلوت سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَّاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ظاہر ہونے والے نشانیوں کو عذاب (کی علامت) سمجھتے ہو جبکہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اسے برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے' تو ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت والے پانی سے وضو کی طرف آؤ! جو آسمان کی طرف سے ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3566- اخرجه البخاری (٦٧٩/٢): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة في الاسلام، حديث (٣٥٧٩)، و النسائي (٦٠/١): كتاب الطهارة: باب: الوضوء من الاناء حديث (٧٧)، و اخرجه الدارمي (١٥/١): باب: ما اكرم الله النبي من تفجير الماء من بين اصابعه. و ابن خزيمة (١٠٢/١) في جماع ابواب المسح على الخفين، باب: الرخصة في وضوء الجماعة من الاناء الواحد، حديث (٢٠٤)، و اخرجه احمد [٣٩٦/١ (٣٧٦٢)، ٤٠١/١ (٣٨٠٧)، ٤٦٠/١ (٤٣٩٣)] عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟

3567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ ذِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ فرشتہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی لے کر آتا ہے' اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ میرے سامنے انسانی شکل میں آجاتا ہے' اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے' اور وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کا دن تھا۔ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک

3568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3567۔ اخرجه به (الموطا) الامام مالك (۲۰۲/۱، ۲۰۳): كتاب القرآن: باب: ما جاء في القرآن: حديث (۷)، و اخرجه البخاري (۲۵/۱، ۲٦): كتاب بدء الوحي: باب: حدثنا عبد الله بن يوسف، و اخرجه مسلم (۱۸۱٦/٤، ۱۸۱۷): كتاب الفضائل: باب: عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد، و حين ياتيه الوحي، حديث (۲۳۳۳/۸۷) و النسائي (۱٤٦/۲ ۔ ۱۵۰) كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (۹۳۳)۔ و الحميدي في مسنده (۱۲٤/۱، ۱۲۵) في احاديث ام المومنين عائشة رضي الله عنها، و عبد بن حميد ص (٤۳۳)، حديث (۱٤۹۰)، و احمد (۵۸/٦، ۲۰۲، ۱۵۸، ۱٦۳، ۲۵٦، ۲۵۷)۔

◄► حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ حلے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ کشادہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے بالکل لمبے بھی نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی مانند تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ صَبَبٍ لَّمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◄► نافع بن جبیر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی طویل نہیں تھے اور بالکل چھوٹے

3568۔ اخرجه البخاری (٦/٦٥٢): كتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (٣٥٥١)، (١٠/٣١٨): كتاب اللباس: باب: الثوب الاحمر، حدیث (٥٨٤٨)، (١٠/٣٦٨): كتاب اللباس: باب: الجعد، حدیث (٥٩٠١)، و اخرجه مسلم (٤/١٨١٨، ١٨١٩): كتاب الفضائل: باب: فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و انه كان احسن الناس وجها، حدیث (٢٣٣٧/٩١، ٢٣٣٧/٩٢، ٩٣/ ٢٣٣٧)، و اخرجه ابوداؤد (٢/٤٠١): كتاب اللباس: باب: فی الرخصة فی ذلك، حدیث (٤٠٧٢)، و (٢/٤٨٠): كتاب الترجل: باب: ما جاء فی الشعر، حدیث (٤١٨٤)، (٤١٨٣)، و النسائی (٨/١٨٣): كتاب الزينة: باب: اتخاذ الجمعة، حدیث (٥٢٣٢، ٥٢٣٣)، (٨/١٣٣): كتاب الزينة: باب: اتخاذ الشعر، حدیث (٥٠٦٠)، (٨/٢٠٣): كتاب الزينة: باب: لبس الحلل، حدیث (٥٣١٤)، واخرجه ابن ماجه (٢/١١٩٠): كتاب اللباس: باب: لبس الاحمر للرجال، حدیث (٣٥٩٩)، و احمد (٤/٢٨١، ٤/٢٩٠، ٣٠٠، ٢٩٥، ٣٠٣).

3569۔ اخرجه البخاری (٦/٦٥٣): كتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (٣٥٥٢)، والدارمی (١/٣٢): باب: فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و احمد (٤/٢٨١).

3570۔ اخرجه احمد (١/٩٦(٧٤٤)، ١/٩٦ (٧٤٦)، ١/١٢٧(١٠٥٣)، ١/١١٦(٩٤٤)، (٩٤٦)، ١/١٣٣(١١٢٢) عن نافع بن جبير ابن مطعم عن علی فذكره.

بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ آپ کا سر بڑا تھا۔ آپ کے جوڑ بڑے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک باریک بال تھے جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان بن وکیع نے اس حدیث کو اپنے والد کے حوالے سے مسعودی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِىْ حَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ وَّلَدِ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِى الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِىْ فِىْ صَبَبٍ وَّاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ كَفًّا وَاَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَّنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْاَصْمَعِىَّ يَقُوْلُ فِىْ تَفْسِيْرِهِ صِفَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُوْلًا وَّسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ تَمَغَّطَ فِىْ نُشَّابَةٍ اَىْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَّاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهُ فِىْ بَعْضٍ قِصَرًا وَّاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجِلُ الَّذِىْ فِىْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَىْ يَنْحَنِىْ قَلِيْلًا وَّاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ فَالْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِىْ فِىْ نَاصِيَتِهٖ حُمْرَةٌ وَّالْاَدْعَجُ الشَّدِيْدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِيْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيْقُ الَّذِىْ هُوَ كَاَنَّهٗ قَضِيْبٌ مِّنَ الصَّدْرِ اِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ يَّمْشِىَ بِقُوَّةٍ وَّالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ يَقُوْلُ انْحَدَرْنَا فِىْ صَبُوْبٍ وَّصَبَبٍ وَّقَوْلُهٗ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ يُرِيْدُ رُؤُسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيْهَةُ الْمُفَاجَاةُ يُقَالُ بَدَهْتُهٗ بِاَمْرٍ اَىْ فَجَاْتُهٗ

◄► ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

3571- اخرجه الترمذی فقط ينظر التحفة (۳۴۷/۷)، حديث (۱۰۰۲۴)، و اخرجه الترمذی فی الشمائل ص (۳۲)، حديث (۷)، (۱۹-۱۲۴)، و اخرجه البيهقی فی دلائل النبوة (۲۶۹/۱).

کا حلیہ بیان کرتے تھے تو یہ بھی بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ انتہائی طویل بھی نہیں تھے۔ بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ ﷺ کے بال بالکل گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ بلکہ ہلکے گھنگھریالے اور ہلکے سے سیدھے تھے۔ آپ انتہائی موٹے بھی نہیں تھے اور آپ کا چہرہ بالکل گول بھی نہیں تھا تاہم آپ کے چہرے پر گولائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ آپ سرخ وسفید رنگت کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں۔ پلکیں لمبی تھیں جوڑ بڑے تھے۔ شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت موجود تھا۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بال نہیں تھے۔ صرف سینہ پر ناف تک بال تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو زمین پر قدم جما کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف جا رہے ہوں جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ عطا کرنے کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچے تھے۔ لہجے کے اعتبار سے سب سے زیادہ نرم تھے اور سب سے بہترین سلوک کرتے تھے جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا تھا تو مرعوب ہو جاتا جو شخص جاننے کے بعد گھل مل جاتا تھا وہ آپ کو پسند کرنا شروع کر دیتا تھا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا شخص یہ کہہ سکتا ہے: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

امام ابوجعفر فرماتے ہیں: میں نے اصمعی کو اس حدیث کی درج ذیل توضیح کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں۔

لفظ ''ممغط'' لمبے قد والا میں نے ایک دیہاتی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس نے اپنے الفاظ میں لفظ استعمال کئے ''تمغط فی نشابته'' یعنی اس نے اپنے تیر کو بہت زیادہ کھینچ لیا۔

لفظ ''متردد'' کا مطلب یہ ہے: جس کا کچھ حصہ دوسرے حصے میں داخل ہو یعنی جو چھوٹے قد کا مالک ہو۔

لفظ ''قطط'' کا مطلب ہے بہت گھنگھریالے ہونا ہے۔

لفظ ''رجل'' کا مطلب یہ ہے: اس کے بالوں میں کچھ گھنگھریالہ پن پایا جاتا ہو۔

''مطہم'' کا مطلب ہے بہت زیادہ گوشت والا بھاری بھرکم آدمی۔

''مکلثم'' کا مطلب یہ ہے جس کی سفیدی میں سرخی ملی ہو۔

لفظ ''ادعج'' کا مطلب یہ ہے جس کی آنکھیں انتہائی سیاہ ہوں۔

لفظ ''اهدب'' کا مطلب ہے جس کی پلکیں سب سے زیادہ لمبی ہوں۔

لفظ ''کتد'' کا مطلب ہے دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور اسے کاہل بھی کہا جاتا ہے۔

لفظ ''مسربة'' سے مراد وہ باریک بال ہیں جو ایک لکیر کی طرح سینے سے لے کر ناف تک آتے ہیں۔

لفظ ''الششن'' کا مطلب ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا بھاری ہونا ہے۔

لفظ ''تقلع'' کا مطلب پاؤں جما کر چلنا ہے۔

لفظ ''الصبب'' بلندی سے اترنے کو کہتے ہیں اگر تم یہ کہو گے:

انْحَدَرْنَا فِي صَبُوْبٍ وَّصَبَبٍ ''ہم بلندی سے نیچے کی طرف آئے)

لفظ ''جلیل المشاش'' کا مطلب یہ ہے: کندھوں کے جوڑ بڑے تھے۔

لفظ ''عشرۃ'' کا مطلب تعلق اور ساتھ ہے۔

لفظ ''عشیر'' کا مطلب ساتھی ہے۔

لفظ ''بدیہہ'' کا مطلب ''اچانک'' ہے، جیسے یہ کہا جاتا ہے یعنی میں فوراً اس کے پاس آگیا۔

بَابُ فِيْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا کلام (کرنے کا طریقہ)

3572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کی طرح تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو کرتے تھے کہ آپ وقفے کے ذریعے اس بات کو واضح کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص اس بات کو یاد رکھ سکتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کو یونس بن یزید نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

3572۔ اخرجه البخارى (٦٥٥/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبى صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣٥٦٧)، (٣٥٦٨) و اخرجه مسلم (١٩٤٠/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل ابى هريرة الدوسى رضى الله عنه ، حديث (٢٤٩٣/١٦٠)، و اخرجه ابوداؤد (٣٤٤/٢، ٣٤٥): كتاب العلم: باب: فى سرد الحديث ، حديث (٣٦٥٤، ٣٦٥٥)، (٦٧٦/٢): كتاب الادب: باب: الهدى فى الكلام، حديث (٤٧٣٩)، و اخرجه الحميدى (١٢٠/١) فى احاديث لم المومنين عائشة رضى الله عنها، حديث (٢٤٧)، و احمد (١١٨/٦، ١٣٨، ١٥٧، ٢٥٧).

الْمُثَنّٰی

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تا کہ وہ سمجھ میں آ جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِيْ بَشَاشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشت

3574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3575 وَقَدْ رُوِیَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ یہ روایت یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اس کو صرف لیث بن سعد کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3574- اخرجه احمد (٤/١٩٠، ١٩١) عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن حزم فذكره.

بَابُ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب 10: مہرنبوت کا بیان

3576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَلزِّرُّ يُقَالُ بَيْضٌ لَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ کی پشت کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ جو مسہری کے بٹن کی طرح تھی۔

اس بارے میں حضرت سلمان (فارسی)' حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ مذکورہ بالا حدیث ''حسن صحیح'' ہیں۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

3576- اخرجه البخاري (١/ ٣٠٤، ٣٥٥): كتاب الوضوء: باب: حدثنا عبد الرحمن بن يونس، حديث (١٩٠)، (٦٤٨/١، ٦٤٩): كتاب المناقب: باب: خاتم النبوة، حديث (٣٥٤١)، و (١٣٢/١٠): كتاب المرضي: باب: من ذهب بالصبي المريض ليدعىٰ له، حديث (٥٦٧٠)، (١٥٥/١١): كتاب الدعوات: باب: الدعاء للصبيان بالبركة و مسح رؤوسهم، حديث (٦٣٥٢)، و مسلم (١٨٢٣/٤): كتاب الفضائل: باب اثبات خاتم النبوة، و صفته، و محله من جسده صلى الله عليه وسلم (٢٣٤٥/١١١).

3577- اخرجه مسلم (١٨٢٣/٤): كتاب الفضائل: باب: اثبات خاتم النبوة و صفته و محله من جسده صلى الله عليه وسلم، حديث (٢٣٤٤/١١٠)، و النسائي (١٥٠/٨): كتاب الزينة: باب: الدهن، حديث (٥١١٤)، و احمد (١٠٤/٥)، (٩٠/٥، ٩٥، ١٠٢، ١٠٧، ٨٦، ٨٨، ١٠٠) عبد الله بن احمد (٩٨/٥).

الْحَمَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ وہ ایک سرخ غدود تھی' جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 11: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

3578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَّكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کا گوشت کم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے صرف مسکراتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو سوچتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

3579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی' بڑی تھیں اور آپ کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

3578۔ اخرجه احمد (۱۰۵/۵) عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة فذكره.

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ اللَّحْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک نامی راوی سے دریافت کیا: ''ضلیع الفم'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: منہ کا کشادہ ہونا۔ میں نے دریافت کیا: ''اشکل العینین'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آنکھوں کا بڑا ہونا۔ میں نے دریافت کیا: منہوش العقب کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا (پنڈلی پر) گوشت تھوڑا ہونا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِىْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک میں سورج چلتا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی تھی۔ ہم کوشش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلف کے بغیر چلا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَىَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَائِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ هُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْكَلْبِىُّ

3581- اخرجه احمد (٢/٣٥٠، ٣٨٠) عن ابى يونس عن ابى هريرة فذكره.

3582- اخرجه مسلم (ابى) (١/٥٣٠، ٥٣١): كتاب الايمان: باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السماوات و فرض الصلوات، حديث (١٦٧/٢٧١)۔ و عبد بن حميد ص (٣١٩)، حديث (١٠٤٥)، و احمد فى مسنده (٣/٣٣٤) عن ابى الزبير عن جابر.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے انبیاء کرام کو پیش کیا گیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس طرح سے تھے جیسے ان کا تعلق شنوءۃ قبیلہ کے ساتھ ہو۔ میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان لوگوں میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہہ عروہ بن مسعود تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سب سے زیادہ تمہارے آقا ان سے مشابہہ تھے۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' میں نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ "دحیہ" ان کے مشابہہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ دحیہ بن خلیفہ کلبی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب 12: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان اور کتنی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

3583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

◆◆ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: عمار نے مجھے بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے بتاتے ہوئے سنا ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

3584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث سند کے اعتبار سے "حسن" ہے اور "صحیح" ہے۔

3585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ

3583- اخرجه مسلم (۱۸۲۷/٤): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبي صلى الله عليه وسلم ، بمكة و المدينة، حديث (۲۳۵۳/۱۲۱)، (۲۳۵۳/۱۲۲)، (۲۳۵۳/۱۲۳)، و اخرجه احمد (۲٦٦/۱) (۲۳۹۹)، (۲۹٤/۱)، (۲٦۸۰)، (۲۷۹/۱)، (۲۵۲۳)، (۳۱۲/۱) (۲۸٤۷)، (۲۹۰/۱)، (۲٦٤۰)، (۲۲۳/۱)، (۱۹٤۵)، (۳۵۹/۱)، (۳۳۸۰).

وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رُؤْيَةٌ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا۔ یعنی (اس دوران) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی اور جب آپ کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دغفل بن حنظلہ سے احادیث منقول ہیں۔

تاہم حضرت دغفل کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سماع ثابت نہیں ہے۔

یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' جو عمرو بن دینار کے حوالے سے' منقول ہے۔

3586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی (تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا) میری عمر بھی اس وقت تریسٹھ سال ہو چکی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ

3585- اخرجه البخاري (٧/٢٦٧، ٢٦٨): كتاب مناقب الانصار: باب: هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة، حديث (٣٩٠٣)، و اخرجه مسلم (١٨٢٦/٤): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبي صلى الله عليه وسلم، بمكة والمدينة حديث (١١٧/٢٣٥١)، و احمد (٣٧١/١)(٣٥١٦)۔

3586- اخرجه مسلم (١٨٢٧/٤): كتاب الفضائل: باب: كم اقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة و المدينة، حديث (١٢٠/٢٣٥٢) و عبد بن حميد في مسنده ص (١٥٨)، حديث (٤٢١) و احمد في مسنده (٩٦/٤، ٩٧، ١٠٠)۔

3587- اخرجه البخاري (٦٤٦/٦): كتاب المناقب، باب: وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٣٦)، و الحديث طرفه في (٤٤٦٦)، و مسلم (١٨٢٥/٤): كتاب الفضائل: باب: كم سن النبي صلى الله عليه وسلم يوم قبض، حديث (١١٥/٢٣٤٩)، و احمد (٩٣/٦)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِى الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو زہری کے بھتیجے نے زہری کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 13: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيلٍ مِّنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِى قُحَافَةَ خَلِيلًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِى سَعِيدٍ وَّاَبِى هُرَيْرَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ذمہ ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو دوست بناتا لیکن تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3588۔ اخرجه مسلم (١٨٥٥/٤، ١٨٥٦): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم: باب: من فضائل ابى بكر الصديق رضى الله عنه، حديث (٢٣٨٣/٣)، (٢٣٨٣/٤)، (٢٣٨٣/٤)، (٢٣٨٣/٦)، (٢٣٨٣/٧)۔ و ابن ماجه (٣٦/١) فى المقدمة: باب: فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٩٣)، و الحميدى (٦٢/١) فى احاديث عبد الله بن مسعود، حديث (١١٣) و اخرجه احمد (٣٧٧/١)، (٣٥٨٠)، (٣٨٩/١)، (٣٦٨٩)، (٤٣٣/١)، (٤١٢١)، (٤٠٨/١)، (٣٨٨٠)، (٣٨٧٨)، (٤١٢/١)، (٣٩٠٩)، (٤٣٤/١)، (٤١٣٦)، (٤٣٧/١)، (٤١٦١) (٤٥٥/١)، (٤٣٠٤)، (١٠٩/٧)، (٤٣٩/١)، (٤١٨٢)، (٤٦٢/١) (٤٤١٣)۔

3589۔ اخرجه البخارى (٢٤/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبى صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذاً خليلاً، حديث (٣٦٦٨)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

3590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: سب صحابہ کرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهْبَانَ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلند درجات کے مالک لوگوں کو (جنت میں) نچلے درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے' جس طرح تم آسمان کے افق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور

3590- اخرجه ابن ماجه (۱/۳۸): المقدمة: باب: فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی فضل عمر بن الخطاب رضی الله عنه، حدیث (۱۰۲) و احمد (۶/۲۱۸).

3591- اخرجه ابوداؤد (۲/۴۳۰): کتاب الحروف و القراء ات، حدیث (۳۹۸۷) و الحمیدی فی (مسنده) فی احادیث ابی سعید الخدری رضی الله عنه، حدیث (۷۵۵)، و ابن ماجه (۱/۳۷): فی المقدمة: باب: فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، حدیث (۹۶) و عبد بن حمید ص (۲۸۰)، حدیث (۸۸۷)، و احمد (۳/۲۷، ۵۰، ۶۱، ۷۲، ۹۳، ۹۸).

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی (بلند درجات والوں میں شامل ہوں گے) اور یہ دونوں کتنے اچھے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِى الْمُعَلَّى عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِى الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِى الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِىْ صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اِسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَمَنَّ اِلَيْنَا يَعْنِىْ اَمَنَّ عَلَيْنَا

◆◆ ابن ابی معلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا: ایک شخص کو اس کے پروردگار نے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے' جب تک کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے' اور دنیا میں کھائے پئے' جو وہ کھانا چاہتا ہے' اور اس بات کے درمیان (اختیار دیا) کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے' تو اس بندے نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا۔ آپ اس بزرگ پر حیران نہیں ہو رہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا یا اپنی بارگاہ میں کسی ایک بات کا حاضری میں سے اختیار دیا تو اس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کر لیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے اپنے والدین دے دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ حسنِ سلوک کے اعتبار سے کسی شخص نے ابن ابی قحافہ سے زیادہ اچھا سلوک سے نہیں کیا اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو خلیل بنا تا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور

3592۔ اخرجه احمد (۳/۴۷۸، ۴/۲۱۱) عن عبد الملك بن عمير عن ابن ابى المعلى عن ابيه فذكره۔

محبت تو باقی ہیں' آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے' عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حدیث کے الفاظ ''امن الینا'' کا مطلب امن علینا ہے۔

3593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ قَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسے دنیا کی آرائش و زیبائش عطا کردے جتنی وہ چاہے یا اپنا قرب عطا کرے' تو اس نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ پر ہم اپنے والدین کو قربان کردیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات پر حیرانگی ہوئی لوگوں نے کہا اس بزرگ کی طرف دیکھو! نبی اکرم ﷺ ایک بندے کے بارے میں بتارہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام آرائش و زیبائش دی جتنی وہ چاہے اور اپنے قرب کے درمیان اختیار دیا ہے' اور یہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں: ہم اپنے والدین کو آپ پر قربان کردیں گے' تو درحقیقت نبی اکرم ﷺ وہ بندے تھے جن کو یہ اختیار دیا گیا تھا' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم میں سب سے بہتر جانتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساتھ اور مال کے حساب سے' میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اور اگر میں نے کسی کو بھی خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا' تاہم اسلام کی بھائی چارگی باقی ہے' اور مسجد میں ابوبکر کے مخصوص دروازے کے علاوہ ہر ایک دروازے کو بلند کردیا جائے گا۔

3593۔ اخرجه البخاري (۲۶۸/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة، حديث (۳۹۰۴)، (۱۵/۷)، كتاب فضائل الصحابة، باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الا باب: ابي بكر، حديث (۳۶۵۴)، و اخرجه مسلم (۱۸۵٤/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (۲۳۸۲/۲)، و احمد (۱۸/۳)، (۱۲۶/۱)، عن عبيد بن حنين، عن ابي سعيد الخدري فذكره

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ جس شخص نے اچھا سلوک کیا ہم نے اس کو بدلہ دے دیا سوائے ابوبکر کے۔ اس نے ہمارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا' اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا' جتنا ابوبکر نے دیا ہے' اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بنالیتا لیکن تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا

باب 14: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے مناقب کا بیان

3595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ

3594- لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة ينظر التحفة (١٠/٤٢٤)، حديث (١٤٨٤٩) وذكره المتقى الهندى فى الكنز (١١/٥٤٧)، حديث (٣٢٥٦٥)، و عزاه للترمذى.

3595- اخرجه ابن ماجه (١/٣٧) فى المقدمة : باب: فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٩٧)، و الحميدى (١/٢١٤) فى احاديث حذيفة بن اليمان، حديث (٤٤٩) و احمد (٥/٣٨٥، ٤٠٢، ٣٩٩).

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ سَالِمٌ الْاَنْعُمِيُّ كُوْفِيٌّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی پیروی کرنا۔ ابوبکر اور عمر کی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے' ربعی کے آزاد کردہ غلام کے حوالے سے' ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو صنعت سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نامی راوی نے تدلیس کی ہے بعض اوقات وہ اس روایت کو زائدہ کے حوالے سے' عبدالملک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ اس میں زائدہ کا حوالہ ذکر نہیں کرتے ہیں۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو سفیان ثوری' عبدالملک بن عمیر' ہلال سے نقل کیا ہے' جو ربعی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کے ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ ربعی کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سَالِمٍ اَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم لوگوں کے درمیان میں اور کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

3597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3597۔ لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة ينظر: (التحفة) (١/٠٤٠٣)، حديث (١٣١٣) وذكره المتقي الهندي في الكنز (١١/٥٦١)، حديث (٣٢٦٥٢) وعزاه للترمذي.

متن حدیث: لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے پہلے والے اور بعد والے تمام عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَسْمَعْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمام انبیاء اور مرسلین کے علاوہ' سب پہلے والے اور سب بعد والے' جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس کے راوی ولید بن محمد موقری کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' بھی احادیث منقول ہیں۔

3599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3598۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة ينظر: (التحفة) (۷/۴۳۵)، حديث (۱۰۲۴٦)، و ذكره المتقی الهندی فی الكنز (۵/۱۳): حديث (۳٦۰۹۰)، و عزاه للترمذی ثم قال: و قد رواه خيثمة و ابن شاهين فی السنن من طريق الحارث عن علی، ورواه ابن ابی عاصم، فی السنن من طريق خطاب او ابی خطاب۔

متن حدیث: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابوبکر اور عمر انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام پہلے والے اور بعد والے بڑی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

3600 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بارے میں لوگوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا کیا میں نے سب سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا۔ کیا میری یہ خصوصیت نہیں۔ کیا میری وہ خصوصیت نہیں ہے۔

اس حدیث کو بعض راویوں نے شعبہ کے حوالے سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ سند زیادہ درست ہے۔

محمد بن بشار نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے شعبہ سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد انہوں نے حدیث نقل کی ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا تاہم یہ والی روایت زیادہ مستند ہے۔

3601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِى الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہاجرین اور انصار ساتھیوں کے پاس تشریف لاتے تھے' تو ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی نگاہ اٹھا کر آپ کی طرف

3600- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٥/٢٩٣)، حديث (٦٥٩٦) عن ابي بكر موقوفاً.

3601- اخرجه عبد بن حميد ص (٣٨٨) حديث (١٢٩٨)، و اخرجه احمد (٣/١٥٠) عن ثابت عن انس فذكره.

نہیں دیکھتا تھا۔ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے کیونکہ وہ آپ ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور آپ ﷺ بھی صرف ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔ آپ ﷺ بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف حکم بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

3602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے ایک جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ تھام رکھا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح مبعوث کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

یہی روایت بعض دیگر سندوں کے ہمراہ بھی نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِىْ كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِىْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِىْ فِى الْغَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غار میں بھی میرے ساتھ تھے' اور حوض پر بھی میرے ساتھ ہوگے۔

3602۔ اخرجه ابن ماجه (۳۸/۱) المقدمة حديث (۹۹) عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

3603۔ لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۲۸/۵)، حديث (۶۶۷۶)، و ذكره المتقى فى الكنز (۵۴۵/۱۱)، حديث (۳۲۵۵۹)، و عزاه للترمذى عن ابن عمر فذكره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا یہ سمع اور بصر ہے۔اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "مرسل" ہے۔

حضرت عبداللہ بن حطب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس نہیں پایا ہے۔

3605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِىْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3604۔ لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٣١٤/٤)، حديث (٥٢٤٦)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٦٩/٣)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه، و قال الذهبى: حسن و ذكره الشيخ الالبانى فى (الصحيحة) (٤٧٢/٢)، حديث (٨١٤)، وقال: رجاله ثقات عن عبد العزيز بن المطلب عن ابيه عن جده عبد الله بن حنطب

3605۔ اخرجه مالك فى (الموطا) (١٧٠/١، ١٧١): كتاب قصر الصلاة فى السفر: باب جامع الصلاة، حديث (٨٣)، و اخرجه البخارى (١٩٢/٢، ١٩٣، ١٩٥). كتاب الاذان: باب: اهل العلم و الفضل احق بالامامة، حديث (٦٧٨) من طريق ابى بردة عن ابى موسى، (٦٧٩)، حديث (٦٨٢) من طريق ابن شهاب عن حمزة بن عبد لله، باب: من قام الى جنب الامام لعلة، حديث (٦٨٣)، و اخرجه مسلم (ابى) (٢١١/٢): كتاب الصلاة: باب: استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غير هما من يصلى بالناس، حديث (٤٢٠/١٠١) من طريق عبد الملك بن عمير عن ابى بردة عن ابى موسى، (٣٠٧/٢، ٣٠٨)، باب: النهى عن مبادرة الامام بالكتكبير وغيره، حديث (٤١٨/٩٤، ٤١٨/٩٥)، و ابن ماجه (٣٨٩/١، ٣٩٠، ٣٩١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه، حديث (١٢٣٢)، من طريق ابراهيم عن الاسود عن عائشة، حديث (١٢٣٣)، حديث (١٢٣٤) منب طريق نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد، حديث (١٢٣٥) من طريق الارقم بن شرجيل عن ابن عباس و اخرجه احمد (٩٦/١)، (٢٥٩/٦، ٢٣١، ٢٧٠)، عن عائشة به

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو! لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ نماز پڑھا دیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھاوے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو! جب ابوبکر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتیں بھی یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو! وہ نماز پڑھائے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تمہاری وجہ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں ملی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

متنِ حدیث: لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جن لوگوں کے درمیان ابوبکر موجود ہو۔ ان لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ

3606- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١٢/ ٢٨٤)، حديث (١٧٥٤٨)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (١١/ ٥٤٧)، حديث (٣٢٥٦٧)، وعزاه للترمذي.

3607- اخرجه النسائي (٦/ ٢٢، ٢٣): كتاب الجهاد: باب: فضل من انفق زوجين في سبيل الله عزوجل، حديث (٣١٣٥).

الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا' تو جنت میں سے یہ آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ زیادہ بہتر ہے' جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' اور جو شخص جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ صدقہ وخیرات کرنے والے کو صدقہ دینے والے دروازے سے بلایا جائے گا' اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ لازمی سی بات ہے' ان میں سے جس بھی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی حرج نہیں ہوگا' لیکن کیا کوئی ایسا بھی شخص ہوگا جو ان تمام دروازں سے بلایا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ایک ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِىْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَىْءٍ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ ہم صدقہ کریں۔ اس وقت میرے پاس کچھ مال موجود تھا۔ میں نے یہ سوچا کہ آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا' اور آج ہی میں سبقت لے جاسکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنا مال نصف مال لے کر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی اتنا ہی چھوڑا ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود سارا سامان لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے یہ سوچا کہ میں کبھی بھی کسی

3608۔ اخرجه ابوداؤد (۵۲۶/۱): كتاب الزكاة: باب: الرخصة فى ذلك، حديث (۱۶۷۸)، و الدارمى (۳۹۱/۱، ۳۹۲) كتاب الزكاة: باب: الرجر صدق بجميع ما عنده ، و عبد بن حميد ص (۳۳) مسند عمر بن الخطاب، حديث (۱۴).

معاملے میں ان سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِى شَىْءٍ وَّاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِينِى فَائْتِى اَبَا بَكْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایک خاتون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی ہدایت کی' وہ کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "صحیح غریب" ہے۔

3610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِى الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص گائے پر سوار ہوا' تو وہ گائے بولی مجھے اس مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا گیا مجھے کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (یہ بیان کرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابوبکر اور عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

3609۔ اخرجه البخاری (۲۱۸/۱۳، ۲۱۹): کتاب الاحکام: باب: الاستخلاف، حدیث (۷۲۲۰)، (۲۲/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل ابی بکر بعد النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (۳۶۵۹)، (۳٤۲/۷): کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة: باب: الحجة علی من قال ان احکام النبی صلی الله علیه وسلم کانت ظاهرة، حدیث (۷۳۶۰) واخرجه مسلم (۱۸۵۶/٤، ۱۸۵۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابی بکر، حدیث (۲۳۸۶/۱۰)، و اخرجه احمد (۸۲/٤، ۸۳)۔

3610۔ اخرجه البخاری (۱۱/۵): کتاب الحرث و المزارعة: باب: استعمال البقر للحراثة، حدیث (۲۳۲٤)، و للحدیث اطراف فی (۳٤۷۱)، (۳۶۶۳)، (۳۶۹۰)، و الادب المفرد (۹۰۲)، و الحمیدی (٤٥٤/۲، ٤٥٥)، حدیث (۱۰٥٤) و احمد (۲٤٥/۲، ۳۸۲، ٥۰۲)۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) تمام دروازوں کو بند کرنے کی ہدایت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ اِسْحٰقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْنٍ وَّقَالَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد کیے ہوئے ہو۔ اسی دن سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق پڑ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو معن نامی راوی سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے' حضرت سیدہ عائشہ سے منقول ہے۔

3613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي

3611- لم يخرجه الا الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۸/۲)، حديث (۱٦٤۱۰).

3612- لم يخرجه الا الترمذى من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳٤۹/۱۱)، حديث (۱٥۹۲۱)، و اخرجه الحاكم (۳۷٦/۳)، و الطبرانى فى المعجم الكبير، رقم (۹).

3613- لم يخرجه الا الترمذى من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٤۱٦/۳)، حديث (٤۱۹٦)، و ذكره المتقى الهندى فى الكنز (٥٦۰/۱۱)، حديث (۳۲٦٤۷)، و عزاه للترمذى من طريق ابى سعيد

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا وَتَلِيدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ يُكْنٰى أَبَا إِدْرِيسَ وَهُوَ شِيعِيٌّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے تعلق رکھتے ہیں اور دو وزیر جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے آسمان سے تعلق رکھنے والے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین سے تعلق رکھنے والے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس حدیث کے راوی ابو جحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔

سفیان ثوری سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابو جحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے اور وہ ایک پسندیدہ شخصیت ہیں۔ تلید بن عثمان نامی راوی کی کنیت ابوادریس ہے اور وہ شیعہ ہیں۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 15: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3614 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان دو آدمیوں میں سے اپنی بارگاہ میں زیادہ محبوب شخص کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ ابوجہل یا عمر بن خطاب

راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (جنہوں نے اسلام قبول کیا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

3614۔ اخرجه عبد بن حميد ص (٢٤٥) حديث (٧٥٩) عن نافع عن ابن عمر فذكره.

3615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَخَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بھی لوگوں کو کوئی معاملہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی رائے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی الگ رائے دی (یہاں پر راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن خطاب نے اس بارے میں کوئی رائے دی' تو قرآن اس کے مطابق نازل ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

خارجہ نامی راوی' خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت انصاری ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

3616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ ابْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِی النَّضْرِ اَبِیْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِیْ مَنَاكِيْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا کر۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

3615۔ اخرجه عبد بن حميد ص (۲۴۵)، حديث (۷۵۸)، و احمد (۵۳/۲) (۵۱۴۵)، (۹۵/۲)، (۵۶۹۷) عن ابن عمر.

3616۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۶۹/۵)، حديث (۶۲۲۳)، و ذكره المتقی الهندی فی الكنز (۵۸۲/۱۱)، حديث (۳۲۷۷۱)، و عزاه للترمذی و الطبرانی فی الكبير و ابن عساكر عن ابن عباس.

ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی ابوعمر نضر کے بارے میں محدثین کلام کیا ہے' کیونکہ یہ شخص ''منکر'' روایات نقل کرتا ہے۔

3617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر فرد تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو یہ کہہ رہے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سورج ایسے کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ (یعنی عمر سے زیادہ بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرتا ہو' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا ہوگا۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

3617۔ لم یخرجہ الا الترمذی من اصحاب الکتب الستۃ، ینظر (التحفۃ) (۲۹۰/۵)، حدیث (۶۵۸۹)، و ذکرہ المتقی الهندی فی الکنز (۵۷۷/۱۱)، حدیث (۳۲۷۳۹)، و عزاہ للترمذی و الحاکم عن ابی بکر۔

3618۔ لم یخرجہ الا الترمذی من اصحاب الکتب الستۃ، ینظر (التحفۃ) (۳۵۷/۱۳)، حدیث (۱۹۳۰۲)۔

3619۔ لم یخرجہ الا الترمذی، ینظر (التحفۃ) (۳۲۲/۷)، حدیث (۹۹۶۶)، من اصحاب الکتب الستۃ، و اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۸۵/۳)، و قال : صحیح الاسناد و لم یخرجاہ

متن حدیث: لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: رَاَيْتُ كَاَنِّىْ اُتِيْتُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس میں سے پی لیا' پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعبیر بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِّنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّىْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا اور دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے۔ لوگوں نے بتایا قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید میں ہی وہ آدمی ہوں' تو میں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: وہ عمر بن خطاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

3620۔ اخرجه البخاری (۴۱۰/۱۲): كتاب التعبير : باب : اللبن، حديث (۷۰۰۶)، (۷۰۰۷)، (۷۰۲۷)، (۷۰۳۲)۔ و الدارمی (۱۲۸/۲): كتاب الرؤيا : باب : فی القمص و البعير و اللبن وغيره ذلك فی النوم، و اخرجه احمد (۸۳/۲)، (۵۵۴)، و (۱۵۴/۲)، (۶۴۲۶)، (۱۰۸/۲)، (۵۸۶۸)، (۱۳۰/۲)، (۶۱۴۲)، (۱۴۷/۲)، (۶۳۴۴)۔

3621۔ اخرجه احمد (۱۰۷/۳، ۱۷۹/۳، ۲۶۳/۳) عن حميد عن انس بن مالك فذكره

حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ بُرَيْدَةَ قَالَ

متن حدیث: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِىْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِىْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِىْ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِىٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ اَنَا قُرَشِىٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِىْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَىَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّمُعَاذٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِى الْجَنَّةِ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنِّىْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِىْ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنِّىْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِىَ فِىْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْىٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے۔ میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے محسوس کی' پھر میں ایک چوکور بلند سونے کے بنے ہوئے محل کے پاس آیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: یہ عرب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ محل قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک قریشی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ پھر فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں محمد ﷺ ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ میں جس وقت بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں' تو اسی وقت وضو کر لیتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دو رکعت ادا کرنی چاہئے۔ نبی ﷺ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید ان دونوں کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہو گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟

3622۔ اخرجه ابن خزيمة (۲۱۳/۲، ۲۱٤): جماع ابواب التطوع غيرها، تقدم : باب: استحباب الصلاة عن الذنب، حديث (۱۲۰۹) واخرجه احمد (۳۵٤/۵)، بزيادة مطلوبة هي (ـــ لمن هذا القصر ؟ قالو العمر بن الخطاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم. لو لا غيرتك يا عمر لدخلت القصر فقال: يارسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنت لا غار عليك و قال لبلال بم سبقتني الى الجنة ؟ قال: ما احدثت الا توضات و صليت ركعتين ـــ)، و (۳٦۰/۵).

تو بتایا گیا: عمر بن خطاب کا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا۔ اس سے مراد یہ ہے میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں جنت میں ہوں۔ اسی طرح بعض روایات میں نقل کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

3623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَائِشَةَ

◆◆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام کنیز آئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسلامت واپس لے آیا' تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے یہ نذر مانی تھی تو دف بجالو! ورنہ رہنے دو۔ تو اس نے دف بجانی شروع کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو وہ دف بجا رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو بھی وہ دف بجا رہی تھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے تو تب بھی وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو اس نے دف اپنی پیٹھ کے نیچے رکھ لی اور اوپر بیٹھ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈر جاتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دف بجاتی رہی۔ ابوبکر اندر آئے یہ بجاتی رہی پھر علی اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی پھر عثمان اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی اور پھر تم اندر آئے اے عمر! تو اس نے دف رکھ دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

3623۔ اخرجه احمد (۳۵۳/۵، ۳۵۶) عن عبد الله بن بريدة عن بريدة فذكره۔

3624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَىْ فَانْظُرِىْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَىَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِىْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِىْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ہم نے شوروغل کی آواز سنی اور کچھ بچوں کی آواز سنی۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو وہاں ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی جس کے اردگرد بچے موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آؤ تم بھی دیکھ لو۔ میں آئی میں نے اپنی ٹھوڑی نبی اکرم ﷺ کے کندھے پر رکھ دی اور آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ (تھوڑی دیر بعد) مجھ سے دریافت کرنے لگے کیا تمہارا جی نہیں بھرا۔ کیا تمہارا دل نہیں بھرا۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ''نہیں'' کہتی رہی میں آپ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا جائزہ لینا چاہتی تھی۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سب لوگ اس عورت کے پاس سے دور چلے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنوں اور انسانوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین کو دیکھ رہا تھا کہ وہ عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں بھی واپس آ گئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِى اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِىْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

3624- انفردبه الترمذی ، ینظر التحفة (۲۳۰/۱۲)، حدیث (۱۷۳۵۵) من اصحاب الکتب الستة، و ذکره المتقی الهندی فی الکنز (۵۷٤/۱۱)، حدیث (۳۲۷۲۱)، و عزاه لابن عدی عن عائشة

3625- انفردبه الترمذی، ینظر: التحفة: (٤۵۷/۵)، حدیث (۷۲۰۰)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (٤٦۵/۲): و قال صحیح الاسناد و لم یخرجاه ، و تعقبه الذهبی بقوله، عبد الله ضعیف

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور پھر ابوبکر کے لئے پھر عمر کے لئے پھر جنت البقیع میں دفن لوگ آئیں گے' اور ان کا حشر میرے ساتھ کیا جائے گا' پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ مجھے دونوں حرمین کے درمیان اٹھایا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

عامر بن عمر نامی راوی محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

3626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِي مُفَهَّمُوْنَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلی امتوں میں سے ''محدث'' ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوگا' تو عمر بن خطاب ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن عیینہ کے بعض شاگردوں نے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''محدث'' سے مراد وہ لوگ ہیں' جنہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا کی گئی ہو۔

3627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے' پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے۔

3626۔ اخرجه مسلم (۱۸٦٤/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: في فضائل عمر، حديث (۲۳۹۸/۲۳)، و الحميدي (۱۲۳/۱) حديث (۲۵۳)، و احمد (٦/٥٥).

3627۔ انفرد به الا الترمذي ينظر (تحفة الاشراف) (۹۳/۷) حديث (۹٤۰٦)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (۷۳/۳)، و قال: صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه، من طريق عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود فذكره.

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمًا لَهُ اِذْ جَآءَ ذِئْبٌ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ

قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا۔ ایک بھیڑیا وہاں آیا اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ بکری کا مالک وہاں آیا۔ اس نے اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا بولا درندوں کے مخصوص دن میں تم اس کا کیا کرو گے؟ جب اس کا رکھوالا صرف میں ہوں گا۔ (پھر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابوبکر بھی عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابٌ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 16: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب

3629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءَ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ اِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّبُرَيْدَةَ

3629- اخرجه مسلم (١٨٨٠/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضي الله عنهما، حديث (٢٤١٧/٥٠)، و احمد (٤١٩/٢)، من طريق سهيل بن ابي صالح، عن ابيه ، عن ابي هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ چٹان حرکت کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید موجود ہیں۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَهُمْ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ بَنِىْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِىٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِىْ يَعْنِىْ فِى الْجَنَّةِ عُثْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِىِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے' اور میرا رفیق عثمان ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی جنت میں

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے' اور یہ سند منقطع بھی ہے۔

3630۔ اخرجه البخاری (۲٦/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم ، (لو كنت متخذاً خليلًا)، حديث (۳٦۷٥)، و طرفاه فی (۳٦۸٦، ۳٦۹۹)، و ابوداؤد (٦۲٤/۲): كتاب السنة: باب: فی الخلفاء، حديث (٤٦٥١)، و احمد (۱۱۲/۳) من طريق قتادة عن انس بن مالك فذكره.

3631۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۲۱۲/٤)، حديث (٤۹۹٦)، من هذا الطريق، و اخرجه ابن ماجه (٤٠/۱)، حديث (۱٠۹)، عن ابی هريرة.

3632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَّالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

◆◆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا' تو انہوں نے اپنے گھر پر سے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت کے بارے میں فرمایا تھا جو شخص قبول کئے جانے والا خرچ کرے گا جب کہ لوگ تنگی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ (تو اسے یہ اجر ملے گا) تو میں نے اس لشکر کو سامان فراہم کیا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رومہ کنوئیں سے پانی نہیں پیا جا سکتا تھا۔ صرف قیمت کے عوض میں لیا جا سکتا تھا' تو میں نے اس کنویں کو خرید کر ہر غریب و امیر اور مسافر کے لئے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید باتیں بھی گنوائیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے' اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے' منقول ہے۔

3633 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى لِاٰلِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

3632- اخرجه البخاري (٤٧٧/٥): كتاب الوصايا: باب: اذا وقف ارضا او بئراً، حديث (٢٧٧٨)، و النسائي (٢٣٦/٦): كتاب الاحباس، باب: وقف المساجد، حديث (٣٦١٠)، و ابن خزيمة (١٢١/٤)، حديث (٢٤٩١).

3633- اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (٧٥/٤)، و عبد بن حميد ص (١٢٨)، حديث (٣١١).

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ السَّكَنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی مدد کے لئے ترغیب دے رہے تھے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میں ایک سواونٹ سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی' تو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دوسواونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میں تین سو اونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر سے نیچے آگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَّكَانَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

36- اخرجه احمد (٦٣/٥) عن كثير مولى عبد الرحمن بن بكرة.

اس روایت کے راوی حسن بن واقع بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں ایک اور جگہ پر یہ بات دیکھی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں وہ دینار لے کر آئے جب وہ جیش عسرت کے لئے سامان فراہم کر رہے تھے۔ انہوں نے ان دیناروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جھولی میں ان دیناروں کو پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان کو کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِىْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیعت رضوان کا حکم دیا گیا تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے کے طور پر مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بیعت لی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گیا ہوا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے ہاتھ پر رکھا (راوی کہتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کی طرف سے ان کے اپنے ہاتھ سے بہتر تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3636 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِىِّ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِىِّ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَىَّ قَالَ فَجِىْءَ بِهِمَا فَكَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ

3635- تفرد به الترمذي انظر التحفة (١/٣٠٣)، حديث (١١٥٥)، من اصحاب الكتب الستة.

3636- اخرجه النسائي (٦/٢٣٥): كتاب الاحباس: باب: وقف المساجد حديث (٣٦٠٨) و عبد الله بن احمد من الزوائد (١/٧٤)، و ابن خزيمة (٤/١٢١) حديث (٢٤٩٢).

هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِىْ بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِىْ اَنْ اَشْرَبَ حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِىْ اَنْ اُصَلِّىَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِىْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوا لِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّىْ شَهِيدٌ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ

◆◆ حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں: میں اس وقت اس گھر کے پاس موجود تھا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر یہ فرمایا اپنے ان دو بڑوں کو لے کر آؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں کو لایا گیا' تو وہ اونٹوں کی طرح تھے یا وہ دونوں گدھوں کی طرح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے' تو اس وقت وہاں رومہ کنوئیں کے علاوہ کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص اس کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا۔ آج تم لوگ مجھے اس میں سے پانی پینے سے روکتے ہو' اور مجھے کھارا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مسجد لوگوں کی وجہ سے تنگ ہو گئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص آل فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا' تو اسے اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال میں سے جیش عسرت کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے پہاڑ ثبیر پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی موجود تھے' تو پہاڑ حرکت کرنے لگا' یہاں تک کہ اس کی حرکت کی وجہ سے کچھ پتھر نیچے بھی گر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے ثبیر! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود

ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: انہوں نے میرے حق میں جو گواہی دی ہے رب کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

◆◆ حضرت ابوالاشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: کچھ خطیب لوگ شام میں کھڑے ہوئے ان میں کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ ان میں سب سے آخر میں ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک حدیث نہ سنی ہوتی' تو میں اس وقت کھڑا نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عنقریب ظاہر ہونے والے فتنوں کا تذکرہ کیا۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے اپنا منہ چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا' تو اس چادر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے دریافت کیا: کیا یہ؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن حوالہ اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ

3637۔ اخرجه احمد (۲۳۵/٤، ۲۳٦) عن قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی۔

3638۔ اخرجه ابن ماجه (٤١/١): كتاب المقدمة: باب: من فضل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، حدیث (۱۱۲)، و احمد (۸٦/٦، ۱٤۹)۔

عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے عثمان! ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے اور لوگ اسے اتارنے کی کوشش کریں تو تم اسے نہ اتارنا۔

اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمُهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَخَلَّفَ عَلَيْهَا وَكَانَتْ عَلِيْلَةً وَّاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے آیا۔ اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے بتایا یہ لوگ قریش ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان میں بزرگ کون ہے' تو لوگوں نے جواب دیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ وہ شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتایئے میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دیکر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن واپس چلے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ وہ بیعتِ رضوان میں بھی شامل نہ تھے' اور اس میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا جی ہاں تو وہ بولا: کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

3639- اخرجه البخاري (٦٦/٧، ٦٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رضي الله عنه، حديث (٣٦٩٨) واحمد (١٠١/٢، ١٢٠).

غزوۂ بدر کے دن بھی شریک نہیں تھے' اوراس میں شامل نہیں ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں تو اس شخص نے اللہ اکبر کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا آگے آؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں' ان چیزوں کے بارے میں' جس کے بارے میں' تم نے دریافت کیا ہے۔ جہاں تک غزوہ اُحد کے دن' ان کے واپس جانے کا تعلق ہے' تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا' اوران کی بخشش کر دی۔ جہاں تک غزوۂ بدر کے دن ان کے غیر موجود ہونے کا تعلق ہے' تو اس کی وجہ یہ تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی اہلیہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی تھی کہ تمہیں جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے اجر جتنا اجر اور حصہ ملے گا۔ جہاں تک کہ ان کے بیعت رضوان میں شریک ہونے کا تعلق ہے' تو مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص معزز سمجھا جاتا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اس کو بھجوا دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا تھا یہ عثمان کا ہاتھ ہے' اور پھر اسے بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا تھا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا: اب تم ان معلومات کے ہمراہ جاؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ بدرجہ ذکر کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہ عبیداللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دی گئی ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

3641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيِّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

3640ـ اخرجه البخاري (٦٦/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رضي الله عنه، حديث (٣٦٩٧)، و ابوداؤد (٢٠٦/٤): كتاب السنة: باب: في التفضيل، حديث (٤٦٢٧)۔

3641ـ اخرجه احمد (١١٥/٢) عن كليب عن ابن عمر۔

متن حدیث: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں یہ مظلوم کے طور پر قتل کر دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

3642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ جِدًّا وَّمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَّيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ صَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا سُفْيَانَ شَامِيٌّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی شخص کے نماز جنازہ کو اس سے پہلے ترک کر دیا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص عثمان کو ناپسند کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کے راوی محمد بن زیاد، یہ میمون بن مہران کے شاگرد ہیں اور یہ علم حدیث میں بہت ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد محمد بن زیاد بصرہ کے رہنے والے ہیں، وہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ابوحارث ہے۔

محمد بن زیاد الھانی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ یہ ثقہ ہیں، شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسفیان ہے۔

3643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ

3642- تفردبه الترمذی، ینظر (التحفة) (۳۴۴/۲)، حدیث (۲۹۴۳)، من اصحاب الکتب الستة، و ذکره ابن عراق فی (تنزیه الشریعة) (۳۷۵/۱) وعزاه لابن عدی وغیره من طریق محمد بن زیاد (و تعقب) بان الحدیث اخرجه الترمذی، و ضعفه

3643- اخرجه البخاری (۵۳/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب، عمر بن الخطاب، حدیث (۳۶۹۳)، و مسلم (۱۸۶۷/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من طریق عثمان بن عفان رضی الله عنه، حدیث (۲۴۰۳/۲۸)، و فی (الادب المفرد) ص (۲۸۵)، حدیث (۹۷۴) و احمد (۳۹۳/۴)، (۴۰۶/۴)، و عبد بن حمید ص (۱۹۵)، حدیث (۵۵۵)،

متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ يَّضْرِبُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَّسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ تم دروازے پر کھڑے رہو اور دروازے کا دھیان رکھنا کسی بھی شخص کو اندر نہ آنے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ وہ اندر آ گئے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی' پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عمر۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عمر اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو' اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر آ گئے اور میں نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور شخص آیا میں نے پوچھا کون ہے۔ انہوں نے کہا: عثمان میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو' اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو۔ اس آزمائش کے ہمراہ جو اسے لاحق ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عثمان نہدی کے حوالے سے' منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ

3644۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۴۲): (المقدمة): باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۱۳)، و احمد (۱/۵۷، ۶۹).

متن حدیث: قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ

ابوسہلہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تھا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا میں اس (آزمائش) پر صبر کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اسے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے سے' ہی جانتے ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 17: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا رَجَعُوْا مِنَ السَّفَرِ بَدَئُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا إِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مہم پر روانہ ہو گئے۔ انہوں نے (مالِ غنیمت میں ملنے والی) ایک کنیز حاصل کر لی۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو پسند نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چار اصحاب رضی اللہ عنہم نے طے کیا

3645- اخرجه احمد (٤٣٧/٤) عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين فذكره.

اور بولے: جب ہم نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتائیں گے مسلمان جب کہیں سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو سلام کرتے تھے۔ پھر اپنے گھر واپس جایا کرتے تھے۔ جب اس مہم کے افراد آئے اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو ان چار میں سے ایک کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے فلاں فلاں عمل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا، پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی پہلے شخص کی مانند عرض کی نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیرلیا، پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی پہلے شخص کی مانند کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیرلیا، پھر چوتھا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی ان لوگوں کے مانند بات کہی تو نبی اکرم ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مؤمن کا آقا ہے۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان راوی کے نام سے جانتے ہیں۔

3646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَرِيْحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغِفَارِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ یہ شعبہ نامی راوی کو شک ہے، نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابوعبداللہ میمون کے حوالے سے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ کا نام حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔

3647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3646۔ تفردبه الترمذی انظر (التحفة) (۲۱/۳)، حدیث (۳۲۹۹)، من اصحاب الکتب الستة، و اخرجه الحاکم، فی المستدرک (۱۱۰/۳)، و قال: حدیث صحیح علی شرط الشیخین، و قال الذهبی: لم یخرجا لمحمد و قد وهاه السعدی.

متن حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَأَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ كُوفِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی۔ مجھے ساتھ لے کر دار الہجرت تک آئے اور اس نے اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے وہ حق کہتا ہے۔ اگرچہ وہ تلخ ہو اور سچ کہنے کی وجہ سے اب اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ! وہ جہاں بھی جائے حق کو اس کے ساتھ رکھنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مختار بن نافع نامی راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور بکثرت "غریب" روایات نقل کرتے ہیں۔

ابوحیان تیمی نامی راوی کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور "ثقہ" ہیں۔

3648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

متن حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

3647- تفرديه الترمذي ينظر (التحفة) (٣٧٧/٧)، حديث (١٠١٠٧)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٧٢/٣)، و قال: صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه

3648- اخرجه ابوداؤد (٦٥/٣): كتاب الجهاد: باب: من عبيد المشركين يلحقون بالمسلمين، حديث (٢٧٠٠)، و احمد (١٥٥/١).

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً

قولِ امام بخاری: وَاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ رحبہ (کے میدان) میں ارشاد فرمایا: حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ افراد نکل کر ہمارے پاس آ گئے جن میں سہیل بن عمرو اور قریش کے بڑے بڑے کچھ افراد شامل تھے۔ ان قریش نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیٹوں اور بھائیوں میں سے کچھ لوگ نکل کر آپ کے پاس آ گئے ہیں اور ہمارے غلاموں میں سے بھی کچھ لوگ ہیں۔ انہوں نے دین کی سمجھ بوجھ حاصل نہیں کی۔ وہ صرف ہماری زمینوں اور ہماری جائیدادوں سے نکل کر آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہے تو ہم انہیں سمجھا لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش یا تو تم ان حرکتوں سے باز آ جاؤ یا اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس شخص کو بھیجے گا جو دین کی وجہ سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کا ایمان کے حوالے سے امتحان لے لیا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جوتوں کی مرمت کرنے والا شخص ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے دیے تھے تاکہ وہ مرمت کر دیں۔

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف توجہ دی اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے ربعی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کو جانتے ہیں۔

جارود وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن ابواسود کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ منصور بن معتمر کوفہ کے سب سے مستند محدث ہیں۔

3649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنْتَ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْكَ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

3650۔ تفردبه الترمذي انظر التحفة (۳/۴۳۴)، حديث (۴۲۶۴) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۳/۱۳۵)، من طريق جابر بن عبد الله و عزاه للطبراني في الاوسط و البزار بنحوه، باسانيد كلها ضعيفة

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ (اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هَارُوْنَ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِىْ اَبِىْ هَارُوْنَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم انصار سے تعلق رکھنے والے لوگ منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے جانتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

شعبہ نامی راوی نے ابوہارون عبدی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

یہی روایت اعمش نامی راوی کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِىْ نَصْرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهِ

قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ نَصْرٍ الْوَرَّاقُ وَرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

مساور حمیری اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا' اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور یہ سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی ابونصر وراق ہے۔ سفیان ثوری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

3652 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِىْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کی ہدایت کی ہے' اور اس نے مجھے یہ بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ان کے نام ہمیں بتایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: علی ان میں سے ایک ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی (اور پھر یہ نام لئے) ابوذ مقداد اور سلمان' اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے' اور اس نے مجھے بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف شریک سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3653 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلِيٌّ مِّنِّىْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَّلَا يُؤَدِّىْ عَنِّىْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علی مجھ سے ہے' اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے (کسی بھی عہد کو) میرے اور علی کے علاوہ کوئی اور پورا نہیں کرسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3654 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِىْ فِى

3652۔ اخرجه ابن ماجه (۵۳/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۴۹)، و احمد (۳۵۱/۵، ۳۵۶).

3653۔ اخرجه ابن ماجه (۴۴/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۱۹)، و احمد (۱۶۴/۴، ۱۶۵).

3654۔ تفردبه الترمذى انظر التحفة (۳۲۹/۵)، حديث (۶۶۷۷)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۱۴/۳) من طريق مجميع بن عمير عن ابن عمر فذكره.

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کردی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کردی ہے' لیکن میرے اور کسی اور شخص کے درمیان بھائی چارگی قائم نہیں کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن اوفی سے بھی حدیث منقول ہے۔

3655 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عِيسٰى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِىْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِى هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَعِيسٰى بْنُ عُمَرَ هُوَ كُوفِيٌّ وَّالسُّدِّيُّ اسْمُهُ اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّرَاَى الْحُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَّثَّقَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ وَوَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بھنا ہوا) پرندے کا گوشت موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ اس شخص کو لے آ! جو تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو' تاکہ وہ پرندے (کے گوشت کو) کھالے''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے کھایا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کے سدی سے' منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3655۔ تفردبه الترمذی انظر التحفة (۱/۹٤)، حدیث (۲۲۸)، و ذکره الهیثمی فی مجمع الزوائد (۹/۱۲۵، ۱۲٦)، و عزاه للطبرانی فی الاوسط و الکبیر، باختصار، و ابی یعلی با ختصار کثیر، و للترمذی طرفاً منه.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عیسیٰ بن عمر نامی راوی کوفی ہے جبکہ سدی نامی راوی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

شعبہ' سفیان ثوری' زائدہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔

3656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کوئی چیز مانگتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا کر دیتے تھے' اور جب میں خاموش رہتا تھا (یعنی نہیں مانگتا تھا) تو آپ خود ہی مجھے عطا کر دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَّاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنْ شَرِيْكٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب منکر'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے شریک کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں صنابحی نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

ہم اس حدیث کے شریک سے منقول ہونے کو کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

3656۔ انفردبه الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر التحفة (۴۱۵/۷)، و اخرجه الحاکم، فی المستدرک (۱۲۵/۳)، و قال: صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه، من طریق عبد اللّٰه بن عمرو بن هند الجملی عن علی۔

3657۔ تفردبه الترمذی ینظر (التحفة) (۴۲۱/۷)، حدیث (۱۰۲۰۹)، و ذکره ابن عراق فی (تنزیه الشریعة) (۳۷۷/۱)، حدیث (۱۰۳)، و عزاه لابن بطة فی الابانة من طریق محمد بن عمر الرومی وقال: لا یجوز الاحتجاج به، و فیه ایضاً سلمة بن کهیل عن الصنابحی، و سلمة لم یسمع الصنابحی۔

اس حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حدیث منقول ہے۔

3658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِىْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لِعَلِيٍّ وَّخَلَفَهُ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِىْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِىْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِىْ عَلِيًّا فَاَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِىْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَكُمْ) الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ آپ ابوتراب پر تنقید نہیں کرتے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے (ان کے بارے میں) تین باتیں یاد ہیں، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس لئے میں انہیں برا نہیں کہہ سکتا۔ ان تین میں سے کوئی ایک بھی میرے بارے میں ہوتی، تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں (کا مالک ہونے سے) زیادہ محبوب تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ نے انہیں ایک جنگ کے دوران اپنے پیچھے چھوڑا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی یا رسول اللہ آپ اپنے پیچھے خواتین اور بچوں کے ساتھ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہو، جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرماتے سنا: میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس بات کے انتظار میں رہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور جھنڈا انہیں عطا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب یہ آیت نازل ہوئی:

"ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی خواتین کو اور تمہاری خواتین کو بلاتے ہیں"

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن صحیح غریب" ہے۔

3659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَّعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِىْ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِىْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِىْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر روانہ کیے۔ ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہوگی' تو علی رضی اللہ عنہ (دونوں لشکروں کے) امیر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی نے قلعہ فتح کر لیا تو (مال غنیمت) میں سے ایک کنیز کو حاصل کر لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ نے خط کو پڑھا تو آپ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو گیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے حضور کے غضب اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں تو صرف ایک قاصد ہوں' تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ

3660۔ تفردبه الترمذی ینظر (التحفة) (۲۸۶/۲)، حدیث (۲۶۵۴)، و ذکره المتقی الهندی فی کنز العمال (۶۲۵/۱۱، ۶۲۶)، حدیث (۳۳۰۴۹)، وعزاه للترمذی، وللطبرانی عن جابر بن عبد الله فذکره.

نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ اَيْضًا عَنِ الْاَجْلَحِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَمَرَنِىْ اَنْ اَنْتَجِىَ مَعَهٗ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ طائف کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اوران سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔لوگوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کے ساتھ خاص طویل سرگوشی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' اورہم اسے صرف اجلح نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے اجلح نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کے یہ الفاظ: ''اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے''۔اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ سرگوشی میں بات کروں۔

3661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِىْ حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِعَلِىٍّ يَّا عَلِىُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِىْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِىْ وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِىُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِىْ وَغَيْرِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعَ مِنِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاسْتَغْرَبَهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشادفرمایا: اے علی! میرے اورتمہارے علاوہ اورکسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں (داخل) ہو۔

علی بن منذر بیان کرتے ہیں: میں نے ضرار بن صرد سے دریافت کیا۔اس حدیث کا مطلب کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: میرے اورتمہارے علاوہ اورکسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں مسجد میں سے گزرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے' اورانہوں نے اسے ''غریب'' قرار دیا ہے۔

3661۔ تفردبه الترمذی من اصحاب الستة، ینظر (التحفة الاشراف) (۴۱۷/۳)، حدیث (۴۲۰۳)، وذکره المتقی الهندی فی کنز العمال (۶۲۶/۱۱)، حدیث (۳۳۰۵۲)، و عزاه للترمذی، و ابی یعلی، و ضعف عن ابی سعید الخدری فذکره.

3662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ

توضیح راوی: وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن مبعوث کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن نماز ادا کی۔ (یعنی انہوں نے اگلے دن اسلام قبول کر لیا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف مسلم اعور نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ مسلم اعور نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ یہی حدیث مسلم نامی راوی کے حوالے سے حبہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث منقول ہے۔

3664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيٰى

3663- اخرجه احمد (۳۳۸/۳) عن شريك، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله به

3664- اخرجه مسلم (۱۸۷۰/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابي طالب، رضي الله عنه، حديث (۲۴۰۴/۳۰)، و اخرجه احمد (۱۷۳/۱ - ۱۷۵ - ۱۷۷ - ۱۷۹)، واخرجه الحميدي (۳۸/۱)، حديث (۷۱) عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص به

بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے یحییٰ بن سعید انصاری سے منقول ہونے کے حوالے سے اسے "غریب" قرار دیا گیا ہے۔

3665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) دیگر تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ شعبہ نامی راوی کے نام کے حوالے سے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ مُوْسٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3665- اخرجه احمد (۱/۳۳۰ - ۳۷۳)، و عبد الله بن احمد فی (زوائد علی المسند) (۱/۳۳۱)، عن ابی بلج یحییٰ بن سلیم، عن عمرو بن میمون عن ابن عباس بہ.

3666- اخرجه عبد الله بن احمد فی (زوائد علی المسند) (۱/۷۷).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی امام موسیٰ (کاظم رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ میرے والد امام جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہو ان دونوں سے محبت کرتا ہو ان کے ماں باپ سے محبت کرتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک درجے میں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کے امام جعفر صادق سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ

توضیح راوی: وَاَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُو بَكْرٍ وَّاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَّهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی۔ (یعنی انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ہم اسے صرف شعبہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جو ابو بلج نامی راوی سے منقول ہے اور اس روایت کو صرف محمد بن حمید نے نقل کیا ہے۔ ابو بلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابو سلیم ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا جبکہ بعض اہلِ علم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور جب

3667۔ اخرجه احمد (۳۷۳/۱)، عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس به۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ صرف آٹھ سال کے لڑکے تھے' اور خواتین میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

3668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهُ فَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ ابوحمزہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

عمرو بن مرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا' تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور بتایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی کا نام طلحہ بن یزید ہے۔

3669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اَخِىْ يَحْيٰى بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يَبْغَضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو ''نبی اُمی'' ہیں انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت رکھے گا' اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔

عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں اس زمانے سے تعلق رکھتا ہوں جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر کی ہے۔

3668۔ اخرجه احمد (٤/٣٦٨ - ٣٧٠ - ٣٧١)، عن شعبة، عن عمرو بن قرة، عن ابی حمزة عن زيد بن ارقم به.

3669۔ اخرجه مسلم (١/٣٠٣ - الابی): كتاب الايمان: باب: الدليل على ان حب الانصار و علی رضی الله عنهم من الايمان و علاماته۔ حديث (٧٨/١٣١)، و النسائی (٨/١١٥): كتاب الايمان: و شرائعه: باب: علامة الايمان: حديث (٥٠١٨)، و باب: علامة المنافق: حديث (٥٠٢٢) و ابن ماجه (١/١١٤): المقدمة: باب: فضل علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حديث (١١٤)۔ و اخرجه احمد (١/٨٤ - ٩٥ - ١٢٨)، و الحميدی (١/٣١)، حديث (٥٨)، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبيش عن علی بن ابی طالب به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3670 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْجَرَّاحِ حَدَّثَنِى جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ شَرَاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ عَطِيَّةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَّدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِىْ حَتّٰى تُرِيَنِىْ عَلِيًّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جس وقت تک تو مجھے علی نہ دکھا دے''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اس کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 18: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3671 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلٰى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَوْجَبَ طَلْحَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے دن دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر چڑھنے لگے تو چڑھ نہیں پائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور پھر اس پر چڑھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹان پر پہنچ گئے' تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3670۔ انفرد به الترمذي انظر تحفة الاشراف (۵۱۵/۱۲): حديث (۱۸۱۴۲)، و لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سواه، و ذكره صاحب (مشكاة المصابيح) (۴۷۳/۱۰ ۔ مرقاة)، حديث (۶۰۹۹)، و عزاه للترمذي

3672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ مِنْ وَلَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَّفِي صَالِحِ بْنِ مُوسٰى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمَا

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے صلت بن دینار نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض محدثین نے صالح بن موسیٰ نامی راوی کے بارے میں بھی کلام کیا ہے۔

3673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' طلحہ ان لوگوں میں سے ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ (جن کا ذکر قرآن میں ہے)

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ

3672- اخرجه ابن ماجه (٤٦/١): المقدمة: باب: فضل طلحة بن عبيد الله، حديث (١٢٥) عن الصلت بن دينار عن ابي نضرة، عن جابر به.

3674- انفرد به الترمذي انظر (تحفة الاشراف) (٤٣٣/٧): حديث (١٠٢٤٣)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣٦٤/٣)، و قال: حديث صحيح الاسناد، و لم يخرجاه، و تعقبه الذهبي، و قال: لا، اخرجه من طريق علقمة بن علاثة اليشكري عن علي بن ابي طالب به.

جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کانوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ مُوْسٰی وَعِیْسٰی ابْنَیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِمَا طَلْحَةَ

متن حدیث: اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا یَجْتَرِئُوْنَ هُمْ عَلٰی مَسْاَلَتِهٖ یُوَقِّرُوْنَهٗ وَیَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ كُرَیْبٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ بُكَیْرٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِیْثِ عَنْ اَبِیْ كُرَیْبٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِیْ كُرَیْبٍ وَّوَضَعَهٗ فِیْ كِتَابِ الْفَوَائِدِ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ایک ناواقف دیہاتی شخص سے یہ کہا: تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کرو جس نے اپنی نذر کو پورا کردیا' اور (جس کا ذکر قرآن میں ہے) اس سے مراد کون شخص ہے؟ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزت واحترام اور آپ کی ہیبت کی وجہ سے براہِ راست سوال نہیں کیا کرتے تھے۔ اس دیہاتی نے آپ سے یہ سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ سے یہ سوال کیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اسی دوران "میں" مسجد کے دروازے اندر آیا' میں نے سبز لباس پہن رکھا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دریافت کیا۔ اپنی نذر کو پورا کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو دیہاتی نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری طرف اشارہ کرکے) فرمایا: یہ وہ شخص ہے' جس نے اپنی نذر کو پورا کیا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف ابوکریب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے یونس بن بکیر سے نقل کیا ہے۔

بعض دیگر کبار محدثین نے ابوکریب کے حوالے سے' اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے: وہ ابوکریب کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں: انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب الفوائد میں نقل کیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 19: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ

متن حدیث: قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِاَبِی وَاُمِّی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ قریظہ کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ (تم پر قربان ہوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے' اور میرا حواری' زبیر بن عوام ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حواری سے مراد مددگار ہے۔

میں نے ابن ابی عمر کو سفیان بن عیینہ کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ حواری کا مطلب مددگار ہوتا ہے۔

3678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

3676- اخرجه البخاري (٩٩/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الزبير بن العوام، حديث (٣٧٢٠)، و مسلم (١٨٧٩/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضي الله عنهما، حديث (٢٤١٦/٤٩)، و ابن ماجه (٤٥/١): المقدمة: فضل الزبير رضي الله عنه، حديث (١٢٣) و اخرجه احمد (١٦٤/١ - ١٦٦)، عن عبد الله بن الزبير عن الزبير بن العوام به.

3677- اخرجه احمد (٨٩/١ - ١٠٢ - ١٠٣) عن عاصم عن زر عن علي.

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

ابونعیم نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

غزوۂ احزاب کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون شخص ہمارے پاس دشمنوں کی خبر لائے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ دریافت کی، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہی عرض کی: (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ

متن حدیث: اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ جنگ جمل کی صبح یہ بتایا تھا: میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ تک کا بھی تذکرہ کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے، اور حماد بن زید نامی راوی کے حوالے سے، منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 20: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

3678۔ اخرجه البخاری (٦/٦٢): كتاب الجهاد و السير: باب: فضل الطليعة، حديث (٢٨٤٦)، و الحديث فی (٢٨٤٧ ۔ ٢٩٩٧ ۔ ٣٧١٩ ۔ ٤١١٣ ۔ ٧٢٦١) و مسلم (٤/١٨٧٩): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل طلحة و الزبير رضی الله عنهما، حديث (٢٤١٥/٤٨)، و ابن ماجه (١/٤٥): المقدمة: باب: فضل الزبير رضی الله عنه، حديث (١٢٢)، و احمد (٣/٣٠٧ ۔ ٣٣٨ ۔ ٣٤٥ ۔ ٣٦٥)، و الحميدی (٢/٥١٦)، حديث (١٢٣١)، و عبد بن حميد (٣٢٨): حديث (١٠٨٨) عن محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبد الله به

3679۔ انفرد به الترمذی انظر (تحفة الاشراف) (٣/١٨٠) حديث (٣٦٢٧)، و لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوی الترمذی موقوفاً عن عبد الله بن الزبير عن ابيه الزبير بن العوام۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے' سعد بن ابی وقاص جنتی ہے' سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

ابومصعب نامی راوی نے عبدالعزیز بن محمد نامی راوی کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن حمید کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

انہوں نے اس روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن حمید کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُو الْاَعْوَرِ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هُوَ اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی موجودگی میں انہیں یہ

3680۔ اخرجه احمد (۱۹۳/۱) عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن عبد الرحمن بن عوف۔

بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' زبیر' طلحہ' عبدالرحمٰن' ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (سب جنتی ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نو آدمیوں کے نام لئے مگر دسویں آدمی کا نام نہیں لیا تو حاضرین نے کہا: اے ابواعور ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتے ہیں: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اللہ کا واسطہ دیا ہے۔ (وہ دسواں آدمی) ابواعور جنتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

میں نے حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ والی روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

3682 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِىْ بَعْدِىْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَآئِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّكَانَ قَدْ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ يُقَالُ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہاری زیادہ فکر ہے۔ تمہارے بارے میں صرف صبر کرنے والے لوگ ہی صبر کر سکیں گے۔ (یعنی تمہارے حقوق صحیح طریقے سے ادا کر سکیں گے) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے' کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج کی خدمت میں کچھ زمین پیش کی تھی' جو چالیس ہزار دینار کے عوض میں فروخت ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3683 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصَى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی' جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3682- اخرجه احمد (٦/٧٧ - ١٢٠)، عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة به.

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 21: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3684 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَعْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔

''اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا کی قبولیت کو ظاہر کر''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے، قیس سے منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کی قبولیت کو ظاہر کر دے''۔ یہ زیادہ مستند ہے۔

3685 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِىْ فَلْيُرِنِىْ امْرُؤٌ خَالَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

توضیحِ راوی: وَكَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ مِّنْ بَنِىْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِىْ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنا ماموں دکھائے جو (ان جیسا ہو)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف مجالد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں): حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا تعلق بھی بنو زہرہ

3684۔ انفردبه الترمذی. انظر (تحفة الاشراف) (۳/۳۱۰) حدیث (۳۹۱۴)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۳/۴۹۹)، و قال: صحیح الاسناد و لم یخرجاہ.

3685۔ انفردبه الترمذی. انظر (تحفة الاشراف) (۲/۲۰۷) حدیث (۲۳۵۲)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۳/۴۹۸)، و قال: صحیح علی شرط الشیخین، و لم یخرجاہ، و وافقه الذهبی.

سے تھا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

3686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَّيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ

◆◆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی کے لئے بھی اپنے والد اور والدہ کو جمع نہیں کیا۔ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے جمع کیا تھا۔ غزوہ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا تھا: تم تیر اندازی کرو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے نوجوان پہلوان! تم تیر اندازی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ کے حوالے سے سعید بن میتب کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا تھا۔ (یعنی فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' عبداللہ بن شداد بن ہاد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

3688 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

متن حدیث: قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي اَحَدًا بِاَبَوَيْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی شخص کے لئے اپنے والدین کو فدا کرتے ہوئے نہیں سنا صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے سنا ہے' غزوۂ اُحد کے دن میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! تم تیراندازی کرو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

3689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چند راتوں تک سو نہیں سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش کوئی باصلاحیت شخص آج رات ہماری پہرہ داری کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے سنا کہ ہتھیاروں کی آواز آرہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ابی وقاص' نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اندیشہ تھا' تو میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے کے لئے آیا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3688۔ اخرجه البخاری (٤/٤١٥): كتاب المغازی: باب: (اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا و الله وليهما، و على الله فليتوكل المومنون) (آل عمران:١٢٢)، حديث (٤٠٥٦، ٤٠٥٧، ٤٠٥٨، ٤٠٥٩)، و مسلم (٤/١٨٧٦): كتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص، رضی الله عنه، حديث (٤١/٢٤١١)، و ابن ماجه (١/٤٧): المقدمة: فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، حديث (١٢٩)۔ و اخرجه احمد (١/٩٢ - ١٢٤ - ١٣٦ - ١٥٨)۔ عن سعد بن ابراهيم، عن عبد الله بن شداد عن على بن ابی طالب به۔

3689۔ اخرجه البخاری (٦/٩٥): كتاب الجهاد والسير: باب: الحراسة فی الغزو فی سبيل الله، حديث (٢٨٨٥)، و الحديث موجود فی (٧٢٣١)، و فی (الادب المفرد) ص (٢٥٧) حديث (٨٨٦) و مسلم (٤/١٨٧٥)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل سعد بن ابی وقاص، رضی الله عنه، حديث (٣٩/٢٤١٠)۔ و اخرجه احمد (٦/١٤٠)، عن يحىٰ بن سعيد، عن عبد الله بن عامر عن عائشة به۔

بَاب مَنَاقِبِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 22: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُّ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نو آدمیوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے' اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرا پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو! کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا وہ (دس) لوگ کون ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف (جنتی ہیں) ان سے دریافت کیا گیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

◄► حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3690- اخرجه ابوداؤد (٢١١/٤): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦٤٩)، و اخرجه الامام احمد (١٨٨/١)، عن شعبة عن سعيد بن زيد به.

بَاب مَنَاقِبِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 23: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے' میں بھی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آپ کو غصہ کیوں آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ہمارا اور قریش کا کیا مسئلہ ہے جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں' تو بڑے خوش ہو کر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں' تو دوسری حالت میں ملتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست مبارک میں میری جان ہے۔ کسی بھی شخص میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا' جب تک وہ آپ لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرح محبت نہیں کرے گا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عباس مجھ سے ہیں اور میں

3691- اخرجه احمد (۲۰۷/۱)، (۱۶۵/٤)، عن یزید بن ابی زیاد، عن عبد الله بن الحارث، عن عبد المطلب بن ربیعة به.

3692- اخرجه احمد (۳۰۰/۱)، عن اسرائیل عن عبد الاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس به.

ان سے ہوں۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ وَكَانَ عُمَرُ تَكَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صدقہ دینے کے بارے میں کوئی بات کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور چچا' باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: "باپ کا حصہ" ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اسے صرف ابوزناد نامی راوی کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3693۔ اخرجه احمد (۹۴/۲) عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی رضی اللّٰه عنه فذكره

3694۔ اخرجه البخاری (۳۸۸/۳): كتاب الزكاة: باب: قول اللّٰه تعالیٰ: (وفی الرقاب و الغارمين و فی سبيل اللّٰه) (التوبة: ۶۰)، حديث (۱۴۶۸)، و مسلم (۶۷۶/۲): كتاب الزكاة، باب: فی تقديم الزكاة و منعها، حديث (۹۸۳/۱۱)، و ابوداؤد (۱۱۵/۲): كتاب الزكاة: باب: فی تعجيل الزكاة، حديث (۱۶۲۳)، و النسائی (۳۴/۵): كتاب الزكاة: باب: اعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق حديث (۲۴۶۵)، و احمد (۳۲۲/۲)، و ابن خزيمة (۲۸/۴): حديث (۲۳۲۹ - ۲۳۳۰) عن ابی الزناد، عن الاعرج عن ابی هريرة به

3695۔ انفردبه الترمذی انظر (التحفة) (۲۱۰/۵) حديث (۶۳۶۴)، و ذكره المتقی الهندی فی كنز العمال (۷۰۷/۱۱) حديث (۳۳۴۴۳)، و عزاه للترمذی، و لابی يعلی عن ابن عباس

متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِىْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكَ بِدَعْوَةٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِىْ وَلَدِهٖ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پیر کے دن آپ میرے پاس تشریف لائیے گا' اور آپ اپنی اولاد سمیت آئیے گا تاکہ میں ان سب کے لئے دعا کروں گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو نفع دے گا' تو اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کے ہمراہ ہم بھی حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں اوڑھادی اور دعا کی۔

''اے اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کی مغفرت کر دے جو ظاہری بھی ہو' اور باطنی بھی ہو' اور کسی گناہ کو باقی نہ رہنے دے۔ اے اللہ ان کی اولاد کے (حقوق کے معاملے میں) ان کی حفاظت کرنا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 24: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِى الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَّقَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِىِّ بْنِ الْمَدِيْنِىِّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جعفر کو دیکھا' وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر راویوں نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ صاحب علی بن مدینی کے والد ہیں۔

3696- انفرد به الترمذى ينظر (تحفة الاشراف) (۱۰/ ۲۳۰) حديث (۱٤۰۳۵)، و اخرجه الحاكم فى المستدرك (۳/ ۲۰۹)، وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه و تعقبه الذهبى بقوله: المدنى واه.

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

3697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّالْكُوْرُ الرَّحْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جوتا بنانے' جوتا پہننے' سواری پر سوار ہونے اور سواری پر بیٹھنے کے حوالے سے (یعنی عادت واطوار اور خصائل کے اعتبار سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔لفظ ''کور'' کا مطلب سواری ہے۔

3698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِىْ وَخُلُقِىْ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ نَحْوَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تم صورت اور سیرت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔سفیان نے ابی کے حوالے سے' اسرائیل سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يَحْيٰى التَّيْمِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَخْزُوْمِىُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْاَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِىْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِىْ حَتّٰى

3697۔ اخرجه احمد (٤١٣/٢) من طريق خالد الحذاء، عن عكرمة عن ابى هريرة رضى الله عنه فذكره.

3699۔ اخرجه ابن ماجه (١٣٨١/٢): كتاب الزهد: باب: مجالسة الفقراء، حديث (٤١٢٦) من طريق ابى سعيد الاشج عبد الله بن سعيد الكندى، قال: حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، ابويحيىٰ التيمى قال: حدثنا ابراهيم ابواسحاق المخزومى، عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة، فذكره.

يَذْهَبَ بِي اِلَى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا شَيْئًا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَخْزُوْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَلَهٗ غَرَائِبُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص سے قرآن کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا' حالانکہ اس کے بارے میں مجھے اس شخص سے زیادہ پتا ہوتا تھا جس سے میں نے سوال کیا ہوتا' لیکن میں اس سے صرف اس لئے سوال کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دے اور میں جب بھی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کوئی سوال کرتا' تو وہ مجھے جواب نہیں دیتے تھے، بلکہ اپنے ساتھ مجھے لے کر اپنے گھر چلے جاتے تھے' اور اپنی اہلیہ سے فرماتے تھے: اے اسماء! ہمیں کچھ کھلاؤ! جب وہ ہمیں کھانا دیدیتی تھی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مجھے جواب دیا کرتے تھے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کیا کرتے تھے۔ان کے ساتھ گفتگو کرتے تھے' اور وہ لوگ بھی ان کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' تجویز کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ابواسحاق مخزومی نامی راوی ابراہیم بن فضل مدنی ہیں۔

ان کے بارے میں بعض محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے' کلام کیا ہے۔ان سے ''غریب'' روایات منقول ہیں۔

3700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا نَدْعُوْ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبَا الْمَسَاكِيْنِ فَكُنَّا اِذَا اَتَيْنَاهُ قَرَّبَنَا اِلَيْهِ مَا حَضَرَ فَاَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْرَجَ جَرَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَكَسَرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ ہم لوگ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ''ابوالمساکین'' کہا کرتے تھے۔بعض اوقات جب ہم ان کے ہاں جاتے' تو وہ جو کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا' آگے کر دیتے۔ایک مرتبہ ہم ان کے پاس گئے' تو انہیں (ہمیں دینے کے لئے) کچھ نہ ملا' تو انہوں نے شہد کی کپی توڑی اور ہم نے اُسی سے شہد چاٹ لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سند کے حوالے سے' ''غریب'' ہے' جو ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 25: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے حوالے سے' یزید نامی راوی کے حوالے سے' منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(اس کے ایک راوی) ابن ابی نعم' یہ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں۔ان کی کنیت ''ابوالحکم'' ہے۔

3702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ النَّبَّالُ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَّا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ قَالَ فَكَشَفَهُ فَاِذَا حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا: ایک رات میں کسی کام سے گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے اندر کوئی چیز اوڑھ رکھی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھا۔جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بات کر کے فارغ ہوا' تو میں

3701۔ اخرجه احمد (۳/۳ ـ ۶۲ ـ ۶۴ ـ ۸۰ ـ ۸۲) من طريق عبد الرحمن بن ابى نعم عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه ، فذكره.

3702۔ انفردبه الترمذى. ينظر (تحفة الاشراف) (۴۴/۱) حديث (۸۶)، و ذكره المتقى الهندى فى كنز العمال (۱۱۴/۱۲)، حديث (۳۴۲۵۵)، و عزاه للترمذى، و ابن حبان عن اسامة بن زيد

نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اندر کیا چیز ہے؟ جس کی وجہ سے آپ نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چادر کو اتارا تو آپ کے پہلو پر حضرت امام حسن اور امام حسین تھے۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ میرے نواسے ہیں' میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں' تم بھی ان دونوں سے محبت کرو اور اس شخص سے بھی محبت کرو جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے۔''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3703 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى نُعْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى يَعْقُوْبَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو! یہ مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے جبکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور مہدی بن میمون نے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اس کی مانند ایک روایت نقل کی ہے۔

3704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ سَلْمٰى

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِىَ تَبْكِىْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِىْ فِى الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

3703۔ اخرجه البخاری (۱۱۹/۷): كتاب فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما، حديث (۳۷۵۳)، و (۴۴۰/۱۰): كتاب الادب: باب: رحمة الولد و تقبيله و معانقته، حديث (۵۹۹۴)، وفى (الادب المفرد) (۸۵)، و احمد (۸۵/۲۔ ۹۳۔ ۱۱۴۔ ۱۵۳) من طريق محمد بن ابى يعقوب، عن عبد الرحمن بن ابى نعم عن ابن عمر، فذكره

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ سلمٰی نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں (اُم المؤمنین) سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' یعنی خواب میں دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ یہ کس وجہ سے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی میں حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کو دیکھ کر آ رہا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

3705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِى لِىَ ابْنَىَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کے اہل بیت میں آپ کے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: حسن اور حسین۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کرتے تھے: میرے دونوں بچوں کو بلا کر لاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو سونگھا کرتے تھے' اور پھر اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

3706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

3705- انفردبه الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (١/٤٤٠) حديث (١٧٠٧)، من هذا الطريق، و اخرج الطبراني في (الصغير) (١/٦٥) عن ام سلمة من حديث شهر بن حوشب عنها بلفظ: (دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس على منامة لنا فجاء ته فاطمة رضى الله عنها بى، وضعته، فقال: ادى لى حسنا و حسينا ـــ الحديث.

3706- اخرجه البخاري (٥/٣٦١): كتاب الصلح. باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن على رضى الله عنهما: (ابنى هذا سعيد، ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين)، حديث (٢٧٠٤)، و اطرافه فى (٣٦٢٩ - ٣٧٤٦ - ٧١٠٩)، و ابوداؤد (٢/٦٢٧): كتاب السنة: باب: ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، حديث (٤٦٦٢)، و النسائي (٣/١٠٧): كتاب الجمعة: باب: مخاطبة الامام رعيته و هو على المنبر، و احمد (٥/٣٧ - ٤٤ - ٤٩ - ٥١) و الحميدى (٢/٣٤٨) حديث (٧٩٣) من طريق الحسن عن ابى بكرة الثقفى فذكره، و اخرجه احمد (٥/٤٧) قال: حدثنا عبد الرزاق، قال اخبرنا معمر، قال: اخبر نى من سمع الحسن يحدث عن ابى بكرة، فذكره.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا (یعنی امام حسن) سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔

3707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) فَنَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اور اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ آئے ابھی (دونوں بچے تھے) انہوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھیں یہ چلتے تھے' تو چلتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

جب میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا' یہ دونوں آتے ہیں اور چلتے ہوئے گر جاتے ہیں' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' تو میں نے اپنی گفتگو روک کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

3707۔ اخرجه ابوداؤد (٣٥٨/١): كتاب الصلاة باب: الامام يقطع الخطبة للامر يحدث، حديث (١١٠٩)، و النسائي (١٠٨/٣): كتاب الجمعة: باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة و قطعه كلامه، ورجوعه اليه يوم الجمعة، (١٩٢/٣): كتاب صلاة العيدين: باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، و ابن ماجه (١١٩٠/٢): كتاب اللباس: باب: لبس الاحمر للرجال، حديث (٣٦٠٠) من طريق حسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه ، فذكره.

3708۔ اخرجه ابن ماجه (٥١/١): المقدمة، حديث (١٤٤)، و احمد (١٧٢/٤)، من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن ابي راشد، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ

◆◆ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت رکھے، جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔ حسین (میرا) نواسہ ہے۔ (یعنی مجھے اس پر فخر ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن عثمان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

3709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: قَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ

◆◆ حضرت ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر (رضی اللہ عنہما) سے بھی روایت منقول ہے۔

3711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ لَّهُ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا

3709۔ اخرجه البخاری (۱۱۹/۸): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسين رضی الله عنهما، حديث (۳۷۵۲)، و احمد (۱۶٤/۳ - ۱۹۹) و عبد بن حميد ص (۳۵۱) حديث (۱۱٦۰) من طريق معمر عن الزهری عن انس، فذكره.

رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا۔ اس کے پاس امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا۔ اس نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے ان کی ناک کو کریدا اور بولا: میں نے ایسا خوبصورت شخص نہیں دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ سینے سے لے کر سر تک اور حسین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس کے نچلے حصے کے اعتبار سے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَصْحَابِهِ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَائَتْ قَدْ جَائَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَائَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَائَتْ قَدْ جَائَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لایا گیا اور اسے رحبہ میں مسجد میں رکھا گیا' تو میں بھی وہاں آیا' تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: وہ آ گیا وہ آ گیا' وہاں ایک سانپ تھا جو آیا۔ وہ سانپ سروں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں کے اندر گھس گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہرا پھر نکلا اور چلا گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ پھر

3712- اخرجه احمد (۱/۹۹ - ۱۰۸) من طريق اسرائيل، عن ابى اسحاق، عن هانئ بن هانئ عن علی فذكره.

3713- انفرد به الترمذی من اصحاب الكتب الستة. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳/۳۱۷، ۳۱۸) حديث (۱۹۱٤۰)، عن عمارة بن عمير التيمی الكوفی.

لوگ بولے: وہ آگیا' وہ آگیا' سانپ نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا میں نے فلاں دن سے ملاقات نہیں کی ہے' تو میری والدہ نے مجھے برا کہنا شروع کیا تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑیں میں ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور دریافت کیا: کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت کرے! (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: آج ایک فرشتہ نازل ہوا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دی ہے: فاطمہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے' "غریب" ہے۔ ہم اس کو صرف اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

3714۔ اخرجه احمد (٣٩١/٥ - ٤٠٤)، و النسائي في فضائل الصحابة (١٩٣ - ٢٦٠)، و ابن خزيمة (٢٠٦/٢) حديث (١١٩٤) من طريق اسرائيل بن يونس، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن عمرو، عن زر بن حبيش عن حذيفة بن اليمان، فذكره.

عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور دعا کی۔

''اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں' تو بھی ان دونوں سے محبت کر''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْفُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کر رہے تھے۔

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ فضیل بن مرزوق سے منقول حدیث سے زیادہ مستند ہے۔

3717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک

3715- انفردبه الترمذی، من اصحاب الکتب الستة و ذکره المتقی الهندی فی کنز العمال (۱۱۹/۱۲)، حدیث (۳٤۲۸۰)، و عزاه للترمذی، وقال: حسن غریب عن البراء بن عازب.

3716- اخرجه البخاری (۱۱۹/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما، حدیث (۳۷٤۹)، و فی الادب المفرد (۸٦)، و مسلم (۲۷۵/۸ - الابی) کتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم، باب: فضائل الحسن و الحسین، رضی الله عنهما، حدیث (۵۸ - ۲٤۲۲/۵۹)، و احمد (۲۸۳/٤ - ۲۹۲) من طریق شعبة، عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب، فذکره.

3717- انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۱۳۵/۵) حدیث (٦۰۹٦)، من هذا الطریق، و اخرج الطبرانی فی الکبیر (٦۲/۳) نحوه عن ابی البختری عن سلمان فذکره.

صاحب بولے: اے لڑکے! تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار بھی تو خوب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس کے راوی زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 26: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب کا بیان

3718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ الْاَنْمَاطِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن دیکھا۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت''۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

زید بن حسن نامی راوی سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔

3719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ

3718۔ تفرد بهذا الرواية من هذا الطريق الترمذی من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الطبرانی (٦٣/٣)، حديث (٢٦٨٠)، و ذكره الشيخ الالبانی فی (السلسلة الصحيحة) (٣٥٥/٤)، حديث (١٧٦١)، و صححه، و قال: و للحديث شاهد من حديث زيد بن ارقم، اخرجه مسلم (١٢٢/٧، ١٢٣)، و الطحاوی فی (مشكل الآثار) (٣٦٨/٤)، و احمد (٣٦٦/٤، ٣٦٧)، و ابن ابی عاصم فی السنة (١٥٥٠، ١٥٥١)، و الطبرانی فی الكبير رقم (٢٦٨٠).

عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا) فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَّعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰی خَیْرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ وَّاَبِی الْحَمْرَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄◄ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے ہیں' بیان کرتے ہیں: (یہ آیت)

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت! تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک صاف کردے''

یہ آیت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں چادر کے اندر کرلیا حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں کرلیا اور دعا کی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں' تو ان سے ناپاکی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح سے پاک کردے''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو اور بھلائی کی جگہ پر ہو۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◄◄ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا

3720- انفردبه الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (۱۹۲/۳) حدیث (۳۶۵۹)، من هذا الطریق، و اخرجه الحاكم فی المستدرك (۱۴۸/۳)، وقال: صحیح الاسناد علی شرط الشیخین و لم یخرجاه، و وافقه الذهبی من طریق مسلم بن صبیح عن زید بن ارقم.

ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے' تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے' ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی ایک رسی ہے میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔ تم اس بات کا خیال رکھنا! تم میرے بعد ان سے کیا برتاؤ کرتے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيْرِ النَّوَّاءِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ اَوْ نُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کو سات نجیب دوست (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساتھی دیئے گئے ہیں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' میرے بیٹے (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) جعفر، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِیْ بِحُبِّیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس وجہ سے محبت کرو'

3721۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۴۴۷/۷) حدیث (۱۰۲۸۰)، وذکرہ الهندی فی (کنز العمال) (۶۴۰/۱۱)، حدیث (۳۳۱۱۴)، وعزاہ للترمذی، وللحاکم فی المستدرک عن علی۔

3722۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۱۸۴/۵) حدیث (۶۲۹۱)، و اخرجه الحاکم فی المستدرک (۱۵۰/۳)، وقال: صحیح الاسناد و لم یخرجاہ، من طریق محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس عن ابیه عن ابن عباس۔

کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے' اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت کے ساتھ میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب 27: حضرت معاذ بن جبل' حضرت زید بن ثابت' حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان

3723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَقْرَؤُهُمْ اُبَىٌّ وَّلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَالْمَشْهُوْرُ حَدِيْثُ اَبِىْ قِلَابَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے' اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' اور حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے' اور سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب ہے' اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے قتادہ نامی راوی کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ابوقلابہ نامی راوی نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ابوقلابہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے۔

3724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

3723- انفرد به الترمذي ينظر (تحفة الاشراف) (۳٤٦/۱) حديث (۱۳٤٤)، واخرجه الحاكم في المستدرك (۴۲۲/۳)، وقال: هذا اسناد صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي من طريق ابي قلابة عن انس به.

الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَّاِنَّ اَمِيْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَال سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهٗ نَحْوَهٗ

◆◆ ابوقلابہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس نے میرا نام لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ابی رو پڑے۔

3726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَال سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ

3724۔ اخرجه ابن ماجه (۱/۵۵): المقدمة، حديث (۱۵۴ - ۱۵۵)، و احمد (۳/۱۸۴ - ۲۸۱) من طريق خالد الحذاء، عن ابی قلابة عن انس به۔

3725۔ اخرجه البخاری (۷/۱۵۸): كتاب مناقب الانصار: باب: مناقب ابی بن كعب رضی الله عنه ، حديث (۳۸۰۹)، (۸/۵۹۷): كتاب التفسير، حديث (۴۹۵۹ - ۴۹۶۰ ، ۴۹۶۱)، ومسلم (۳/۱۴۱ - الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها : باب: استحباب قراءة القرآن علی اهل الفضل و الحذاق فيه، و ان كان القاری افضل من المقروء عليه، حديث (۲۴۵ - ۷۹۹/۲۴۶)، و(۸/۲۴۸ - الابی): كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ، باب: من فضائل ابی بن كعب و جماعة من الانصار، رضی الله تعالیٰ عنهم، حديث (۱۲۱ - ۷۹۹/۱۲۲)، و احمد (۳/۱۳۰ - ۱۳۷ - ۱۸۵ - ۲۱۸ - ۲۳۳ - ۲۷۳ - ۲۸۴)، و عبد بن حميد ص (۳۵۹) حديث (۱۱۹۳) من طريق قتادة عن انس رضی الله عنه، فذكره۔

حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ) فَقَرَاَ فِيْهَا اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَاَ عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَّلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

حضرت اُبی بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں' نبی اکرم ﷺ نے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے اس میں یہ بھی فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی دین وہ ہے جو باطل سے ہٹ کر حق پر گامزن ہو اور مسلمان ہو' یہودیت یا عیسائیت نہیں ہے۔ جو شخص جو نیکی کرے گا' اسے ضائع نہیں کیا جائے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی فرمایا:

''ابنِ آدم کے پاس اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری حاصل کرنا چاہے گا' اگر دو ہوں' تو وہ تیسری کا طلبگار ہوگا۔ ابنِ آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

3727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

3726۔ اخرجه احمد (۱۳۱/۵)، و عبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۱۳۲/۵) من طريق شعبة عن عاصم بن بهدلة، عن زز، فذكره.

3727۔ اخرجه البخاري (۱۵۹/۷): كتاب مناقب الانصار باب: مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث (۳۸۱۰)، و (۶۶۴/۸): كتاب فضائل الصحابة: باب: القراء ة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۵۰۰۳)، و مسلم (۳۴۵/۸ - الابي) كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل ابي بن كعب و جماعة من الانصار، رضي الله عنهم، حديث (۱۱۹ - ۲۴۶۵/۱۲۰)، واحمد (۲۳۳/۳ - ۲۷۷) من طريق قتادة عن انس بن مالك، فذكره.

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار لوگوں نے قرآن مجید جمع کیا تھا یہ انصاری تھے۔ یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت ابوزید کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے ایک چچا ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اچھے آدمی ہیں عمر اچھے ہیں ابوعبیدہ اچھے ہیں اسید بن حضیر اچھا آدمی ہے' ثابت بن قیس اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف سہیل نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3729 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

متن حدیث: قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا فَقَالَ فَاِنِّيْ

3728- اخرجه احمد (٤١٩/٢)، و البخارى فى الادب المفرد (٣٣٧)، من طريق سهيل بن ابى صالح، عن ابيه ، عن ابى هريرة، فذكره

3729- اخرجه البخارى (١١٧/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب ابى عبيدة بن الجراح رضى الله عنه ، حديث (٣٧٤٥)، و (٦٩٥/٧): كتاب المغازى: باب: قصة اهل نجران ، حديث (٤٣٨٠ - ٤٣٨١)، (٢٤٥/١٣): كتاب اخبار الاحاد، باب: ما جاء فى اجازة خبر الواحد، حديث (٧٢٥٤)، و مسلم (٢٦٤/٨ - الابى) كتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم، باب: فضائل ابى عبيدة بن الجراح، رضى الله تعالىٰ عنهم ، حديث (٥٥/ ٢٤٢٠) و ابن ماجه (٤٨/١): المقدمة، حديث (١٣٥)، و احمد (٣٨٥/٥ - ٣٩٨ - ٤٠٠ - ٤٠١)، من طريق ابى اسحاق عن صلة بن زفر، عن حذيفة بن اليمان ، فذكره

سَابعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قَلْبُ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیج دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا' جو واقعی امین ہوگا لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھجوادیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواسحق نامی راوی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' اور اسے صلہ کے حوالے سے' روایت کرتے تھے' تو یہ کہا کرتے تھے: میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حذیفہ کہتے ہیں: صلہ بن زفر کا دل سونے کا ہے۔

3730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَىُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: عمر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: پھر ابوعبیدہ بن الجراح تھے۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ تو وہ خاموش رہیں۔

3731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابوبکر اچھا آدمی ہے۔ عمر اچھا آدمی ہے ابوعبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور ہم اسے صرف سہیل نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 28: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ رَبِيعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے علی' عمار اور سلمان

یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف حسن بن صالح نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 29: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عَمَّارٌ يَّسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمار بن یاسر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اندر آنے کے لئے کہو! پاک شخصیت اور پاک خصلت والے شخص کو خوش آمدید۔

3732- انفرد به الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (١٦٦/١) حديث (٥٣٢)، و ذكره السيوطي في (جمع الجوامع)، حديث (٩٤٣ - ٥٤٢٩)، و عزاه للترمذي، و ابي يعلى، و الحاكم و للطبراني عن انس.

3733- اخرجه ابن ماجه (٥٢/١): المقدمة، حديث (١٤٦)، و البخاري في الادب المفرد (١٠٣١) و احمد (٩٩/١ - ١٢٣ - ١٢٥ - ١٣٠ - ١٣٧) من طريق ابي اسحاق، عن هاني، عن علي بن ابي طالب، فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ كُوفِيٌّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ

توضیحِ راوی: وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار کو جب بھی دو معاملات کے بارے میں اختیار دیا گیا' تو اس نے اس کو اختیار کیا جو زیادہ بہتر والا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف عبدالعزیز نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جو کوفہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔

ان سے کئی لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کے ایک صاحبزادے بھی ہیں' جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے یہ ثقہ ہیں ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

3735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَاَشَارَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد دو لوگوں کی پیروی کرنا! نبی اکرم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی

3734۔ اخرجه ابن ماجه (۵۲/۱): المقدمة، حديث (۱۴۸)، و احمد (۱۱۳/۶) من طريق حبيب بن ابي ثابت عن عطاء بن يسار، عن عائشة، فذكرته

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: (آپ نے یہ بھی فرمایا) اور عمار کے طریقے کی پیروی کرنا اور ابن مسعود تمہیں جو بات بتائے اس کی تصدیق کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس حدیث کو سفیان ثوری کے حوالے سے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے ہلال کے حوالے سے ربعی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سالم مرادی کوفی نے اس روایت کو عمرو بن ہرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الْيَسَرِ وَحُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اے عمار! یہ بات جان لو! تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ عبداللہ بن عمرو حضرت ابو یسر اور حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور "غریب" ہے جو علاء بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 30: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ ابْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ

3736- انفردبه الترمذی. ینظر (تحفة الاشراف) (۱۰/۲۳۵) حدیث (۱۴۰۸۱)، و ذکره الشیخ الالبانی فی (السلسلة الصحیحة) (۲/۳۳۵)، حدیث (۷۱۰)، و عزاه للترمذی، وقال: و اسناد صحیح علی شرط مسلم، وقد اخرجه فی (صحیحه) عن ابی سعید

3737- اخرجه ابن ماجه (۱/۵۵): المقدمة حدیث (۱۵۶)، و احمد: (۲/۱۶۳ - ۱۷۵ - ۲۲۳) من طریق الاعمش، عن عثمان بن عمیر ابی الیقظان، عن ابی حرب بن الاسود الدیلی عن عبد اللّٰه بن عمرو، فذکره.

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ابوذر سے زیادہ سچے کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اُسے اٹھایا نہیں ہے۔ (یعنی ابوذر دنیا کے سب سے سچے آدمی ہیں)

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

3738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسٰی ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَّمْشِیْ فِی الْاَرْضِ بِزُهْدِ عِيْسٰی ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر غفاری سے زیادہ، زبان کے حوالے سے، سچے اور وعدہ کو پورا کرنے والے کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اسے اٹھایا نہیں، یہ عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رشک کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم انہیں یہ بات بتا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم اسے بتا دو۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر زمین پر عیسیٰ بن مریم کے زُہد کی طرح رہتا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 31: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ

3738- انفردبه الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (١٨٣/٩) حديث (١١٩٧٦)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣٤٢/٣)، و قال صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه.

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ فِيَّ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ) وَنَزَلَتْ فِيَّ (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَآئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ عَنْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

◆◆ عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام ان کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا' آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں مجھ سے دور کر دیں آپ کا باہر ہونا میرے لئے آپ کے اندر ہونے سے بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکل کر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: اے لوگو! میرا نام زمانہ جاہلیت میں فلاں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا اور اللہ کی کتاب کی یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے گواہ نے اس کی مانند گواہی دی' وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کو اختیار کیا اور بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

یہ آیت (بھی میرے بارے میں) نازل ہوئی:

''تم فرما دو! گواہ ہونے کے اعتبار سے تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے''۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تلوار تم لوگوں سے میان میں ہے' اور فرشتے تمہارے ساتھ اس شہر میں رہ رہے ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا تم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کہیں تم انہیں قتل نہ کر دینا اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو تمہارے ساتھ رہنے والے فرشتے الگ ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی میان میں موجود تلوار باہر نکل آئے گی اور پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی۔

لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان کو بھی قتل کر دو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبدالملک بن عمیر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: محمد بن عبداللہ نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

3740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِى اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُونِىْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِىْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِى الْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ یزید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا' تو ان سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں کوئی وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا: مجھے بیٹھا دو! پھر ارشاد فرمایا: علم اور ایمان اپنی جگہ پر موجود ہیں' جو ان دونوں کو تلاش کرے گا' وہ ان دونوں کو پا لے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور بولے) تم علم کو چار آدمیوں کے پاس تلاش کرو ابودرداء عویمر کے پاس' سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس جو پہلے یہودی تھے' پھر مسلمان ہو گئے' چونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دس جنتی آدمیوں میں سے دسواں ہے اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 32: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ

3740- اخرجه احمد (٥/٢٤٢) من طريق قتيبة بن سعيد، قال حدثنا ليث بن سعد، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، عن ابى ادريس الخولاني، عن يزيد بن عمرة، عن معاذ بن بن جبل، فذكره.

3741- انفردبه الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (٧٣/٧) حديث (٩٣٥٢)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٧٦/٣) من طريق ابى الزعراء عن ابن مسعود، وقال الذهبي، سنده واه

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ اَصْحَابِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْىِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

توضیح راوی: وَّيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ وَّاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ اَخِىْ اَبِى الْاَحْوَصِ صَاحِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد میرے ساتھیوں میں سے ابوبکر وعمر کی اقتداء کرو! عمار کی ہدایت کی پیروی کرو اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھام لو۔ (یعنی ان کے طریقے پر عمل کرو)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے اعتبار سے ہم اسے یحیٰ بن سلمہ بن کہیل نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یحیٰ بن سلمہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس روایت کے ایک راوی ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے' جس ابوزعراء کے حوالے سے' شعبہ' ثوری اور ابن عیینہ نے احادیث نقل کی ہیں ان کا نام عمرو ہے' اور وہ ابواحوص کے بھتیجے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

3742 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِىْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نُرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) آئے کافی عرصے تک ہم یہی سمجھتے رہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل

3742- اخرجه البخارى (١٢٩/٧): كتاب فضائل الصحابة باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، حديث (٣٧٦٣)، و (٦٩٩/٧): كتاب المغازى: باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، حديث (٤٣٨٤)، و مسلم (٣٣٨/٨ - الابى): كتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم، حديث (١١٠ - ١١١/٢٤٦٠)، و احمد (٤٠١/٤) من طريق ابى اسحاق، عن الاسود بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود، فذكره.

بیت میں سے ایک صاحب ہیں' کیونکہ ہم انہیں اوران کی والدہ کوبکثرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آتے جاتے دیکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کوابوسفیان ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَنْ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَّدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَّدَلًّا وَّسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِیْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے کہا: آپ ہمیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جوعادت واطواراورطورطریقوں میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہو' تاکہ ہم اس طریقے کو حاصل کریں اوران سے احادیث کوسنیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طورطریقوں اورعادات واطوار میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں' یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے گھریلو معاملات کے بارے میں بھی واقف ہیں' جن کا ہمیں علم نہیں ہے' اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُم عبد کے صاحبزادے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ان سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا صَاعِدٌ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنْهُمْ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورہ لئے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں کا امیر مقرر کر دیتا۔

اس روایت کو ہم صرف حارث نامی راوی کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3743۔ اخرجه البخاری (۱۲۹/۷) كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، حدیث (۳۷۶۲)، و احمد (۳۸۹/۵ ـ ۳۹۵ ـ ۴۰۱ ـ ۴۰۲)، من طریق ابی اسحاق، عن عبد الرحمن بن یزید، عن حذیفة بن الیمان، فذكره۔

3744۔ اخرجه ابن ماجه (۴۹/۱): المقدمة، حدیث (۱۳۷)، و احمد (۷۶/۱ ـ ۹۵ ـ ۱۰۷ ـ ۱۰۸) من طریق ابی اسحاق، عن الحارث، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه، فذكره۔

3745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَّاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو امیر مقرر کرتا۔

3746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: قرآن چارلوگوں سے سیکھو ابن مسعود' اُبی بن کعب' معاذ بن جبل اور ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام سالم۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِىْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّىْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِىْ فَقَالَ لِىْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُّجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ

قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْفُرْقَانُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ اِنَّمَا نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ

3746- اخرجه البخاری (۱۲۷/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سالم مولى ابى حذيفة رضى الله عنه، حديث (۳۷۵۸)، (۱۲۸/۷)، باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، حديث (۳۸۶۰)، (۱۵۸/۷): باب: مناقب ابى بن كعب رضى الله عنه، حديث (۳۸۰۸)، و (۶۶۳/۸) كتاب فضائل القرآن: باب: القراء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم حديث (۴۹۹۹)، و مسلم (۳۴۲/۸- الابى): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم باب: من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضى الله تعالىٰ عنهم، حديث (۱۱۶- ۱۱۷- ۲۴۶۴/۱۱۸)، واحمد (۱۶۳/۲- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۵) من طريق مسروق عن عبد الله بن عمرو، فذكره

◆◆ حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ کسی نیک ساتھی کا ساتھ مجھے نصیب کر دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دیا میں ان کے پاس بیٹھا میں نے ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی نیک ساتھی کا ساتھ نصیب کرے تو مجھے آپ کا ساتھ مل گیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے میں بھلائی کو تلاش کرنے کے لئے اور اس کی طلب میں آیا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ موجود نہیں؟ جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی آپ کے نعلین شریفین اٹھایا کرتے تھے کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دار ہیں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے محفوظ قرار دیا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو دو کتابوں (پر ایمان رکھنے والے ہیں) قتادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ (کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی ہوئے تھے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

خیثمہ نامی راوی یہ خیثمہ بن عبد الرحمٰن بن سبرہ ہیں تاہم ان کی نسبت ان کے دادا کی طرح کی جاتی ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 33: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

مَتن حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحٰقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر اپنا نائب مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تمہیں عذاب دیا جائے گا لیکن حذیفہ جو تمہیں بات بتائے تم اس کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ تمہارے سامنے جو قرأت کر کے سنائے تم اس کے مطابق پڑھنا۔

3748- انفردبه الترمذی. ينظر (تحفة الاشراف) (۳۰/۳) حديث (۳۳۲۲)، و ذكره المتقى الهندى فى الكنز (۶۳۰/۱۱) حديث (۳۳۰۷۳)، و عزاه للطبرانى و الترمذی، و الحاكم عن حذيفة

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے دریافت کیا' لوگ یہ کہتے ہیں: یہ ابووائل کے حوالے سے منقول ہے' تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! یہ زاذان کے حوالے سے' منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور یہ شریک سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 34: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّي

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ کو تین ہزار پانچ سو (درہم/ دینار) دیے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار مقرر کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے پہلے کسی غزوے میں شرکت نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے' اور اسامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب تھے اس لئے میں نے اپنی محبوب شخصیت کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3750 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ (اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ)

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

3749۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۹/۸) حدیث (۱۰٤۰۱)، عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب موقوفاً۔

3750۔ اخرجه البخاری (۳۷۷/۸) کتاب التفسیر: باب: ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله رقم (٤۷۸۲)، و مسلم (۱۸۸٤/٤) کتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زید بن حارثة، و اسامة بن زید، رضی الله عنهما، رقم (۶۲، ۲٤۲۵/۶۲)۔

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم ان لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ مطابق ہے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3751 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُو زَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِیْ اَخِیْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِیْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ

حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو حضرت زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے نہیں روکوں گا' زید نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں کسی اور کو اختیار نہیں کروں گا (حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف ابن رومی نامی راوی کے حوالے سے' علی بن مسہر کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ

3751- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، سوى ينظر (تحفة الاشراف) (۲/۴۰۷) رقم (۳۱۸۲)، و ذكره صاحب (المشكاة) (۱۰/۵۴۴، مرقاة) حديث (۶۱۷۴).

3752- اخرجه مسلم (۴/۱۴۸۴) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زيد بن حارثة، و اسامة بن زيد رضى الله عنهما، رقم (۲۴۲۶/۶۳ - ۲۴۲۶/۶۴).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان کا امیر مقرر کیا لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں شبہات کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی امارات کے بارے میں شبہات کا اظہار کر رہے ہو' تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کے بارے میں بھی اس طرح کے خیالات پیش کر چکے ہو' اللہ کی قسم! وہ (زید بن حارثہ) امارات کے لائق تھا۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ (اسامہ بن زید) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 35: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ محمد بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی' تو میں بھی واپس آ گیا لوگ بھی مدینہ منورہ آ گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ کی زبان خاموش ہو چکی تھی آپ کوئی کلام نہیں کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ میرے اوپر رکھے اور پھر ان دونوں کو بلند کیا تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعائے خیر فرما رہے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

3753۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة عن اسامة بن زيد عن ابيه ، ينظر (تحفة الاشراف) (۱/ ۶۰) رقم (۱۲۲)۔

متنِ حدیث: قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ چھوڑ دیں! میں اس کی ناک صاف کر دیتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم اس سے محبت کرو' کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَآءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ فَاْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ لِاَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا اے اسامہ! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اندر آنے کی اجازت لو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں تم ان دونوں کو اجازت دو' یہ دونوں حضرات اندر آ گئے' ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں' تاکہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: فاطمہ بنت محمد۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس آپ کی اولاد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں میرے

3754- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۰۳/۱۲) رقم (۱۷۸۷۵) و ذكره صاحب (مشكاة المصابيح) (۵۴۵/۱۰)، حديث (۶۱۷۶) كما في المرقاة

3755- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۶۰/۱) رقم (۱۲۳) و ذكره صاحب المشكاة (۵۴۶/۱۰، ۵۴۷ - مرقاة)، حديث (۶۱۷۷).

نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے اور میں نے بھی انعام کیا ہے اور وہ اسامہ بن زید ہے ان دونوں حضرات نے عرض کی: پھر کون ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر علی ابن ابوطالب ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کو ان میں سب سے آخر میں رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ آپ سے پہلے علی نے ہجرت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

شعبہ نے عمر بن ابوسلمہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 36: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ قیس بن ابوحازم حضرت جریر بن عبداللہ کا بیان یہ نقل کرتے ہیں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے (اپنے پاس آنے سے) نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3756۔ اخرجه البخاري (۱۸۷/٦): كتاب الجهاد: باب: من لا يثبت على الخيل رقم (۳۰۳۵)، و اطرافه من (۳۸۲۲ ۔ ٦۰۹۰)، و مسلم (۱۹۲۵/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه رقم (۱۳٤، ۱۳۵/۲٤۷۵)، و ابن ماجه (٥٦/۱) المقدمة: باب: فضل جرير بن عبد الله رضي الله عنه رقم (۱٥۹)، و احمد (۳٥۸/٤ ۔ ۳٥۹)، و الحميدي (۳٥۰/۲) رقم (۸۰۰).

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 37: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَبِیْ جَهْضَمٍ سَمَاعًا مِّنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اسنادِ دیگر: وَّقَدْ رَوٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ جَهْضَمٍ اسْمُهٗ مُوْسٰى بْنُ سَالِمٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے دوبار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار ان کے لئے دعائے خیر کی ہے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

ابوجہضم نامی راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا' انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبیداللہ سے احادیث روایت کی ہیں' اور اس راوی کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

3759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِی اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَّقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ دعائے خیر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ ایسا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے جو عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

عکرمہ نامی راوی نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3758- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٥/٢٥١) رقم (٦٥٠٢)، و ذكره نحوه الهيثمى فى (مجمع الزوائد) (٩/٢٧٩)، و عزاه للطبرانى، و فيه ضعف.

3759- اخرجه النسائى فى الكبرى (٥/٥٢) كتاب المناقب: باب: عبد الله بن العباس بن المطلب حبر الامة و عالمها و ترجمان القرآن رضى الله عنه رقم (٨١٧٨/٢).

3760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَمَّنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے کے ساتھ لگایا اور دعا کی۔

''اے اللہ! اسے حکمت (دانائی) کا علم عطا کر''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 38: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّمَا فِی يَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيْرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے' اور میں اس کے ذریعے جنت میں جس طرف بھی اشارہ کرتا ہوں' وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی ایک نیک آدمی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عبداللہ ایک نیک آدمی ہے۔

میرے حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 39: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ

3760۔ اخرجه البخاری (۱۲٦/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: ذكره ابن عباس رضی الله عنهما، رقم (۳۷۵٦)، و ابن ماجه (۵۸/۱۰) المقدمة: باب: فضل ابن عباس رقم (۱٦٦)، و احمد (۲۱٤/۱ ۔ ۲٦۹ ۔ ۳۰۹)۔

3761۔ اخرجه البخاری (٤۸/۳) كتاب التهجد: باب: فضل من تعار من الليل رقم (۱۱۵٦)، (٤۲۱/۱۲): كتاب التعبير: باب: الاستبرق و دخول الجنة فی المنام، رق، (۷۰۱۵ ۔ ۷۰۱٦)، و مسلم (۱۹۲۷/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عبد الله بن عمر رضی الله عنهما، رقم (۲٤۷۸/۱۳۹)، و احمد (۵/۲ ۔ ۱۲)۔

ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ بِیَدِہٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ جلتا دیکھا' تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میرا خیال ہے: اسماء نے بچے کو جنم دیا ہے تم لوگ اس کا کوئی نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپ نے کھجور کے ذریعے اسے گھٹی دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

باب 40: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ

متن حدیث: قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَہٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنَیْسٌ قَالَ فَدَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْھُنَّ اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گزرے میری والدہ سیّدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی آواز سنی اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' یارسول اللہ ﷺ! یہ چھوٹا انس (آپ اس کے بارے میں دعا کیجئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں تین دعائیں کی تھیں' ان میں سے دو کا اثر میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور مجھے امید ہے: تیسری آخرت میں مل جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ

3762۔ لم یخرجہ من اصحاب الکتب الستۃ سوی الترمذی۔ ینظر (تحفۃ الاشراف) (۱۱/۱۱) رقم (۱۶۲۴۳)، و ذکرہ صاحب المشکاۃ (۶۱۱/۱۰) مرقاۃ حدیث (۶۲۴۳)۔

3763۔ اخرجہ مسلم (۱۹۲۹/۴) کتاب فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل انس رضی اللہ عنہ رقم (۲۴۸۱/۱۴۴)۔

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس بن مالک آپ کا خادم ہے آپ اللہ سے اس کے لئے دعائے خیر کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے گا اس میں اس کے لئے برکت رکھ دے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ

متنِ حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ اَحَادِيْثَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبزی کے حوالے سے' میری کنیت رکھی تھی کیونکہ میں اسے توڑا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو جابر جعفی نامی راوی کے حوالے سے' ابونصر سے منقول ہے۔

ابونصر نامی راوی یہ خیثمہ بن ابوخیثمہ بصری ہیں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' چند روایات نقل کی ہیں۔

3766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَّا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ وَاَخَذَهُ جِبْرِيْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ

3764۔ اخرجه البخاري (۱۱/۱۴۰) كتاب الدعوات: باب: قول الله تبارك و تعالیٰ (و صل عليهم) و من خص اخاه بالدعاء دون نفسه رقم (۶۳۳۴)، (۱۱/۱۸۶): كتاب الدعوات: باب: الدعاء بكثرة المال و الولد مع البركة رقم (۶۳۷۸ ـ ۶۳۷۹)، و مسلم ((۴/۱۹۲۸): كتاب فضائل الصحابة باب: من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه رقم (۱۴۱، ۱۴۱/۲۴۸۰)۔

3765۔ اخرجه احمد (۳/۱۳۰ ـ ۲۳۲) عن ابي نصر عن انس بن مالك فذكره۔

◆◆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ مستند کسی شخص سے علم حاصل نہیں کرسکو گے کیونکہ میں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل سے حاصل کیا ہے' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہے' تاہم اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔

3767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ''دو، کان والے'' کہہ کر بلاتے تھے۔

ابواسامہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذاق کے طور پر یہ فرمایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

3768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَّحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ كَانَ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَبُوْ خَلْدَةَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّرَوٰى عَنْهُ

◆◆ ابوخلدہ کہتے ہیں: میں ابوالعالیہ سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے دعائے خیر کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دومرتبہ پھل لگا کرتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا جس میں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3767- اخرجه ابوداؤد (۷۱۹/۲) كتاب الادب: باب: ما جاء في المزاح رقم (۵۰۰۲).

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے' اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' اوران سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 41: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِی الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلٰى قَلْبِیْ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهُ حَدِيْثًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اپنی چادر پھیلا دی پھر آپ نے اسے پکڑا اور اسے اکٹھا کر کے میرے دل پہ رکھ دیا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِیْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر میں ان کو یاد نہیں رکھ سکتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی چادر بچھاؤ! میں نے اپنی چادر بچھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث بیان کی' تو میں ان میں سے کوئی بھی حدیث نہیں بھولا' جو بھی آپ نے بیان کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3769۔ لم یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ینظر (التحفة) (۱۰/۴۳۶) رقم (۱۴۸۸۵) و ذكره الهيثمی فی (مجمع الزوائد) (۹/۳۶۵)، و عزاه للطبرانی فی (الاوسط) و اشار لضعفه من قبل الجمهور لضعف عبد الله بن عبد العزيز الليثی، ووثقه سعيد بن منصور، وقال: وبقية رجاله ثقات.

3770۔ اخرجه البخاری (۶/۷۳۲): كتاب المناقب باب: ۲۸ رقم (۳۶۴۸).

3771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ولید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ ہم سب کے مقابلے میں زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور سب سے زیادہ احادیث کے حافظ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

3772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِیَّ يَعْنِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ فَلَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَذَاكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِيْنًا لَا شَیْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَّغِنًى وَكُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ فَلَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ مالک بن ابو عامر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے پاس آئے اور بولے: اے ابومحمد! آپ نے اس یمنی شخص کو دیکھا ہے؟ ان صاحب کی مراد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے کیا وہ آپ سب حضرات کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا زیادہ علم رکھتا ہے؟ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو ہم نے آپ حضرات سے نہیں سنی ہیں یا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمائی ہیں؟ تو حضرت طلحہ نے جواب دیا: ایسا ہوسکتا

3771۔ لم یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، عن ابن عمر موقوفاً. ینظر (تحفة الاشراف) (٦/٢٥٨)، رقم (٨٥٥٧).

3772۔ لم یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، عن مالك بن ابی عامر عن طلحة بن عبید الله موقوفاً. ینظر (تحفة الاشراف) (٤/٢١٩)، رقم (٥٠١٠).

ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ احادیث سنی ہوں جو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: وہ ایک غریب آدمی تھے۔ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے مہمان تھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے جبکہ ہم گھربار والے تھے خوشحال تھے ہم صبح شام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ باتیں سنی ہوں گی جو ہم نے نہیں سنی ہیں اور تم کسی بھی نیک شخص کو ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات کرے جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اس کو محمد بن اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3773 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهٗ رُفَيْعٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: دوس سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دوس میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس میں بھلائی موجود ہوگی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے۔ابو عالیہ کا نام رفیع ہے۔

3774 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ

3773- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف)(٤٤٩/٩) رقم (١٢٨٩٤)، و ذكره صاحب (المشكاة) (٣٤٥/١٠ - مرقاة) حديث (٥٩٩٤).

3774- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف)(٤٤٩/٩) رقم (١٢٨٩٣)، و ذكره صاحب (المشكاة) (٢٦٩/١٠، ٢٧٠ - مرقاة) حديث (٥٩٣٣).

اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ کھجوریں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ ان میں برکت آ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور پھر آپ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں پکڑلو اور انہیں اپنے تھیلے میں ڈال لو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس تھیلے میں ڈال لو! جب کبھی تم نے اس میں سے کچھ لینا ہو' تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کرنا اور نکال لینا لیکن تم اسے بکھیرنا نہیں راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اس تھیلے میں سے اتنی' اتنی وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں دی ہم خود اس میں سے کھایا کرتے تھے' اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے' اور یہ کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے' تو وہ گر گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِىُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِأَبِىْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرَقُ مِنِّىْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّىْ لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِىْ وَكَانَتْ لِىْ هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِىْ شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِىْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِىْ أَبَا هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کی کنیت ''ابوہریرہ'' کیوں رکھی گئی۔ انہوں نے جواب دیا: کیا تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ سے ڈرتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک بلی کا بچہ تھا میں اسے رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دن کے وقت اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا' تو لوگوں نے میری کنیت' ابوہریرہ رکھ دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ

3775- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۰/ ۱۳۴) رقم (۱۳۵۶۰) عن عبد الله بن رافع عن ابى هريرة موقوفاً.

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ یَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا اور کوئی بھی نہیں ہے، صرف حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) ہیں اس کی وجہ بھی یہ ہے: وہ (احادیث) نوٹ کیا کرتے تھے اور میں نوٹ نہیں کرتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 42: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ! اسے ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنادے، اور اس کے ذریعے (لوگوں) کو ہدایت دے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

3778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَّوَلَّى مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَّا تَذْكُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ یُضَعَّفُ

3776- اخرجه البخاري (۱/ ۲٤۹) كتاب العلم : باب : كتابة العلم برقم (۱۱۳)۔

3777- اخرجه احمد (٤/ ۲۱٦) عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن ابي عميرة

۳۸٥۲ - لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۸/ ۲۰٥) رقم (۱۰۸۹۲) عن عمير بن سعيد

◆◆ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکمرانی سے معزول کیا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا لوگوں نے کہا: انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا ہے' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا ہے' تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: معاویہ کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔

''اے اللہ اس کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' عمرو بن واقد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 43: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ ابْنِ هَاعَانَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے' اور عمرو بن عاص مومن ہوئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے ابن لعیعہ کے حوالے سے' مشرح بن ہاعان سے منقول جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

3780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ

توضیحِ راوی: وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَّابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ

◆◆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' عمرو بن

3779- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٣٢٢/٧) رقم (٩٩٦٧)، واخرجه احمد (١٥٥/٤) عن عقبة بن عامر.

3780- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢١٤/٤) رقم (٥٠٠١) و اخرجه احمد (١٦١/١) عن طلحة بن عبيد الله.

العاص قریش کے صالح لوگوں میں سے ایک ہیں۔
اس حدیث کو ہم صرف نافع نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ راوی ہیں۔
اس روایت کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 44: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سَمَاعًا مِّنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑاؤ کیا لوگ گزرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: فلاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا اچھا بندہ ہے آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں بندہ ہے آپ نے فرمایا: اللہ کا برا بندہ ہے، یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: خالد بن ولید ہیں۔ آپ نے فرمایا: خالد بن ولید' اللہ کا اچھا بندہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔
ہمارے نزدیک زید بن اسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔
یہ روایت میرے نزدیک "مرسل" ہے۔
اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 45: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٩/ ٤٥٤) رقم (١٢٩٠٧)، و اخرجه احمد (٢/ ٣٦٠) من طريق الحارث بن كنانة عن ابي هريرة.

3782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ
متن حدیث: قَالَ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا
فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا پیش کیا گیا لوگوں کو وہ بہت پسند آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
متن حدیث: وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمُ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ
فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّرُمَيْثَةَ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

اس (یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے) پروردگار کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
متن حدیث: قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِىْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا' تو منافقین بولے ان کا

3782- اخرجه البخاري (١٥٣/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه رقم (٣٨٠٢)، و مسلم (١٩١٦/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٨/١٢٦).

3783- اخرجه مسلم (١٩١٥/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٦/١٢٣).

3784- اخرجه مسلم (١٩١٦/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: ومن فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٧/١٢٥).

جنازہ کتنا ہلکا ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے' کیونکہ انہوں نے بنوقریظہ کے بارے میں (مخالفانہ) فیصلہ دیا تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں نے اس کو اٹھایا ہوا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ فِیْ مَنَاقِبِ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 46: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3785 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِیْرِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ یَعْنِیْ مِمَّا یَلِیْ مِنْ اُمُوْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْاَنْصَارِیِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ قَوْلَ الْاَنْصَارِیِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ سے وہی تعلق تھا جو کوتوال کا امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

انصاری نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے امور کے نگران تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف انصاری کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

محمد بن یحییٰ نے اس روایت کو انصاری کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں انصاری کا قول نقل نہیں کیا۔

بَاب مَنَاقِبِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 47: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِرَاکِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

3785- اخرجه البخاری (۱۴۳/۱۳) کتاب الاحکام : باب: الحاکم یحکم بالقتل علی من وجب علیه دون الامام الذی فوقه رقم (۷۱۵۵).

3786- اخرجه البخاری (۱۲۷/۱۰): کتاب المرضی: باب: عیادة المریض راکبا وما شیا ردفا علی الحمار، (۱۴م (۵۶۶۴)، و ابوداؤد (۲۰۲/۲): کتاب الجنائز: باب: المشی فی العیادة رقم (۳۰۹۶).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (پیدل) تشریف لائے آپ کسی خچریا کسی ترکی گھوڑے پر سوار نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: قَالَ اسْتَغْفَرَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ مَا رُوِىَ عَنْ جَابِرٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حدیثِ دیگر: اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِىْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَّوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَّعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَّيَرْحَمُهٗ بِسَبَبِ ذٰلِكَ

هٰكَذَا رُوِىَ فِىْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اونٹ والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اونٹ والی رات سے مراد وہ روایت ہے' جو دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنے کی شرط عائد کی حضرت جابر بیان کرتے ہیں: جس رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ فروخت کیا آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے انہوں نے کئی بیٹیاں چھوڑی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کے نگران تھے اُن کے خرچ کا بندوبست کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے' اور اس وجہ سے ان پر خاص شفقت کیا کرتے تھے۔

یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

3787- اخرجه النسائي (٦٩/٥): كتاب المناقب: باب: فضل جابر بن عبد الله بن عمرو بن حرام رضي الله عنه رقم (٨٢٤٨)۔

بَاب مَنَاقِبِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 48: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ

متنِ حدیث: قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِى وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گیا اور ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنے اجر کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے' اور وہ اسے چن رہے ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا' تو انہوں نے صرف ایک کپڑا چھوڑا تھا لوگ اس کے ذریعے ان کے سر کو ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' اور جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے سر کو ڈھانپ کو دو' اور اس کے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 49: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَّعَلِىٌّ

3788- اخرجه البخاري (١٧٠/٣) كتاب الجنائز: باب: اذا لم يجد كفناً الا ما يوارى راسه او جسده مع راسه رقم (١٢٧٦)، و اطرافه في (٢٧٩٧ - ٣٩١٣ - ٣٩١٤ - ٤٠٤٧ - ٤٠٨٢ - ٦٤٣٢ - ٦٤٤٨)، و مسلم (٦٤٩/٢): كتاب الجنائز: باب: في كفن الميت رقم (٩٤٠/٤٤ مكرر) و ابوداؤد (١٢٩/٢): كتاب الوصايا: باب: ما جاء في الدليل على ان الكفن من جميع المال رقم (٢٨٧٦)، و النسائي (٣٨/٤): كتاب الجنائز: باب: القميص في الكفن رقم (١٩٠٣).

بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: غبار آلود بالوں' پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں' جن کی طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی' لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھا لیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے' ان لوگوں میں سے ایک براء بن مالک بھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 50: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيرِ اٰلِ دَاوُدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابوموسیٰ! تمہیں آلِ داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

3789- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱/۲۹۰) رقم (۱۱۰۱)، و خرجه الحاكم في المستدرك (۳/۲۹۱، ۲۹۲)، و قال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه من طريق ابن شهاب عن انس.

3790- اخرجه البخاري (۸/۷۱۰): كتاب فضائل القران باب: حسن الصوت بالقراءة للقرآن رقم (۵۰۴۸).

3791- اخرجه البخاري (۱۱/۲۳۳) كتاب الرقاق: باب: ما جاء في الرقاق و ان لا عين الا عين الآخرة، رقم (٦٤١٤)، و مسلم (۳/۱٤۳۱): كتاب الجهاد و السير: باب غزوة الأحزاب و هي الخندق رقم (۱۲٦/۱۸۰٤).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْاَعْرَجُ الزَّاهِدُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◄► حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ خندق کھود رہے تھے ہم مٹی کو منتقل کر رہے تھے آپ ہمارے پاس سے گزرتے تو یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوحازم نامی راوی کا نام سلمہ بن دینار ہے (اور ان کا لقب) اعرج زاہد ہے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا کر''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

باب 51: ان حضرات کے مناقب کا بیان جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے ساتھ رہے

3793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3792- اخرجه البخاري (۲۳۳/۱۱) كتاب الرقاق: باب: ما جاء في الرقاق و ان لا عيش الا عيش الآخرة، رقم (٦٤١٣)، و مسلم (۱٤۳۱/۳): كتاب الجهاد و السير باب: غزوة الاحزاب وهي الخندق رقم (۱۸۰۵/۱۲۷).

3793- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۹۱/۲) رقم (۲۲۸۸)، و ذكره المتقي الهندي في (كنز العمال) (۵۳۱/۱۱)، حديث (۳۲٤۸۰)، و عزاه للترمذي و الضياء عن جابر.

يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي اَوْ رَاٰى مَنْ رَآنِي

قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰهَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس مسلمان کو جہنم نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا اس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہو۔

طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے طلحہ کی زیارت کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: موسیٰ نامی راوی نے مجھ سے کہا: تم نے مجھے دیکھا ہوا ہے' اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے' اور پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے' پھر اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جن کی قسمیں ان کی گواہی سے پہلے ہوں گی اور ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے پہلے ہوں گی (یعنی جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہیاں ہوں گی)

3794- اخرجه البخاري (٣٠٦/٥): كتاب الشهادات : باب : لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد رقم (٢٦٥١) و اطرافه في (٣٦٥١ - ٦٤٢٩ - ٦٦٩٥)، و مسلم (١٩٦٢/٤): كتاب فضائل الصحابة : باب : فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رقم (٢١٠، ٢١١، ٢١١، ٢١٢/٢٥٣٣)، و ابن ماجه (٧٩١/٢)، كتاب الاحكام : باب كراهية الشهادة لمن يستشهد رقم (٢٣٦٢).

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب 52: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان کی فضیلت کا بیان

3795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 53: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو برا کہے

3796 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ يَعْنِيْ نِصْفَ مُدِّهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَكَانَ حَافِظًا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس ذات کی قسم!

3795۔ اخرجه ابوداؤد (٦٢٤/٢): كتاب السنة: باب: في الخلفاء رقم (٤٦٥٣).

3796۔ اخرجه البخاري (٢٥/٧): كتاب فضائل الصحابة، باب: فضل ابي بكر الصديق رضى الله عنه رقم (٣٦٧٣) و مسلم (١٩٦٧/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: تحريم سب الصحابة رضى الله عنهم، رقم (٢٢٢/١ ٢٥٤١)، و ابوداؤد (٦٢٦/٢): كتاب السنة: باب: في النهى عن سب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم (٤٦٥٨).

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم میں سے کوئی ایک شخص ''احد'' پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے' تو بھی ان میں سے کسی ایک کے ایک مد، بلکہ نصف مد (غلہ خیرات کرنے) کے برابر نہیں ہوسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کے نصف سے مراد نصف مد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ سے (ڈرو) اللہ سے (ڈرو) میرے اصحاب کے بارے میں اور تم انہیں میرے بعد ہدف ملامت نہ بنانا کیونکہ جو شخص ان سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا' اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو انہیں اذیت پہنچائے گا گویا اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: عنقریب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی' سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3797- اخرجه احمد (٨٧/٤) عن عبد الرحمن بن زياد عن عبد الله بن مغفل فذكره.

3798- لم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي، ينظر (التحفة) (٢٩٦/٢) رقم (٢٧٠٢) و ذكره الهندي في الكنز (١٠٢/١)، حديث (٤٥٧)، و عزاه للترمذي عن جابر.

3799 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ اَبِى بَلْتَعَةَ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاطب کی شکایت کی' وہ بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب ضرور جہنم میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' وہ جہنم میں نہیں جائے گا' کیونکہ اس نے (غزوہ) بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3800 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِى طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِى يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِدیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِى طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهُوَ اَصَحُّ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے ساتھیوں میں سے جو بھی شخص جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور بن کر زندہ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ نامی راوی نے ابن بریدہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

3801 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3799۔ اخرجه مسلم (١٩٤٢/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر رضى الله عنهم، وقصة حطب بن ابى بلتعة رقم (٢١٩٥/١٦٢)۔

3800۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٨٦/٢)، رقم (١٩٨٣)، وذكره المتقى الهندى فى الكنز (٩٣٠/١١)، حديث (٣٢٤٧٥)، و عزاه للترمذى و للضياء عن بريدة۔

3801۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١٤٠/٦) رقم (٧٩١٣)۔ و ذكره الهندى فى الكنز (٥٣٢/١١)، حديث (٣٢٤٨٤)، و عزاه للخطيب۔

متن حدیث: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالنَّضْرُ مَجْهُولٌ وَسَيْفٌ مَجْهُولٌ

◆◆ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں' تو تم کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر پر لعنت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے' صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ''نضر'' مجہول ہے اور ''سیف'' مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 54: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ هَذَا

◆◆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہشام بن مغیرہ کے بچوں نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابوطالب سے کر دیں میں نے ان کو اجازت نہیں دی میں انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا' البتہ اگر ابن ابی طالب ایسا چاہتے ہیں' تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے شادی کر لیں کیونکہ وہ (فاطمہ) میری جان کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے بری لگے گی' وہ مجھے بھی بری لگے گی اور جو چیز اسے تکلیف پہنچائے گی وہ مجھے بھی تکلیف پہنچائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3802۔ اخرجه البخاری (۹/۲۳۸): كتاب النكاح: باب: ذب الرجل عن ابنته في الغيرة و الانصاف، رقم (۵۲۳۰) و اطرافه في (۵۲۷۸ - ۳۷۶۷)، و مسلم (۴/۱۹۰۲) و ما بعدها: كتاب فضائل الصحابة باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم ، و رضي الله عنها، رقم (۹۳، ۲۴۴۹/۹۶)، و ابوداؤد (۱/۶۳۳): كتاب النكاح: باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء رقم (۲۰۷۱)، و ابن ماجه (۱/۶۴۳، ۶۴۴): كتاب النكاح: باب: الغيرة، رقم (۱۹۹۸، ۱۹۹۹).

عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ

قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں (سب سے زیادہ محبوب) حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ابراہیم بن سعید بیان کرتے ہیں: اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی خواتین اور مرد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يُؤْذِيْنِي مَا اٰذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا اَنْصَبَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا قَالَ اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے اذیت دے گی' وہ چیز مجھے بھی اذیت دے گی اور جو چیز اسے پریشان کرے گی' وہ چیز مجھے بھی پریشان کرے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایوب نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ اس کو اسی طرح حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہاں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے: ابن ابی ملیکہ نامی راوی نے ان دونوں حضرات سے اس کو نقل کیا ہو۔

3803- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٨٦/٢)، رقم (١٩٨١)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (١٥٥/٣)، وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه عن بريدة

3804- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٢٢٤/٤)، رقم (٥٢٧١)، و اخرجه الحاكم بنحوه من طريق المسور بن مخرمة (١٥٤/٣) وصححه بلفظ: انما فاطمة شجنة منى

3805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَصُبَيْحٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ

◆◆ صبیح جو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں' حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا میں اس شخص کے ساتھ جنگ کروں گا جس کے ساتھ تم جنگ کرو گے' اور میں اس کے ساتھ صلح کروں گا جن کے ساتھ تم صلح کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام صبیح معروف شخص نہیں تھے۔

3806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِلٰى خَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن' حسین' حضرت علی اور فاطمہ پر ایک چادر دی اور دعا کی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مخصوص لوگ ہیں' تو ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

3805- اخرجه ابن ماجه (١/٥٢) المقدمة: باب: فضل الحسن والحسين ابني علي- رضي الله عنهم- رقم (١٤٥).

3806- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١٣/١٠٢) رقم (١٨١٦٥)، و اخرجه الحاكم في (المستدرك) (٢/٤١٦)، وقال: صحيح على شرط البخاري و لم يخرجاه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ اس بارے میں منقول سب سے عمدہ روایت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3807 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

متن حدیث: قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِىْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِىْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِىْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِىَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّىْ اِذًا لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِّنْ وَّجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِىْ اَنِّىْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، عادات و اطوار اور اٹھنے بیٹھنے کے طریقے میں، میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، فاطمہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو بوسہ دیتے تھے، اور اپنی جگہ پر ساتھ بٹھاتے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، تو وہ بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تھیں اور انہیں اپنی جگہ پر بیٹھاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر جھک گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے سوچا میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہیں تو یہ عورت ہی، لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، تو میں نے فاطمہ سے کہا: آپ کو یاد ہے، جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تھی، آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ رو رہی تھی، پھر آپ جھکی تو اپنا سر اٹھایا تو ہنس پڑی تھیں آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اب میں یہ بات بتا سکتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا اس کی وجہ سے میں رو پڑی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

3807۔ اخرجه ابوداؤد (٧٧٦/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء في القيام، رقم (٥٢١٧)۔

بتایا: آپ کے گھر والوں میں سب سے جلدی میں آپ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی تھی۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے جو اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3808 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ کو بلایا اور سرگوشی میں اُن کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں نے فاطمہ سے اُن کے پہلے ہنسنے اور پھر رونے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس وقت یہ بات بتائی تھی: (کہ عنقریب) آپ کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ نے مجھے یہ بتایا: میں' مریم بن بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں' تو میں ہنس پڑی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3809 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا

◆◆ جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں: میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں

3808: لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۱/۱۳) رقم (۱۸۱۸۷) من طريق ام سلمة، و اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (۱٦٤/۷) عن عائشة.

3809: لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۸۹/۱۱) رقم (۱٦۰۵٤) عن جميع بن عمير عن عائشة مرفوعاً.

نے سوال کیا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: فاطمہ' سوال کیا گیا مردوں میں سے کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے شوہر (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور مجھے علم ہے: وہ زیادہ (نفلی) روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَاب فَضْلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 55: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ وَمَا بِي اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا اس کی صرف یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ بکثرت انکا ذکر کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ جب کوئی بکری قربان کرتے تھے' آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو کچھ گوشت تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا حَسَدْتُ اَحَدًا مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مِنْ قَصَبٍ قَالَ اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَصَبَ اللُّؤْلُؤِ

◆◆ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے کسی بھی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر

3811- اخرجه النسائي في (الكبرى) (٥/٩٤): كتاب المناقب: باب: مناقب خديجة بنت خويلد رضي الله عنها رقم (٥/٨٣٦٢).

آتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان کے انتقال کے بعد میرے ساتھ شادی کی تھی' لیکن اس رشک کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں ایک محل کی بشارت دی تھی' جو موتی سے بنا ہوگا۔ جس میں کوئی شور نہیں ہوگا' اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

مِنْ قَصَبٍ سے مراد موتی ہے۔

3812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' خواتین میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں اور خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے لئے تمام جہان کی خواتین میں سے مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا' خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا' فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور آسیہ (زوجہ فرعون)' کافی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3812۔ اخرجه البخاری (١٦٥/٧): كتاب المناقب الانصار: باب: تزويج النبی صلی الله عليه وسلم۔ خديجة و فضلها۔ رضی الله عنها، رق، (٣٨١٥)، و مسلم (١٨٨٦/٤)، كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل خديجة بنت خويلد رضی الله عنها۔ رقم (٦٩/ ٢٤٣٠)۔

3813۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٣٤٦/١) رقم (١٣٤٦)، و اخرجه الحاكم فی مستدرك (١٥٧/٣)، و قال: هذا الحديث فی المسند لابی عبد الله احمد بن حنبل هكذا عن قتادة عن انس۔

بَاب مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب56: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3814 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِىْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِىْ فِىْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَا اُنْزِلَ عَلَىَّ الْوَحْىُ وَاَنَا فِىْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِىَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن کا انتظار کیا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میری سوکنیں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیّدہ عائشہ کے مخصوص دن کا انتظار کرتے ہیں' ہم بھی اسی طرح بھلائی کے طلب گار ہیں۔ جس طرح عائشہ اسے چاہتی ہیں۔ آپ' یعنی (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ہدایت کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی موجود ہوں' وہ اپنے تحفے آپ کی خدمت میں بھیج دیا کریں' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ان سے منہ موڑ لیا' انہوں نے پھر یہی بات کی' اور دہرائی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ساتھی خواتین نے یہ بات ذکر کی ہے: لوگ اپنے تحفے بطور خاص عائشہ کے مخصوص دن میں بھجواتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ہدایت کریں کہ وہ یہ تحفے بھجوا دیا کریں' خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں بھی ہوں' جب تیسری مرتبہ انہوں نے یہ بات کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا)! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو! اس کے علاوہ تم میں سے کسی بھی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

3814- اخرجه البخارى (٥/ ٢٤٠): كتاب الهبة: باب: قبول الهدية رقم (٢٥٧٤) و اطرافه فى (٢٥٨٠ - ٢٥٨٠ - ٣٧٧٥).

بعض راویوں نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے عوف کے حوالے سے رمیثہ کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس روایت کا کچھ حصہ منقول ہے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں مختلف روایات ہیں سلیمان بن ہلال نے اسے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ جِبْرِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِىْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل ان کی تصویر ایک سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے، ہم اس کو صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو روایت کو عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

ابواسامہ نے بھی اس روایت ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

3815۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (التحفة) (۱۱/۴۶۱) رقم (۱۶۲۵۸) من طریق ابن ابی ملیکة عن عائشة، و من طریق هشام عن ابیه عن عائشة بلفظ: اریتك فی المنام یجیء بك الملك فی خرقة من حریر۔ الحدیث، فأخرجه البخاری (۷/۲۶۴): کتاب مناقب الانصار: باب: تزویج النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث (۳۸۹۵)، و مسلم (۴/۱۸۸۹): کتاب فضائل الصحابة، حدیث (۷۹ ۔ ۲۴۳۸).

3816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل ہیں اور یہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ان پر بھی سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) آپ وہ چیز دیکھتے ہیں' جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو' اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

متنِ حدیث: قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کسی بھی معاملے

3816- اخرجه البخاری (٣٥٢/٦): كتاب بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة رقم (٣٢١٧)، و اطرافه فی (٣٧٦٨ - ٦٢٠١ - ٦٢٤٩ - ٦١٥٣)، ومسلم (١٨٩٥/٤، ١٨٩٦): كتاب فضائل الصحابة: باب: فی فضل عائشة رضی الله عنها، رقم (٩٠، ٩٠، ٩٠، ٢٤٤٧/٩١).

3818- لم يخرجه سوی الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٧/١١) رقم (١٦٢٧٨) عن ابی بردة عن ابی موسی موقوفاً.

میں مشکل درپیش ہوئی' تو ہم سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرتے تو اس مسئلے کے بارے میں ان کے پاس معلومات پالیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

3820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ يَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات سلاسل کا امیر مقرر کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے

3819- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١٢/٣٢٩) رقم (١٧٦٦٨) عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة موقوفاً۔

3820- اخرجه البخاري (٧/٢٢): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل ابي بكر رضي الله عنه، بعد النبي صلى الله عليه وسلم رقم (٣٦٦٢) وطرف في (٤٣٥٨)، ومسلم (٤/١٨٥٦)، كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم (٢٣٨٤/٨)۔

3821- اخرجه النسائي (٥/٣٦): كتاب المناقب: باب: فضل ابي بكر الصديق رضي الله عنه رق (٥/٨١٠٦)۔

فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے جو اسماعیل کے حوالے سے قیس سے منقول ہے ''غریب'' ہے۔

3822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت ہے، جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر یہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

3823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَآئِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ اَغْرِبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا مردود اور بدترین آدمی دفعان جاؤ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو اذیت پہنچا

3822- اخرجه البخاري (١٣٣٧) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل عائشة رضي الله عنها، رقم (٣٧٧٠)، و طرفاه في (٥٤١٩ - ٥٤٢٨)، و مسلم (١٨٩٥/٤) كتاب فضل الصحابة: باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، رقم (٨٩، ٢٤٤٦/٨٩).

3823- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٨٢/٧) رقم (١٠٣٦٤) عن عمار بن ياسر موقوفاً.

رہے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: هِیَ زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِیْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ (سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں زوجہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی مراد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں، (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَآئِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ عرض کی گئی: مردوں میں سے کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

بَاب فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی فضیلت

3826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِیُّ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّكَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً

3824- اخرجه البخاری (۱۳/۵۸): كتاب الفتن: باب: (۱۸) رقم (۷۱۰۰).

3825- اخرجه ابن ماجه (۱/۳۸): فی المقدمة، باب: فضل ابی بكر الصديق رقم (۱۰۱).

3826- اخرجه ابوداؤد (۱/۳۸۳): كتاب الصلاة: باب: السجود عند الآيات رقم (۱۱۹۷).

فَاسْجُدُوا فَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► عکرمہ بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا' نبی اکرم ﷺ کی فلاں زوجہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ تو وہ سجدے میں چلے گئے' ان سے دریافت کیا گیا: آپ اس وقت میں سجدہ کررہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جب تم کوئی نشان دیکھو تو سجدہ کرلو! اس سے بڑی نشانی اور کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ (دنیا سے) رخصت ہوگئی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3827 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ

متن حدیث: قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَلَا قُلْتِ فَكَیْفَ تَكُوْنَانِ خَیْرًا مِّنِّیْ وَزَوْجِیْ مُحَمَّدٌ وَّاَبِیْ هَارُوْنُ وَعَمِّیْ مُوْسٰی وَكَانَ الَّذِیْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ صَفِیَّةَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هَاشِمٍ الْكُوْفِیِّ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ

◄► سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' ایک ناپسندیدہ بات کا پتا چلا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا: تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو؟ جبکہ حضرت محمد ﷺ میرے شوہر ہیں اور حضرت ہارون علیہ السلام میرے جدامجد ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے چچا ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پتہ چلی تھی کہ دیگر ازواج نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اس عورت سے زیادہ معزز ہیں ان خواتین نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں۔ آپ کے چچازاد ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

3827- لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۴۰/۱۱) رقم (۱۵۹۰۵)، و اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری (۱۰۰/۸) عن ابن ابی عون بلفظ استبت عائشة و صفیة... الحدیث

3828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی وہ رونے لگی' پھر آپ ﷺ نے کوئی بات کی' تو وہ ہنسنے لگی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے رونے پھر ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بتایا تھا: آپ ﷺ کا وصال ہونے والا ہے' تو میں رو پڑی' پھر آپ ﷺ نے مجھے بتایا: میں جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں صرف (مریم بنت عمران) اس سے خارج ہیں' تو میں ہنس پڑی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ پتہ چلا' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے وہ رونے لگی نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم کیوں رو رہی ہو' انہوں نے جواب دیا: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے: میں یہودی کی بیٹی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک نبی کی بیٹی ہو' تمہارے چچا ایک نبی ہیں' تم ایک نبی کی بیوی ہو' تو کس بات پر وہ تمہارے مقابلے میں فخر کرے گی؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اللہ سے ڈرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

3829- اخرجه النسائي في الكبرى (٥/٢٩١) كتاب عشرة النساء، باب: الافتخار رقم (٨٩١٩/٢).

3830- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١٢/١٥٠) رقم (١٦٩١٩)، و اخرجه ابن حبان في صحيحه (٩/٤٨٤)، حديث (٤١٧٧) عن عائشة به.

عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

اسنادِ دیگر: مَا اَقَلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِىَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ سیدّہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہواور میں اپنی بیوی کے بارے میں تم سب سے بہتر ہوں' جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے' تو تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو یعنی (برائی کے ساتھ اس کا تذکرہ نہ کرو)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

یہی روایت ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُبَلِّغُنِىْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِىْ شَيْئًا فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِىْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِىْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِىَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيْدَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میرے صحابہ میں سے کوئی بھی شخص میرے سامنے کسی کی کوئی برائی پیش نہ کرے' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میں ان میں سے کسی کے پاس جاؤں' تو میرا دل صاف ہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا آپ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا' تو وہ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے (اجروثواب) کا ارادہ نہیں کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ بات سنی' تو مجھے بہت بری لگی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ سارا واقعہ بیان کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ

3831- اخرجه ابوداؤد (٢/٦٨١): كتاب الادب: باب: فى رفع الحديث من المجلس رقم (٤٨٦٠).

ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو! اس حوالے سے، حضرت موسیٰ کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس کی سند میں ایک شخص کا اضافی ذکر ہے۔

3832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی شخص کے بارے میں مجھ تک کوئی بات نہ پہنچاؤ، اسی روایت کا کچھ حصہ ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب 58: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

3833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) وَقَرَاَ فِيْهَا اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَاَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَالٍ لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَّلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَّيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہے: میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ سورت تلاوت کی۔

(لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا)

آپ نے اس میں یہ کہا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین: ایک ہی ہے' جو صحیح مسلمان (دین ہے) یہودی' عیسائی یا مجوسی نہیں ہے' جو شخص کوئی نیک عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا"۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی کہا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی ایک وادی ہو' تو وہ دوسری کی طلب کرے گا' اگر دوسری ہو' تو تیسری کی طلب کرے گا' اگر دوسری وہ تو وہ تیسری کی طلب کرے گے۔ ابنِ آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَقُرَیْشٍ

باب 59: قریش اور انصار کی فضیلت کا بیان

3834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◆◆ طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر انصار ایک وادی میں

3834- لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الأشراف) (۱/ ۲۰) رقم (۳۳)، و اخرجه الحاکم فی المستدرك (۴/ ۷۸)، وقال صحیح الاسناد و لم یخرجاه بهذه السیاقة عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه

(راوی کوشک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

3835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان سے صرف مؤمن محبت رکھے گا' اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا' اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ حدیث سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

3836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور ان سے فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی اور تو نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

3835- اخرجه البخاري (٧/١٤١): كتاب مناقب الانصار: باب: حب الانصار من الايمان رقم (٣٧٨٣)، و مسلم (١/٢٠٢): كتاب الايمان: باب: بيان ان حب الانصار و عليا رضي الله عنهم من الايمان و علاماته، و بغضهم من علامات النفاق رقم (٧٥/١٢٩)، و ابن ماجه (١/٥٧): في المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم (فضل الانصار) رقم (١٦٣).

3836- اخرجه البخاري (٦/٦٣٨): كتاب المناقب: باب: ابن اخت القوم منهم مو لمولى القوم منهم رقم (٣٥٢٨)، و مسلم (٢/٧٣٥) كتاب الزكاة: باب: اعطاء المؤلفة قلوبهم على الاسلام و تصبر من قوى ايمانهم، رقم (١٠٥٩/١٣٣).

فرمایا: قوم کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قریش کے لوگ زمانۂ جاہلیت اور مصیبت کے قریب ہیں میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان کی دلجوئی کروں کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں جائیں اور انصار دوسری گھاٹی یا وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ

متنِ حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ اُصِيبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِي عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّي اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

◆◆ نضر بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچازاد بھائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچازاد بھائیوں کے بارے میں شہید ہونے پر ان سے تعزیت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو خط میں لکھا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی وہ خوشخبری سناتا ہوں' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! انصار کی مغفرت کردے انصار کے بچوں کی مغفرت کردے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

قتادہ نے اس روایت کو نضر بن انس کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ محمد بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل

3837- اخرجه مسلم (١٩٤٨/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم، رقم (٢٥٠٦/١٧٢).

3838- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (١١٤٦/٣) رقم (٣٨٧٤). و اخرجه الحاكم فى المستدرك (٧٩/٤)، وقال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو میرا اسلام کہنا' کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي اٰوِي اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِي وَاِنَّ كَرِشِي الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، وہ میرے خاص قریبی لوگ جن کی طرف میں لوٹ کر جاتا ہوں وہ میرے گھر والے ہیں اور میرے قابل اعتماد لوگ انصار ہیں' تو تم ان کے برے شخص کو معاف کر دینا اور اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

◆◆ محمد بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کو رسوا کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے' منقول ہے۔

3839- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٦/٣) رقم (٤١٩٨)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (٥/١٢)، حديث (٣٣٦٩٩)، و عزاه للترمذي عن ابي سعيد

3840- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٣١٤/٣) رقم (٣٩٦٥) و اخرجه الحاكم في المستدرك (٧٤/٤) من طريق محمد بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه فذكره

3841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا شخص انصار کو ناپسند نہیں کرسکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَال سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار میرے قابل اعتبار اور راز دار لوگ ہیں لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے' تو یہ کم ہوتے چلے جائیں گے' تو تم ان میں سے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا اور برے شخص کی برائی سے درگزر کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اللَّهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو نے قریش کو پہلے رسوائی کا

3841- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٤٠٧/٤) رقم (٥٤٨٣)، و اخرجه احمد (٣٠٩/١) عن سعيد بن جبير عن ابن عباس.

3842- اخرجه البخاري (١٥١/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم : اقبلوامن محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، رقم (٣٨٠١)، و مسلم (١٩٤٩/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم، رقم (٢٥١٠/١٧٦).

3843- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٨/٤) رقم (٥٥٢٢)، و اخرجه الطبراني في الكبير (١٨٧/١٧)، حديث (٢٠١) عن عدى بن حاتم حديثاً طويلاً.

ذائقہ چکھایا اب انہیں مہربانی کا ذائقہ چکھادے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ! انصار کی مغفرت کردے انصار کے بچوں کی مغفرت کردے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے انصار کی خواتین کی مغفرت کردے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي أَيِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

باب 60: انصار کا کون سا گھرانہ سب سے بہتر ہے؟

3845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3844- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۸۸/۱)، رقم (۱۰۹۱) من طريق عطاء عن انس، و اخرجه احمد (۱٦۲/۳) عن قتادة عن انس.

3845- اخرجه البخاري (۳٤۸/۹): كتاب الطلاق: باب: اللعان وقول الله تعالىٰ: (و الذين يرمون ازواجهم و لم يكن لهم شهداء الا انفسهم- الى قوله - تعالىٰ: من الصادقين) رقم (۵۳۰۰)، و مسلم (۱۹٤۹/٤ - ۱۹۵۰)، كتاب فضائل الصحابة: باب: في خير الانصار رضي الله عنهم. رقم (۱۷۷، و ما بعد ۲۰۱۱/۵).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندان کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے بہتر انصار کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بنونجار ہیں' پھر ان کے بعد بنوعبداشہل ہیں' پھر ان کے بعد بنوحارث بن خزرج ہیں' پھر ان کے بعد بنوساعدہ ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے انگلیوں کو بند کرتے ہوئے یوں کھولا' جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: ویسے انصار کے تمام افراد بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

3846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کے تمام خاندانوں میں سے بہترین بنونجار ہیں۔ ان کے بعد بنوعبداشہل ہیں۔ ان کے بعد بنوحارث بن خزرج ہیں' پھر بنوساعدہ ہیں ویسے انصار کے تمام خاندان بہتر ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہے' تو ان سے کہا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابواُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے' جسے معمر نے زہری' ابوسلمہ' عبیداللہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3846- اخرجه البخاري (١٤٤/٧): كتاب مناقب الانصار: باب: فضل دور الانصار رقم (٣٧٨٩) و اطرافه في (٣٧٩٠- ٣٨٠٧- ٦٠٥٣)، و مسلم (١٩٠٠/٤)، كتاب فضائل الصحابة: باب: في خير دور الانصار رضي الله عنهم، رقم (١٧٩، ١٧٩/٢٥١١).

3847 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

3848 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا بہترین خاندان بنوعبداشہل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب 61: مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان

3849 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِیْ كَانَتْ لِسَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَیْ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

3847- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٠٨/٢) رقم (٢٣٥٣)، و ذكره المتقى الهندى (٩/١٢٠)، حديث (٣٣٧٢٠)، و عزاه للترمذى عن جابر۔

3848- لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٠٨/٢) رقم (٢٣٥٤)، عن مجالد عن الشعبى عن جابر بن عبد الله۔

3849- اخرجه احمد (١١٥/١)، و ابن خزيمة (١٠٦/١) حديث (٢٠٩) من طريق عاصم بن عمرو عن علي بن ابى طالب فذكره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب ہم ''حرہ سقیا'' جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے' وہاں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے وضو کا پانی لاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر دعا کی۔

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خاص بندے اور تیرے خلیل تھے' اور انہوں نے مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد اور ان کے صاع میں ان کے لئے برکت کردے' اسی طرح جس طرح تو نے اہل مکہ کے لئے برکت عطا کی تھی اور اس کے ساتھ مزید اور برکت بھی کردے جو دگنی ہو''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُبَاتَةَ یُوْنُسُ بْنُ یَحْیَی بْنِ نُبَاتَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

3851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

3850۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (التحفة) (٤٦٣/٧) رقم (١٠٣٢٧)، (٤٥٥/١٠)، (١٤٩٣٩) عن ابی سعید بن المعلی عن علی و ابی هریرة۔

3851۔ لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (٤١٥/١٠) رقم (١٤٨١٠) من هذا طریق و من طریق حفص بن عاصم عن ابی هریرة او عن ابی سعید الخدری: اخرجه البخاری و مسلم بزیادة فی آخره و (ومنبری علی حوضی)۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔ میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

3852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہو سکتا ہو اسے وہیں فوت ہونا چاہیے کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اس بارے میں سیّدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے، جو ایوب سختیانی سے منقول ہے۔

3853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَال سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: اَنَّ مَوْلَاةً لَّهُ اَتَتْهُ فَقَالَتِ اشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَاِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ اصْبِرِي لَكَاعِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

3852- اخرجه ابن ماجه (١٠٣٩/٢) كتاب المناسك: باب: فضل المدينة رقم (٣١١٢).

3853- اخرجه احمد (١٥٥/٢)، و مسلم (١٠٠٤/٢)، كتاب الحج: باب: (الترغيب) في سكنى المدينة، و الصبر على لاوائها، حديث (٤٨١ - ١٣٧٧) عن نافع عن ابن عمر.

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَّسُفْیَانَ بْنِ اَبِی زُهَیْرٍ وَّسُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی ایک کنیز ان کے پاس آئی اور بولی: میرے لئے (مدینہ منورہ میں) وقت گزارنا مشکل ہوتا جا رہا ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ میں عراق چلی جاؤں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو؟ جو حشر و نشر کی سرزمین ہے اور تم صبر سے کام کیوں نہیں لیتی ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص (مدینہ منورہ) کی شدت اور پریشانی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ بنوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شفاعت کرنے والا بنوں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ اور سیدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

3854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں مدینہ منورہ بے آباد ہو گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف جنادہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے ہشام سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت پر بڑی حیرانگی ظاہر کی ہے۔

3855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعَكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَآئَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

3854- لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۲۵۷/۱۰) رقم (۱٤۱٦٦)، و ذکره الهندی فی الکنز (۲۲٤/۱٤)، حدیث (۳۸٤۹۳) و عزاه للترمذی عن ابی هریرة.

اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنَصِّعُ طَيِّبَهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اسے بخار ہوگیا وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کر دیا تو وہ دیہاتی چلا گیا وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر بولا میری بیعت مجھے واپس کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا پھر وہ (شہر مدینہ سے ہی) چلا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے' جو میل کچیل کو دور کر دیتی ہے' اور صاف ستھری چیز کو نکھار دیتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

3856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّسَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو چلتا ہوا دیکھوں تو میں اسے خوفزدہ نہیں کروں گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3855- اخرجه البخاری (۲۱۲/۱۳): كتاب الاحكام: باب: بيعة الاعراب رقم (۷۲۰۹)، (۳۱۵/۱۳): كتاب الاعتصام: باب: ما ذكر النبی صلی الله عليه وسلم و حض على اتفاق اهل العلم- رقم (۷۳۲۲)، و مسلم (۱۰۰۶/۲): كتاب الحج: باب: المدينة تنفی شرارها رقم (۱۳۸۳/۴۸۹) كلهم من طريق مالك عن محمد بن المنكدر عنه به.

3856- اخرجه البخاری (۱۰۷/۴) كتاب فضائل المدينة: باب: لا بغی المدينة، رقم (۱۸۷۳)، و مسلم (۱۰۰۰/۲) كتاب الحج: باب: فضل المدينة و دعاء النبی صلی الله عليه وسلم فيها بالبركة رقم (۴۷۱، ۱۳۷۲/۴۷۲).

3857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ''احد'' پہاڑ آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی):

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا' میں اس (مدینہ منورہ) کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسٰى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةَ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ عَمَّارٍ

◆◆ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے: ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تم پڑاؤ کرو گے وہی تمہارا دارالہجرت ہوگا۔ مدینہ' بحرین' قنسرین۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں' ابوعمار راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرد کیا ہے۔

3859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحٍ

3857۔ اخرجه البخاري (٩٨/٦): كتاب الجهاد و السير: باب: فضل الخدمة في الغزو، رقم (٢٨٨٩)، (٤٦٩/٦): كتاب احاديث الانبياء: باب: حدثنا موسى بن اسماعيل۔، رقم (٣٣٦٧)، (٤٣٦/٧): كتاب المغازي: باب: احد جبل يحبنا و نحبه، رقم (٤٠٨٤)، (٣١٦/١٣) كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: ما ذكر الاالنبي صلى الله عليه وسلم و حض على اتفاق اهل العلم ، رقم (٧٣٣٣)، و مسلم (٩٩٣/٢): كتاب الحج: باب: فضل المدينة۔، رقم (١٣٦٥/٤٦٢).

3858۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٣٥/٢) رقم (٣٢٤١)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣/٢/٣)، وقال: صحيح الاسناد و لم يخرجاه.

3859۔ اخرجه مسلم (١٠٠٤/٢، ١٠٠٥): كتاب الحج: باب: (الترغيب) في سكنى المدينة و الصبر على لا و اتها، رقم (٤٨٤، ٤٨٤، ١٣٧٨/٤٨٤).

بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَصَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ اَخُوْ سُهَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ منورہ کی سختی اور شدت پر جو شخص صبر سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی سہیل بن ابوصالح کے بھائی ہیں۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ

باب 62: مکہ مکرمہ کی فضیلت

3860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِیِّ قَالَ

متن حدیث: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ ابْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِیْ اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ کی زمین میں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے' اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جا رہا ہوتا تو میں (تجھے چھوڑ کر) نہ جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

اس روایت کو یونس نے زہری کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمد بن عمرو ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

زہری نے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ' کے حوالے سے' جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک

3860۔ اخرجه ابن ماجه (۱۰۳۶/۲): كتاب المناسك: باب: فضل مكة: رقم (۳۱۰۸).

زیادہ مستند ہے۔

3861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّأَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مکہ سے ارشاد فرمایا: تو کتنا بہترین شہر ہے' اور مجھے کتنا پسند ہے؟ اگر مجھے میری قوم نے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ کہیں اور نہ ٹھہرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

باب 63: عربوں کی فضیلت کا بیان

3862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ أَبُو ظَبْيَانَ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ مَاتَ سَلْمَانُ قَبْلَ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے بغض نہ رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم اپنے دین سے الگ ہو جاؤ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ جبکہ آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عربوں سے بغض رکھو گے' تو مجھ سے بھی بغض رکھو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوظبیان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ حضرت

3861۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢١/٤) رقم (٥٥٣٩)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٨٦/١)، و قال صحيح الاسناد و لم يخرجاه عن ابن عباس.

3862۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٦/٤)، رقم (٤٤٨٨)، و اخرجه الحاكم في المستدرك (٨٦/٤)، و قال صحيح الاسناد لم يخرجاه، عن سلمان.

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوا تھا۔

3863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ

توضیحِ راوی: وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عربوں کے ساتھ خیانت کرے گا' وہ میری شفاعت کے مستحقین میں داخل نہیں ہوگا' اور میری محبت اسے نصیب نہ ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

محدثین کے نزدیک حصین نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں۔

3864 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي رَزِينٍ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتْ اُمُّ الْحُرَيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي رَزِينٍ وَّمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ

◆◆ محمد بن ابورزین اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' سیّدہ ام حریر رضی اللہ عنہا کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی عرب فوت ہوتا تھا' تو انہیں بڑی تکلیف ہوتی تھی ان سے کہا گیا: ہم نے آپ کو دیکھا کہ جب کوئی عرب شخص فوت ہوتا ہے' تو اس سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آقا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی عربوں کا ہلاک ہو جانا ہے۔

محمد بن ابورزین بیان کرتے ہیں: اس نے خاتون کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

3863- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۰۷/٤) رقم (۹۸۱۲)، و اخرجه احمد (۷۲/۱) عن طارق بن شهاب عن عثمان بن عفان.

3864- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۲۳/٤) رقم (۵۰۲۲) و ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۲۲۰/۱٤)، حديث (۳۸٤۷۱) و عزاه للترمذي عن طلحة بن مالك.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب لوگ دجال سے بچنے کے لئے بھاگیں گے' اور پہاڑوں تک چلے جائیں گے سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ وَيَفَثُ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سام' عربوں کے جدامجد ہیں' یافث' رومیوں کے جدامجد ہیں' حام' حبشیوں کے جدامجد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ایک قول کے مطابق (نام) یافث' یافت' یلفت ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

باب 64: عجمیوں کی فضیلت

3867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلٰى عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

3865۔ اخرجه مسلم (۲۲۶۶/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: في بقية من احاديث الدجال، رقم (۲۹٤٥/۱۲٥)، و احمد (٤٦٢/٦).

3866۔ اخرجه احمد (۹/٥ ـ ۱۰) عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره

متن حدیث: ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عَيَّاشٍ وَّصَالِحُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ هٰذَا يُقَالُ لَهُ صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے عجمیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے زیادہ اعتماد ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم لوگوں سے زیادہ اعتماد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی صالح بن مہران ہیں' جو عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

3868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی اس وقت ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے اسے تلاوت کیا جب آپ ﷺ اس آیت تک پہنچے۔

"اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ' جو ابھی ان کے ساتھ شامل نہیں ہوئے"۔

ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ان بعد میں آنے والے لوگوں سے مراد کون سے لوگ ہیں؟ جو ہم سے نہیں ملے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

3867۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (١١٤/١٠) رقم (١٣٥٠٢) عن ابي هريرة.

3868۔ اخرجه البخاري (٥١٠/٨): كتاب التفسير: باب: قوله تعالىٰ: (و آخرين منهم لما يلحقوا بهم) (الجمعة: ٣) تفسير سورة الجمعة، رقم (٤٨٩٧) و طرفه في (٤٨٩٨)، و مسلم (١٩٧٢/٤ - ١٩٧٣): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل فارس، رقم (٢٣٠، ٢٥٤٦/٢٣١)، و احمد (٤١٧/٢).

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر ایمان ثریا (ستارے) پر (موجود) ہو تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم ہے۔ یہ عبداللہ بن مطیع مدنی کا آزاد کردہ غلام ہے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب 65: یمن کی فضیلت

3869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ الْقَطَوَانِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف منہ کر کے دعا کی۔

"اے اللہ! ان لوگوں کے دلوں کو (اسلام کی طرف پھیر دے) اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور مدّ میں برکت پیدا کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے' اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

3869- اخرجه احمد (۱۸۵/۵) عن انس عن زيد بن ثابت.

3870- لم يخرجه من هذا الطريق سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۰/۱۱)، رقم (۱۵۰٤۷) والحديث اخرجه البخاري (۷۰۱/۴)، كتاب المغازي: باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، رقم (٤٣٨٨)، (٤٣٩٠)، و مسلم (۲٦۲/۱، ۲٦٤ - الابی) كتاب الايمان: باب: تفاضل اهل الايمان و رجحان اهل اليمن فيه، رقم (۸٤، ۵۲/۹۰) من طريق اخرى عنه به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ یمن تمہارے پاس آ رہے ہیں' جو بڑے نرم دل اور مہربان طبیعت کے مالک ہیں ایمان یمنی ہے حکمت یمنی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَيْشٍ وَّالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ يَعْنِی الْيَمَنَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بادشاہت قریش میں ہوگی قضا کا محکمہ انصار میں ہوگا' اذان حبشہ میں ہوگی اور امانت ''ازد'' (قبیلے) یعنی یمن میں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم یہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نہیں ہے' اور یہ روایت زید بن حباب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَزْدُ اُسْدُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِیْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّیْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَّهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ازد (یعنی یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں۔ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں پست کر دیں' جبکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انہیں سربلندی عطا کرے' عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا' جب کوئی شخص یہ کہے گا: اے کاش! میں یمنی ہوتا اے کاش میری ماں یمنی ہوتی۔

3871- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۹۱/۱۱) رقم (۱۵٤٦۱) و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۵/٤)، و عزاه لاحمد، وقال: و رجاله ثقات.

3872- لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲٤۲/۱) رقم (۹۱۹)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵۷/۱۲)، حديث (۳۳۹۷۷)، و عزاه للترمذي عن انس.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ مستند ہے۔

3873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

آثارِ صحابہ: إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اگر ہم لوگ یمنی نہ ہوتے' تو ہم لوگ کامل لوگ نہ ہوتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

3874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بَغْدَادِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مِينَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَّأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَّإِيمَانٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہوا میرا خیال ہے وہ قیس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حمیر قبیلے پر لعنت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری سمت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پھر منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری سمت سے آپ کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حمیر قبیلے کے لوگوں پر رحم کرے' کیونکہ ان کے منہ میں سلام ہے ان کے ہاتھوں میں کھانا ہے۔ اور وہ امن اور ایمان والے لوگ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جو عبد الرزاق نامی راوی کے حوالے سے' منقول ہے۔ میناء نامی راوی کے حوالے سے' منکر روایات منقول ہیں۔

3873۔ تفرد به الترمذي من اصحاب الكتب الستة من حديث غيلان بن جرير عن انس بن مالك موقوفاً.

3874۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۷۹/۱۰) رقم (۱۴۶۳۳) و اخرجه احمد (۲۷۸/۲) عن عبد الرحمن بن عوف عن ابي هريرة به.

بَابُ فِيْ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب 66: غفار، اسلم، جہینہ، مزینہ (قبائل کا تذکرہ)

3875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار' مزینہ' جہینہ' غفار' اشجع' بنوعبدالدار کے جتنے گھرانے ہیں' یہ سب کے افراد میرے ساتھی ہیں' ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے مددگار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور عصیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِىْ حَنِيْفَةَ

باب 67: ثقیف اور بنوحنیفہ (قبائل کا تذکرہ)

3877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ

3875۔ اخرجه مسلم (۱۹۵٤/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل غفار و اسلم و جهينة، رقم (۲۰۱۹/۱۸۸)، و احمد (٤١٧/٥).

3876۔ اخرجه مسلم (۱۹۵۳/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: دعا النبي صلى الله عليه وسلم لغفار و اسلم، رقم (۲۰۱۸/۱۸۷)، و احمد (۲۰/۲، ۵۰، ۶۰، ۱۰۷، ۱۱۶، ۱۳۶، ۱۵۳)، و الدارمي (۲٤۳/۲) كتاب السير : باب: فضل اسلم و غفار، من طريق عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر، فذكره.

بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثقیف نے ہمیں قبروں کے ساتھ جلا دیا آپ ان کے لئے دعائے ضرر کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا کر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3878 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: مَاتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَّبَنِىْ حَنِيْفَةَ وَبَنِىْ اُمَيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے وقت تین قبیلوں کو ناپسند کرتے ہیں ثقیف' بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِىْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ مُسْلِمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنٰى اَبَا عُلْوَانَ وَهُوَ كُوْفِىٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَّشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَّاِسْرَآئِيْلُ يَرْوِىْ عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: یہ کذاب ہیں اور ہلاک کرنے والے ہیں۔

3877- اخرجه احمد (٣٤٣/٣) من طريق عبد الله بن عثمان بن خيثم، عن عبد الرحمن بن سابط، و ابى الزبير، فذكراه فى رواية عبد الوهاب الثقفى لم يذكر عبد الرحمن بن سابط، وزاد فيها: (قالوا: يارسول الله، اخرقتنا نبال ثقيف، فادع الله عليهم).

3878- انفردبه الترمذى ينظر (تحفظ الاشراف) (٣٤٩/٨)، حديث (١٠٨١٣)، من طريق الحسن عن عمران بن حصين موقوفاً.

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبداللہ بن عصم نامی راوی کی نیت ابوعلوان ہے یہ کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شریک پر فرماتے ہیں: عبداللہ بن عصم اور اسرائیل نے اسے اس بزرگ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے ان کا نام عبداللہ بن عصمہ ذکر کیا ہے اور اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔

3880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا وَّلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَّفِی الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَرْوِیْ عَنْ اَيُّوْبَ اَبِی الْعَلَاءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَّيُقَالُ ابْنُ اَبِیْ مِسْكِيْنٍ وَّلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِیْ رَوَاهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ اَيُّوْبُ اَبُو الْعَلَاءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے ایک جوان اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں چھ جوان اونٹنیاں اسے عطا کی، لیکن وہ اس بات ناراض ہوا اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فلاں شخص نے ہمیں تحفے کے طور پر ایک اونٹنی دی ہم نے بدلے میں اسے چھ اونٹنیاں دیں، تو وہ پھر بھی ناراض رہا، میں نے یہ ارادہ کیا، میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا تحفہ قبول کیا کروں۔

یہ حدیث دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یزید بن ہارون نامی راوی نے اسے ایوب ابوالعلاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ ایوب بن مسکین ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن ابی مسکین ہیں۔ ہوسکتا ہے: یہ وہ روایت ہے، جو کہ ایوب نے سعید مقبری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ ایوب ابوالعلاء ہیں۔

3881 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ

3880- اخرجه ابوداؤد (۲/ ۳۱۳): كتاب البيوع: باب: في قبول الهدايا، حديث (۳۵۳۷)، من طريق سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه، فذكره.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِّنْ اِبِلِهِ الَّتِىْ كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ يُهْدِىْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِىْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ عَلَىَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِىْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی' جو ان لوگوں کو غابہ کے مقام سے ملی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں کوئی چیز دی' تو وہ ناراض شخص ہوگیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں' جب وہ تحفہ دیتے ہیں' تو میں انہیں اس کے بدلے میں وہ چیز دیتا ہوں' جو میرے پاس ہوتی ہے' تو وہ پھر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اور اس بارے میں مجھ سے ناراض ہی رہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی دیہاتی کا تحفہ قبول نہیں کروں گا صرف کسی قریشی' انصاری' ثقفی یا دوسی کا تحفہ قبول کروں گا۔

یہ روایت یزید بن ہارون سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَلَاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعْمَ الْحَىُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِى الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّىْ وَاِلَىَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِىْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُمْ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَّيُقَالُ الْاَسْدُ هُمُ الْاَزْدُ

◆◆ عامر بن ابو عامر اشعری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو اسد اور بنو اشعر بہترین قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرتے اور مال غنیمت میں کبھی دھوکہ نہیں کرتے' یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

3882- اخرجه احمد (۱۲۹/٤ - ۱٦٤) من طريق وهب بن جرير قال: حدثنا ابى قال: سمعت عبد الله بن ملاذ يحدث، عن نمير بن اوس، عن مالك بن مسروح، عن عامر بن ابى عامر الاشعرى عن ابيه، فذكره

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد نہیں فرمایا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مجھ سے ہیں اور میرے سپرد ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میرے والد نے ان الفاظ میں یہ روایت مجھے نہیں سنائی تھی بلکہ انہوں نے مجھے یہ بتایا تھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ مجھ سے اور میں اُن سے ہوں۔

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے والد سے منقول حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسد قبیلے سے مراد "ازد" (قبیلہ) ہے۔

3883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری' حضرت ابوبرزہ' حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

3884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے' عصیہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"عصیہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے"۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَّاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَيِّئٍ وَّغَطَفَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' غفار' اسلم' مزینہ اور جہینہ (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے) قبیلے کے لوگ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسد' طے' غطفان (قبیلے کے لوگوں سے) بہتر ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3885۔ اخرجه مسلم (٨/٤٤٦ ـ ٤٤٧ ـ الابی): كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم، باب: من فضائل غفار واسلم و جهينة و اشجع و مزينة و تميم و دوس و طیء، حديث (١٩٠ ـ ١٩١ ـ ٢٥٢١/١٩٢)، و احمد (٣٦٩/٢)، و الحميدی (٤٥٢/٢) حديث (١٠٤٨) من طريق الاعرج عن ابی هريرة، فذكره.

3886۔ اخرجه البخاری (٣٣٠/٦): كتاب بدء الخلق باب: ما جاء فی قول تعالیٰ: (و هو الذی يبدا الخلق ثم يعيده و هو اهون عليه) (الروم: ٢٧)، حديث (٣١٩٠ ـ ٣١٩١)، و (٦٨٤/٧)، كتاب المغازی: باب: و فد بنی تمام، حديث: (٤٣٦٥)، (٧٠١/٧): باب: قدوم الاشعريين و اهل اليمن، حديث (٤٣٨٦)، و (٤١٤/١٣)، كتاب التوحيد: باب: (وكان عرشه علی الماء، وهو رب العرش العظيم) (هود: ٧)، حديث (٧٤١٨)، و احمد (٤٢٦/٤ ـ ٤٣١ ـ ٤٣٣ ـ ٤٣٦) من طريق ابی صخرة جامع بن شداد، عن صفوان بن محرز عن عمران بن الحصين، فذكره.

میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنوتمیم تم خوشخبری قبول کرو انہوں نے عرض کی: آپ پہلے بھی ہمیں خوشخبری دے چکے ہیں اب کچھ مال عطا کریں راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پھر یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو جب بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا تھا' تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم قبول کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَبَنِىْ عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلم' غفار' مزینہ قبیلے کے لوگ تمیم' اسد' غطفان' بنو عامر بن صعصعہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کو بلند آواز میں ادا کیا' سے زیادہ بہتر ہیں۔

حاضرین نے کہا: اس صورت میں یہ (دوسرے طبقے کے لوگ) محروم ہوگئے اور خسارے کا شکار ہوگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (پہلے طبقے کے) لوگ دوسرے (طبقے کے) لوگوں سے بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

باب 68: شام اور یمن کی فضیلت

3888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ ابْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِىْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِىْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ

3887- تفرد بروايته الترمذي من اصحاب الكتب الستة، وذكره المتقي الهندي في (كنز العمال) (۱۲/۶۹)، حديث (۳۴۰۳۶)، و عزاه للترمذي عن ابي بكرة.

3888- اخرجه البخاري (۱۳ / ۴۹): كتاب الفتن : باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم ، (الفتنة من قبل المشرق)، حديث (۷۰۹۴)، و احمد (۲ / ۹۰ - ۱۱۸) من طريق نافع عن ابن عمر، فذكره. و اخرجه البخاري (۲ / ۶۰۵): كتاب الاستسقاء: باب: ما قيل في الزلازل و الآيات، حديث (۱۰۳۷) من طريق نافع عن ابن عمر ، فذكره موقوفاً.

وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا کر اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت عطا کر لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے لئے بھی دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے' اور وہاں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو ابن عون سے منقول ہے۔

یہی روایت سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَىٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اور چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن اکٹھا کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام والوں کے لئے خوشخبری ہے ہم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پر ان پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف یحییٰ بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے' جانتے ہیں۔

3890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3889۔ اخرجه احمد (٥ / ١٨٤) من طريق يزيد بن ابى حبيب، عن عبد الرحمن بن شماسة عن زيد بن ثابت، فذكره

3890۔ لم يخرجه سوى الترمذى من اصحاب الكتب الستة، من طريق ابى عامر العقدى، وسياتى قريباً من طريق آخر بسند اصح منه

متن حدیث: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَّفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمِ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِىْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ

فی الباب: وَّفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آ جائیں گے' جو جہنم کا کوئلہ ہیں یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو گوبر کا کیڑا ہوتا ہے' اور اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے اب آدمی یا تو مؤمن اور پرہیز گار ہوگا یا گنہگار اور بد بخت' کیونکہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

3891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِىُّ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَّالنَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

توضیح راوی: وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِىُّ قَدْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَيَرْوِىْ عَنْ اَبِيْهِ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے۔ (اب لوگ) یا مؤمن اور پرہیز گار ہوگا' یا گنہگار اور بد بخت ہوگا' سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

3891- اخرجه ابوداؤد (٧٥٢/٢): كتاب الادب: باب: في التفاخر بالاحساب، عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابى سعيد، عن ابيه ، عن ابى هريرة، فذكره.

سعید مقبری نے اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رٹی ٹنڈ سے سنا ہے۔

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے کئی روایات حضرت ابو ہریرہ رٹی ٹنڈ سے نقل کی ہیں۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ہشام کے حوالے سے سعید المقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رٹی ٹنڈ کے حوالے سے نبی اکرم ملی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جیسے ابو عامر بن ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

کِتَابُ الْعِلَلْ

تمہید

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: جَمِيعُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيْثِ فَهُوَ مَعْمُوْلٌ بِهِ وَبِهِ اَخَذَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيْثَيْنِ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَّحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْكِتَابِ.

امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جو بھی احادیث ذکر کی ہیں' وہ سب ''معمول بہ'' ہیں اور بعض اہلِ علم نے اُن کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ البتہ دو احادیث (اس سے) مستثنیٰ ہیں۔

ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خوف کے بغیر' سفر کے علاوہ' بارش کے علاوہ' مدینہ منورہ میں ظہر و عصر کی نماز' اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جب کوئی شخص شراب پی لے' تو اُسے کوڑے مارو اور اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اُسے قتل کر دو۔

ان دونوں روایات میں موجود علتیں ہم نے کتاب میں ذکر کر دی ہیں۔

قَالَ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ.

ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے جو اقوال نقل کیے ہیں' (اُن کی اسناد درج ذیل ہیں)

سفیان ثوری کے فتاویٰ کی سند

فَمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ.

ان میں سے سفیان ثوری کے جو اقوال ہیں' اُن میں سے اکثر شیخ محمد بن عثمان کوفی نے عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے سفیان سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے کچھ شیخ ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے محمد بن یوسف فریابی کے حوالے سے سفیان ثوری سے نقل کیے ہیں۔

امام مالک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ .

اس میں امام مالک کے جو اقوال ہیں' اُن میں سے زیادہ تر شیخ اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے شیخ معن بن عیسیٰ قزاز کے حوالے سے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهِ اَبُوْ مُصْعَبِ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ .

روزے سے متعلق مسائل شیخ ابومصعب مدنی نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

امام مالک کا بعض کلام شیخ موسیٰ بن حزام نے ہمیں بتایا ہے' جنہوں نے شیخ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے حوالے سے امام مالک سے اسے روایت کیا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ سِوٰى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

اس میں شیخ عبداللہ بن مبارک کے جو اقوال منقول ہیں' وہ شیخ احمد بن عبدہ عاملی نے ابن مبارک کے شاگردوں کے حوالے سے' شیخ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ ابووہب محمد بن مزاحم کے حوالے سے ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ علی بن حسن کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک سے منقول ہیں۔

ان میں سے بعض عبدان کے حوالے سے' سفیان بن عبدالملک کے حوالے سے' ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض حبان بن موسیٰ کے حوالے سے' ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض وہب بن زمعہ کے حوالے سے' فضالہ نسوی کے حوالے سے' ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے جن حضرات کا ذکر کیا ہے' اُن کے علاوہ بھی کچھ حضرات سے یہ مسائل منقول ہیں۔

امام شافعی کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ .

وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ فَحَدَّثَنَا بِهٖ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ ۔
وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذُكِرَ مِنْهُ اَشْيَاءُ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ اَجَازَ لَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهٖ اِلَيْنَا ۔

◆◆ اس میں امام شافعی کے جو اقوال منقول ہیں' اُن میں سے زیادہ تر شیخ حسن بن محمد زعفرانی نے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔

وضو اور نماز سے متعلق امام شافعی کے اقوال شیخ ابو ولید مکی نے امام شافعی کے حوالے سے ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔
ان میں سے بعض اقوال شیخ ابو اسمٰعیل ترمذی نے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔
اُنہوں نے ان میں سے بعض ربیع کے حوالے سے' امام شافعی سے روایت کیے ہیں۔
شیخ ربیع نے ان کی اجازت ہمیں دی ہے اور اس بارے میں ہمیں مکتوب بھی لکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا مَا فِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُوْدِ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِيْ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْاَصَمُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَبَعْضُ كَلَامِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَفْلَحَ عَنْ اِسْحٰقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا عَلٰى وَجْهِهٖ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَوْقُوْفُ ۔

◆◆ اس میں امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے جو فتاویٰ منقول ہیں' وہ شیخ اسحٰق بن منصور نے امام احمد اور امام اسحٰق کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔
امام اسحٰق بن ابراہیم کے بعض فتاویٰ شیخ محمد بن افلح نے امام اسحٰق بن راہویہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔
ہم نے کتاب میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے' جو اقوال ''موقوف'' طور پر منقول ہیں۔

امام بخاری کے اقوال

وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْاَحَادِيْثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيْخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كُتُبِ التَّارِيْخِ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ مَا نَاظَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ وَمِنْهُ مَا نَاظَرْتُ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبَا زُرْعَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاَقَلُّ شَيْءٍ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ زُرْعَةَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيْخِ وَمَعْرِفَةِ الْاَسَانِيْدِ كَبِيْرَ اَحَدٍ اَعْلَمَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ ۔

◆◆ ہم نے احادیث' رجال اور تاریخ کے بارے میں جو کچھ علتیں اس میں ذکر کی ہیں' وہ میں نے (امام بخاری کی) کتاب التاریخ سے نقل کی ہیں۔
میں نے ان میں سے اکثر کے بارے میں امام بخاری کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا ہے۔

ان میں سے بعض مسائل کے بارے میں میں نے امام دارمی اور امام ابوزرعہ رازی سے بھی بحث وتمحیص کی ہے' تاہم اس میں زیادہ تر امام بخاری سے منقول ہے' جبکہ امام دارمی اور امام ابوزرعہ سے کم اقوال منقول ہیں۔

میرے علم کے مطابق عراق اور خراسان میں کوئی بھی شخص علل' تاریخ اور اسانید کی معرفت کے حوالے سے امام بخاری سے بڑا عالم نہیں ہے۔

جرح وتعدیل کی وجہ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا حَمَلَنَا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هٰذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنْ مَنْفَعَةِ النَّاسِ لِاَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ تَكَلَّفُوْا مِنَ التَّصْنِيْفِ مَا لَمْ يُسْبَقُوْا اِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيٰى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوْا فَجَعَلَ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ مَنْفَعَةً كَثِيْرَةً فَنَرْجُوْ لَهُمْ بِذٰلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَا نَفَعَ اللّٰهُ بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُمُ الْقُدْوَةُ فِيْمَا صَنَّفُوْا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لَّا يَفْهَمُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الْكَلَامَ فِى الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِى الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاوٗسٌ تَكَلَّمَا فِىْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِىْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ وَّتَكَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِى الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ .

◆◆ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کے علل کو اس لیے بیان کیا' کیونکہ اس بارے میں ہم سے سوالات کیے گئے' پہلے ہم نے اسے اختیار نہیں کیا تھا' پھر یہ کیا' کیونکہ ہمیں اُمید ہے کہ اس میں لوگوں میں فائدہ ہوگا' پھر ہم نے یہ بات بھی دیکھی کہ بہت سے ائمہ نے بڑی محنت کے ساتھ ایسی تصانیف مرتب کیں' اُن سے پہلے اس نوعیت کی مثال نہیں ملتی۔

ان مشائخ میں ہشام بن حسان' عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج' سعید بن ابی عروبہ' مالک بن انس' حماد بن سلمہ' عبداللہ بن المبارک' یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ' وکیع بن جراح' عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ' اہلِ علم و اہلِ فضل شامل ہیں۔ جنہوں نے تصانیف مرتب کیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن تصانیف میں (لوگوں کیلئے) بہت سا فائدہ رکھا۔ ہمیں اُمید ہے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس وجہ سے اجر جزیل عطاء ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مسلمانوں کو نفع عطاء کیا ہے۔ ان حضرات نے جو تصنیف کی ہے' اس بارے میں یہ لوگ پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بعض لوگ جو فہم سے عاری ہیں' اُنہوں نے محدثین پر اس حوالے سے اعتراض کیا ہے کہ وہ رجال کے بارے میں کلام کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ ہم نے بہت سے ائمہ تابعین کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے رجال کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں حسن بصری اور طاؤس شامل ہیں۔ جنہوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا ہے' اسی طرح سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

وَهٰكَذَا رُوِیَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَّسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا فِی الرِّجَالِ وَضَعَّفُوْا۔

◆◆ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر اہلِ علم حضرات نے کچھ راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

وَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُظَنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوْا الطَّعْنَ عَلَی النَّاسِ اَوِ الْغِيْبَةَ اِنَّمَا اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ يُّبَيِّنُوْا ضَعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَیْ يُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِيْنَ ضُعِّفُوْا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَّبَعْضَهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِی الْحَدِيْثِ وَبَعْضَهُمْ كَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَّكَثْرَةِ خَطَاٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ يُّبَيِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَی الدِّيْنِ وَتَثْبِيْتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِی الدِّيْنِ اَحَقُّ اَنْ يُّتَثَبَّتَ فِيْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِی الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ۔

◆◆ ہم یہ سمجھتے ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے! ان حضرات نے مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے ایسا کیا۔ ان حضرات کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے کچھ لوگوں پر طعن کرنے کیلئے یا غیبت کے طور پر یہ کلام کیا ہوگا۔ ان حضرات کا مقصد ہمارے نزدیک یہ تھا کہ وہ ان راویوں کے ضعف کو بیان کردیں، تاکہ ان کی معرفت حاصل ہوجائے۔ جن لوگوں کو ضعیف قرار دیا گیا، ان میں سے بعض لوگ بدعتی (بدعقیدہ) تھے۔ بعض لوگوں پر حدیث (جھوٹی یا غلط) بیان کرنے کا الزام تھا، بعض (حدیث نقل کرنے میں) غفلت برتتے تھے اور بکثرت غلطیاں کرتے تھے، تو دینی (تعلیمات) کی بہتری اور احتیاط کیلئے ان حضرات نے ایسے افراد کی حالت بیان کی ہے، کیونکہ دینی تعلیمات نقل کرنے میں (شرعی) گواہی کا ہونا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اُس میں احتیاط کی جائے۔ بہ نسبت اُس گواہی کے حقوق اور اموال سے تعلق رکھتی ہے۔

متقدمین کی رائے

قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَّسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ فِيْهِ تُهْمَةٌ اَوْ ضَعْفٌ اَسْكُتُ اَوْ اُبَيِّنُ قَالُوْا بَيِّنْ۔

◆◆ امام بخاری نے محمد بن یحییٰ کے حوالہ سے یہ بات بتائی ہے، انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جس نے تہمت یا ضعف پایا جاتا ہے۔ (ایسے شخص کے بارے میں) میں خاموش رہوں، یا (اس کی خامی) بیان کردوں؟ تو ان حضرات نے یہ جواب دیا: تم بیان کردو!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ اِنَّ اُنَاسًا يَجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَاْهِلُوْنَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْيَا اللّٰهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ .

محمد بن رافع نیشاپوری' یحییٰ بن آدم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوبکر بن عیاش سے یہ کہا گیا: کچھ لوگ بیٹھتے ہیں اور کچھ لوگ (درسِ حدیث دینے کیلئے) بیٹھتے ہیں اور کچھ لوگ (اُن سے حدیث کا درس لینے کیلئے) اُن کے پاس بیٹھتے ہیں' حالانکہ (درس دینے والے افراد) اس کے اہل نہیں ہوتے؟ تو ابوبکر بن عیاش نے کہا: جو شخص (درسِ حدیث دینے کیلئے) بیٹھے گا' لوگ (اُس سے درس لینے کیلئے) اُس کے پاس بیٹھیں گے' لیکن جو شخص واقعی علمِ حدیث کا ماہر ہوگا' جب وہ انتقال کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے ذکر کو زندہ رکھیں گا' لیکن جو شخص بدعتی (بدمذہب) ہوگا' اُس کا (بعد میں) ذکر نہیں ہوگا۔

سند کی اہمیت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ لَا يَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ' فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَاَلُوْا عَنِ الْاِسْنَادِ لِكَيْ يَاْخُذُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ الْبِدَعِ .

محمد بن علی' نضر بن عبداللہ کے حوالہ سے' اسماعیل بن زکریا کے حوالہ سے' ابن سیرین کا یہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ سند کے بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے' لیکن جب (فرقہ وارانہ اختلافات کے حوالہ سے) فتنہ آ گیا' تو لوگوں نے سند کی تحقیق کرنا شروع کر دی' تا کہ وہ اہلِ سنت سے احادیث نقل کریں اور اہلِ بدعت کی روایات کو چھوڑ دیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْاِسْنَادُ عِنْدِيْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ .

محمد بن علی' عبدان کے حوالہ سے' عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسناد میرے نزدیک دین کا حصہ ہیں' کیونکہ اگر اسناد نہ ہوتیں تو جو شخص جو چاہتا' بیان کر دیتا' اور جب اُس سے پوچھا جائے: تمہیں یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو وہ خاموش ہو جائے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يُحْتَاجُ لِهٰذَا اَرْكَانٌ مِّنْ اٰجُرٍّ .

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يَعْنِيْ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اِسْنَادَهٗ .

محمد بن علی' حبان بن موسیٰ کے حوالہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث کا ذکر کیا گیا' تو وہ بولے: اس کیلئے مضبوط اینٹوں سے بنے ہوئے ستون (یعنی مستند "سند") کی ضرورت ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یعنی اُنہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَّاَبِيْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ خُوْطٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَّنَصْرِ بْنِ طَرِيْفٍ هُوَ اَبُوْ جَزْءٍ وَّالْحَكَمِ وَحَبِيْبِ الْحَكَمُ رَوٰى لَهُ حَدِيْثًا فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَقَالَ حَبِيْبٌ لَّا اَدْرِيْ ۔

◆◆ احمد بن عبدہ' وہب بن زمعہ کے حوالہ سے' عبداللہ بن مبارک کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بن عمارہ' حسن بن دینار' ابراہیم بن محمد اسلمی' مقاتل بن سلیمان' عثمان بری' روح بن مسافر' ابوشعبہ واسطی' عمرو بن ثابت' ایوب بن خوط' ایوب بن سوید' نصر بن طریف' یہ صاحب ابوجزء ہیں' حکم' حبیب حکم کی روایات (نقل کرنے کو) ترک کر دیا تھا۔

اُنہوں نے اس راوی کے حوالہ سے اپنی تصنیف ''کتاب الرقاق'' میں ایک روایت نقل کی' پھر اُسے ترک کر دیا اور بولے: حبیب کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَاَ اَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ فَكَانَ اَخِيْرًا اِذَا اَتٰى عَلَيْهَا اَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهُ

◆◆ احمد بن عبدہ' عبدان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی روایات کا علم حاصل کیا' لیکن آخر میں جب اُن کی روایات ابن مبارک کے سامنے آتی تھیں' تو وہ اُن سے اعراض کرتے تھے' اور اُن کا ذکر نہیں کرتے تھے۔

قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُّتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَاَنْ اَقْطَعَ الطَّرِيْقَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْهُ .

◆◆ احمد نے ابووہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا' جس کی نقل کردہ روایات پر الزام عائد کیا گیا تھا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: میں ڈاکہ ڈال لوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اس شخص کے حوالہ سے حدیث نقل کروں۔

قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوْفِيِّ .

◆◆ موسیٰ بن حزام' یزید بن ہارون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کرے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْذَبَ مِنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَلَا اَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ .

◆◆ محمد بن غیلان' ابویحییٰ حمانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ وَّلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے جارود کو وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر جعفی نہ ہوتے تو اہل کوفہ علمِ حدیث سے بے بہرہ ہوتے' اور اگر حماد (بن ابوسلیمان) نہ ہوتے تو اہل کوفہ علمِ فقہ سے بے بہرہ ہوتے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوْا فِيْهِ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگ امام احمد بن حنبل کے پاس موجود تھے' لوگوں نے یہ مسئلہ چھیڑ دیا کہ کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہوتا ہے؟ پھر کچھ لوگوں نے تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کی آراء بیان کی' تو میں نے کہا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک حدیث منقول ہے' امام احمد نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ سے (حدیث منقول ہے)؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے درج ذیل حدیث سنائی۔)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

"اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ"

قَالَ فَغَضِبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ مَرَّتَيْنِ .

احمد بن حسن نے حجاج بن نصیر کے حوالہ سے' معارک بن عباد کے حوالہ سے' عبداللہ بن سعید مقبری کے حوالہ سے' اُن کے والد کے حوالہ سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جمعہ پڑھنا اُس شخص پر لازم ہوگا جو (جمعہ پڑھنے کے بعد) رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے"۔

تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! یہ جملہ اُنہوں نے دو مرتبہ کہا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا فَعَلَ هٰذَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِاَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ اِسْنَادِهٖ لِاَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ ابْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيْثِ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ایسا اس لیے کیا' کیونکہ اُنہوں نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کی تصدیق نہیں کی' کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے سے واقف نہیں تھے' جبکہ اس کے راوی حجاج بن نصیر کو علمِ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' اسی طرح عبداللہ بن

سعید مقبری کو بھی یحییٰ بن سعید القطان نے روایتِ حدیث میں بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: فَکُلُّ مَنْ رُوِیَ عَنْهُ حَدِیْثٌ مِمَّنْ یُتَّهَمُ اَوْ یُضَعَّفُ لِغَفْلَتِهٖ وَکَثْرَةِ خَطَئِهٖ وَلَا یُعْرَفُ ذٰلِكَ الْحَدِیْثُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَلَا یُحْتَجُّ بِهٖ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہر ایسا راوی جس پر (جھوٹی روایت نقل کرنے کی) تہمت عائد ہو یا اُس کی غفلت کی وجہ سے اُسے ضعیف قرار دیا گیا ہو (یا وہ حدیث نقل کرنے میں) بکثرت غلطیاں کرتا ہے اور اُس کی نقل کردہ روایت صرف اُسی شخص کے حوالے سے منقول ہو تو ایسی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَیَّنُوْا اَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ .

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِیُّ حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ لَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ اتَّقُوا الْکَلْبِیَّ فَقِیْلَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَرْوِیْ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَعْرِفُ صِدْقَهٗ مِنْ کَذِبِهٖ .

◆◆ کئی ائمہ نے ضعیف راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں اور لوگوں کے سامنے اُن راویوں کے احوال نقل کیے ہیں۔

ابراہیم بن عبداللہ باہلی یعلیٰ بن عبید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری نے ہم سے کہا: کلبی سے روایات کرنے سے پرہیز کرو اُن سے کہا گیا: آپ خود اُس کے حوالہ سے روایات نقل کرتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اُس کی نقل کردہ جھوٹی اور سچی روایات (میں فرق) کے بارے میں علم ہے۔

قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ اشْتَهَیْتُ کَلَامَهٗ فَتَتَبَّعْتُهٗ عَنْ اَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاَتَیْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَرَاَهٗ عَلَیَّ کُلَّهٗ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اَسْتَحِلُّ اَنْ اَرْوِیَ عَنْهُ شَیْئًا .

◆◆ امام بخاری یحییٰ بن معین کے حوالہ سے عفان کے حوالہ سے ابوعوانہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حسن بصری کا انتقال ہوا اور میری یہ خواہش ہوئی کہ میں اُن کی نقل کردہ روایات کو جمع کروں تو میں نے حسن بصری کے شاگردوں سے اُن کی تلاش و تحقیق کی میں وہ روایات لے کر ابان بن ابوعیاش کے پاس آیا تو اُنہوں نے حسن بصری کے حوالہ سے وہ تمام روایات میرے سامنے بیان کیں (یعنی اُنہوں نے جھوٹی روایات بیان کیں) اس لیے میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ میں اُن کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کروں۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: قَدْ رَوٰی عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُهٗ فَلَا یُغْتَرُّ بِرِوَایَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِاَنَّهٗ یُرْوٰی عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ یُحَدِّثُنِیْ فَمَا اَتَّهِمُهٗ وَلٰکِنْ اَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهٗ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: کئی ائمہ نے ابان بن ابوعیاش کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں اگرچہ اُن میں ضعف اور غفلت پائے جاتے ہیں جس کا تذکرہ ابوعوانہ اور دیگر اہلِ علم نے کیا ہے۔ اس لیے ثقہ راویوں کے لوگوں کے حوالہ سے نقل

کرنے میں دھوکا نہیں دیا جاسکتا‘ کیونکہ ابن سیرین سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: کوئی شخص میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہے‘ جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا‘ لیکن میں اُس سے اوپر والے (یعنی اُس کے استاد) پر تہمت عائد کر دیتا ہوں۔

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .

◆◆ کئی راویوں نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے‘ علقمہ کے حوالے سے‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

وَرَوٰى اَبَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ .

◆◆ ابان بن ابوعیاش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے‘ علقمہ کے حوالے سے‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

سفیان ثوری نے ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَزَادَ فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِيْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .

◆◆ بعض راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے ساتھ‘ ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے‘ اسی کی مانند نقل کیا ہے‘ تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ ایک رات وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہر گئیں‘ تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَّاِنْ كَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهٰذِهٖ حَالُهٗ فِي الْحَدِيْثِ وَالْقَوْمُ كَانُوْا اَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَّاِنْ كَانَ صَالِحًا لَّا يُقِيْمُ الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ بِالْكَذِبِ اَوْ كَانَ مُغَفَّلًا يُّخْطِئُ الْكَثِيْرَ فَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنْ لَّا يُشْتَغَلَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ اَلَا تَرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابان بن ابوعیاش کی عبادت اور اجتہاد کا جو بھی ذکر کیا گیا‘ لیکن علم حدیث میں اُن کی حالت یہ ہے۔ علم حدیث کے ماہرین تو روایت کے الفاظ کو یاد رکھتے ہیں‘ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص نیک ہوتا ہے‘ لیکن وہ شہادت قائم نہیں کر سکتا اور اُس کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔ ہر وہ شخص جس پر حدیث نقل کرنے میں جھوٹ بولنے کا الزام ہو یا وہ روایت نقل کرنے میں غفلت کا شکار رہتا ہو اور بکثرت غلطیاں کرتا ہو تو علم حدیث کے اکثر ماہرین نے اس بات کو

اختیار کیا ہے کہ ایسے راوی سے روایات نقل نہ کی جائیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا؟ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بعض اہلِ علم سے روایات نقل کی تھیں' لیکن جب اُن کا معاملہ ابن مبارک کے سامنے واضح ہوا تو اُنہوں نے ان راویوں کی روایت کو ترک کر دیا۔

اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِیِّ فَجَعَلَ یَرْوِیْ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ شَدَّادٍ الْاَحَادِیْثَ الطِّوَالَ الَّتِیْ كَانَ یَرْوِیْ فِیْ وَصِیَّةِ لُقْمَانَ وَقَتْلِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَخٍ لِاَبِیْ مُقَاتِلٍ یَا عَمِّ لَا تَقُلْ حَدَّثَنَا عَوْنٌ فَاِنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ قَالَ یَا بُنَیَّ هُوَ كَلَامٌ حَسَنٌ ۔

◆ موسیٰ بن حزام نے صالح بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ ابومقاتل سمرقندی کے پاس موجود تھے' اُنہوں نے عون بن ابوشداد کے حوالہ سے لمبی روایات نقل کرنا شروع کر دیں' جن میں لقمان کی وصیت کا تذکرہ تھا' سعید بن جبیر کے قتل کا واقعہ تھا اور اس طرح کے دیگر واقعات تھے۔ تو ابومقاتل کے بھتیجے نے اُن سے کہا: اے چچا جان! آپ یہ نہ کہیں کہ ہمیں عون نے یہ بات بتائی ہے' کیونکہ آپ نے یہ سب روایات (عون سے) سنی ہوئی نہیں ہیں۔ تو ابومقاتل بولا: اے میرے بچے! یہ اچھی باتیں ہیں۔

محدثین کی بعض اکابرین پر تنقید

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْمٍ مِّنْ اَجِلَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوْهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَثَّقَهُمْ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَاِنْ كَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِیْ بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ تَكَلَّمَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوٰی عَنْهُ ۔

◆ بعض محدثین نے کچھ ایسے افراد کے بارے میں بھی کلام کیا ہے' جو علمی طور پر بہت جلیل القدر حیثیت کے مالک ہیں' لیکن ان محدثین نے ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے اُنہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ دیگر مشائخ نے ان حضرات کی جلالت قدر اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کی ہے' اگرچہ یہ حضرات بعض اوقات روایات نقل کرتے ہوئے وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا ہے' لیکن پھر اُن کے حوالہ سے روایات بھی نقل کر دی ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ تُرِیْدُ الْعَفْوَ اَوْ تُشَدِّدُ فَقَالَ لَا بَلْ اُشَدِّدُ قَالَ لَیْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِیْدُ كَانَ یَقُوْلُ اَشْیَاخُنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَیَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ ۔

◆ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری' علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے محمد

بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کون سی رائے چاہتے ہو؟ معافی والی یا شدت پسندی والی۔ میں نے جواب دیا: نہیں! میں تو شدت والی رائے چاہتا ہوں۔ تو یحییٰ بولے: وہ اس حیثیت کے مالک نہیں ہیں جو تم چاہتے ہو (یعنی اس میں مستند نہیں ہیں)۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب' ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

قَالَ يَحْيٰى سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ وَّهُوَ عِنْدِىْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى مَا رَاَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قُلْتُ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَّلَمْ يَرْوِ يَحْيٰى عَنْ شَرِيْكٍ وَّلَا عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَّلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ۔

◆◆ یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے محمد بن عمرو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اُس کے بارے میں وہی بات ارشاد فرمائی' جو میں نے کہی تھی۔

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ فرماتے ہیں: محمد بن عمرو' سہیل بن ابوصالح کے مقابلہ میں بلندترین حیثیت کے مالک ہیں اور میرے نزدیک وہ عبدالرحمٰن بن حرملہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر میں اُن کی (نقل کردہ روایات) میں غلطیاں نکالنا چاہوں تو میں ایسا کرسکتا ہوں' (علی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا اُن کی تصحیح کی جاتی تھی؟ تو یحییٰ نے جواب دیا: جی ہاں!

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے شریک' ابوبکر بن عیاش' ربیع بن صبیح اور مبارک بن فزارہ کے حوالہ سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَآءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ ذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهٖ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَّاحِدَةٍ تَرَكَهُ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اگر یحییٰ بن سعید القطان نے ان حضرات سے روایات نقل نہیں کی ہیں' تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُنہوں نے ان پر جھوٹ کا الزام عائد کر کے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں' بلکہ اِن حضرات کے حافظہ کی وجہ سے ان کی روایات ترک کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتے تھے جو اپنے حافظہ کے حوالہ سے (یعنی زبانی طور پر) روایات بیان کرتے ہوئے کبھی ایک بات نقل کرتا تھا اور کبھی دوسری بات نقل کرتا تھا' جس کی روایت ایک جیسی نہیں ہوتی تھی۔ تو یحییٰ اُس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتے تھے۔

وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ .

◄► یحییٰ بن سعید القطان نے جن حضرات کو متروک قرار دیا ہے ان کے حوالہ سے عبداللہ بن مبارک وکیع بن جراح عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَاَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْاَئِمَّةُ .

◄► امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض محدثین نے سہیل بن ابوصالح محمد بن اسحٰق حماد بن سلمہ محمد بن عجلان اوران کے پایہ کے دیگر ائمہ کے بارے میں ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے کلام کیا ہے۔ (جوان کے حافظہ نے) بعض روایات نقل کرنے میں (غلطی کی ہے) لیکن ان حضرات سے دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ .

◄► حسن بن علی حلوانی علی بن مدینی کے حوالہ سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح کو علمِ حدیث میں مستند شمار کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَّاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ .

◄► ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان (احادیث نقل کرنے میں) ثقہ اور مامون ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا .

وَقَدْ رَوٰى يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيْرَ .

◄► امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے خیال میں یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عجلان کے سعید مقبری کے حوالہ سے روایات نقل کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ابوبکر علی بن عبداللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان نے یہ بات بیان کی ہے کہ سعید مقبری نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض سعید کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں جبکہ بعض روایات سعید کے حوالہ سے ایک اور شخص کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

تو یہ روایات میرے سامنے خلط ملط ہوگئی ہیں۔

میں انہیں سعید کے حوالہ سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر دیتا ہوں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ابن عجلان کے بارے میں' اسی حوالہ سے کلام کیا ہے۔

یحییٰ نے ابن عجلان کے حوالہ سے بہت سی روایات بھی نقل کی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيٰى ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَحَدَّثَنَا عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اسی طرح جن حضرات نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا ہے' انہوں نے اُن کے حافظہ کے حوالہ سے کلام کیا ہے۔

علی' یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے' اُن کے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے' عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالہ سے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' چھینکنے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات ابن ابی لیلیٰ سے ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو بیان کیا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوُ هٰذَا غَيْرَ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْاِسْنَادَ وَاِنَّمَا جَآءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاَكْثَرُ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَا يَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے اسی طرح کی دیگر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ بعض اوقات وہ کسی ایک چیز کو ایک مرتبہ اس طرح نقل کرتے ہیں اور دوسری مرتبہ اُس طرح نقل کر دیتے ہیں' یعنی اُس کی سند میں کوئی تبدیلی ذکر کر دیتے ہیں' یہ غلطی اُن کے حافظہ کے حوالہ سے ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ کے اکثر اہلِ علم احادیث نوٹ نہیں کیا کرتے تھے اور ان میں سے جو حضرات نوٹ کرتے تھے' وہ حدیث سننے کے بعد نوٹ کرتے تھے۔

روایت بالمعنیٰ کی بحث

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَئِهِمْ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِذَا تَفَرَّدَ اَحَدٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ بِحَدِيْثٍ وَّلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا عَنٰى اِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ هٰذَا

اِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْاِسْنَادَ فَزَادَ فِي الْاِسْنَادِ اَوْ نَقَصَ اَوْ غَيَّرَ الْاِسْنَادَ اَوْ جَآءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيْهِ الْمَعْنٰى فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ الْاِسْنَادَ وَحَفِظَهٗ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَاِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنٰى ۔

◆◆ احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح جن اہلِ علم نے مجاہد بن سعید' عبداللہ بن لہیعہ اور دیگر حضرات کے بارے میں کلام کیا ہے' اُنہوں نے ان حضرات کے حافظ اور (روایت نقل کرنے میں) بکثرت غلطیوں کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

جبکہ کئی ائمہ نے ان حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

جب ان حضرات میں سے کوئی ایک شخص کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' اور اس بارے میں اُس کی متابعت نہ کی گئی ہو' تو ایسی روایت کو استدلال نہیں کیا جائے گا' جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کی مراد یہی ہے کہ جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔

اس میں سب سے زیادہ شدید غلطی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کو روایت کی سند یاد نہ رہے اور وہ اُس سند میں کوئی کمی یا اضافہ ذکر کردے' یا سند کو تبدیل کردے' یا ایسا لفظ نقل کردے جس کے نتیجہ میں روایت کا مضمون تبدیل ہو جائے۔

البتہ جو شخص سند برقرار رکھے' اُسے یاد رکھے اور الفاظ تبدیل کردے تو اہلِ علم کے نزدیک اس کی گنجائش ہے' بشرطیکہ (روایت کا) مفہوم تبدیل نہ ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ ۔

◆◆ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالہ سے' معاویہ بن صالح کے حوالہ سے' علاء بن حارث کے حوالہ سے' مکحول کے حوالہ سے' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم معنوی طور پر کوئی روایت تمہارے سامنے بیان کردیں تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ ۔

◆◆ یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق کے حوالہ سے' معمر کے حوالہ سے' ایوب کے حوالہ سے' محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات کوئی روایت دس مختلف الفاظ میں سنی' لیکن اُس کا مفہوم ایک ہی تھا۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَاْتُوْنَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعَانِيْ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يُعِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ عَلٰى حُرُوْفِهٖ

◆◆ احمد بن منیع بیان کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ انصاری نے ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی' حسن بصری

اور شعبی' حدیث کو معنوی طور پر نقل کر دیتے تھے۔

قاسم بن محمد' محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ' حدیث کو لفظی طور پر نقل کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهٖ عَلٰی غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْاَوَّلِ .

◆◆ علی بن خشرم' حفص بن غیاث کے حوالہ سے' عاصم احول کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابوعثمان نہدی سے کہا: آپ پہلے ہمیں کوئی حدیث سناتے ہیں' پھر آپ بعد میں اُسی حدیث کو دوسرے لفظوں میں سناتے ہیں' تو ابوعثمان نہدی نے فرمایا: تم لوگ پہلے سنی ہوئی روایت کو لازم پکڑ لو۔

حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰی اَجْزَاَكَ .

◆◆ جارود' وکیع کے حوالہ سے' ربیع بن صبیح کے حوالہ سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم نے مفہوم صحیح نقل کر دیا تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُنْقُصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ .

◆◆ علی بن حجر' عبداللہ بن مبارک کے حوالہ سے' سیف بن سلیمان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم حدیث کے الفاظ میں کمی کر سکتے ہو' اس میں اضافہ نہیں کر سکتے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِیْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰی .

◆◆ ابوعمار حسین بن حریث' زید بن حباب کے حوالہ سے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری ہمارے پاس تشریف لائے اور بولے: اگر میں تمہارے سامنے یہ کہوں کہ میں تمہیں حدیث اُسی طرح سنا رہا ہوں' جس طرح میں نے سنی تھی (یعنی میں نے اس میں کسی بھی لفظ میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی) تو تم میری اس بات کی تصدیق نہ کرنا' کیونکہ (میری نقل کردہ وہ روایت) معنوی اعتبار (سے نقل) ہوگی۔

اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْنٰی وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ .

◆◆ حسین بن حریث' وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر معنوی طور پر حدیث نقل کرنے کی گنجائش نہ ہوتی' تو لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاِ وَالْغَلَطِ كَبِيْرُ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: حفظ' اتقان اور سماع کے وقت تثبت کے حوالہ سے اہلِ علم کے باہمی درجات مختلف ہیں' اس کے باوجود وہ خطاء کرنے اور غلطی کرنے سے محفوظ نہیں ہیں' ان میں اکثر ائمہ شامل ہیں باوجود یکہ ان کے حافظہ (نہایت قوی

تھے)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا ۔

◆◆ محمد بن حمید رازی' جریر کے حوالہ سے' عمارہ بن قعقاع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا: جب تم نے مجھے کوئی حدیث سنانی ہو' تو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کے حوالہ سے سناؤ' کیونکہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی' پھر میں نے کئی سال کے بعد ان سے اُسی روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اُس روایت کو بیان کرنے میں کسی ایک حرف کی بھی کمی نہیں کی۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَتَمُّ حَدِيثًا مِنْكَ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ۔

◆◆ ابوحفص عمرو بن علی' یحییٰ بن سعید القطان کے حوالہ سے' سفیان کے حوالہ سے' منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابوالجعد آپ کے مقابلہ میں زیادہ مکمل طور پر حدیث نقل کرتے ہیں؟ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احادیث کو نوٹ کرلیا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا ۔

◆◆ عبدالجبار بن العلاء بن عبدالجبار' سفیان کے حوالہ سے' عبدالملک بن عمیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں' تو اس میں کوئی ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي ۔

◆◆ حسین بن مہدی بصری' عبدالرزاق' معمر کے حوالہ سے' قتادہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی' میرے ذہن نے اُسے محفوظ کرلیا۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنَصَّ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ ۔

◆◆ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری کے مقابلہ میں زیادہ (احتیاط کے ساتھ) لفظ بہ لفظ حدیث نقل کرتا ہو۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ۔

◆◆ ابراہیم بن سعید جوہری' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اہلِ مدینہ کی احادیث کا' زہری کے بعد' یحییٰ بن ابوکثیر سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عَوْنٍ یُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُهٗ عَنْ اَیُّوْبَ بِخِلَافِهٖ تَرَکَهٗ فَیَقُوْلُ قَدْ سَمِعْتُهٗ فَیَقُوْلُ اِنَّ اَیُّوْبَ اَعْلَمُنَا بِحَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ ۔

◆◆ امام بخاری' سلیمان بن حرب' حماد بن زید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن عون کوئی حدیث سنایا کرتے تھے' اور جب میں اُنہیں ایوب کے حوالہ سے (اُن کی نقل کردہ روایت) کے خلاف روایت سناتا' تو وہ (اپنی نقل کردہ روایت) ترک کر دیتے' اور یہ کہتے: میں نے یہ حدیث سن رکھی ہے' لیکن پھر وہ یہ بھی کہتے: محمد بن سیرین کی نقل کردہ روایات کے بارے میں ایوب ہم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَیُّهُمَا اَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ اَمْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ کَانَ مِسْعَرٌ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ ۔

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ ہشام دستوائی یا مسعر؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے مسعر جیسا شخص نہیں دیکھا' وہ سب سے زیادہ مستند تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ مَا خَالَفَنِیْ شُعْبَةُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا تَرَکْتُهٗ ۔

◆◆ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد' ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے جس چیز کے بارے میں مجھ سے مختلف روایت نقل کی ہے' میں نے اُسے (یعنی اپنی روایت کو) ترک کر دیا ہے (اور شعبہ کی روایت کو مستند قرار دیا ہے)۔

قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّحَدَّثَنِیْ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ قَالَ لِیْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ اَرَدْتَّ الْحَدِیْثَ فَعَلَیْکَ بِشُعْبَةَ ۔

◆◆ ابوبکر' ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم احادیث (کا علم) حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ (کی شاگردی یا اُن کی نقل کردہ روایات) کو لازم پکڑلو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَیْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِیْثًا وَّاحِدًا اِلَّا اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ اَحَادِیْثَ اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ عَشْرِ مِرَارٍ وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ خَمْسِیْنَ حَدِیْثًا اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ خَمْسِیْنَ مَرَّةً وَّالَّذِیْ رَوَیْتُ عَنْهُ مِائَةً اَتَیْتُهٗ اَکْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ اِلَّا حَیَّانَ الْکُوْفِیَّ الْبَارِقِیَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ ثُمَّ عُدْتُّ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ مَاتَ ۔

◆◆ عبد بن حمید' ابوداؤد کے حوالہ سے' شعبہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی' میں اُس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ گیا اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے دس روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس

دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں' میں نے جس شخص کے حوالہ سے پچاس روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس پچاس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک سو روایات نقل کی ہیں' میں اُس کے پاس ایک سو سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں' البتہ حیان بارقی کا معاملہ مختلف ہے' میں نے اُن سے یہ روایات سنی ہیں' جب میں دوبارہ اُن کے پاس گیا' تو اُس وقت اُن کا انتقال ہو چکا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْحَدِيْثِ ۔

◆◆ امام بخاری' عبداللہ بن ابواسود' ابن مہدی کے حوالہ سے سفیان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ' امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ اَحَدٌ عِنْدِیْ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَحْفَظَ لِلْاَحَادِيْثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ اَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ اَمَرَّ فِيهَا قَالَ يَحْيٰى وَكَانَ شُعْبَةُ اَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَّكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ اَبْوَابٍ ۔

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور میرے نزدیک کوئی بھی شخص اُن کا ہم پلہ نہیں ہے۔ لیکن جب سفیان اُن سے مختلف روایت نقل کرتے ہیں تو میں سفیان کے بیان کو قبول کرتا ہوں۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے' طویل احادیث کا بڑا حافظ کون ہے؟ سفیان یا شعبہ؟ تو اُنہوں نے فرمایا: شعبہ نے اس بارے میں بڑی محنت کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: شعبہ' علم رجال کے' فلاں اور فلاں سے بڑے عالم تھے' لیکن سفیان' صاحب الابواب (یعنی فقہ کے ابواب کے عالم) تھے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ الْاَئِمَّةُ فِی الْاَحَادِيْثِ اَرْبَعَةٌ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ۔

◆◆ عمرو بن علی' عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: علمِ حدیث کے امام چار حضرات ہیں' سفیان ثوری' مالک بن انس' اوزاعی اور حماد بن زید۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّیْ مَا حَدَّثَنِیْ سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَیْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِیْ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسٰى الْقَزَّازَ يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِیْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهِمَا سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسٰى الْقَزَّازَ يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِیْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِهِمَا ۔

◆◆ ابوعمار حسین بن حریث' وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان مجھ سے بڑے حافظ ہیں' سفیان نے میرے سامنے کسی بزرگ کے حوالہ سے جو بھی حدیث سنائی' میں نے بعد میں اُن سے جب بھی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو اُس روایت کو اُسی طرح پایا' جیسے اُنہوں نے مجھے پہلے بیان کی تھی۔

اسحٰق بن موسیٰ انصاری' معن بن عیسیٰ القزاز کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک بن انس' نبی اکرم ﷺ کی احادیث (نقل کرنے میں) ''ی'' اور ''ت'' وغیرہ (یعنی غائب اور حاضر کے صیغوں) کا بھی سختی سے خیال رکھتے تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْمٍ الْاَنْصَارِیُّ قَاضِی الْمَدِیْنَةِ قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰی اَبِیْ حَازِمٍ وَّهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِیْهِ وَكَرِهْتُ اَنْ اٰخُذَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ۔

◆◆ ابوموسیٰ' مدینہ منورہ کے قاضی ابراہیم بن عبداللہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام مالک' شیخ ابوحازم کے پاس سے گزرے' جو بیٹھے ہوئے (درسِ حدیث دے رہے) تھے' لیکن امام مالک اُن سے آگے گزر گئے' اُن سے پوچھا گیا: آپ (ان کے درس میں) کیوں نہیں بیٹھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے کوئی جگہ نہیں ملی جہاں میں بیٹھ سکتا' اور مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں کھڑا ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا سماع کروں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ۔

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک نے سعید بن میتب کے حوالہ سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ میرے نزدیک سفیان ثوری کی ابراہیم نخعی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات' سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

قَالَ یَحْیٰی مَا فِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِیْثًا مِّنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ اِمَامًا فِی الْحَدِیْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَّقُوْلُ مَا رَاَیْتُ بِعَیْنِیْ مِثْلَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقَطَّانِ۔

◆◆ یحییٰ فرماتے ہیں: محدثین میں امام مالک سے زیادہ مستند اور کوئی شخص نہیں ہے' امام مالک' علمِ حدیث کے امام تھے۔

میں نے احمد بن حسن کو امام احمد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی شخص نہیں تھا۔

قَالَ اَحْمَدُ وَسُئِلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ وَّكِیْعٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِیْعٌ اَكْبَرُ فِی الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِیَّ الْبَصْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اَنِّیْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ۔

◆◆ احمد بن حسن بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وکیع' بڑے ذہن کے مالک ہیں' جبکہ عبدالرحمٰن' (علم حدیث کے) امام ہیں۔

محمد بن عمرو ثقفی' علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مجھے رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا کر کے یہ قسم لی جائے' تو میں یہ قسم اُٹھالوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْكَلَامُ فِىْ هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِّنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ فَمَنْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَيِّ شَیْءٍ تُكُلِّمَ فِيْهِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں کلام اور اہلِ علم سے منقول روایات بہت زیادہ ہیں' ہم نے اختصار کے طور پر اُن میں سے کچھ باتیں نقل کر دی ہیں' تا کہ اہلِ علم کی منازل اور حفظ و اتقان کے حوالہ سے' اُن کے باہمی مراتب کے درمیان فرق کی معرفت حاصل کی جا سکے اور (اس بات کا پتہ چل جائے) جن اہلِ علم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اُن کے بارے میں کیوں کلام کیا گیا ہے؟

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْقِرَائَةُ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اَوْ يُمْسِكُ اَصْلَهٗ فِيْمَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ السَّمَاعِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: عالم کے سامنے حدیث پڑھ کر سنانا' جبکہ وہ اُس چیز کو حفظ کر سکتا ہو جو اُس کے سامنے پڑھا گیا ہے' یا اُس کے پاس وہ اصل (تحریر) موجود ہو' جس میں دیکھ کر اُس کے سامنے پڑھا گیا ہے' جبکہ وہ حافظ نہ ہو' تو یہ محدثین کے نزدیک درست ہے اور (استاد سے) احادیث کے سماع کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَاهُ

◆◆ حسین بن مہدی بصری' عبدالرزاق کے حوالہ سے' ابن جریج کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے حدیث پڑھ کر سنائی' میں نے اُن سے دریافت کیا: میں کیا کہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ کہو: انہوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ عِصْمَةَ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَفَرًا قَدِمُوْا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِّنْ كُتُبِهٖ فَجَعَلَ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ اِنِّىْ بَلِهْتُ لِهٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ فَاقْرَئُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ اِقْرَارِىْ بِهٖ كَقِرَائَتِىْ عَلَيْكُمْ .

◆◆ سوید بن نصر' علی بن حسین کے حوالہ سے' ابو عصمہ کے حوالہ سے' یزید نحوی کے حوالہ سے' عکرمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طائف کے رہنے والے کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے' جو اُن کے پاس موجود تھی' انہوں نے وہ کتاب اُن لوگوں کے سامنے پڑھی اور اُسے آگے پیچھے کر دیا۔ پھر بولے: میں اب اسے اور

نہیں پڑھ سکتا' تم لوگ اسے میرے سامنے پڑھ دو' کیونکہ میرا ان روایات کے بارے میں اقرار کرنا' انہیں تم لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنانے کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ اِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ اٰخَرَ فَقَالَ ارْوِ هٰذَا عَنِّيْ فَلَهُ اَنْ يَّرْوِيَهُ

◆◆ سوید بن نصر' علی بن حسین کے حوالہ سے' اُن کے والد کے حوالے سے' منصور بن معتمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی تحریر (یعنی نوٹ کی ہوئی احادیث) دوسرے شخص کی طرف بڑھاتے ہوئے یہ کہے: اسے میرے حوالہ سے روایت کر دو' تو دوسرے شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُسے روایت کر دے۔

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا عَاصِمٍ النَّبِيْلَ عَنْ حَدِيْثٍ فَقَالَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّقْرَاَ هُوَ فَقَالَ اَاَنْتَ لَا تُجِيْزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُجِيْزَانِ الْقِرَاءَةَ .

◆◆ میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابوعاصم نبیل سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے میرے پاس پڑھ کر سنا دو' میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے پڑھتے۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم اس طرح پڑھنے کو درست نہیں سمجھتے؟ جبکہ سفیان ثوری اور امام مالک بن انس اس طرح پڑھنے کو درست قرار دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِيْ فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِيْ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَى الْعَالِمِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَّمَا قُلْتُ اَخْبَرَنِيْ فَهُوَ مَا قَرَاْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَعْنِيْ وَاَنَا وَحْدِيْ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاحِدٌ .

◆◆ احمد بن حسن' یحییٰ بن سلیمان کے حوالہ سے' عبداللہ بن وہب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں لفظ ''حدثنا'' استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس روایت کو دیگر افراد کے ہمراہ سنا ہے اور جب میں لفظ ''حدثنی'' استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ صرف میں نے' اکیلے نے وہ روایت سنی ہے' جب میں لفظ ''اخبرنا'' استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حدیث کسی عالم کے سامنے پڑھی گئی اور میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھا اور جب میں لفظ ''اخبرنی'' استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے سے کسی عالم کے سامنے وہ حدیث پڑھی تھی۔

شیخ ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ''حدثنا'' اور ''اخبرنا'' کا مفہوم ایک ہی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيِّ فَقُرِئَ عَلَيْهِ بَعْضُ حَدِيْثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم ابومصعب مدینی کے پاس موجود تھے' اُن کے سامنے اُنہی کی نقل کردہ ایک روایت پڑھی گئی تو ہم نے دریافت کیا: ہم اسے کس طرح نقل کریں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ہمیں ابومصعب نے یہ حدیث سنائی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ اَجَازَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا اَجَازَ الْعَالِمُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِىَ عَنْهُ شَيْئًا مِّنْ حَدِيْثِهِ فَلَهُ اَنْ يَّرْوِىَ عَنْهُ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم نے ''اجازت دینے'' کو درست قرار دیا ہے' یعنی جب کوئی عالم کسی شخص کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ شخص اُس عالم کے حوالہ سے اُس کی کسی حدیث کو نقل کرسکتا ہے' تو اب اُس شخص کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اُس عالم کے حوالہ سے' اُس روایت کو نقل کر دے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ ۔

◆◆ محمود بن غیلان' وکیع' عمران بن حدیر' ابومجلز کے حوالہ سے' بشیر بن نہیک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک مجموعہ مرتب کیا' پھر میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے آپ کے حوالہ سے روایت کر دوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِىِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِىْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ ۔

◆◆ محمد بن اسمٰعیل واسطی' محمد بن حسن واسطی کے حوالہ سے عوف اعرابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: میرے پاس آپ کے حوالہ سے منقول' بعض روایات موجود ہیں' کیا میں اُنہیں آپ کے حوالہ سے روایت کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن حسن نامی راوی' محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور کئی ائمہ نے اُن کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِىَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ ۔

◆◆ جارود بن معاذ' انس بن عیاض کے حوالہ سے' عبیداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں زہری کے پاس کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر آیا' میں نے کہا: یہ آپ سے منقول بعض روایات ہیں' میں انہیں آپ کی طرف سے روایت کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ لَا اَدْرِىْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَّقَالَ عَلِىٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِىِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اِنَّهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ

فَقَالَ لَا شَیْءَ اِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ اِلَيْهِ .

◆◆ شیخ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن جریج کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر ہشام بن عروہ کے پاس آئے' اور بولے: یہ آپ سے منقول روایات ہیں' میں انہیں آپ کے حوالہ سے روایت کرسکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا' مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ان دونوں میں سے زیادہ حیران کن کیا چیز ہے؟

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی' عطاء خراسانی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ ضعیف ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو یہ کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے (یعنی عطاء خراسانی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے)۔ تو یحییٰ بن سعید نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' یہ ایک کتاب تھی جو (عطاء خراسانی) نے (ابن جریج کو) دی تھی (اور اُسی کے حوالہ سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں)۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْحَدِيْثُ اِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: جب کوئی حدیث ''مرسل'' ہو' تو اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہ مستند شمار نہیں ہوگی۔ کئی اہلِ علم نے ایسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اَبِيْ فَرْوَةَ تَجِيْئُنَا بِاَحَادِيْثَ لَيْسَتْ لَهَا خُطُمٌ وَّلَا اَزِمَّةٌ .

◆◆ علی بن حجر' بقیہ بن ولید کے حوالہ سے' عتبہ بن ابوحکیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' (یعنی وہ ''مرسل'' روایات بیان کررہے تھے)۔ تو زہری بولے: اے ابوفروہ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! تم ایسی روایتیں بیان کررہے ہو' جن کی کوئی لگام (یعنی مستند سند) نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ مُّرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُّرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ بِكَثِيْرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَّاْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى مُرْسَلَاتُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُّرْسَلَاتِ عَطَاءٍ .

قُلْتُ لِيَحْيٰى مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مُرْسَلَاتُ طَاوُسٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا .

◆◆ ابوبکر' علی بن عبداللہ کے حوالہ سے' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجاہد کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ (یعنی مستند) ہیں' کیونکہ عطاء ہر طرح کے آدمی سے روایت کرلیتے ہیں۔

علی' یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے نقل کردہ ''مرسل'' روایات میرے نزدیک عطاء کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔
میں نے کہا: مجاہد کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات' آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں' یا طاؤس کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات (زیادہ پسندیدہ ہیں)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دونوں قریب کے مرتبہ کے ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ وَّسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَّقُوْلُ مُرْسَلَاتُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عِنْدِيْ شِبْهُ لَا شَيْءَ وَالْاَعْمَشُ وَالتَّيْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيحِ ثُمَّ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ۔

◆◆ علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابواسحٰق کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات میرے نزدیک نہ ہونے کے برابر ہیں (یعنی بالکل غیر مستند ہیں)۔
اعمش' تیمی' یحییٰ بن ابوکثیر (کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات بھی اسی طرح ہیں)۔
ابن عیینہ کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات ہوا کی طرح ہیں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: ہاں' اللہ کی قسم! سفیان بن سعید (یعنی سفیان ثوری کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات کی بھی یہی حیثیت ہے)۔

قُلْتُ لِيَحْيٰى فَمُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيٰى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ مَالِكٍ ۔

◆◆ میں نے یحییٰ سے پوچھا: امام مالک کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات کی کیا حیثیت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔
یحییٰ بن سعید نے فرمایا: محدثین میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایات امام مالک کی نقل کردہ روایات سے زیادہ مستند ہوں۔

حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَجَدْنَا لَهٗ اَصْلًا اِلَّا حَدِيْثًا اَوْ حَدِيْثَيْنِ ۔

◆◆ سوار بن عبداللہ عنبری بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حسن (بصری) جب یہ کہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ ذکر کیے بغیر ''مرسل'' روایت نقل کر دیں) تو ہمیں (اُن کی نقل کردہ ایسی روایات) میں سے ہر ایک کی اصل (یعنی دوسری سند) مل گئی' صرف ایک یا دو احادیث ایسی تھیں' (جن کی سند ہمیں نہیں مل سکی)۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّهٗ ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةَ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰى اَحَدُهُمْ حَدِيْثًا وَّاَرْسَلَهٗ لَعَلَّهٗ اَخَذَهٗ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِيْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: جو لوگ ''مرسل'' حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں' وہ ایسی روایت کو اس حوالہ سے ضعیف

قرار دیتے ہیں کہ ان ائمہ نے ثقہ اور غیر ثقہ (ہر طرح کے) راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ تو جب ان حضرات میں سے کسی ایک نے کوئی حدیث "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہو تو ہوسکتا ہے کہ اُس نے وہ روایت کسی غیر ثقہ راوی سے حاصل کی ہو۔ (مثال کے طور پر) حسن بصری' معبد جہنی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور پھر اُس کے حوالہ سے روایت بھی نقل کر دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي اَبِي وَعَمِّي قَالَا سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُولُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ .

بشر بن معاذ بصری' مرحوم بن عبدالعزیز عطار کے حوالہ سے' اُن کے والد اور چچا کے حوالہ سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: معبد جہنی سے بچو! کیونکہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَيُرْوٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَّقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ وَاَكْثَرُ الْفَرَائِضِ الَّتِي يَرْوِيهَا عَنْ عَلِيٍّ وَّغَيْرِهٖ هِيَ عَنْهُ وَقَدْ قَالَ الشَّعْبِيُّ الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ عَلَّمَنِي الْفَرَائِضَ وَكَانَ مِنْ اَفْرَضِ النَّاسِ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام شعبی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حارث اعور نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے: یہ شخص کذاب تھا اور شعبی نے اس کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول وراثت سے متعلق بیشتر روایات اسی شخص کے حوالہ سے منقول ہیں۔

شعبی کہتے ہیں: حارث اعور نے مجھے علمِ وراثت کی تعلیم دی ہے اور وہ علمِ وراثت کے سب سے بڑے ماہر تھے۔

قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ اَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهٖ لَمَّا حَكٰى عَنْهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن بشار کو عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: کیا آپ لوگوں کو سفیان بن عیینہ پر حیرت نہیں ہوتی؟ میں نے تو جابر جعفی کو سفیان کے اس قول کی وجہ سے متروک قرار دیا تھا' جب اُنہوں نے جابر کے حوالہ سے ایک ہزار سے زیادہ (جھوٹی روایات منقول ہونے) کا ذکر کیا تھا' لیکن سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے احادیث روایت کر دیتے ہیں۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی جابر جعفی کی نقل کردہ روایات کو متروک قرار دیا ہے۔

وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ اَيْضًا .

حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَسْنِدْ لِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ اِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي سَمَّيْتُ وَاِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

◆◆ بعض اہلِ علم نے "مرسل" روایت کو مستند تسلیم کیا ہے۔

ابوعبیدہ، سعید، شعبہ کے حوالہ سے، اعمش کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کی سند بیان کریں؟ تو ابراہیم نخعی بولے: جب میں کسی ایک شخص کے حوالہ سے حضرت عبداللہ سے کوئی روایت نقل کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے وہ روایت صرف اُسی شخص سے سنی ہے، اور جب میں یہ کہہ دوں کہ حضرت عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کئی راویوں کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَضْعِيْفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّیَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِیْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُوْنَ هٰؤُلَاءِ فِی الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ ۔ حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمِ الْهَجَرِیِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُّضَعَّفُوْنَ فِی الْحَدِيْثِ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اہلِ علم ائمہ نے رجال کی تضعیف کے حوالہ سے بھی اختلاف کیا ہے، جس طرح ان حضرات نے دیگر پہلوؤں کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

شعبہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُنہوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابوسلیمان، حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیا اور اُن سے منقول روایات کو ترک کر دیا۔

پھر شعبہ نے اُن حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں، وہ حفظ اور عدالت کے اعتبار سے ان صاحبان سے کم مرتبہ کے ہیں۔

شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور دیگر کئی ایسے راویوں سے احادیث روایت کی ہیں، جنہیں علمِ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِیْ سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیِّ قَالَ نَعَمْ ۔

◆◆ محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری، امیہ بن خالد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے شعبہ سے کہا: آپ نے عبدالملک بن ابوسلیمان کو ترک کر دیا ہے، جبکہ آپ محمد بن عبیداللہ عرزمی کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهٗ وَيُقَالُ اِنَّمَا تَرَكَهٗ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِیْ رَوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا وَّقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَحَدَّثُوْا عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے پہلے عبدالملک بن ابوسلیمان کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں' پھر بعد میں اُنہیں ترک کردیا۔

ایک قول کے مطابق شعبہ نے اُنہیں اُس وقت ترک کیا' جب اُنہوں نے انفرادی طور پر وہ روایت نقل کی' جو عطاء بن ابورباح کے حوالہ سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے: آدمی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھے گا' اگر وہ غیر موجود ہوتو دوسرے لوگ اُس کا انتظار کریں گے۔ یہ اُس وقت ہوگا جب اُن دونوں کا راستہ ایک ہو۔

جبکہ کئی ائمہ کے بارے میں یہ بات ثابت ہے کہ اُنہوں نے ابوزبیر' عبدالملک بن ابوسلیمان اور حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّابْنُ اَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ اَبُو الزُّبَيْرِ اَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ .

◆◆ احمد بن منیع' ہشام کے حوالہ سے' حجاج اور ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے' عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر واپس جاتے تھے' تو اُن کی نقل کردہ روایت کی تکرار کرتے تھے' تو ہم میں سے ابوزبیر کو وہ حدیث زیادہ بہتر طور پر یاد ہوتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي اِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثَ .

◆◆ محمد بن یحییٰ بن ابوعمر مکی' سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے' ابوزبیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مجھے آگے کردیا کرتے تھے تاکہ میں اُن لوگوں کیلئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ) حدیث یاد کر لوں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا .

◆◆ ابن ابی عمر' سفیان کے حوالہ سے' ایوب سختیانی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ابوزبیر نے' ابوزبیر نے' ابوزبیر نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ سفیان نے ہاتھ (کی انگلیوں) کو بند کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کیے۔

قَالَ اَبُو عِيسَى: اِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ الْاِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتقان اور حفظ کے حوالہ سے مستند تھے۔

عبداللہ بن مبارک' سفیان ثوری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان علم کا ترازو تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ

اَجْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِىْ رَوَاهُ فِى الصَّدَقَةِ يَعْنِىْ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِىْ وَجْهِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۔

◆◆ ابوبکر علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: شعبہ نے انہیں اُن کی صدقہ کے بارے میں نقل کردہ روایت کی وجہ سے متروک قرار دے دیا تھا' یعنی وہ حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

جو شخص لوگوں سے مانگے اور اُس کے پاس اتنا کچھ ہو' جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے چہرے پر نشان کے طور پر ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو' اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اُن کی قیمت جتنا سونا۔

قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيٰى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِىٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهٖ بَاْسًا ۔

◆◆ علی' یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری اور زائدہ نے حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث نقل کی ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید' حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيْثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ لَهٗ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيْمٍ لَّا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ۔

◆◆ محمود بن غیلان' یحییٰ بن آدم' سفیان ثوری' حکیم بن جبیر کے حوالہ سے صدقہ کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں۔

یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا: کاش! حکیم کے علاوہ کسی اور راوی نے اسے نقل کیا ہوتا؟ تو سفیان نے اُن سے کہا: حکیم میں کیا خرابی ہے؟ کیا شعبہ اُس کے حوالہ سے احادیث روایت نہیں کرتے؟ تو عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو سفیان ثوری بولے: میں نے زبیر نامی راوی کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے' (یعنی اُنہوں نے اس روایت کی دوسری سند بیان کردی)۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَا ذَكَرْنَا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنَّمَا اَرَدْنَا بِهٖ حُسْنَ اِسْنَادِهٖ عِنْدَنَا ۔
كُلُّ حَدِيْثٍ يُرْوٰى لَا يَكُوْنُ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَنْ يُّتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ شَاذًّا وَّيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جس روایت کو ''حدیث حسن'' قرار دیا ہے' تو اس سے مراد یہ

ہے کہ اُس کی سند ہمارے نزدیک عمدہ ہے۔

ایسی ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو' جس پر جھوٹ نقل کرنے کا الزام ہو اور جو حدیث شاذ نہ ہو' اور کسی دوسری سند کے حوالہ سے بھی منقول ہے تو ایسی روایت ہمارے نزدیک ''حدیث حسن'' ہوگی۔

وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فَإِنَّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ يَسْتَغْرِبُوْنَ الْحَدِيْثَ لِمَعَانٍ ۔ رُبَّ حَدِيْثٍ يَكُوْنُ غَرِيْبًا لَّا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ وَّجْهٍ وَّاحِدٍ مِثْلُ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا اَجْزَاَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ وَلَا يُعْرَفُ لِاَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَشْهُوْرًا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ ۔ فَاِنَّمَا اشْتُهِرَ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ ۔

◆◆ ہم نے اس کتاب میں جس حدیث کو غریب قرار دیا ہے' تو علم حدیث کے ماہرین' حدیث کے غریب ہونے کو مختلف معانی میں استعمال کرتے ہیں۔

بعض اوقات کوئی حدیث اس حوالہ سے غریب ہوتی ہے کہ وہ صرف ایک ہی سند سے منقول ہوتی ہے' جیسے حماد بن سلمہ نے ابوعشراء کے حوالہ سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا (شرعی) ذبح صرف حلق اور لبہ میں ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم جانور کی ران میں (تیر یا نیزہ) مار دو تو تمہارے لیے یہ بھی جائز ہوگا (یعنی وہ ذبح شمار ہوگا)۔

اس روایت کو ابوعشراء کے حوالہ سے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں۔ ابوعشراء کی اُن کے والد کے حوالہ سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے' اگرچہ اہلِ علم کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے۔

یہ حدیث حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے مشہور ہیں اور ہم اسے صرف اُنہی کے حوالہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

وَرُبَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَيَشْتَهِرُ الْحَدِيْثُ لِكَثْرَةِ مَنْ رَوٰى عَنْهُ مِثْلُ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ ۔

وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ۔

◆◆ بعض اوقات ائمہ میں سے کوئی امام' کوئی روایت نقل کر دیتا ہے' حالانکہ وہ روایت صرف اُسی امام کے حوالہ سے منقول ہوتی ہے' لیکن اُس امام سے نقل کرنے والے راوی بکثرت ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ حدیث مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اُسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار سے منقول ہونے کے حوالہ سے جانتے ہیں۔
عبیداللہ بن عمر' شعبہ' سفیان ثوری' امام مالک' ابن عیینہ اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .
وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ اَذِنَ لِىْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ .

◆◆ یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالہ سے' نافع کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' لیکن اسے نقل کرنے میں یحییٰ بن سلیم کو وہم ہوا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے حوالہ سے' عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے اسے اسی طرح' عبیداللہ بن عمر' عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔
مؤمل نے اس حدیث کو شعبہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار مجھے یہ اجازت دیں' تو میں اُٹھ کر اُن کے سر کو بوسہ دوں۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرُبَّ حَدِيْثٍ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُوْنُ فِى الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا يَصِحُّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُّعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ مِثْلُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اوقات کوئی حدیث کسی روایت میں منقول ''اضافی الفاظ'' کی وجہ سے غریب قرار دی جاتی ہے۔ یہ اضافی نقل' مستند شمار ہوتی ہے' جبکہ یہ کسی ایسے شخص کے حوالہ سے منقول ہو' جس کا حافظہ قابلِ اعتماد ہو۔
جیسے امام مالک بن انس نے نافع کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقۂ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کی ادائیگی' ہر آزاد اور غلام' مذکر و مؤنث مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس روایت میں لفظ ''مسلمان'' اضافی طور پر صرف امام مالک نے نقل کیا ہے۔
وَرَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَّا يُعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ .

وَقَدْ اَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِحَدِيْثِ مَالِكٍ وَّاحْتَجُّوْا بِهٖ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ مَالِكٍ فَاِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ قُبِلَ ذٰلِكَ عَنْهُ .

◆◆ ایوب سختیانی' عبیداللہ بن عمر اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو نافع کے حوالہ سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم اُنہوں نے اس میں لفظ''مسلمان'' ذکر نہیں کیا۔

بعض حضرات نے اسے نافع کے حوالہ سے اُسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح امام مالک نے نقل کیا ہے' لیکن ان حضرات کا حافظہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

کئی ائمہ نے امام مالک کے نقل کردہ اضافی الفاظ کو اختیار کیا (یعنی اُس کے مطابق فتویٰ دیا ہے) اور اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان ائمہ میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے کچھ غیر مسلم غلام ہوں' تو وہ شخص اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا (کیونکہ حدیث کے لفظ''مسلمان'' سے یہ ثابت ہے کہ صدقۂ فطر کی ادائیگی صرف مسلمانوں پر لازم ہے)۔

ان دونوں حضرات نے امام مالک کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

لہٰذا جب (احادیث کا) کوئی ایسا حافظ جس کا حافظہ قابلِ اعتماد ہو' وہ کوئی لفظ اضافی نقل کرے گا' تو یہ چیز اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

وَرُبَّ حَدِيْثٍ يُرْوٰى مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ وَّاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْاِسْنَادِ .

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَاَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ .

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ .

◆◆ بعض اوقات کوئی حدیث کئی حوالوں سے منقول ہوتی ہے' لیکن اُس کی سند کی حالت کی وجہ سے' اُسے''غریب'' قرار دے دیا جاتا ہے۔

جیسے ابوکریب' ابوہشام رفاعی' ابوصائب' حسین بن اسود' یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ابواُسامہ نے برید بن عبداللہ کے حوالہ سے' اپنے دادا ابوبردہ کے حوالہ سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے' اس سند کے اعتبار سے''حسن غریب'' ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى .

سَأَلْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ غَيْلَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ .

◆◆ یہی حدیث دوسری سند کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے' اس حدیث کے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے' اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے ابواُسامہ سے منقول ہے۔

وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ فَقُلْتُ لَهٗ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَ اَبِىْ كُرَيْبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ كُنَّا نَرٰى اَنَّ اَبَا كُرَيْبٍ اَخَذَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ فِى الْمُذَاكَرَةِ .

◆◆ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے' ابواُسامہ سے منقول ہے' اور ہم اس روایت کو صرف ابوکریب اور ابواسامہ کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا: کئی حضرات نے اس روایت کو ابواُسامہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے' تو امام بخاری نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: میرے علم کے مطابق ابوکریب کے علاوہ اور کسی بھی شخص نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔

امام بخاری یہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابوکریب نے کسی مذاکرے کے دوران ابواسامہ سے یہ روایت حاصل کی تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ .

◆◆ عبداللہ بن ابوزیاد اور دیگر راویوں نے شبابہ بن سوار کے حوالہ سے' شعبہ' بکیر بن عطاء کے حوالہ سے' حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ''دباء'' اور ''مزفت'' استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اپنی سند کے حوالہ سے غریب ہے' ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالہ سے' اس روایت کو صرف شبابہ نے نقل کیا ہے۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ .

◆◆ دیگر کئی حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ''دباء'' اور ''مزفت'' میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

شبابہ کی نقل کردہ روایت کو اس حوالہ سے غریب قرار دیا گیا ہے' کیونکہ شعبہ کے حوالہ سے اس نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ۔

◆◆ شعبہ' سفیان ثوری نے اسی سند کے ہمراہ بکیر بن عطاء کے حوالہ سے' حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حج' عرفہ (یعنی میدانِ عرفات میں وقوف) کا نام ہے''۔

یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے' علمِ حدیث کے ماہرین کے نزدیک معروف ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ مُزَاحِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ ۔

◆◆ محمد بن بشار' معاذ بن ہشام' اُن کے والد' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالہ سے' ابومزاحم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نمازِ جنازہ ادا کرے' اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے یہاں تک کہ اُس کے فرض کو ادا کرے (یعنی دفن ہونے تک ساتھ رہے) تو اُسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے چھوٹے والا اُحد پہاڑ جتنا ہوگا''۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُزَاحِمٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ ۔

◆◆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' مروان بن محمد' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن ابوکثیر' ابومزاحم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

◆◆ امام دارمی فرماتے ہیں: مروان نے معاویہ بن سلام' یحییٰ' ابوسعید' حمزہ بن سفینہ' سائب' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

قُلْتُ لِاَبِی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِی اسْتَغْرَبُوْا مِنْ حَدِیْثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِیْثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ .

وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

◆◆ (امام ترمذی کہتے ہیں:) میں نے امام دارمی سے پوچھا: عراق میں آپ کی نقل کردہ کون سی روایات کو غریب قرار دیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سائب کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایات کو (غریب قرار دیا جاتا ہے)۔ اُس کے بعد اُنہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

میں نے امام بخاری کو یہ حدیث امام دارمی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِیْثُ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ لِرِوَایَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث دوسری سند کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس حدیث کو اس کی سند کی وجہ سے غریب قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسے سائب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ اَبِیْ قُرَّةَ السَّدُوْسِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ .

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ .

◆◆ ابوحفص عمرو بن علی یحییٰ بن سعید القطان کے حوالے سے مغیرہ بن ابوقرہ سدوسی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جانور کو باندھ کر توکل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے باندھ کر توکل کرو''۔

عمرو بن علی یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے، ہم اس کے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا ۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

وَقَدْ وَضَعْنَا هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ لَّا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا وَبَالًا بِرَحْمَتِهِ اٰمِيْنَ ۔

ہم نے اس کتاب کو مختصر طور پر مرتب کیا ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ اس میں موجود معلومات (قارئین کیلئے) فائدہ مند ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے وسیلہ سے (اسے ہمارے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ مند بنائے!) اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے! آمین!

حرفِ اختتام

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے احادیثِ مبارکہ کی تیسری مستند ترین کتاب ''جامع ترمذی'' کے ترجمے' تصحیح کے کام کو آج بروز سوموار ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۷ مارچ ۲۰۱۱ء کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ کسی بھی نیک کام کا پورا ہو جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی کی عطا کردہ توفیق' مہیا کردہ وسائل' ہمت اور صلاحیت کی بدولت ہی انسان کسی کام کو مکمل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہمارے اور ہمارے تمام متعلقین کے لئے دین' دنیا' آخرت کی سعادت' کامیابی' فوز و فلاح کے حصول کا ذریعہ اور باعث بنائے۔ آمین

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)